

۱۳۵۶
فضائے ہند کو اک آگ پیتی یاد ہے تاک
یہ ادی امرتسر سے آباد ہے تاک



احکام ہند

رضی اللہ عنہم

مصنف

حضرت بابا بک محمد مصطفیٰ علی خان نقشبندی قادری

تقدیم و ترتیب: علامہ محمد شمس الدین نقشبندی

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش راولپنڈی



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مَوْلَانِي صَلِّ وَسَلِّمْ

دَائِمًا أَبَدًا عَلَى حَبِيبِكَ

خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ

وَ الثَّقَلَيْنِ وَ الْفَرِيقَيْنِ

مِنْ عَرَبٍ وَ مِنْ عَجَمٍ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَ عَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَ بَارَكَ وَ سَلَّمَ

فضائے بزرگوں کی پستی یاد ہے آنگ

یہ وادی نعرہ تو تیرے آباد ہے آنگ

اصحابِ بزرگوار
رضی اللہ عنہم

مُصَنَّف

حضرت مولانا نجیب محمد مصطفیٰ علی خان نقشبندی عقی

خلیفہ اعظم حضرت شیخ جامعہ سلی شاہ محدث علی پوری رحمہ اللہ

تقدیم و ترتیب جدید

مولانا محمد نلسا نائیش قسوی

قادی رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

85263

”اصحاب بدر“

الحاج بخش مصطفیٰ علی خان نقشبندی جماعتی

مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری

حافظ محمد مسعود اشرف قصوری بی اے

مولانا شہزاد شاہد بی اے

- مولانا محمد عبدالاحد قادری

- 2005/1326ھ

- محمد اشفاق منیر قادری

- چودھری محمد ممتاز احمد قادری

- چودھری عبدالمجید قادری

- 1 روپے

نام کتاب:

مصنف:

تقدیم و ترتیب جدید:

نظر ثانی

پروف ریڈنگ:

-

بار اول:

کمپوزنگ:

تحریک:

ناشر:

ہدیہ:

ملنے کے پتے

مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور

مکتبہ جمال کرم سستا ہوٹل دربار مارکیٹ لاہور

اسلامی کتب خانہ چوک اردو بازار لاہور

شبیر برادرز 40 اردو بازار لاہور

مکتبہ اشرفیہ، مرید کے ضلع شیخوپورہ

فون نمبر:

042-7213575

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

حسن ترتیب

صفحہ نمبر	عنوانات
11	دشمنان رسول انام اور ان کا انجام
16	ابولہب:
17	اُمّ جمیل:
17	عتبہ بن ابولہب:
18	عاص بن عتبہ:
18	عتبہ بن حجاج:
18	عامر بن طفیل:
19	کعب بن اشرف:
21	ابن ابی حقیق:
22	عامر بن عمیر:
22	سفیان بن خالد ہذلی:
23	بشر منافق:
24	اربد بن ربیعہ:
25	ایک یہودی کا انجام:
26	شرح قارظہ:
27	عبدالدار:

صفحہ نمبر	عنوانات
27	مسافع ابن طلحہ:
27	خسر و پرویز کا انجام:
29	تیس کذاب:
30	انسود عسی کذاب:
31	مسلمہ کذاب:
32	صحابہ کرام کی ایمان افروز باتیں
32	لنگر پکانا:
33	(حکایت) کستوری کی خوشبو:
34	نبی کریم ﷺ نے پیشانی چوم لی
35	پیاروں سے ملاقات کا دن
36	ادب و احترام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جان کی قربانی
37	شامان صحابہ کرام کا انجام
38	(حکایت) اور اس کا سر قلم کر دیا:
39	(حکایت) اور وہ تمام زمین میں دھنس گئے:
40	(حکایت) عظیم آباد کا عظیم واقعہ:
42	احوال مصنف
49	بدر شریف
50	جنگ کے اسباب
58	طرفین کی تیاریاں

صفحہ نمبر	عنوانات
63	فوجوں کا نزول اور ان کی طاقت
65	صلح و امن کی بے سود تجویز
66	میدان جنگ
69	یوم الفرقان
71	آغاز جنگ
74	امداد ملائکہ
76	ظہور معجزات و کرامات
78	کرامت یا شجاعت
79	نتیجہ جنگ
81	تدفین شہداء ابرار و مقتولین کفار
83	منافقوں کا تحیر و غم کفار کا رنج و ماتم
83	اہمیت فتح اسلام
84	فضیلت اصحاب بدر
87	تصرفات و کرامات اصحاب بدر
90	مناظر و مآثر بدر شریف
93	تتمہ
98	سالارِ اعظم مجاہدین اسلام
99	حضور کے اسماء اقدس و القاب
99	حضور ﷺ کے اوصاف و کمالات

صفحہ نمبر	عنوانات
102	حضور نبی کریم ﷺ کے خویش واقارب شاملین غزوہ
103	حضور نبی کریم ﷺ کے جہاد
107	مناقب عالی مراتب کواکب غرر غزوہ بدر
107	(۱) سیدنا ابو بکر صدیق ابن ابوقحافہ عثمان مہاجر ﷺ:
112	(۲) سیدنا ابو حفص عمر فاروق اعظم ابن الخطاب مہاجر ﷺ:
118	(۳) سیدنا عثمان بن عفان مہاجر ﷺ:
121	(۴) سیدنا علی ابن ابی طالب مہاجر کرم اللہ وجہہ الکریم ﷺ:
125	ودیگر اصحاب عشرہ مبشرہ واصحاب بدر رضی اللہ عنہم
133	فصل - الف
139	فصل - ب
143	فصل - ت
143	فصل - ث
147	فصل - ج
149	فصل - ح
165	فصل - خ
172	فصل - ذ
173	فصل - ر
177	فصل - ز

صفحہ نمبر	عنوانات
185	فصل - س
204	فصل - ش
205	فصل - ص
210	فصل - ض
211	فصل - ط
213	فصل - ع
258	فصل - غ
259	فصل - ق
262	فصل - ک
263	فصل - ل
263	فصل - م
284	فصل - ن
290	فصل - و
292	فصل - ہ
293	فصل - ی
295	فصل اصحاب کینیت
318	سخت دشمن پر فتح پانے کا نسخہ
319	نسخہ توسل اصحاب بدر
320	دعائے عربی:

صفحہ نمبر	عنوانات
ضمیمہ اوّل	
331	أَسْبِقِ الظَّفَرَ
332	نظم اسمائے اہل البدر
345	أُحْدِيَّةٌ
345	نظم اسمائے مقدسہ شرکائے جنگ احد
348	التوسل بالسادات و اہل البيت والائمة
ضمیمہ دوم	
351	صدائے تسخیر
352	منظوم دعائے توسل
352	صدائے تسخیر یا تنویر رحمانیت
356	شہدائے بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
370	التجاء بدرگاہ مجیب الدعوات
372	شاعر کی تمنا
374	تقاریظ و قطعات تاریخی

نشان منزل

محمد منشاء تابش قصوری

دشمنان رسول انام اور ان کا انجام

عنوان بالا کا انتخاب اس لئے کیا ہے تاکہ واضح ہو جائے کہ غزوات و سرایا اور جہاد کے اسباب کیا تھے، رحمۃ اللعلمین جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام کو جنگ کے لئے میدان عمل میں آنا پڑا۔ حالانکہ اسلام تو امن و سلامتی کا دین ہے اس کا ظلم سے ذرہ بھر بھی کوئی تعلق نہیں خدا، رسول اور ایماندار ظلم اور ظالم کو پسند نہیں کرتے مگر ظالموں کو ظالمانہ کارروائی سے باز رکھنے پر، مخلوق خدا کو ظلم، تشدد اور دہشت گردی سے بچانے کے لئے ظالموں کو سبق سکھانا بھی ضروری تھا۔ کفار و مشرکین سے مکہ مکرمہ میں سید عالم ﷺ پر ایمان لانے والوں کو جن مصائب و آلام سے دوچار ہونا پڑا وہ کسی سے قطعاً پوشیدہ نہیں مگر اس کے برعکس صحابہ کرام نے دفاعی طور پر بھی مکہ مکرمہ میں ہتھیار نہ اٹھائے، خاموشی سے ان کے ظلم برداشت کرتے رہے حتیٰ کہ ہجرت کو اختیار فرمایا، دشمنان خدا و مصطفیٰ نے اسے کمزوری پر محمول کیا اور مدینہ منورہ میں بھی آرام سے نہ بیٹھنے دیا۔ یہود و نصاریٰ سے مل کر جنگ کا راستہ اپنایا۔

نوبت با ایں جا رسید کہ اللہ رب العزت نے جہاد کا حکم دیا اور سب سے بڑا اور تاریخی معرکہ ”میدان بدر“ میں ظہور پذیر ہوا جس میں محسن اعظم نبی مکرّم ﷺ کے جانثار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بے سرو سامانی کے عالم میں فتح مبین حاصل کر کے ظلم اور ظالموں کے راستے کو مسدود کرنے کی طرح ڈالی حفیظ جانندھری نے

اس لشکرِ اسلام کی خدمت میں یوں نذرانہء محبت پیش کیا ہے۔

یہ پہلا جیش تھا دنیا میں افواجِ الہی کا
یہ لشکر ساری دنیا سے انوکھا تھا نرالا تھا
جسے اعلان کرنا تھا خدا کی بادشاہی کا
کہ اس لشکر کا افسر آپ کالی کملی والا تھا
نہ تیغ و تیر پر تکیہ نہ خنجر پر نہ بھالے پر
بھروسہ تھا انہیں سادہ سی کالی کملی والے پر
سید عالم ﷺ نے میدانِ کارزار میں نازک ترین لمحات کو ملاحظہ کیا تو اللہ رب
العزت کی بارگاہ میں یوں عرض گزار ہوئے الہی

اگر اغیار نے ان کو جہاں سے محو کر ڈالا

قیامت تک نہ ہوگا کوئی تجھ کو پوجنے والا

الغرض:- یہ وہ عظیم جماعت ہے جن کی برکات و ثمرات سے لوگ قیامت تک استفادہ
و استفاضہ کرتے رہیں گے اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب اور آپ کے پیاروں سے دشمنی
و عداوت رکھنے والوں کو عذابِ شدید سے خبردار کیا تو ان کی تعالیٰ، رعونت، تکبر آڑے
آیا، ہدایت پانے کی بجائے مزید مائل بہ ظلم ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا
والذین یؤذون رسول اللہ لهم عذاب الیم (پ 10). پھر خدائے قہار
و جبار کی گرفت میں آنے لگے چند بداندیش دشمنانِ رسولِ انام اور ساتمان صحابہ کرام
کے واقعات کو بطور تقدیم نشان منزل رقم کیا جا رہا ہے تاکہ قارئین کرام اپنی اپنی
فراست و بصیرت کے مطابق سبق حاصل کریں۔ (تابلش قصوری)

سید المرسلین خاتم النبیین رحمۃ اللعالمین، ہادی اسلام رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام
کو دشمنانِ اسلام نے جس قدر اذیتیں اور تکلیفیں پہنچائیں اور ان کے مقابل
رحمۃ للعالمین ﷺ نے صبر و تحمل سے کام لیا اس کی نظیر ملنا ناممکن و محال ہے۔ ساتمان
رسول کے مظالم کی تفصیل بڑی روح فرسا اور جان گداز ہے۔

جب نبی کریم ﷺ اسلام کی دعوت دیتے اور تبلیغ رسالت فرماتے دشمنوں کا
سیلاب اُٹا تا مگر آپ کے پائے استقلال کو جنبش تک نہ ہوتی پتھروں کی بارشیں ہوتیں۔

جسم پاک سے خون بہہ نکلتا مگر آپ متقم حقیقی کے فرمان اور منصب نبوت و رسالت کے پیش نظر مصائب و آلام کی دشوار گزار گھاٹیوں سے گزر کر بھی کمینہ فطرت، ہدایت سے کوسوں دور، انسان نما درندوں کی رہنمائی کی خاطر سب کچھ برداشت کرتے آپ کے جانثار صحابی (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین) جب دشمنوں کے ستم ہائے بے پایاں سے گھبرا کر بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دشمنوں کی پائمالی، بربادی اور ہلاکت کے لئے عرض گزار ہوتے تو رحمت عالم ﷺ باندازِ رحمت، بارگاہ الہی میں عرض کرتے۔

اللَّهُمَّ اهْدِي قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ

ترجمہ: ”الہی بے خراجان میں نور ہدایت دے۔“

دشمنان رسول کئی قسم کے گروہ میں بٹے ہوئے تھے ان کینہ فطرت درندوں کی ایک جماعت جسمانی تکلیفیں پہنچانے میں سرگرم تھی تو دوسری جماعت روحانی ایذا میں پہنچانے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہ کرتی شاتمان رسول میں وہ بھی تھے کہ جو حضور ﷺ کی نقلیں اتارتے، پتھر برساتے، راستہ میں کانٹے بچھاتے۔ کنویں کھودتے اور کئی وہ تھے کہ جب حضور بارگاہ الہی میں مصروف عبادت ہوتے خانہ کعبہ میں جا کر یہ لوگ شور مچاتے، سیٹیاں بجاتے، بے حیائی کی بولیاں بولتے، منہ چڑاتے، اور بعض بدطینت پست خیال حضور کے گلے میں چادریں ڈال کر اذیتیں پہنچاتے۔ آپ نماز میں ہوتے تو گستاخ اونٹ کی اوجھری تک آپ کی پشت مبارک پر پھینکنے سے گریز نہ کرتے۔ غرضیکہ تمام امکانی شرارتیں کرنا ان کا محبوب مشغلہ تھا۔

ابو جہل جو حضور نبی کریم ﷺ کا سب سے بڑا دشمن تھا آپ کو نماز پڑھنے سے روکتا جیسا کہ رب العزت جل و علانے بایں مضمون ارشاد فرمایا۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى عَبْدًا إِذَا صَلَّى (پ 30)

(ترجمہ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ) بھلا دیکھو تو جو منع کرتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھے، سید المفسرین حضرت استاذ العلماء صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ خزائن العرفان میں تحریر

فرماتے ہیں یہ آیت ابو جہل کے حق میں نازل ہوئی اس نے نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا اگر میں انہیں ایسا کرتا دیکھوں گا (معاذ اللہ) گردن پاؤں سے کچل دوں گا اور چہرہ خاک میں ملا دوں گا پھر اسی ارادہ فاسدہ سے حضور کے نماز پڑھنے میں آیا اور حضور کے قریب پہنچ کر لٹے پاؤں پیچھے بھاگا ہاتھ آگے بڑھائے ہوئے جیسے کوئی کسی مصیبت کو روکنے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتا ہے چہرہ کا رنگ اڑ گیا اعضا کا پنے لگے لوگوں نے کہا کیا حال ہے کہنے لگا میرے اور محمد ﷺ کے درمیان ایک خندق ہے جس میں آگ بھری ہوئی ہے اور وحشتناک پرندہ باز و پھیلائے ہوئے ہے سید عالم ﷺ نے فرمایا اگر وہ میرے قریب آتا فرشتے اس کا عضو عضو جدا کر ڈالتے۔ مثل مشہور ہے ظالم کی رسی دراز ہوتی ہے۔ حق تعالیٰ دشمنوں کو مہلت اور غور و فکر مرحمت فرماتا ہے۔

قربان جائیے اس نور مجسم رسول معظم رحمت عالم ﷺ کے باوجود یہ کہ شاتم و بد کردار اور بد مست مجلسیں بلا تے، میٹنگیں کرتے، جن میں آپ کے قتل تک کے منصوبے مرتب کئے جاتے مگر آپ ان کے مقابلہ میں باوجود سب کچھ کر سکنے کے جوابی کاروائی نہ فرماتے رب تعالیٰ اپنے محبوب کی اس شان رحمت کو با انداز رحمت ملاحظہ فرماتا ہے۔ آپ کی تسکین و تسلی اور تشفی کے لئے یوں ارشاد فرماتا ہے۔

فَاَصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُونَ أَعْرِضْ عَنِ الْمُشْرِكِينَ إِنَّا كَفِينَاكَ
الْمُسْتَهْزِئِينَ (پ 14)

ترجمہ: تو اعلانیہ کہد و جس بات کا تمہیں حکم ہے اور بے شک ان ہنسنے والوں پر ہم تمہیں کفایت کرتے ہیں (کنز الایمان) اس آئیہ کریمہ میں سید عالم ﷺ کو رسالت کی تبلیغ اور اسلام کی دعوت کا حکم دیا گیا۔ عبد اللہ بن عبید کا قول ہے کہ اس آئیہ کریمہ کے نزول سے پہلے دعوت اسلام اعلان کے ساتھ نہیں کی جاتی تھی اس لئے اس میں فرمایا گیا اپنا دین ظاہر کرنے پر مشرکوں کی ملامت کرنے کی پرواہ نہ کرو اور ان کی طرف ملتفت نہ ہو۔ اور ان کے تمسخر و استہزاء کا غم نہ کرو کفار قریش کے پانچ سردار

عاص بن وائل سہمی، اسود بن مطلب، اسود بن عبد یغوث، حارث بن قیس اور ان سب کا افسر ولید بن مغیرہ مخزومی یہ لوگ نبی کریم ﷺ کو بہت ایذا دیتے آپ کے ساتھ تمسخر اور استہزاء کرتے تھے۔ اسود بن مطلب کے لئے سید عالم ﷺ نے دعا کی تھی کہ یا رب اس کو اندھا کر دے ایک روز سید عالم ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے پانچوں آئے اور انہوں نے جب حسب دستور طعن و تمسخر کے کلمات کہے اور طواف میں مشغول ہو گئے اسی حال میں جبریل امین حضرت کی خدمت میں پہنچے اور انہوں نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی، عاص کی کف پا، اسود بن مطلب کی آنکھوں کی طرف اور اسود بن عبد یغوث کے پیٹ کی طرف نیز حارث بن قیس کے سر کی طرف اشارہ کیا میں ان کے شر کو دفع کر دوں گا چنانچہ یہ تمام تھوڑے عرصہ میں ہلاک ہو گئے ولید بن مغیرہ شیر فروش کی دوکان کے پاس سے گزرا اس کے تہبند میں کانٹا چبھا مگر اس نے تکبر سے اس کو نکالنے کے لئے سر نیچا نہ کیا اس کی پنڈلی میں زخم آیا اور اسی میں مر گیا۔

عاص بن وائل کے پاؤں میں کانٹا لگا اور نظر نہ آیا اس سے پاؤں میں ورم ہو گیا اور یہ شخص بھی مر گیا۔ اسود بن مطلب کی آنکھوں میں ایسا درد ہوا کہ دیوار پر سر مارتا مارتا مر گیا اور یہ کہتا تھا کہ مجھے محمد ﷺ نے قتل کیا۔ اسود بن یغوث کو استسقاء ہوا، کلسی کی روایت ہے کہ اس کو لو لگی اور اس کا منہ اس قدر کالا ہو گیا کہ گھر والوں نے نہ پہچانا اور نکال دیا۔ اسی حالت میں یہ کہتا ہوا مر گیا کہ مجھے محمد ﷺ کے رب نے قتل کیا اور حارث بن قیس کی ناک سے خون اور پیپ جاری ہوا، وہ اسی مرض میں ہلاک ہو گیا انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ (پ 14)

(خازن تفسیر خزائن العرفان)

رب العزت جل و علا کا ارشاد ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ (پ ۳۰)

ترجمہ: بے شک تیرے رب کی گرفت بہت سخت ہے۔ (کنز الایمان شریف)

أُولَى لَكَ فَأُولَى ثُمَّ أُولَى لَكَ فَأُولَى (پ ۲۹)

جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی نبی کریم ﷺ نے بطحا میں ابو جہل کو کپڑے سے پکڑا اس سے فرمایا اولیٰ لک فأولیٰ ثم اولیٰ لک فأولیٰ تیری خرابی آگئی اب آگئی پھر تیری خرابی آگئی اب خرابی آگئی ابو جہل نے کہا اے محمد ﷺ کیا تم مجھے دھمکاتے ہو تم اور تمہارا رب میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے مکہ کے پہاڑوں کے درمیان، میں سب سے زیادہ زور آور صاحب شوکت وقوت ہوں مگر قرآن پاک کی خبر ضرور پوری ہونی تھی اور رسول کریم ﷺ کا فرمان لازماً پورا ہونا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور جنگ بدر میں ابو جہل ذلت و خواری سے بری طرح مارا گیا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر امت میں ایک فرعون ہوتا ہے میری امت کا فرعون ابو جہل ہے اس آیت میں اس کی خرابی کا ذکر چار مرتبہ فرمایا پہلی خرابی بے ایمانی کی حالت میں ذلت کی موت دوسری خرابی قبر کی سختیاں اور وہاں کی شدتیں تیسری خرابی مرنے کے بعد اٹھتے وقت گرفتار مصائب ہونا اور چوتھی خرابی عذاب جہنم۔

ابولہب:

حضور پر نور سرور کائنات ﷺ جب کفارناہنجار اور بدکردار لوگوں کو گمراہی سے نکال کر صراط مستقیم کی طرف لانے میں کوشاں تھے تو یہ کندہء جہنم آپ کے پیچھے پیچھے رہتا آپ جہاں بھی احکام خداوندی کی تبلیغ فرماتے تو ابولہب لوگوں کو با آواز بلند پکار پکار کر کہتا کہ محمد! اصلی دین سے پھر گیا ہے اور جھوٹ کہتا ہے۔ (معاذ اللہ) اور یہ چاہتا ہے کہ لات و عزیٰ کی تم پر حکومت نہ رہے۔ اس کی بات مت سنو۔ نیز جب سرور عالم ﷺ نے کوہ صفا پر لوگوں کو دعوت دی۔ ہر طرف سے لوگ آئے اور حضور ﷺ نے ان سے صدق و امانت کی شہادتیں لینے کے بعد فرمایا۔ انی لکم نذیر مبین یدی۔ اس پر اس ملعون (ابولہب) نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ تم تباہ ہو جاؤ۔ تم نے ہمیں اس لئے جمع کیا تھا۔

بھلا پروردگار عالم کو اپنے محبوب کی شان ارفع و اعلیٰ میں ایسے بے ہودہ اور توہین

آميز الفاظ کب منظور تھے۔ جبار و قہار مولیٰ کا دریائے غضب جوش میں آیا اور مکمل سورہ لہب اس خبیث کی ہلاکت و بربادی میں نازل فرما کر اپنے محبوب کی تسکین و تسلی فرمائی ابو لہب کو بھی یقین ہو گیا کہ میری ہلاکت اب قریب ہے۔ عدسہ اور طاعون میں مبتلا ہو کر داخل جہنم ہوا۔ تین دن تک لاش پڑی رہی عزیزوں دوستوں احباب و اقارب خصوصاً قریبی رشتہ داروں نے بھی لاش تک سے انتہائی نفرت کی مکان کی چھت سے لاش پر اس قدر پتھر برسائے کہ لاش پتھروں کے نیچے دب گئی۔

اُمّ جمیل:

یہ ابو لہب کی عورت تھی جس کی تنقیص ”سورہ لہب“ میں قیامت تک دنیا پڑھتی رہے گی۔ بہت بد زبان تھی نبی کریم سرور دو عالم ﷺ کی شان میں بکواس کرتی رہتی رسول اللہ کی دشمنی میں اپنی مثال آپ تھی۔ دن بھر کانٹے اکٹھے کرتی اور حضور ﷺ کے راستے میں جہاں سے آپ گزرا کرتے تھے بکھیرتی ایذا رسانی میں اس ملعونہ کو اتنا شغف تھا کہ کسی کو اپنا معاون بھی بنانا ہتک خیال کرتی یہ خبیثہ ایک دن اپنے محبوب مشغلہ (کانٹے جمع کرنے) میں مشغول تھی جب بوجھ باندھ کر گٹھا اٹھا کر واپس آرہی تھی راستہ میں آرام کی خاطر ایک پتھر پر بیٹھ گئی بحکم الہی ایک فرشتہ آیا پیچھے سے گٹھے کو کھینچا وہ گرا اور رسی سے گلے میں پھانسی لگ گئی وہیں تڑپ تڑپ کر مر گئی۔

عتبہ بن ابو لہب:

بڑا بد زبان گستاخ رسول تھا۔ مدارج النبوت میں ہے کہ حضور ﷺ کی دو صاحبزادیاں حضرت رقیہ اور ام کلثوم ابو لہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے نکاح میں تھیں۔ کیونکہ اس وقت تک مشرکین سے نکاح حرام نہ ہوا تھا۔ جب سورہ لہب نازل ہوئی ابو لہب نے ان دونوں بیٹوں سے کہا کہ محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق دے دو ورنہ میں تم کو اپنی میراث سے محروم کر دوں گا چنانچہ عتیبہ نے تو بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر معذرت کر کے طلاق دی۔ اور عتبہ نے گستاخی سے طلاق دی۔ اللہ کے محبوب نے فرمایا یا اللہ

اپنے کسی کتے کو مقرر فرمایا جو اس کو سزا دے۔ عتبہ یہ سن کر کانپ اٹھا آ کر ابو لہب سے کہا ابو لہب بولا اب میرے بیٹے عتبہ کی خیر نہیں کہ محمد ﷺ کی دعا اس کے پیچھے پڑ گئی۔ ہر طرح اس کی نگرانی رکھنے لگا۔ یہ عتبہ ایک بار تجارتی قافلہ کا سردار بن کر شام کو چلا۔ ابو لہب نے اپنے غلاموں کو وصیت کی کہ عتبہ کو اپنے بیچ میں سلایا کریں ایک جگہ رات کو قافلے والے سو رہے تھے کہ جنگل سے ایک شیر نکلا ہر ایک کا منہ سونگھتا پھرتا سب کو سونگھ کر چھوڑ دیا مگر عتبہ کا منہ سونگھ کر اس کو پھاڑ ڈالا معلوم ہوا اس بارگاہ میں بے ادبی کرنے والوں کے منہ سے بدبو نکلتی ہے جس کو جانور تک معلوم کر لیتے ہیں کہ گستاخ کا منہ یہ ہے۔ (سلطنت مصطفیٰ ص ۱)

عاص بن عتبہ:

یہ گستاخ بھی دشمن ناموس رسالت تھا ایک روز گدھے پر سوار سفر کر رہا تھا کہ طائف کی راہ میں بھول کا کاٹنا جسم میں چبھ گیا۔ خدا معلوم کانٹے میں کس بلا کا زہر تھا اسی زہر کی تکلیف سے مرا۔

عتبہ بن حجاج:

بہت سخت دشمن رسول تھا اندھا ہوا اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

عامر بن طفیل:

یہ شخص ایک بہت بڑی قوم کا سردار تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی خداداد شان و شوکت اور مسلمانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے گھبرا کر قتل کے منصوبے مرتب کرنے لگا ایک دن ازبند کے ساتھ گھر سے یہ مشورہ کر کے چلا کہ رسول اللہ ﷺ کو ناگہاں قتل کر دیں۔ عامر نے ازبند سے کہا کہ میں محمد ﷺ کو باتوں میں لگاؤں گا تم تلوار سے کام تمام کر دینا چنانچہ عامر نے ایسا ہی کیا مگر ازبند کو جرأت نہ ہوئی آخر جب عامر نے دیکھا کہ یوں موقع نہیں ملتا تو رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ میں آپ سے تنہائی میں گفتگو کرنا چاہتا ہوں مگر آپ نے کہا یہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تم خدائے وحد پر ایمان لانے کا

اقرار نہ کرو۔ یہ شخص ایک بڑی زبردست قوم کے سردار ہونے کے گھمنڈ میں تھا۔ چلتے وقت کہنے لگا کہ میں اس وقت سوار اور پیادے سے تم پر چڑھ لاؤں گا جن کے مقابلے کی طاقت تم میں نہ ہوگی۔ اس وقت نبی کریم ﷺ نے صرف اس قدر دعا کی یا اللہ عامر بن طفیل کے مقابلہ میں تو ہی میرے لئے کافی ہے۔ خدا کی قدرت قبل اس کے کہ یہ دشمن اسلام اپنی قوم کو جا کر ابھارتا۔ خود ہی فنا ہو گیا راستہ میں طاعون نمودار ہوا اور ہلاک ہو گیا۔ (سیرت خیر البشر ص ۱۰۶)

حضرات غور فرمائیے۔ دشمنانِ رسول نے جس قدر محبوب رب العلمین ﷺ کو ایذا میں اور تکلیفیں پہنچائی اور ان کے مقابلہ میں سرکارِ رحمت للعلمین نے جس قدر صبر و تحمل سے کام لیا، بجائے خود انتقام لینے کے منتقم حقیقی پر نظر رکھی اظہر من الشمس ہے۔ پھر جس طرح دشمنانِ اسلام عذاب الہی میں گرفتار ہوئے تمام کا بیان واضح فرمایا گیا۔ لہذا آج بھی غلامانِ مصطفیٰ کو چاہئے کہ اسوۂ رسول پر گامزن ہوں۔ صداقت صدیق پر عمل پیرا رہیں۔ جذبہٴ فاروق پیدا کریں۔ سخاوت و شجاعت غنی و علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے صدقے جذبہٴ ایثار قربانی پیش نظر رکھیں تو جو دشمنانِ رسول انام دین اسلام کی آڑ لے کر ملک و ملت کی تباہی و بربادی کے لئے کوشاں ہیں۔ ان کو ناکام بنایا جاسکتا ہے۔

کعب بن اشرف:

یہ ایک یہودی تھا اس کی ماں بنو نضیر سے تھی جس وقت حضور پر نور ﷺ مدینہ طیبہ تشریف لائے اسی وقت سے اس کو خصومت تھی۔ لیکن جنگ بدر کے بعد سے نبی کریم ﷺ کے تصور و ذکر سے جلا جاتا تھا۔ چنانچہ زید بن حارثہ جب مدینہ میں فتح بدر کی خوشخبری لے کر آئے۔ اس نے بھی سنا تو بے ساختہ کہہ اٹھا تجھ پر ٹھف ہو کیا یہ سچ ہے؟ اور یہ اشرف عرب اور مملوک الناس ہیں۔ اگر محمد ﷺ نے ان لوگوں کو درحقیقت قتل کیا ہے تو زندہ رہنے سے لطن زمین بہتر ہے۔ کہ اس کی پشت پر رہو جب اس کو اس واقعہ کا یقین ہو گیا تو مکہ چلا آیا۔ مطلب بن ابی دواعہ کے ہاں قیام کیا تھا۔ اور

مقتولین، مشرکین بدر پر روتا تھا۔ چند دن مکہ رہنے کے بعد مدینہ لوٹ آیا اور بدستور اپنی شرارتوں پر قائم رہا۔ سید عالم ﷺ کو یہ فعل ناگوار گزرا کیونکہ وہ اسلام مٹانے کے درپے تھا۔ آپ نے فرمایا۔ من یقتل کعب بن اشرف کون ہے جو کعب بن اشرف کو قتل کرے گا؟ محمد بن مسلمہ، عباد بن بشر اور ابو عبس بن جبیر نے عرض کیا ہم لوگ تیار ہیں۔ آپ نے اجازت فرمائی اور ان کے حق میں کامیابی و کامرانی کی دعا فرمائی۔ ان میں ملک بن سلامہ پہلے ان کے پاس گئے با اجازت سید عالم ﷺ آپ سے انحراف بے زاری ظاہر کر کے اپنی تنگی معاش کی شکایت کی اور غلہ وغیرہ طلب کیا اور کہا تمہارے اطمینان قلب کے لئے بعض غلہ تا ادائے قیمت ہم صلاح حرب رہن کئے دیتے ہیں کعب بن اشرف اس پر راضی ہو گیا ملک بن سلامہ نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا کہ چاندنی رات میں ہم باتیں کرتے ہوئے چلتے تمہارے مکان سے باہر اس ٹیلہ پر ہمارے اور احباب ہیں ان سے بھی باتیں کر لیتے۔

کعب بن اشرف یہ سنتے ہی اٹھا اور ان کے ساتھ چلنے لگا اپنے مکان سے کچھ دور نہ گیا ہوگا محمد بن مسلمہ وغیرہ بھی آئے۔ آپس میں ادھر ادھر کی باتیں کرتے جا رہے تھے اور کعب بن اشرف مسلمان عورتوں کی ہجو اور ان کے عشق کے تذکرے کرتا جا رہا تھا دوران گفتگو محمد بن مسلمہ نے موقع پا کر تلوار سے وار کر دیا۔ ان کے وار کرتے ہی دیگر احباب نے بھی تلوریں چلائیں۔ اور کعب ابن اشرف دشمن ناموس رسالت کو قتل کر دیا وہ ایک حج مارتا ہوں داخل سقر ہوا۔ ارد گرد کے اہل قلعہ نے سنتے ہی آگ روشن کر دی لیکن یہ لوگ دوسرے راستہ سے بعافیت نکل آئے۔ تھوڑی دور جا کر ہا نظر حرت ٹھہر گئے جب یہ واپس آئے تو پچھلی شب تھی سید عالم ﷺ نماز تہجد ادا فرما رہے تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کعب بن اشرف کے مارے جانے کی اطلاع دی۔ اس واقعہ میں حرت کو اپنی ہی تلوار سے قدرے زخم آ گیا جس کے باعث تیز نہ چل سکتے تھے اور ان کے ساتھی انتظار کرتے ہوئے چلے گئے۔ حضور سید عالم ﷺ کو زخم دکھایا گیا۔

رحمت عالم ﷺ نے لب مبارک لگایا زخم فوراً اچھا ہو گیا سبحان اللہ، اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نام لیوا اور شیدائیاں اسلام پر انعام و اکرام، بخشش و رحمت کی بارش نازل فرمائی اور دشمنان رسالت کو طرح طرح کے عذاب میں مبتلا فرمایا۔

ابن ابی حقیق:

کعب بن اشرف یہودی کے مارے جانے کے بعد سلام بن ابی حقیق یہودی نے سراٹھایا یہ خیبر کا رہنے والا تھا۔ اس کی کنیت ابورافع تھی ہمیشہ سید عالم ﷺ اور صحابہ کرام علیہ السلام کو بڑے بڑے کلمات سے پکارتا۔ علی الاعلان سب دشمن کہتا پھرتا۔ آپ کے مقابل لوگوں کو ابھارتا۔ چند جاٹا آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ سے اس کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے اجازت فرمائی۔ چنانچہ آٹھ آدمی روانہ ہوئے ان سب کے سردار عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ مقرر ہوئے۔ یہ لوگ مدینہ طیبہ سے نکل کر خیبر پہنچے ابن ابی حقیق کے مکان کے قریب ٹھہرے رات کو جب وہ مکان کے دروازے بند کر کے سو رہا تھا۔ تو اس کو آواز دی گئی۔ وہ اٹھا اور دروازہ کھولنے لگا۔ جیسے ہی دروازہ کھلا یہ لوگ شمشیر برہنہ لئے ہوئے اس دشمن اسلام پر لپکے اور تہ تیغ کر ڈالا۔ مکان سے نکل کر ایک مقام پر ٹھہر گئے جب محافظوں کو خبر ہوئی تو فصیل قصر پر چڑھ کر ابن حقیق کے مارے جانے کی اطلاع دی۔ تب ان لوگوں نے اس کے مارے جانے کا یقین کر کے مراجعت کی اور نبی کریم ﷺ کو اس کے قتل کی اطلاع دی۔

حضرت استاذ العلماء سیدنا صدر الافاضل رحمۃ اللہ علیہ اپنی شہرہ آفاق تصنیف الطیب البیان میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ ابورافع یہودی ابن ابی حقیق کو قتل کر کے اس کے مکان سے گر پڑے تو پنڈلی ٹوٹ گئی۔ حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس کو عمامہ سے باندھ کر اپنے اصحاب کی طرف چلا پھر حضور سید عالم ﷺ کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ عرض کیا۔ حضور نے فرمایا پاؤں دراز کرو میں نے پاؤں دراز کیا حضور ﷺ نے دست مبارک پھیرا تو یہ حال

ہوا کہ گویا کہ زخم تک بھی نہ تھا۔ سبحان اللہ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ کو جب کوئی تکلیف ہوتی بارگاہِ رحمت عالم ﷺ میں حاضر ہو کر شفایاب ہوتے جب کوئی بارگاہِ بے کس پناہ کے ادب و احترام سے گریز کرتا رب العزت جل و علا گرفتار بلا و مصائب کر دیتا۔

عامر بن عمیر:

یہ حضرت مصعب بن عمیر کا بھائی ہے حضرت مصعب بن عمیر سید عالم ﷺ کی غلامی میں خوش و خرم تھے۔ یعنی مشرف بہ اسلام ہو کر والدہ ماجدہ کی خدمت میں مصروف رہتے والدہ بہت پیار کرتیں۔ حضور ﷺ کی محبت ان کے دل میں سما چکی تھی۔ آخر حضور ﷺ کے ساتھ کفار سے غزوہء احد میں لڑتے لڑتے شہید ہو گئے۔ ترمذی شریف میں ان کی شہادت کا قصہ مذکور ہے۔ مگر عامر بن عمیر شب و روز عیش و عشرت میں مصروف رہتا۔ محرماتِ سریعہ میں مستغرق اور ترک کے واسطے ہمیشہ اپنے بھائی سے جھگڑتا رہتا تھا اور دنیا کی محبت کے لئے آنحضرت ﷺ کی محبت سے بھاگتا۔ اور حاضر نہ ہوتا۔ احکامِ اسلام و ایمان کو قبول نہ کرتا یہاں تک کہ جنگِ بدر کے دن کافروں کے ساتھ مارا گیا۔ اور کندہء دوزخ ہوا۔

(تفسیر عزیزی)

85263

سفیان بن خالد ہذلی:

وادی عرفات کے قریب ایک مقام کا نام ”عرف“ ہے اس میں سفیان بن خالد ہذلی رہتا تھا مسلمانوں کا سخت دشمن اور بہت سخت مزاج کافر تھا۔ اس نے مدینہ طیبہ پر حملہ کی تیاریاں شروع کیں۔ حضور پر نور سرور عالم ﷺ کو بھی اس کی تیاریوں کی خبریں ملیں۔ اس فتنہ کی روک تھام کے لئے آپ نے پانچ محرم الحرام ۴ ہجری کو سفیان بن خالد ہذلی کی طرف حضرت عبداللہ بن انیس کو روانہ کیا جس کا مقصد اصلی حالات کی اطلاع تھا۔ یہ مدینہ سے روانہ ہو کر رات کے وقت مقام عرفہ پر پہنچے اور وہاں پہنچ کر کسی ترکیب سے سفیان بن خالد ہذلی کا سر کاٹ لیا پھر لطف یہ کہ صاف بیچ کر لکل آئے اور اٹھارہ دن کے

88263

بعد ۲۳ محرم الحرام ۴ ہجری کو مدینہ منورہ پہنچے اور وہ سر حضور کے قدموں میں ڈال دیا۔
(رسالہ مولوی ۱۳۵۲ ہجری ذیقعد)

بشر منافق:

بشر نامی ایک یہودی سے جھگڑا تھا۔ یہودی نے کہا چلو سید عالم ﷺ سے فیصلہ کرالیں۔ منافق نے خیال کیا کہ حضور تو صبح اور حق فیصلہ دیں گے۔ اس کا مطلب حاصل نہ ہوگا۔ اس لئے اس نے باوجود مدعی ایمان ہونے کے یہ کہا کہ کعب بن اشرف کو بیچ بناؤ (قرآن کریم میں طاغوت سے اس کعب بن اشرف کے پاس فیصلہ لے جانا مراد ہے) کعب رشوت خور ہے اس کے باوجود ہم مذہب (یہودی) ہونے کے اس کو بیچ تسلیم نہ کیا ناچار منافق (بشر) کو فیصلہ کے لئے سید عالم ﷺ کے حضور آنا پڑا حضور نے جو فیصلہ دیا وہ یہودی کے موافق ہوا۔ یہاں سے فیصلہ سننے کے بعد پھر منافق یہودی کے درپے ہوا۔ اور اسے مجبور کر کے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا۔ یہودی نے آپ سے عرض کیا کہ میرا فیصلہ سید عالم ﷺ فرما چکے ہیں۔ لیکن یہ حضور کے فیصلہ سے راضی نہیں۔ آپ سے فیصلہ چاہتا ہے فرمایا کہ ہاں (یہ سچ ہے منافق نے کہا ہاں) میں ابھی آکر فیصلہ کرتا ہوں۔ یہ فرما کر مکان میں تشریف لے گئے اور تلوار لے کر اسکو قتل کر دیا اور فرمایا جو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ سے راضی نہ ہو۔ اس کا میرے پاس یہ فیصلہ ہے (خزائن العرفان) نور العرفان۔ موضع القرآن وغیرہم) قرآن کریم میں اسی کے بارے یہ آیتیں نازل ہوئیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّهُمْ آمَنُوا بِمَا نُزِّلَ إِلَيْكَ وَمَا نُزِّلَ
مِنْ قَبْلِكَ يُرِيدُونَ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ
يَكْفُرُوا بِهِ وَيُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلَالًا بَعِيدًا وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ
تَعَالَوْا إِلَى مَا نُزِّلَ اللَّهُ وَآلِي الرُّسُولِ رَأَيْتَ الْمُنَافِقِينَ يَصُدُّونَ
عَنْكَ صُدُودًا (پ ۵)

ترجمہ: کیا تو نے انہیں نہ دیکھا جن کا دعویٰ ہے کہ وہ ایمان لائے اس پر جو تمہاری طرف اتر اور جو تم سے پہلے اتر پھر چاہتے ہیں کہ شیطان (کعب بن اشرف) کو اپنا بیچ بنائیں اور ان کو تو یہ حکم تھا کہ اسے اصلاً نہ مانیں اور ابلیس یہ چاہتا ہے کہ ان کو دور بہکا دے۔ اور جب انہیں کہا جائے کہ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب اور رسول کی طرف آؤ تو تم دیکھو گے کہ منافق تم سے منہ موڑ کر پھر جاتے ہیں

(کنز الایمان ترجمہ القرآن (از سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ تفسیر حسینی صفحہ ۱۷۵ جلد ۱ میں بھی یہ قصہ مذکور ہے)

حضرات دیکھئے بشر منافق کی رسول دشمنی کس حد تک پوشیدہ تھی بظاہر مسلمان بنا ہوا تھا۔ ہر کام مسلمانوں جیسے کرتا مگر سرور کائنات کے فیصلہ کو قبول نہ کرنے کے باعث حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں رب العزت جل و علانے یہود دوستی اور رسول دشمنی کو ظاہر کر دیا۔ آخر جو نتیجہ برآمد ہوا وہ اوپر مذکور ہے۔

اربد بن ربیعہ:

یہ شخص دشمن رسول و دشمن صحابہ تھا تفسیر حسینی صفحہ ۵۲۱ جلد ۱ میں اس لعین کی موت کا تذکرہ اس طرح ہے کہ ۹ھ میں عامر بن طفیل نے اربد بن ربیعہ سے یہ کہا کہ محمد ﷺ کو قتل کر ڈالیں۔ اسی ناپاک ارادہ سے سید عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے بڑی دیر گفتگو ہوتی رہی۔ مگر اربد کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضور ﷺ پر تلوار چلائے قصہ وہاں سے سخت باتیں کہہ کر باہر نکلے اور چلتے وقت عامر بن طفیل نے کہا کہ میں تم پر لشکر جرار سوار اور پیادہ لاؤں گا۔ اربد بن ربیعہ بھی ساتھ تھا دونوں کے لئے نبی کریم ﷺ نے بارگاہ الہی میں یہ الفاظ عرض کئے اللہم اکفہما بما شئت۔ اے اللہ کفایت کر تو ان کے ساتھ جس چیز کے چاہے تو عامر باہر آ کر اربد سے پوچھنے لگا وہ تمام تجاویز کیا ہوئیں۔ تو نے تلوار کیوں نہ چلائی اس نے جواب دیا جب تلوار مارنے کا ارادہ کرتا تو تو ان کے درمیان حائل ہو جاتا تھا۔ غرضیکہ جب دونوں کافر مدینہ طیبہ سے باہر

نکلے بجلی گری اور اربد کو جلادیا۔ مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس کی ہلاکت و بربادی کی خبر قرآن پاک میں مجملًا بیان ہے اور اس کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی۔

وَيُرْسِلُ الصَّوَاعِقَ فَيُصِيبُ بِهَا مَنْ يَشَاءُ وَهُمْ يُحَادِثُونَ فِي اللَّهِ

وَهُوَ شَدِيدُ الْمِحَالِ (پ ۱۳)

ترجمہ اور کڑک بھیجتا ہے تو اسے جس پر چاہتا ہے ڈالتا ہے اور وہ اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہوتے ہیں اور اس کی پکڑ بڑی سخت ہے تفسیر خازن میں اربد کی ہلاکت میں یہ الفاظ مرقوم ہیں اهلك الله اربد بالصاعقة

(خازن جلد ۴ صفحہ ۷ جلد ۷ صفحہ ۲۶۵)

ایک یہودی کا انجام:

بعض فرماتے ہیں کہ ایک یہودی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور بولا اے ابوالقاسم مجھے یہ بتاؤ کہ آپ کا خدا کس چیز کا ہے۔ موتی کا یا زمررد کا یا یا قوت کا یا سونے کا فوراً غضب الہی کے ابر سے بجلی گری اور اس کو جلادیا۔ اس کے حق میں مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی (تفسیر حسینی صفحہ ۵۲۱ جلد ۱۰۔)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عرب کے ایک نہایت سرکش کافر کو اسلام کی دعوت دینے کے لئے اپنے اصحاب کی ایک جماعت بھیجی انہوں نے اس کو دعوت دی کہنے لگا محمد (ﷺ) کا رب کون ہے؟ جس کی تم مجھے دعوت دیتے ہو کیا وہ سونے کا ہے یا چاندی کا لوہے کا ہے یا تانبے کا؟ مسلمانوں کو یہ بات بہت گراں گزری اور انہوں نے واپس آ کر سید عالم ﷺ سے عرض کیا کہ ایسا کافر سیاہ دل سرکش دیکھنے میں نہیں آیا۔ حضور نے فرمایا پھر جاؤ۔ صحابہ گئے پھر وہی گفتگو کی اور اتنا اور کہا محمد مصطفیٰ ﷺ کی دعوت قبول کر کے ایسے رب کو مان لوں جسے نہ میں نے دیکھا نہ پہچانا، یہ حضرات پھر واپس آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ حضور اس کا جبٹ تو ترقی پر ہے۔ آپ نے فرمایا پھر جاؤ۔ بہ تعمیل ارشاد پھر گئے۔ جس وقت اس سے گفتگو کر رہے تھے اور وہ ایسی سیاہ دلی

کی باتیں بک رہا تھا بادل آیا اس میں بجلی چمکی کڑک ہوئی بجلی گری اور اس کافر کو جلا دیا۔ یہ حضرات اس کے پاس بیٹھے رہے جب وہاں سے واپس ہوئے تو راستہ میں انہیں صحابہ کرام کی ایک جماعت ملی وہ کہنے لگے وہ شخص جل گیا۔ ان حضرات نے کہا آپ کو کیسے معلوم ہوا انہوں نے فرمایا سید عالم ﷺ کے پاس وحی آئی ہے

ویرسل الصواعق فیصیب بہامن یشاء وہم یجادلون فی اللہ

وہوشدید المحال (پ ۱۳)

(خزائن العرفان)

شرح قارظہ:

یہ دشمن ناموس رسالت بڑا سخت تھا بہت متکبر اور مغرور تھا قریش میں بڑے مرتبے کا پہلوان تھا جنگ احد میں مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار کی طرف سے علم لیکر میدان میں نکلا۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ آگے بڑے اور ایک ہی وار میں اس ناہنجار کا کام تمام کر دیا۔ شاہنامہ اسلام میں حفیظ جالندھری نے اس کا اس طرح نقشہ پیش کیا ہے۔

شرح قارظہ تھا فوج قرشی میں بڑا کامل
 نہایت تمکنت سے اب ہوا جھنڈے کا وہ حامل
 جناب حیدر کزار کے ہاتھوں گیا مارا
 پڑی وہ ضرب کاری کھل گیا کافر کا بھنڈارا
 بغل کے راستے سے قلب تک یہ تیغ در آئی
 تو دونوں لشکروں کو اب عجب صورت نظر آئی
 علم سے باطنی رشتہ علمبردار کا ٹوٹا
 گرے پہلو بہ پہلو ساتھ ظاہر کا نہیں چھوٹا



القصہ تیغ حیدری نے اسے جہنم رسید کر دیا

عبدالدار:

یہ بھی دشمن رسول جنگ احد میں کفار کی ہموائی کر رہا تھا۔ شریح قارظہ کے قتل ہوتے ہی کفار نے علم اس کے ہاتھوں میں سوئپ دیا۔ اسے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں داخل ستر ہونا پڑا، ایک اور دشمن دین اسلام کو حضرت سعد ابن ابی وقاص نے ایسا تیر مارا کہ اس کی زبان باہر آگئی اور تڑپ تڑپ کر مر گیا۔

مسافع ابن طلحہ:

یہ بھی علمبردار کفار تھا جنگ احد میں حضرت ابن ارح رضی اللہ عنہ نے نیزے سے ہلاک کیا۔

نشانہ اس کو نیزے کا بنایا ابن ارح نے
علمِ خاک مذلت پر گرایا ابن ارح نے

اس کے بعد اس کے بھائی کلاب نے قریش کا علم اٹھایا تو زبیر ابن عوام رضی اللہ عنہ

نے نیزہ سے ہلاک کر دیا (شاہنامہ اسلام)

خسر و پرویز کا انجام:

۶ ص ۶ حدیبیہ کے بعد سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام کو جمع کر کے ارشاد فرمایا کہ

اسلام پوری دنیا کے لئے رحمت بن کر آیا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ یہ پیغام ساری دنیا میں پہنچایا جائے۔ اس کے بعد خود ان تمام بادشاہوں کے نام جو آپ کے ارد گرد

تھے دعوتی خطوط لکھے اور ان کو اسلام کی طرف بلایا جب آپ نے بادشاہوں کی طرف

خط لکھنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تو صحابہ کرام میں سے کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وان

الملوک لا یقرؤن کتاباً مختوماً۔ بادشاہ ایسا کوئی مکتوب نہیں پڑھتے جس

پر مہر مثبت نہ ہو، (تاریخ اسلام صفحہ ۷۰۵ از رشید اختر) تو رسول اللہ ﷺ نے مہر بنوائی جس پر محمد رسول اللہ کے حرف کنندہ تھے۔ پھر چھ خطوط لکھے جو ایک ہی دن محرم ۷ھ کو اپنے چھ نامہ بروں کے سپرد کئے اور انہیں مختلف اکناف کی طرف روانہ فرمایا۔ یہ تمام نامہ بران قوموں کی زبان میں مہارت رکھتے تھے جن کی طرف بھیجے گئے تھے۔

ان میں ایران کے بادشاہ کسریٰ خسرو پرویز کی طرف حضرت عبداللہ بن حذافہ کو روانہ فرمایا۔ مؤرخ ابن کثیر امام بخاری کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا یہ گرامی نامہ عبداللہ بن حذافہ کی بجائے حضرت شجاع بن وہب کی وساطت سے خسرو پرویز کو پہنچایا۔ جب نبی کریم ﷺ کا قاصد کسریٰ کے دربار عام میں پہنچا اور خط دیا۔ خسرو کا ایک صاحب خط پڑھنے لگا۔ اس نے پہلے الفاظ سنے ہی تھے کہ غضب میں آگیا اور اس کے ہاتھوں سے خط چھین کر پھاڑ ڈالا۔ اور حضور ﷺ کے قاصد کو دربار سے نکال دیا طبری لکھتے ہیں کہ کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کا گرامی نامہ چاک کرنے میں تعلق کی تھی اور کہا تھا یکتب الی ہذا وہو عبیدی وہ میرا غلام ہو کر یوں مخاطب کرتا ہے۔ (معاذ اللہ)

القصہ جب حضور کا نامہ بر کسریٰ کے دربار سے لوٹ کر مدینہ آیا اور تمام قصہ سنایا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے کسریٰ کے حق میں فرمایا۔ اللہم فرق ملکتہ یا اللہ اس کی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے۔ مورخین بیان کرتے ہیں کہ کسریٰ نے رسول اللہ ﷺ کے نامہ بر کو دربار سے نکلوانے کے بعد یمن کے حاکم بازام (ایک روایت میں باذان ہے) کو حکم بھیجا کہ محمد (ﷺ) کو قید کر کے ہمارے پاس بھیج دو بازام نے شہنشاہ کسریٰ کے حکم کی تعمیل میں دو بہادر نوجوان حضور کے پکڑنے کی خاطر مدینہ منورہ روانہ کئے۔ جب یہ دونوں مدینہ منورہ پہنچے حضور کے پاس گئے حضور نے فرمایا ا۔ تمہارا بادشاہ اپنے بیٹے شیروہ کے ہاتھوں قتل ہو گیا ہے۔ جس کی طرف سے تم میرے پاس حاضری کا حکم لائے ہو۔

وہ بے حد متعجب ہوئے لوٹ کر یمن آئے۔ بازام یا باذان کو نبی کریم ﷺ کے اس

معجزہ کی خبر دی وہ بھی سن کر بہت حیران ہوا اسی دن سے ایران سے ایک سرکاری افسر نے آکر پرویز خبیث دشمن رسول کے قتل کی خبر دی۔ اس تائید سے یمن کا حاکم بڑا متاثر ہو کر بمعہ درباریوں اور عمائدین کے مشرف باسلام ہوا اور کسریٰ کی بادشاہی اس طرح ٹکڑے ٹکڑے ہو گئی جس طرح سید عالم ﷺ کے گرامی نامہ کو اس جہنمی نے پارہ پارہ کیا تھا۔ اسی طرح پرویز نامی بھی سنت رسول کا دشمن اور حضور ﷺ کے فرامین کا باغی ہے۔ یہ نام کی مناسبت قابل عبرت ہے۔ پرویز نامی اشخاص سے خیر کی امید عبث ہے۔

تمیں کذاب:

سید عالم خاتم الانبیاء حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اذ وضع السيف في امتي لم يترفع عنها الى يوم القيامة ولا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من اُمتي بالمشركين وحتى تعبد قبائل من امتي الاوثان وانه سيكون في امتي كذابون ثلثون كلهم يزعم انه نبي الله وانا خاتم النبيين لا نبي بعدى ولا تنزال طائفة من امتي على الحق ظاهرين لا بضرهم من خالفهم حتى ياتي امر الله

(رواه ابوداؤد والترمذی) مشکوٰۃ شریف۔ صفحہ ۴۶۵

مفہوم: جس وقت تلوار رکھی جائے گی یعنی جنگ و جدال ہوگا، میری امت سے جھگڑا قیامت تک ختم نہ ہوگا۔ اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک میری امت سے بعض قبائل مشرکین کے ساتھ لاحق نہ ہو، اور بعض بتوں کی عبادت کریں گے، اور بیشک میری امت سے تیس ۳۰ کذاب ہوں گے جو بزعم خویش اللہ کے نبی ہونے کا دعویٰ کریں گے، اور میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میری امت سے ایک گروہ حق پر قائم رہے گا ان کا مخالف کوئی ضرر نہ پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ کا امر (قیامت) آئے۔

مشکوٰۃ شریف، باب الملاحم فصل اول صفحہ ۴۶۵ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا ارشاد عالی ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ یبعث دجالون کذابون قریب من ثلثین کلہم یزعم انه رسول اللہ حتیٰ کہ مبعوث ہوں گے تیس دجال کذاب، ہر ایک اللہ کے رسول ہونے کا گمان کرے گا۔

نیز ابوداؤد جلد دوم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا گیا ہے کہ خاتم النبیین رحمۃ للعالمین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ فرماتے ہیں کہ اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک تیس دجال نہ آئیں، ان میں سے ہر ایک بزعم خویش نبوت کا مدعی ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کے بعد جو مدعی نبوت ہوگا اس کو دجال و کذاب فرمایا۔ اور اپنی امت کی ہدایت کے لئے فرمایا کہ اگر کسی سے یہ سنو کہ ”انا رسول اللہ“ تو کہ دو تو دجال اور کذاب ہے اگر کوئی نیا نبی آپ کے بعد آنا ہوتا تو ہادی اسلام ایسا ارشاد نہ فرماتے لہذا اظہر من الشمس کہ آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والے دجال اور کذاب ہیں۔ اب ان چند کذابوں کی ذلت و عذاب کی موت کا تذکرہ حوالہ قلم کرتا ہوں تاکہ وہ لوگ جو آج بھی کسی کذاب سے ملحق ہو چکے ہیں عبرت پکڑیں۔ اور مذہب حق کی طرف راغب ہوں۔

اسود عسی کذاب:

ان جھوٹے مدعیان نبوت میں سب سے پہلا اسود عسی کذاب ہے۔ اس نے یمن کے ایک قبیلہ میں نبوت کا دعویٰ کیا۔ اپنی قوم میں صاحب حیثیت اور سردار تھا شعبدہ بازی سے لوگوں پر اثر ڈالنا شروع کیا۔ قریہ قریہ قرب و جوار کے سرداران قبائل کو اپنے ساتھ ملا یا جب کافی طاقت دیکھی تو علی الاعلان علم بغاوت بلند کیا اور حضور پر نور ﷺ کے عاملوں کو نکال دیا یہ دسویں سال ہجری کے آخری ایام کا واقعہ ہے نجران پر حملہ کر کے اسے بھی اپنے ساتھ ملا لیا۔ پھر صنعادار الخلافہ یمن پر حملہ کر کے قبضہ جما بیٹھا اور وہاں کے حاکم شہرا بن باذان کو قتل کرادیا۔ آہستہ آہستہ یمن اور جنوب کے

علاقہ پر مسلط ہو گیا۔ اس کے دعویٰ نبوت اور بغاوت کی خبریں آنحضرت ﷺ تک پہنچیں۔ تو آپ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو ایک اچھی خاصی جماعت کے ساتھ اس فساد کے انسداد اور اس کے قتل کا حکم فرمایا۔ آخر مقتول حاکم یمن شہر بن باذان کے ایک قریبی رشتہ دار نے جس کا نام فیروز دلیمی تھا رات کے وقت اس کے محل میں گھس کر اسے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

مسئلہ کذاب:

دوسرا مدعی نبوت قوم بنی حنیفہ سے تھا اور وہ مسلمہ کذاب کے نام سے مشہور ہوا جب اس قوم کا وفد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو مسلمہ بھی ساتھ تھا واپس جا کر اس نے معمولی شعبدہ بازیوں سے لوگوں پر اثر ڈالنا شروع کیا اور چند بیہودہ فقرے گھڑ کر دعویٰ نبوت کر دیا۔ اس کے بعد پھر مدینہ منورہ آیا نیز حضور ﷺ کی طرف ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے بھی آپ کے ساتھ امر نبوت میں شریک کیا گیا ہے اور نصف ملک میرے اور نصف قریش کے لئے ہے۔ آنحضرت ﷺ نے جواب دیا ملک تو سب اللہ کے لئے ہے وہ جسے چاہتا ہے اس کا وارث بنا دیتا ہے اور عاقبت متقیوں کے لئے ہے۔ اس کے بعد اس نے یمامہ میں علم بغاوت بلند کر دیا۔ آخر کار حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت کی ابتداء میں حضرت خالد، حضرت عکرمہ، حضرت شرجیل رضی اللہ عنہم کے دس ہزار لشکر جرار نے مسلمہ کے چالیس ہزار لشکر کو شکست فاش دی اور مسلمہ نے جو اپنی فوج کے ساتھ تھا ایک بہت بڑے باغ میں جس کے چاروں طرف نہایت بلند و بالا فصیل تھی داخل ہو کر دروازہ بند کر دیا حضرت برہ رضی اللہ عنہ نے باغ کی فصیل پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگادی اور دروازہ کھول دیا اسلامی لشکر اندر داخل ہوا اور ان کی خوب پٹائی کی ایک وحشی جو لشکر اسلام میں تھا مسلمہ کذاب پر حملہ کر کے اسے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ دنیا آج بھی ان دشمنان رسول پر لعنتیں بھیج رہی ہے (لعنة اللہ علی الکاذبین) دو مدعیان نبوت جن میں ایک شخص طلحہ اور

سجاح (یہ ایک عورت تھی) تائب ہو کر زمرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔

(خلافت راشدہ صفحہ ۱۱، ۱۲)

صحابہ کرام کی ایمان افروز باتیں

نبی کریم ﷺ کی بارگاہ اقدس سے ایمان و ایقان اور اسلام کی پاکیزہ دولت سے براہ راست مستفیض ہونے والے خوش نصیب افراد کو صحابہ کرام کے عظیم وصف سے یاد کیا جاتا ہے انہوں نے معلم کائنات ﷺ سے علوم و عرفان اور تزکیہ و طہارت کے خزانے اپنے دامن میں سمیٹے، حکمت و دانش کو جمع کیا اور پھر بلغوا عنی ولو آية پر عمل پیرا ہوتے ہوئے تبلیغ حق و صداقت کے لئے زندگی بھر کمر بستہ رہے۔ ذیل میں ان کی چند باتیں قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں، جن میں فیوض و برکات کا سمندر موجزن ہے اور لطف کی بات یہ ہے کہ انہیں ایک ایسے مصنف کے حوالے سے مزین کیا گیا ہے جس کا عقیدہ و نظریہ اپنی ہی تحریر کے برعکس ہے وہ ہیں اہل حدیث مسلک کے مشہور عالم جناب قاضی محمد سلیمان منصور پوری مؤلف کتاب رحمۃ اللعلمین ﷺ۔

موصوف کی ایک تصنیف ہے ”اصحاب بدر“ اسی کتاب سے بعض بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایمان افروز روح پرور اور بصیرت افروز باتوں کو نہایت اختصار سے قلم بند کیا جاتا ہے۔ بعض کلمات فائدہ کے عنوان سے راقم السطور کی طرف سے درج ہوں گے تاکہ روحانی لطافت و چاشنی دو آتشہ ہو۔

لنگر پکانا:

حضرت طلحہ بن عبید اللہ بن عثمان رضی اللہ عنہ قریشی ہیں۔ نبی کریم ﷺ کے ساتھ ان کا سلسلہ کعب بن لوی سے مل جاتا ہے۔ جنگ بدر میں اس وجہ سے شامل نہ ہو سکے کہ آپ کو رسول کریم نے سرحد شام میں حالات کا جائزہ لینے کے لئے بھیج دیا تھا لیکن حضور

ﷺ نے انہیں وہیں سے ہی شمولیت کا تمغہ عطا فرمایا جیسے دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم غزوہ بدر میں شامل تھے۔ بناء علیہ آپ بدری ہوئے بنی کریم ﷺ نے ایک بار ارشاد فرمایا: جو زندہ شہید دیکھنا پسند کرے وہ طلحہ بن عبید اللہ کو دیکھ لے۔“

بوقت شہادت آپ کی عمر باسٹھ سال تھی آپ زندگی بھر ہر روز ایک ہزار دینار کے وزن کا لنگر پکایا کرتے تھے۔ (اصحاب بدر)

فائدہ:

ایک تو آپ کو نبی کریم ﷺ نے شہادت کی بشارت دی، جو حضور ﷺ کے علم غیب پر دلالت ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں پاک و ہند میں اولیاء کرام کے عرسوں میں جو لنگر پکایا جاتا ہے اس کی اصل خیر القرون میں پائی جاتی تھی جس کی مال مذکور ہوئی۔

(حکایت) کستوری کی خوشبو:

حضرت عبید اللہ بن حارث بن مطلب رضی اللہ عنہ، نبی کریم ﷺ کے ساتھ نسب میں عبد مناف پر جا کر شامل ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ آپ کی بڑی قدر و منزلت فرماتے۔ اصحاب بدر میں سب سے زیادہ عمر والے آپ ہی تھے۔ حضور ﷺ کی پیدائش سے دس سال قبل پیدا ہوئے۔ غزوہ بدر میں دشمن کے مقابلہ میں آپ کا پاؤں کٹ گیا تھا مقام بدر سے ایک منزل مدینہ طیبہ کی طرف واپسی پر آپ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے شہادت سے سرفراز ہوئے اور اسی جگہ آپ کو دفن کر دیا گیا ایک بار نبی کریم ﷺ کا اسی راہ سے گزر ہوا، رفقاء نے عرض کیا کہ ادھر سے کستوری کی خوشبو آرہی ہے حضور ﷺ نے فرمایا:

”ہاں! کیوں نہ ہو، یہاں ابو معاویہ (حضرت) عبید اللہ بن حارث کی قبر بھی تو ہے۔“

آپ خوش اندام و خوب رو تھے بوقت شہادت آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

(اصحاب بدر)

فائدہ:

بعد از وصال مزارات اولیاء کرام سے خوشبو کے ظہور پر حضور ﷺ کا ارشاد حجت

ہے۔

حضور ﷺ نے پیشانی چوم لی

حضرت عثمان بن مظعون قریشی رضی اللہ عنہ صاحب ہجرتین ہیں یعنی حبشہ اور مدینہ طیبہ کی طرف ہجرت کا شرف پایا۔ غزوہ بدر کے چار ماہ بعد مدینہ منورہ میں فوت ہوئے۔ مہاجرین میں یہ پہلے خوش بخت ہیں جنہیں مدینہ طیبہ میں وصال کی نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی اور جنت البقیع میں سب سے پہلے یہی دفن ہوئے غسل و کفن کے وقت نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون کی پیشانی کو چوم لیا ایک خاتون نے دیکھتے ہی کہا۔ عثمان کو جنت مبارک ہو۔

نیز آپ کی قبر پر ایک پتھر بطور شناخت کھڑا کر دیا جب انہوں نے وصال فرمایا تو انہیں حضرت عثمان غنی کے برابر دفنایا گیا (اصحاب بدر)

فائدہ:

مزارات پر پتھر لگانا سنت ٹھہرا آج کل شناخت کے لئے پتھر میں آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ کے ساتھ ساتھ صاحب مزار کا نام کندہ کر دیتے ہیں۔ ان اعمال و افعال کا اثبات حضور ﷺ کے عمل شریف سے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔ نیز بعد از وصال جب حضور ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی پیشانی مبارکہ کو چوم کر مشرف فرمایا تو پتہ چلا بزرگان دین کے ہاتھوں اور پیشانی کا قبل از وصال یا بعد بوسہ لینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ نیز اس سے تو یہ بھی استفاد ہے کہ لوح مزار کو چومنا جائز ہے اس لئے کہ حقیقتاً لوح مزار کو نہیں چوما جاتا بلکہ صاحب مزار کی پیشانی کو چوم کر سنت مصطفیٰ ﷺ کے تصور کو اجاگر کیا جاتا ہے۔

پیاروں سے ملاقات کا دن

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ اسلام کے ابتدائی ایام میں ہی مسلمان ہوئے تھے۔ حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کی کنیز حضرت سمیہ بن خیاط آپ کی والدہ ماجدہ ہیں۔ یہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے اسلام میں سب سے پہلے شہادت کا شرف پایا۔ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبول اسلام کے بعد بڑی بڑی تکالیف اٹھائیں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم عمر تھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے۔

عمار قدموں سے کانوں تک ایمان سے بھر پور ہیں۔

☆ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ

أَوْ مَن كَانَ مَيْتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ

کے مصداق، حضرت عمار ہیں۔ حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ

سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمار رضی اللہ عنہ بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں گئے، اندر آنے کی اجازت طلب کی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مرحباً بالطيب المطيب

جنگ صفین میں حضرت امیر المؤمنین علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے لشکر میں شامل تھے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

عمار لقتلك الفئة الباغية. ”تجھے باغی گروہ قتل کرے گا۔“

آپ صفین میں داد شجاعت دے رہے تھے کہ پانی طلب کیا تو آپ کی خدمت میں دودھ پیش کر دیا، دودھ پی کر کہا:

اليوم القى الاخلاء. ”آج پیارے دوستوں سے ملاقات کا دن ہے۔“

کیوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔

عمار! تمہاری آخری خوراک دودھ ہے، اسی دوران ایک اور عورت دودھ لے آئی آپ نے وہ بھی پی لیا اور فرمایا:

الحمد لله الجنة تحت السهام. ”جنت تو نیزوں کے نیچے ہے۔“
آپ نے ربیع الاخر ۳۷ھ کو جنگ صفین میں شہادت پائی۔

فائدہ:

نبی کریم ﷺ نے اپنے خدا و علوم غیبیہ سے کئی سال قبل آپ کو شہادت کی خبر دی اور بوقت شہادت آپ کی خواراک تک سے آگاہ کر دیا، نیز باغی گروہ کی نشان دہی فرمادی۔ واضح رہے کہ ضروری نہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکریوں نے شہید کیا ہو بلکہ دونوں لشکروں میں باغی موجود تھے، جنہوں نے اپنے مقصد کے لئے جنگ کی آگ کو مزید ہوادی، انہی باغیوں کے ہاتھوں حضرت عمار رضی اللہ عنہ شہید ہوئے اور انہی باغیوں میں سے ابن ملجم تھا، جو بظاہر حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کی طرف داری کرتا رہا مگر آخر کار اسی کے ہاتھوں حضرت علی المرتضیٰ کو کاری زخم لگا، جس کے باعث آپ نے جام شہادت نوش فرمایا۔

ادب و احترام مصطفیٰ ﷺ کی خاطر جان کی قربانی

حضرت بشیر بن براء بن معرور انصاری رضی الہ تعالیٰ عنہ بنو مسلمہ میں سے ہیں۔ بیعت عقبہ کا شرف حاصل کیا بدر، احد، خندق میں شجاعانہ خدمات انجام دیں، بمقام خیبریہ نبی کریم ﷺ کے دسترخوان پر تھے، جب یہودیہ نے مسموم (زہریلا) گوشت پیش کیا انہوں نے اس سے لقمہ کھالیا اور زہر سے شہید ہو گئے (شہادت سے قبل) ان کا بیان ہے کہ لقمہ کا مزا مجھے خراب معلوم ہوا تھا مگر نبی کریم ﷺ کے سامنے لقمہ اگلنا ادب کے خلاف تھا، ان کو نبی کریم ﷺ نے بنو ساعد کا سردار مقرر فرمایا تھا۔

(اصحاب بدر)

فائدہ:

ادب و احترام مصطفیٰ ﷺ کا اس سے بڑھ کر اور کیا مظاہرہ ہو سکتا ہے کہ جان

دے دی مگر حضور ﷺ کے ادب کو آنچ تک نہ آنے دی، سچ فرمایا۔
ادب پہلا قرینہ ہے محبت کے قرینوں میں

شائمان صحابہ کرام کا انجام

اہل بیت اور اصحاب مصطفیٰ ﷺ کی محبت عین حب رسول اکرم ﷺ ہے اور ان سے دشمنی رسول اکرم ﷺ سے دشمنی کے مترادف ہے مگر بعض لوگ بڑے لطیف پیرائے میں حب اہل بیت کے بردہ میں اہل بیت سے دشمنی اختیار کئے ہوئے ہیں کیونکہ وہ مدوحین اہل بیت صحابہ کرام کی شان اقدس میں غلیظ الفاظ استعمال کرتے رہتے ہیں۔ زبان و قلم سے ان کا یہ وظیفہ شعار بن چکا ہے امت مصطفیٰ میں اہل بیت کی جتنی تعریف صحابہ کرام نے فرمائی اس کی مثال ناممکن ہے اور اصحاب رسول کے جو اوصاف اہل بیت نے ارشاد فرمائے ان کی تمثیل بھی محال ہے اور یہی وجہ ہے کہ ایمان و اسلام کے لئے ان کا وجود جزو ایمان اور معیار قرار پایا۔ یہاں عبرت کے لئے شائمان صحابہ کی شرعی حکم کے ساتھ حکایات درج کی جاتی ہیں ممکن ہے کہ بعض لوگ سبق حاصل کریں۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان میں کتاب و سنت ناطق ہیں، فضائل و مناقب سے کتب تاریخ پر ہیں۔ حضور سید عالم ﷺ کے اہل بیت ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن اور صحابہ کرام کو گالی دینا بے ادبی اور گستاخی کرنا تو ہیں و تنقیص کا نشانہ بنانا حرام و کفر ہے، جو ایسا کرے وہ ملعون و مفتری ہے اور کذاب ہے اور جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ، سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ، سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، سیدنا عمر بن العاص رضی اللہ عنہ، کو کہے کہ کفر و ضلال پر تھے وہ کافر ہے اور اس کی سزا قتل ہے (شفاء قاضی عیاض)

حضرت سہیل بن عبد اللہ تستری فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی عزت نہ کرے وہ گویا کہ نبی کریم ﷺ پر ایمان ہی نہیں رکھتا (النار الحامیہ مولانا نبی بخش حلوانی)

حضرت مولائے کائنات سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری محبت اور سیدنا ابوبکر

صدیق و عمر رضی اللہ عنہم سے بغض و دشمنی ایماندار کے دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔

حضرت امام ابو زرہ رازی فرماتے ہیں کہ جو اصحاب رسول کی شان میں گستاخانہ الفاظ بولے وہ زندیق ہے کیونکہ خدا اور رسول اور قرآن و احکام شریعت حق ہیں لیکن ہم تک سب چیزیں صحابہ کرام کے بغیر نہیں پہنچیں، پس جو ان پر جرح کرتا ہے اس کا مقصد کتاب و سنت کے مٹانے کے سوا اور کچھ نہیں، پس درحقیقت شاتم صحابہ کرام ہی زندیق، گمراہ، کاذب اور معاند ہے۔ (مکتوب امام ربانی)

نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا عنقریب ایک ایسی قوم نکلے گی جسے لوگ رافضی کہیں گے تم انہیں جہاں پاؤ ان سے دور رہنا آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ان کی کیا علامت ہے؟ فرمایا وہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو گالیاں دیتی ہوگی۔ (الصارم المسلمول ص ۱۵۸۳ ابن تیمیہ)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا میرے صحابہ کو گالیاں دے کر مجھے ایذا نہ پہنچاؤ۔ جس نے میرے صحابہ سے محبت رکھی اس نے مجھے سے محبت رکھی، جس نے انہیں ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا تعالیٰ کو ناراض کیا۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا قریب ہے کہ وہ اسے گرفتار عذاب فرمائے۔ (ترمذی شریف، شفاء شریف)

(حکایت) اور اس کا سر قلم کر دیا:

محمد بن عبد اللہ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں خواب میں نبی کریم ﷺ، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ، اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی زیارت سے مشرف ہوا کیا دیکھتا ہوں کی حضرت عمر نبی کریم ﷺ سے عرض کر رہے ہیں کہ وہ فحش مجھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیتا ہے، آپ نے فرمایا جاؤ ابو حفص (یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) اسے میرے پاس لاؤ، آپ گئے اور حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں لے آیا اس کا نام عمانی تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا اسے زمین پر لٹا دو اور قتل کر ڈالو (یاد رہے کہ یہ شیخین کو گالیاں

دینے میں اپنی مثال آپ تھا) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمانی کے سر پر تلوار ماری اور سر قلم کر دیا۔ محمد بن عبد اللہ کہتے ہیں کہ مجھے عمانی کی چیخوں نے بیدار کر دیا، میں نے خواب سے اٹھتے ہی اس کے گھر کا راستہ لیا تا کہ اس کو عبرتناک اور سبق آموز واقعہ سے آگاہ کر دوں کہ تائب ہو کر اپنی آخرت سنوار لے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو رونے کی آواز سنائی دی۔ دریافت کیا تو اس کے گھر والوں نے کہا آج رات جب وہ اپنے بستر پر سو رہا تھا، کسی نے آکر قتل کر دیا، میں آگے بڑھا اس کی گردن کو دیکھا تو خون آلود تھی۔

(کتاب الروح، ابن قیم ص ۳۲۸)

(حکایت) اور وہ تمام زمین میں دھنس گئے:

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی اپنی شہرہ آفاق کتاب ”جذب القلوب“ ص ۱۸۶ میں نقل فرماتے ہیں کہ رافضیوں کا ایک گروہ امیر مدینہ کے پاس آیا۔ بہت سامال اور ہدیہ اس غرض سے اس کے ہاں لایا کہ روضہ مبارک کو کھود کر اجساد مطہر سیدنا ابو بکر صدیق و سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نکال لیں۔ امیر مدینہ نے بھی بوجہ بد مذہبی اور لالچ اس مقبوح فعل کی اجازت دے دی اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہا کہ جس وقت یہ لوگ آئیں ان کے لئے حرم کھول دیں، یہ جو کچھ بھی وہاں کریں منع نہ کرنا۔

دربان روضۃ النبی کا بیان ہے کہ جب لوگ نماز عشاء بڑھ چکے دروازہ بند کرنے کا وقت ہوا تو چالیس آدمی پھاوڑے، کدالیں اور شمعیں ہاتھوں میں لئے باب السلام پر موجود تھے، انہوں نے دروازہ کھٹکھٹایا، میں نے امیر کے حکم کے پیش نظر دروازہ کھول دیا اور خود ایک گوشہ میں دب کر گریہ و زاری کرنے لگا۔ بار بار سوچتا نہ معلوم کیا قیامت گزرنے والی ہے۔

ابھی وہ منبر شریف تک بھی نہ پہنچے پائے تھے کہ عذاب الہی کا نزول ہوا۔ سب کے سب بمع ساز و سامان اور جو آلات وغیرہ ہمراہ لائے تھے اس ستون کے پاس جو زیارت عثمان رضی اللہ عنہ ہے زمین میں دھنس گئے۔

ادھر امیر مدینہ ان کا منتظر تھا جب کافی وقت گزر گیا امیر نے مجھے بلا کر ان کا حال معلوم کیا میں نے جو کچھ دیکھا سنا دیا، اسے یقین نہ آیا۔ میں نے کہا کہ آپ خود جا کر دیکھئے ابھی حسف یعنی زمین کے پھٹنے کا نشان موجود ہے۔

طبری نے اس حکایت کو ثقات کی طرف منسوب کیا ہے جو صدق و دیانت میں معروف ہیں اور بعض مؤرخین مدینہ نے بھی اسی طرح لکھا ہے چنانچہ تاریخ سہمی میں بھی مذکور ہے۔

(تاریخ مدینہ جذب القلوب ص ۱۸۸)

(حکایت) عظیم آباد کا عظیم واقعہ:

مولوی امیر علی مرحوم حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مشہور تصنیف اشعۃ اللمعات ج ۲ ص ۲۵۳ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ دس سال قبل عظیم آباد میں ایک رافضی اور ایک سنی کے آپس میں تعلقات تھے سنی جب حج کے لئے روانہ ہونے لگا تو وہ رافضی بھی اسے الوداع کرنے آیا اور اس سے کہنے لگا میری ایک آرزو ہے جسے کہنے کی طاقت نہیں، سنی نے کہا بتاؤ تو سہمی اس نے کہا تم مجھے سے وعدہ کرو کہ میرا پیغام جناب ”رسالت مآب ﷺ کی خدمت اقدس میں عرض کر دو گے۔ سنی نے کہا عرض کر دوں گا۔ رافضی نے کہ بوقت زیارت گوئی کہ یا حضرت شوق دارم دلے ازیں جہت آمدن نتوانم کہ مردود شمن نزد شام فون اند“ (بوقت زیارت عرض کرنا کہ حضور مجھے حاضری کا شوق ہے مگر اس وجہ سے قاصر ہوں کہ آپ کے دودشمن (معاذ اللہ) آپ کے پہلو میں دفن ہیں۔

سنی نہایت دلگیر ہوا اور کہنے لگا مجھے اس پیام کے عرض کرنے کی طاقت نہیں، القصہ جب سنی زیارت سے مستفیض ہوا تو اس رافضی کا پیام یاد آیا لیکن اتنا وقت نہ تھا کہ عرض کرتا۔

دوسرے دن جب قافلہ روانہ ہونے لگا رات کو روضۃ النبی کی زیارت کے لئے

دوبارہ حاضر ہوا۔ زار و قطار آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور اسی حالت میں گر پڑا اونگھ طاری ہو گئی حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی ساتھ ہی حضرت سیدنا ابو بکر صدیق، حضرت سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کھڑے ہیں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ گردن میں قرآن جمائل کئے ہوئے ہیں اور بائیں طرف حضرت سیدنا فاروق اعظم تلوار جمائل کئے ہوئے ہیں سید عالم ﷺ حضرت سیدنا فاروق اعظم کو ارشاد فرماتے ہیں کہ اس کی گردن اڑادو حضرت فاروق اعظم تلوار چلاتے ہیں اور اس کا سر قلم کر دیتے ہیں۔

سنی بیان کرتا ہے کہ جب میں عظیم آباد میں واپس آیا یہ تمام واقعہ مولوی خدا بخش خان صاحب سے ذکر کیا تین چار روز بعد اس کے گاؤں گیا تو رافضی کے اہل عیال کو روتا ہوا پایا۔ انہوں نے کہا کہ تمہارا دوست چند دن ہوئے قضائے حاجت کے لئے رات کو باہر نکلا تو کسی نے اس کا سر تن سے جدا کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کر کے گڑھے میں پھینک دیا، صبح کو یہ معاملہ ظاہر ہوا مگر کسی قاتل کا نشان نہ ملا۔

سنی یہ داستان سن کر اتنا رویا کہ اپنے آنسوؤں پر قابو نہ رکھ سکا۔ رافضی کے اہل عیال نے یہ خیال کیا کہ یہ اپنے دوست کے فراق میں رو رہا ہے حالانکہ معاملہ اس کے برعکس تھا۔

اہل حق کا قافلہ سالار یار مصطفیٰ	ہیں وزیر احمد مختار یار مصطفیٰ
سرور عالم کے یار غار یار مصطفیٰ	ہیں صحابہ کے امام و پیشوا و مقتدا
حیدر و عثمان کے دلدار یار مصطفیٰ	حضرت فاروق اعظم کے رفیق و غمگسار
ہیں اشدُّ علی الکفار یار مصطفیٰ	رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کی ایک تفسیر جمیل
یا الہی ہو عطا دیدار یار مصطفیٰ	التجائبش قصوری کی یہی ہے رات دن
(صلی اللہ علیہ والہ وسلم)	(رضی اللہ عنہ)

احوال مصنف

”اصحاب بدر“ کے مصنف صاحب علم و فضل و عمل حضرت مولانا الحاج بخش مصطفیٰ علی خان رحمہ اللہ تعالیٰ دنیائے اسلام کے عظیم جنرل ٹیپو سلطان شہید کے وطن ریاست میسور کے مشہور مقام بنگلور بھارت میں 1888ء کو پیدا ہوئے، سن شعور کو پہنچے تھے کہ سلسلہ تعلیم کا آغاز فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عمدہ صلاحیتوں سے نوازا تھا جس کے باعث 1904ء میں میٹرک، 1906ء میں ایف۔ اے، اور 1909ء میں بی، اے کے امتحان نمایاں پوزیشن سے پاس کئے اور محکمہ پولیس سے عملی زندگی میں قدم رکھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنی اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے کرتے ڈی ایس پی کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ پھر اپنی سروس کو نیک نیتی اور فراست ایمانی سے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہوئے 1938ء میں پینشن یاب ہوئے۔ گھریلو ماحول نہایت دینی تھا، اولیائے کرام سے عشق کی حد تک عقیدت والدین کی تربیت دیدیہ کی طفیل شامل حال تھی، جس کی برکت سے آپ نے 1906ء میں امیر ملت حضرت الحاج الحافظ پیر سید جماعت علی شاہ علی پوری علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضری دی اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے آپ کے دامن رحمت سے وابستہ ہو گئے۔

حضرت خان بہادر بخش مصطفیٰ علی علیہ الرحمۃ امیر ملت کے نہایت مخلص خادم و عاشق صدق تھے، چنانچہ انہیں کے ارشاد گرامی پر عمل کرتے ہوئے مدینہ منورہ مستقل طور پر قیام پذیر ہوئے، بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں یومیہ بار بار حاضری کی سعادت عظمیٰ سے بہرہ مند ہوتے رہے حتیٰ کہ 6 ماہ صیام 1394ھ - 22 ستمبر 1974ء کو مدینہ طیبہ میں وصال

فرمایا اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جنت البقیع نے اپنے دامن کرم میں لے لیا۔
آپ پولیس آفسر ہونے کے باوجود ایک اعلیٰ درجہ کے صوفی اور احکام شرعیہ پر
عشق کی حد تک عمل پیرا ہے، اپنے منصب کے ساتھ نہایت ایمانداری سے انصاف
فرمایا جس کام پر بڑے بڑے افسر ہاتھ ڈالنے سے ڈرتے تھے، آپ بلا تکلف فضل رب
وزنگاہ مصطفیٰ اور اپنے پیرومرشد حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کی نظر کرامت پر بھروسہ رکھتے
ہوئے اس مشکل ترین امتحان میں بھی کامیابی و کامرانی سے شاد کام ہو جاتے۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں آپ رقم فرماتے ہیں میں جس زمانے میں مدارس کا ڈپٹی
سپرٹنڈنٹ پولیس تھا، اس دوران ایک مقام پر ہندوؤں کے دو فرقوں کے مابین فساد
پھوٹ پڑا، عوام مندر کے مہنت کے خلاف ہوئے یہاں تک کہ یا ترا کے رتھ کے جلوس
پر بھی حملہ کر دیا۔ دونوں جانب کش مکش بڑھ گئی، بھاری تعداد میں پولیس نفری میں
اضافہ کے باوجود فساد کی آگ تیز تر ہوتی گئی۔ پولیس اور آفیسرز کا تیس، چالیس ہزار
کے ہجوم نے محاصرہ کر لیا۔ حتیٰ کہ تحصیل دار تھانیدار، اور بکثرت پولیس فورس جان
بچاتے ہوئے بھاگ کھڑی ہوئی۔

آپ فرماتے ہیں میں اور صرف دو سپاہی رہ گئے، ان میں ایک مسلمان اور ایک
ہندو سپاہی تھا ہمیں اپنی جان جانے کا شدید خطرہ لاحق تھا کیونکہ ہر طرف خوف و ہراس
کا دور دورہ تھا، عین اس وقت امیر ملت علیہ الرحمۃ جلوہ افروز ہوئے۔ انہوں نے میری
پشت پر دست کرامت رکھا اور ارشاد فرمایا۔

گھبرائیے نہیں ”اللہ پر بھروسہ رکھیے“ پھر کیا تھا گویا کہ میں شیر ہو گیا میں نے ہجوم
کو بکھر جانے کا حکم دیا اور اعلان کیا اگر چند منٹ تک منتشر نہ ہوئے تو گولی چلا دی
جائے گی مگر عوام نہایت مشتعل ہو چکے تھے کسی نے پرواہ تک نہ کی چنانچہ ہم نے اللہ
تعالیٰ کی ذات اقدس پر بھروسہ کرتے ہوئے فائرنگ شروع کر دی، پانچ سات آدمی
زخمی ہوئے تھے کہ باقی بھاگ کھڑے ہوئے۔ اور ہم خطرہ سے محفوظ ہو گئے۔ حالانکہ

دوسرے پولیس افسروں تحصیل داروں، تھانیداروں کے کیمپ لوٹ لئے گئے مگر میرا کیمپ بفضلہ تعالیٰ محفوظ رہا۔

(کرامات امیر ملت)

حضرت مولانا الحاج بخش مصطفیٰ علی خان نقشبندی جماعت مدنی علیہ الرحمۃ جب ملازمت سے پنشن یاب ہوئے تو حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کے ہمراہ برصغیر پاک و ہند کے دور دراز علاقوں کے تبلیغی و روحانی دورہ پر رہے کئی بار پیر و مرشد کی معیت میں حج کعبہ و زیارت مصطفیٰ ﷺ کی نعمت سے سرفراز ہوئے یہاں تک کہ 17 اگست 1951ء کو حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کے حکم پر مدینہ منورہ جو ارحیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء میں جا کر اپنا مسکن بنایا حتیٰ کہ مدفن جنت البقیع بنا، راقم السطور نے بھی بارگاہ مصطفیٰ ﷺ میں استغاثہ پیش کرتے ہوئے یوں درخواست کر رکھی ہے۔

میرا مسکن مدینہ ہو، مرا مدفن مدینہ ہو

میرا سینہ مدینہ ہی بنا دو یا رسول اللہ

یہی ہے آرزوئے زندگی تابش قصوری کی

دم آخر رخ زیبا دکھا دو یا رسول اللہ ﷺ

مدینہ طیبہ میں آپ نے مکان خرید کر مستقل رہائش اختیار فرمائی اور حضرت امیر ملت علیہ الرحمۃ کے حکم پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ”رابطہ جماعت“ یعنی جماعت منزل تعمیر کروائی جو دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے راقم الحروف کو بھی اس منزل کی زیارت کا شرف حاصل ہے، تا حال محفوظ ہے مگر حکومت کے وسیع و کشادگی کے منصوبوں میں کسی وقت بھی آسکتی ہے کیونکہ زائرین کے روز بروز بڑھتے رش کے باعث مسجد نبوی شریف کو گاہے گاہے وسعت دی جا رہی ہے۔ جس کے اکناف و اطراف کی رشک جنت بیس بیس، تیس تیس منزلوں پر مشتمل بلڈنگیں ایسے گرا دی جاتی ہیں جیسے انکی کوئی حیثیت نہیں حقیقت بھی یہی ہے مسجد نبوی کے سامنے عام عمارتوں کی حیثیت ہی

کیا ہے۔ تاہم جماعت منزل فی الحال موجود ہے۔ جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا۔ قائم رہے گی انشاء اللہ العزیز۔

حضرت بخش مصطفیٰ علی خان علیہ الرحمۃ نے اپنے پیر و مرشد امیر ملت کی معیت میں ”بنارس سٹی کانفرنس“ میں شرکت کی تھی جبکہ اس کانفرنس کے صدر حضرت امیر ملت تھے، پورے ہندوستان میں تحریک پاکستان کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کیلئے دورے فرمائے، اکابر اہلسنت نے جو کمیٹی اس سلسلہ میں تشکیل دی تھی اسکے ایک اہم رکن آپ بھی تھے۔ حضرت بخش مصطفیٰ علی خان علیہ الرحمۃ کو حضرت امیر ملت سے خلافت بھی حاصل تھی مدینہ طیبہ میں آپ کے جن مشائخ کرام سے بڑے گہرے مراسم تھے ان میں قطب مدینہ الشیخ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی خلیفہ اعظم اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی علیہ الرحمۃ کی شخصیت کو اولیت حاصل ہے۔

القصہ حضرت الموصوف ۶ ماہ رمضان 22 ستمبر 1974ء کو مدینہ طیبہ میں وصال فرما ہوئے اور جنت البقیع میں آپ کا مدفن بنا۔ خوش نصیبی کی اس سے بڑی سند اور کیا ہو سکتی ہے کہ زندگی کا ایک بڑا حصہ گنبد خضراء کے سائے میں گزارا اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اسی سائے میں آرام فرمائیں۔

حضرت بخش مصطفیٰ علی خان علیہ الرحمۃ کی تصانیف میں درج ذیل متعدد بار طبع ہوئیں۔ نام ملاحظہ فرمائیے۔ آفتاب عالم تاب، تصویر یا تصور، جواہر المناقب، سبہ اصحاب بدر، کرامات امیر ملت، اور کوکبہ غزوة بدر (اصحاب بدر)

ان میں ”پیش نظر تصنیف اصحاب بدر ضخیم ہے جس کا ایک نسخہ راقم السطور کی لائبریری میں محفوظ تھا۔ کئی مرتبہ اشاعت کا خیال دامن گیر ہوا مگر وسائل کے فقدان سے طباعت زیر التواریہی۔ اب چوہدری محمد خلیل نقشبندی قادری کے جواں سال صاحبزادے چوہدری عبدالمجید صاحب ناظم قادری رضوی کتب خانہ نے اس کو از سر نو زندہ کرنے کا عزم کیا ہے جو راقم کے نشان منزل کے ساتھ اشاعت و طباعت کے حسین

لباس سے مرصع آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ قادری رضوی کتب خانہ کو بیش از بیش اشاعتی سرگرمیوں میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے اور مسلک حق اہلسنت و جماعت جو اس رنگ میں تبلیغی کارنامے سرانجام دے رہا ہے اسے قبولیت کا شرف نصیب ہو۔

امین ثم امین بجاہ طہ و یسین صلی اللہ علیہ وسلم و علی الہ وصحبہ و بارک و سلم

طالب دعا۔: محمد منشاء تائبش قصوری

مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

خطیب مرید کے ضلع شیخوپورہ

۲۹ ذوالحجہ المبارک ۱۴۲۵ھ / ۹ فروری ۲۰۰۵ء چہار شنبہ

فضائل بزرگوں کی بیسی یاد ہے آپ کا

یہ ادبی انجمن توحید سے آباد ہے آپ کا



مُصَنِّفُ

حضرت مولانا شیخ مصطفیٰ علی خان نقشبندی جمالی عظیمی

خلیفہ اعظم حضرت پیر جماعت سلی شاہ محمد علی پوری رحمہ اللہ

تقدیم و ترتیب جدید

مولانا محمد شمس الدین صاحب قسومی

قادی رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرِ
وَإِنَّتُمْ أَذِلَّةٌ ۝

ترجمہ: اور ضرور ضرور مدد فرمائی اللہ نے (غزوہ)

بدر میں حالانکہ تم بے سر و سامان تھے۔

بدر شریف

فضائے بدر کو اک آپ بیتی یاد ہے اب تک
یہ وادی نعرۂ توحید سے آباد ہے اب تک
بدر نامی خشک ریتیلی زمین میں اس وقت تخمیناً سوا سو گھروں سے آباد بدر کا قصبہ
ہے۔ جو مدینہ منورہ سے جانب غرب و جنوب پیدل یا اونٹوں کے راہ سے ایک سو بیس
کلومیٹر دور اور موٹروں کے پیچیدہ راستہ سے تقریباً سوا سو میل دور ہے، بدر سے جانب
غرب و شمال پیدل یا اونٹوں کے راہ سے مزید پچاس میل دور بحر احمر کے ساحل پر قدیم
بندر گاہ یئجے۔ مگر موٹروں کے پیچیدہ راہ سے ساٹھ میل ہے۔ زمانہ سابق میں بھی مکہ مکرمہ
اور ملک شام کے درمیان اور مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ کے مابین مسافروں اور تجارتی قافلوں
کا گذر وادی بدر میں سے ہی ہوتا تھا۔ عازمان دمشق و دیگر بلاد ملک شام بدر سے آگے
سیدھے جانب شمالی راہ اختیار کرتے تھے اور عازمان مدینہ طیبہ بدر سے جانب مشرقی شام
لڑتے تھے۔ جغرافیائی زبان میں بدر شریف خط استوا کے شمال میں عرض بلد چوبیس اور
طول بلد سینتیس پر واقع ہے۔ آج کل صراط الحجۃ (ہجرت کے راستے) کو نہایت وسیع
اور کشادہ پختہ سڑک بنا دیا گیا ہے جس سے مکہ المکرمہ اور مدینہ طیبہ کی مسافت میں بہت کمی
آگئی ہے اپنی گاڑی پر زائرین تقریباً تین گھنٹے میں حرمین شریفین آجاسکتے ہیں اسی طرح
جدہ شریف کے فاصلہ میں بھی خاصی کمی واقع ہوئی ہے مگر بدر شریف موجودہ روڈ سے
قدرے دور ہو گیا ہے لیکن جدید سہولتوں کی باعث مدینہ شریف سے آدھ پون گھنٹہ میں
آجاسکتے ہیں۔ الحمد للہ راقم السطور چار مرتبہ شہدائے بدر کی زیارت کر چکا ہے۔

(تابش قصوری ۱۴۲۶ھ 2005ء)۔

جنگ کے اسباب

بُت پرست قریش مکہ مکرمہ تولیت کعبہ اللہ شریف کے باعث جزیرۃ العرب کے تمام قبائل میں خود کو ذی عزت اور اعلیٰ ترین قوم تصور کرتے تھے اور اپنی شرافت پر بہت مغرور تھے، بت پرستی ترک کرنا، واحدہ لا شریک اللہ تعالیٰ پر اور قیامت پر ایمان لانا، اخوت و مساوات انسانی قبول کرنا، دین اسلام کے ایسے اصول اس مغرور قوم کو بالکل پسند نہ تھے اس لیے وہ اسلام سے سخت بیزار تھے اور اسلام کا خاتمہ جلد کرنے کے درپے ہوئے۔ پس مسلمانوں کو دین اسلام سے برگشتہ کرنے کیلئے اور دوسروں کو داخل اسلام ہونے سے خوف زدہ کرنے کی غرض سے وہ مسلمانوں کو گونا گوں ایذائیں دیتے رہے، مارنا پیٹنا، رسی سے جکڑ کر پتھر پٹی زمین پر لٹا کر گھسیٹنا، دوپہر کے وقت جلتی ریت پر لٹا کر سینہ پر گرم چٹان رکھنا، کھجور کی چٹائی میں لپیٹ کر دھواں نیچے سے پھپھانا، شکنجوں میں کسنا، بھوکے پیاسے رکھنا، آگ سے داغنا، ہر قسم سے جتلانے درد و کرب کرنا کہ دین حنیف سے منہ موڑیں یہ کفار مکہ مکرمہ کے روزانہ اشغال ہو گئے تھے، حتیٰ کہ ایک مسلم خاتون ام عمار سمیہ زوجہ حضرت یاسر رضی اللہ عنہ کو شرم گاہ میں حربہ مار کر شہید کر دیا، باوجود ایسی انتھک اور خبیث کوششوں کے کسی کو بھی دین اسلام سے برگشتہ کرنے میں کامیاب نہ ہوئے۔

اپنے جان و ایمان کی حفاظت کے لیے بہ اجازت حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب بعض مسلمانوں نے ملک حبش کی ہجرت کی تو کفار قریش نے ان کا تعاقب کیا اور دربار شاہ حبش میں قیمتی تحائف کے ساتھ حاضر ہو کر ۹۵ مسلم مرد اور ۲۲ مسلم عورتوں کو جو دو قافلوں میں داخل حبش ہوئے تھے اپنے ملک اور قوم کے مجرم ظاہر کر کے اپنے حوالہ

کرنے کا مطالبہ پیش کیا۔ نجاشی بادشاہ حبش نے مسلمانوں کو دربار میں طلب کیا، مسلمانوں کی جانب سے حضرت جعفر طیار ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان سنا جو ایسا پڑا اثر ثابت ہوا کی نجاشی نے جو عیسائی تھا کفار مکہ مکرمہ کو اپنے دربار سے بے نیل و مرام نکلوا دیا اور خود مسلمان ہو گیا۔

اسلام کی عداوت میں کفار قریش نے حضور ﷺ کی تبلیغ کو نا کامیاب کرنے اور آپ کو تبلیغ سے باز رکھنے کے لیے خود آنجناب انور و اقدس ﷺ کو بھی مختلف قسم کی ایذائیں دینا اپنا معمول بنا لیا تھا، تبلیغ کے وقت پکار پکار کر آپ کا تمسخر اڑانا، گالیاں دینا، مجنون، دیوانہ، جادوگر، بھوت چڑھا ہوا کہنا، پتھر برسانا، آپ کے گھر کی ڈیوڑھی میں آپ کے جسم اطہر چوپایوں کی اوجھڑی اور ہر قسم کی نجاست ڈالنا، بحالت سجدہ نماز خانہ کعبہ میں آپ کی گردن مبارک میں چادر لپیٹ کر مروڑنا تا کہ سانس گھٹ جائے، راتوں میں آپ کی راہ میں کانٹے بچھانا، وغیرہ وغیرہ یہ کفار کے روزانہ کے معمولات تھے، لیکن آپ ثابت قدم رہے اور تبلیغ سے بالکل باز نہ آئے اور آئے دن کوئی نہ کوئی داخل اسلام ہوتا ہی رہا، جب اس قسم کی تمام ظالمانہ تدابیر نا کامیاب ہوئیں تو آپ کی چاپلوسی و خوشامد کی تجویز سو جھی اور آپ کو کثیر زر و دولت کی طمع دی، قریش کی سرداری اور تمام ملک عرب کی بادشاہی کا لالچ بھی پیش کیا مگر یہ منتر بھی بے اثر ہوا آپ کے حلیف نبی ہاشم کے خاندان کے لوگوں سے ترک معاملات کا عہد کیا، یعنی بات چیت، رشتہ ناطہ، خرید و فروخت، سڑکوں کو چوں میں آمد و رفت بند کر دی، آپ معہ افراد نبی ہاشم و بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم شعب ابی طالب نامی گھائی میں تین سال تک محصور رہے، صرف حج کے مہینوں میں جب کفار بھی لڑنا حرام مانتے تھے گھائی سے باہر نکل کر شہر اور اطراف و جوانب میں حضور ﷺ بے دریغ دعوت اسلام دیتے رہے، جب کفار اپنے ہر منصوبہ میں پے در پے نا کامیاب ہوئے تو بالآخر آپ کے قتل کی ایک پکی تجویز سو جھی اور ایک رات زہر آلودہ ننگی تلواریں لئے ہوئے چودہ

سردارانِ قریش نے آپ کے دولت کدہ کا محاصرہ کیا کہ جس وقت آپ نکلیں سب مل کر یلخت آپ کو قتل کر دیں، آپ کے نگہبان اللہ عزوجل کی اسی رات آپ کو ہجرت مدینہ منورہ کی وحی پہنچی اور آپ کا راتوں رات مکان سے محاصرین میں کسی کو آپ کا تشریف لے جانا نظر نہ آیا۔ یہ آپ کا معجزہ تھا کہ

کھنچی ہی رہ گئیں خونریز و خوں آشام شمشیریں
کسی نے کھینچ دیں ہوں جس طرح کاغذ کی تصویریں

الغرض آپ کی ہجرت مدینہ منورہ بخیر ہوئی، آپ کے بعد اکثر مسلمانان مکہ مکرمہ نے بھی آپ کی اجازت سے ہجرت مدینہ منورہ اختیار کی (ان کی ہجرت پر مکہ مکرمہ میں چھوڑے ہوئے اُن کے تمام مال و متاع اور جائیدادوں پر کفار نے غاصبانہ قبضہ کر لیا تا کہ مہاجرین پھر مکہ مکرمہ واپسی کا خیال نہ کریں) اس وقت یثرب میں (یہ مدینہ کا پرانا نام ہے) یہود و عیسائی بھی تھے اور بعض دیگر مشرک قبائل بھی جو دسویں، گیارہویں، بارہویں سال نبوت کے حج کے ایام میں مکہ مکرمہ سے باہر بمقام عقبہ حضور رسول اکرم ﷺ کے دست انور و اقدس پر داخل اسلام ہوئے تھے نیز اوس و خزرج قبیلوں کے وہ لوگ بھی جو نبوت کے بارہویں سال کے آغاز سے بحکم رسالت مدینہ طیبہ میں پہنچے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر بیعت اسلام کا شرف حاصل کیا۔ اور اوس و خزرج کے وہ لوگ بھی تھے جو اس وقت تک مشرک تھے۔ اہالیان مدینہ طیبہ میں خواہ وہ کسی قوم یا قبیلہ کے ہوں، خواہ کسی عقیدہ یا مذہب کے ہوں باہم اتفاق اور امن قائم رکھنے کے لئے تمام اقوام سے باہمی خیر خواہی، اتفاق، حقوق ہمسائیگی، ممانعت جدال و کشت و خون کا ایک تحریری معاہدہ حضور رحمۃ للعالمین رسول اللہ ﷺ نے کیا اور معاہدہ میں یہ بھی داخل کیا کہ اگر اہل معاہدہ کے کسی فریق کے خلاف کوئی بیرونی قوم یا قبیلہ جنگ کرے تو معاہدہ کے تمام دوسرے فریق بالاتفاق جنگجو دشمن کا مقابلہ کریں گے، بعد ازاں مدینہ طیبہ کے اطراف و اکناف کے قبائل سے

بھی یکے بعد دیگرے ایسے ہی معاہدات کا سلسلہ حضور انور ﷺ نے شروع فرمایا۔ کفار قریش جو اپنے وحشیانہ مظالم کے باوجود کسی ایک مسلمان کو بھی برگشتہ نہ کر سکے تھے اور جن کی دربار بادشاہ حبش میں خوب رسوائی ہوئی تھی اور جو حضور نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی رسالت کی تشہیر و تبلیغ سے باز رکھنے کی مختلف تدابیر و تجاویز میں صاف ناکامیاب ہوئے تھے اور جو بہ ارادہ قتل آپ کے آرامگاہ اقدس کے محاصرہ میں شکست فاش سے زرد رو تھے۔ آنحضرت ﷺ اور اکثر مسلمانان مکہ معظمہ کی بخیر و سلامت ہجرت مدینہ منورہ کو اپنی مزید ذلت اور شکست پر شکست تصور کرنے لگے تھے۔ اب اس خبر سے کہ مدینہ طیبہ میں اسلام ترقی کر رہا ہے اور حضور انور ﷺ قبائل و اقوام سے امن و اتحاد اتفاق کے معاہدے فرما رہے ہیں اور اسلام کا رسوخ روز افزوں ہو رہا ہے کفار قریش کا حسد و بغض اور غم و غصہ خوب بڑھ گیا اور آتش انتقام بھڑکنے لگی نہ راتوں میں چین کی نیند آتی نہ دن میں سکون قلب میسر تھا، جزیرۃ العرب کے قبائل میں ان کا اثر و رسوخ کم ہونے کا اندیشہ حسد سے جلتے ہوئے ان کے دلوں پر مثل تیل کے چھڑکاؤ کے تھا، اس لئے حضور ﷺ کا اور جمیع مسلمانوں کا خواہ وہ مکہ مکرمہ سے تین سو میل دور مدینہ طیبہ میں ہوں خواہ اور کہیں ہوں ان کا پیچھا کرنے اور ان کا صاف خاتمہ کرنے کے عزم بالجزم کے ساتھ تازہ تجویزیں نو بہ نو تدبیریں سوچنے لگے، مدینہ منورہ کے یہودیوں کو اور اس وقت اسلام قبول نہ کئے ہوئے اوس و خزرج کے باقی افراد کو پیغام بھیجا کہ تم محمد ﷺ اور مکہ مکرمہ کے مسلمانوں کو اپنے درمیان سے لڑکر نکال دو ورنہ ہم تمہارے شہر پر چڑھائی کریں گے اور مردوں کا قتل عام کر کے عورتوں کو لوٹیاں بنائیں گے، اوس و خزرج کے لوگ اپنے بھائیوں، فرزندوں سے جو مسلمان ہوئے تھے لڑنا نہ چاہتے تھے اور یہودی جماعت میں تنہا لڑنے کی جرأت نہیں تھی۔ جب یہ دھمکی بار آور نہ ہوئی تو کفار قریش نے مدینہ طیبہ اور اس کے اطراف و جوانب کے مشرک قبائل سے خفیہ ساز باز کا سلسلہ جاری کیا۔ اس وجہ سے حضور نبی کریم ﷺ

نے سمجھا کہ آپ اسلام اور مسلمین کی حفاظت کی تدابیر سوچیں اور اختیار فرمائیں۔ چنانچہ ہجرت سے چھ ماہ بعد ماہ رمضان المبارک ایک سن ہجری میں اپنے محترم چچا حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو امیر المومنین کا خطاب بخش کر ساٹھ مہاجرین و انصار کی سالاری میں سیف البحر نامی مقام کی جانب روانہ فرمایا کہ اہالیان مکہ مکرمہ کے منصوبوں کا پتہ لگائیں۔ اس جماعت نے تین سو کفار قریش کی فوج کو ابو جہل کی سرداری میں اپنے مقابل آتے ہوئے دیکھا، قبیلہ جہنیہ کے سردار مجدی بن عمرہ نے جس کا جانبین سے دوستانہ معاہدہ تھا درمیان میں ہو کر لڑائی روک دی، دونوں لشکر اپنے اپنے وطن واپس لوٹ گئے۔ اس واقعہ سے ایک ماہ بعد شوال سن ایک ہجری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مکرم چچا زاد بھائی حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی سرداری میں تیس مجاہدین کی جماعت بغرض تجسس جانب رابغ روانہ فرمائی، اس جماعت کے مجاہدین نے دو سو کفار قریش کو مہیۃ المرہ نامی پہاڑی پر دیکھا جو ابوسفیان بن حرب کی سالاری میں عازم مدینہ منورہ تھے۔ جب مسلمانوں کو باخبر پایا تو یہ قافلہ بھی بغیر مقابلہ واپس لوٹ گیا اور ایسی ہی غرض سے اپنے مکرم ماموں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی کمان میں انہی مجاہدوں کو ماہ ذیقعدہ ایک ہجری میں جانب جحفہ بھیجا، یہ قافلہ گشت لگا کر واپس ہو گیا کفار کی کسی جماعت کی خبر نہ پائی ماہ صفر سن دو ہجری میں ستر مجاہدوں کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خود ان کی جانب گشت فرماتے ہوئے تشریف لے گئے اور وہاں عمرو بن مخشی الضمری سے معاہدہ ہوا کہ مابین مسلمانان مدینہ منورہ و کفار قریش عمرو بن مخشی غیر جانبدار رہے گا اور طرفین میں کسی کی مدد نہیں کرے گا اس واقعہ سے ایک ماہ بعد یعنی ربیع الاول سن دو ہجری پھر معہ دو سو جاں نثاران مجاہدین کے حضور رسول کریم علیہ افضل واکمل التحیۃ والتسلیم نے جانب ودان و بیح البحر کوچ فرمایا، سردار قریش امیہ بن خلف ایک سو کفار قریش کے ساتھ مدینہ منورہ کی جانب آتا ہوا دیکھا گیا۔ کوئی مقابلہ نہیں ہوا۔ امیہ چپ چاپ واپس لوٹ گیا۔ اسی ماہ ربیع

الاول سن دوہجری میں جبکہ آنحضرت ﷺ ابھی سفر ودان سے واپس نہیں ہوئے تھے۔ کرز بن جابر القہری جو ارمینہ منورہ تک پہنچ کر تمام مویشی جو میدان میں چر رہے تھے بڑی دلیری سے لوٹ کر لے گیا۔ تاکہ اہل مدینہ کا نقصان بھی ہو اور وہ مرعوب بھی ہوں لیکن بجائے مرعوب ہونے کے حضور نبی کریم ﷺ نے ودان سے واپسی پر کرز بن جابر کا پیچھا بدر کے قریب مقام صفوان تک کیا مگر وہ مرعوب کرنے والا کرز بن جابر مرعوب ہو کر بہت تیزی سے آگے نکل گیا اور ہاتھ نہ لگا۔

یوں ایک جانب کفار قریش موقعوں کی تاک میں تھے کہ مدینہ طیبہ پر حملہ کریں اور لوٹ مار غارت گری ہو اور قتل و خون مسلمانان ہو، تو دوسری طرف ان ارادوں کو ناکامیاب بنانے کی فکر میں مسلمانوں کے قافلے تجسسی گشت لگاتے رہے۔ اور دوسرے قبائل سے دوستانہ معاہدے بھی کرتے رہے۔ کرز بن جابر کی ڈاکہ زنی کے تین ماہ بعد جمادی الثانی دوہجری میں ایک سو پچاس مجاہدوں کی معیت میں خود حضور ﷺ نے جانب بیح مقام ذوالعشر تک سفر فرمایا۔ اور بنی مدج اور بنی ضمرہ سے دوستانہ معاہدہ فرمایا۔ اس کے بعد اسی ماہ کے آخر میں اپنے پھوپھی زاد بھائی حضرت عبداللہ بن جحش کی سرداری میں صرف آٹھ مہاجرین صحابہ کرام کو مکہ شرقی کی جانب وادی نخلہ تک پہنچ کر کفار قریش کے منصوبوں کی اطلاعات حاصل کرتے اور امداد بہم پہنچاتے رہنے کی غرض سے روانہ فرمایا، اتفاقاً عراق کی جانب سے مکہ مکرمہ واپس ہونے والے ایک چھوٹے قریشی قافلہ سے ان مہاجرین کی ٹڈ بھڑ ہو گئی۔ یہ وہ خانماں جان و جگر سوختہ مہاجرین تھے جو مظالم قریش سے تنگ آ کر مدینہ منورہ ہجرت کرنے پر ان کے گھربار اور تمام مال و متاع کفار قریش نے ضبط کر لئے تھے۔ بقول ان مہاجروں کے تیس جمادی الثانی کو اور بقول قریش یکم رجب کو دونوں قافلوں کے درمیان جھڑپ ہو گئی (۲۹ جمادی الثانی کو مہاجرین نے ہلال رجب نہیں دیکھا تھا لیکن قریش کا قول تھا کہ انہوں نے ۲۹ کو چاند دیکھا تھا اور اس لئے لڑائی کا دن پہلی تاریخ ماہ رجب کی تھی) ایک قریشی کافر عمر بن

حضری مارا گیا۔ دو قید کر لئے گئے چوتھا جان بچا کر بھاگ گیا مہاجرین کو قیدیوں کے علاوہ کچھ مال غنیمت بھی ملا۔ اس واقعہ نے کفار قریش کے انتقام سے جلتے ہوئے قلوب پر تیل کا چھڑکاؤ کیا، ان کا غم و غصہ بھڑک گیا اب قریش یہ اعتراض بھی کرنے لگے کہ اب اصحاب محمد ﷺ حرمت کے مہینوں میں بھی قتال کرنے لگے۔ لیکن جب سورۃ بقرہ کے ستائیسویں رکوع کی پہلی آیت شریفہ کا نزول ہوا۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ۖ قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ۖ
وَصَدٌّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ
مِنهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ۗ (پ ۲)

آپ سے پوچھتے ہیں ماہ حرام میں لڑنے کا حکم، آپ فرمائیں اس میں لڑنا گناہ ہے، اور اللہ کی راہ سے روکنا، اور اس پر ایمان لانا اور مسجد حرام سے روکنا اور اس کے بننے والوں کو نکال دینا، اللہ کے پاس یہ گناہ اس سے بھی بڑے ہیں اور ان کا فساد قتل سے زیادہ سخت ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایسی لڑائی پر اللہ تعالیٰ کی نارضا مندی نہیں ہے۔ الغرض غم و غصہ اور انتقام کی آگ سے جلے بھنے ہارے ہوئے کفار قریش نے بہت جلد ایک قوی جرار لشکر تیار کر کے فوراً مدینہ منورہ پر باقاعدہ چڑھائی کرنے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ اس مہم کے اخراجات کیلئے کثیر زر و مال کا ایک تجارتی قافلہ ابوسفیان بن حرب کی نگرانی میں ملک شام روانہ کیا۔ اس تجارت سے حاصل ہونے والے پورے نفع کو تمام تاجران مکہ مکرمہ نے اس مہم کیلئے وقف کر دیا۔

یہ خبر فطرتاً مسلمانان مدینہ منورہ کے لئے باعث تشویش ہوئی اور اپنی حفاظت کے لئے مدافعتی تدابیر اختیار کرنا ان پر لازم ہوا۔ پس ایسی خطرناک مہم کے منصوبوں کو پامال کرنے ابوسفیان کے قافلہ کو ملک شام سے واپسی کے موقع پر راستہ میں روکنے اور اس پر حملہ کرنے کی تجویز قرار پائی کیونکہ ابوسفیان کے ساتھ گوا ایک ہزار اونٹوں پر

تجارتی مال تھا لیکن صرف چالیس یا پچاس محافظین ساتھ تھے۔ اس حملہ کے ذریعہ ابوسفیان و اہل مکہ مکرمہ کو نہ صرف پریشان و مرعوب کرنا مقصود تھا بلکہ یہ بھی جتنا مزید مقصد تھا کہ مسلمان ہوشیار ہیں اور ہمیشہ دشمن کفار قریش کی تاک میں ہیں اور اس حملہ کا مقصد قافلہ کا مال بھی کچھ حاصل کرنا تھا کہ مدینہ منورہ پر چڑھائی کے اخراجات سے کفار قریش محروم رہ کر یا وہ چڑھائی نہ کر سکیں یا اگر کریں بھی تو اتنی طاقت سے نہ کر سکیں کہ جتنی پورے اخراجات دستیاب ہونے سے کر سکتے ہوں اور نیز خانماں برباد مہاجرین کے اس مال و متاع کی کچھ تلافی بھی ہو سکے کہ جس مال و متاع مہاجرین پر قریش نے غاصبانہ قبضہ کر لیا تھا۔ اور اس طرح جو بوجھ انصار پر مہاجرین کے اخراجات کا تھا وہ بھی کچھ ہلکا ہو جائے۔ لوٹ کھسوٹ سے دولت حاصل کرنا حاشا وکلانیت نہ تھی اصل مقصود حفاظت مسلمانان مدینہ منورہ پر حملہ کی روک تھام آسانی سے کر سکیں ظاہر ہے کہ ان حالات میں ایسی غرض کا حصول اس وقت ابوسفیان کا مال چھیننے سے ہی ممکن تھا اسی وقت منجانب اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہمت افزا الفاظ میں جہاد کا حکم نازل ہوا۔ سورۃ انفال کے آیات کریمہ ۶۳-۶۵ ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَسْبُكَ اللَّهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ
حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ إِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ عِشْرُونَ صَابِرُونَ
يَغْلِبُوا مِائَتِينَ وَإِنْ يَكُنْ مِنْكُمْ مِائَةٌ يَغْلِبُوا أَلْفًا مِّنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَإِنَّهُمْ لَأَبْغَاهُ قَوْمٌ لَا يَفْقَهُونَ (پ ۱۰)

ترجمہ: اے نبی آپ کو کافی ہے اللہ تعالیٰ اور جتنے مسلمان آپ کے پیرو
ہیں، اے نبی مومنوں کو جہاد کی ترغیب دو اگر تم میں بیس صبر والے ہوں تو
دوسو پر غالب ہوں گے اگر تم میں سو ہوں تو ہزار کافروں پر غالب ہوں
گے کیونکہ وہ بے سمجھی قوم ہیں۔

پس قافلہ ابوسفیان پر ہجوم کے ارادہ سے حکم ہوا کہ جو مسلمان آسانی سے چل سکیں

وہ لشکر حضور نبی کریم ﷺ میں شامل ہوں، سورۃ انفال کی پانچویں آیہ مبارکہ کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ لشکر اسلام کا یوں لکلنا حق تھا اور یہی اللہ جل جلالہ کی مرضی تھی۔

كَمَا أَخْرَجَكَ رَبُّكَ مِنْ بَيْتِكَ بِالْحَقِّ (پ ۹)

اس طرح آپ کے رب نے آپ کو آپ کے گھر سے حق کے ساتھ نکالا۔

طرفین کی تیاریاں

مدینہ منورہ میں اہتر ۶۹ مہاجرین اور دو سو چون ۲۵۴ انصار، جملہ تین سو تیس

۱۳۲۳ اصحاب اس مہم کے لئے تیار ہوئے، ان میں سے اپنے داماد مکرم حضرت عثمان

بن عفان رضی اللہ عنہ کو حضور سید العالمین ﷺ نے مرض چچک سے سخت بیمار اپنی لخت جگر

دختر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لئے مدینہ منورہ ہی میں ٹھہرنے کا حکم فرمایا

اور دو مہاجرین حضرت طلحہ بن عبید اللہ و حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ایک

جانب اور دو انصار حضرت بسبہ بن عمرو اور حضرت عدی بن زہبار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو

دوسری جانب ابوسفیان کے قافلہ کا پتہ لگا کر خبر لانے کے لئے روانہ فرمایا۔ یہ حضرات

ابوسفیان کے قافلہ مکہ مکرمہ کی جانب ساحل سمندر کے راستہ سے نکل جانے کی خبر پا کر

جب مدینہ منورہ واپس آئے تو لشکر اسلام کے بدر کی جانب روانہ ہونے کی خبر سنی اور

جانب بدر روانہ ہوئے راہ میں لشکر اسلام کو پایا جو جنگ بدر کے بعد مظفر و منصور مدینہ

منورہ واپس ہو رہا تھا۔ اور ایک صحابی حضرت سعد بن سعد خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ جنہوں

نے روانگی کی تیاری فرمائی تھی۔ روانگی سے چند گھنٹے قبل رات میں انتقال فرمایا اور مزید

چہار اصحاب انصار کو یعنی حضرات عاصم بن عدی، حارث بن حاطب، حارث بن صمہ

و ابولبابہ رفاعہ بن عبد المند رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو اسلامی لشکر روانہ ہونے کے بعد مدینہ

منورہ میں خاص خدمات متعلق حفاظت و عیادت مسلمین پر مامور فرما کر راستہ سے واپس

فرمایا اور حضرت خوات بن جہیر پتھر کی ٹھوکر سے سخت زخمی ہوئے تو مقام صفراء سے واپس

فرمایا اور ان تمام اصحاب کو شاپلین غزوہ میں شمار فرمایا اور جمع و رثاء حضرت سعد بن سعد

رضی اللہ عنہ مال غنیمت سے حصہ بھی دیا۔ باقی اصحاب یعنی چھیاسٹھ ۶۶ مہاجرین اور دو سو چھیالیس ۲۳۶ انصار کے ساتھ آنحضرت ﷺ جانب ابوسفیان کے قافلہ کی تلاش میں تشریف فرما ہوئے فی الحقیقت دو سو پینتالیس (۲۳۵) انصار نکلے تھے اور ایک اس وقت تک غیر مسلم حضرت خبیب بن اساف خزرجی رضی اللہ عنہ بھی ساتھ ہو گئے تھے آپ نے دوران سفر بدر میں اسلام قبول فرمایا اور شریک غزوہ ہوئے۔ پس اس طرح جملہ انصار کی تعداد دو سو چھیالیس (۲۳۶) ہوئی۔ اور ایک صحابی حضرت عبداللہ بن وہیل مہاجر رضی اللہ عنہ، جو مکہ مکرمہ میں اپنا اسلام عوام پر ظاہر کئے بغیر قیام فرماتے لشکر کفار میں داخل ہو کر بدر وارد ہوئے اور فوراً لشکر کو چھوڑ کر اسلام میں داخل ہوئے اور کافروں سے خوب مقابلہ کیا۔ یوں جملہ مہاجرین سڑسٹھ ۶۷ ہوئے اور جملہ مجاہدین تین سو تیرہ ۳۱۳ ہوئے۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مبارک دوپٹے سے اس لشکر کا علم بنایا گیا اور علم بردار حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے۔

ادھر ابوسفیان کو بھی سخت اندیشہ تھا کہ جیسے مسلمان مجاہدین کے قافلے سیف البحر، رابغ جحفہ، بیج و نخلہ میں عراقی تجارت سے واپس ہونے والا قافلہ لٹ گیا تھا پس جب ابوسفیان کو خبر پہنچی کہ مدینہ منورہ میں حضور رسول اکرم ﷺ مجاہدوں کے قافلہ کا انتظام فرما رہے ہیں تو ہوش اڑ گئے اور فوراً اپنی تیز رفتار ناقہ پر مکہ مکرمہ کو قاصد دوڑایا کہ اہالیان مکہ مکرمہ اس کے قافلہ کی حفاظت کا فوراً انتظام کریں اور دور اندیشی سے خود وادی بدر کے راہ کو چھوڑ کر بیج اور وادی بدر کے درمیان کا غیر معمولی راستہ اختیار کیا اور اپنے قافلہ کی رفتار بھی تیز کی اور جلد مکہ معظمہ پہنچ گیا۔

ابوسفیان کے پیام پر اور ابوسفیان کے داخل مکہ مکرمہ ہونے سے قبل ابو جہل ایک ہزار کفار کا جہاز لشکر لے مقام جحہ تک پہنچ گیا تھا اس لشکر میں قریش کے ستر سرداروں کے علاوہ مکہ مکرمہ کے نامور پہلوان اور کار آزمودہ بہادر بھی تھے۔ تین سو گھوڑے اور سات سو اونٹ زیر سواری تھے۔ اور لشکر کو جوش و خروش میں رکھنے کے

لئے بہترین ناچنے وگانے والیاں بھی ساتھ تھیں اور کثیر شراب بھی۔ اس فوج کا ہر فرد لوہے کا لباس زیب تن کئے تھا اور سر پر لوہے کا خود بھی تھا اور ہر ایک کے پاس لڑائی کے ہر قسم کے عمدہ ہتھیار بھی تھے۔

داخل مکہ مکرمہ ہوتے ہی ابوسفیان نے فوراً ابو جہل کو خبر بھیجی کی قافلہ سلامتی سے پہنچ گیا ہے اس لئے وہ مع لشکر اطمینان سے واپس آجائے۔ چونکہ قریشی لشکر بڑے شان و اہتمام سے نکلا تھا اس لئے ابو جہل کو یہ رائے کہ مسلمانوں کا مکمل قتل عام کرنے سے پیشتر یہ لشکر واپس ہو بالکل پسند نہ آئی، پس ابو جہل نے ابوسفیان کو جواب بھیجا کہ وہ کم از کم مقام بدر تک مظاہرہ کے لئے جائے گا کہ قریش کی فوجی طاقت کا کچھ اثر و رعب گرد و نواح کے قبائل پر پڑے تاکہ قبائل مسلمانوں سے آئندہ عہد و پیمانہ نہ کیا کریں۔

تین سو تیرہ ۳۱۳ مہاجرین و انصار کا بے سروسامان لشکر حضور انور ﷺ کی کمان میں جب وادی ذفران میں پہنچا تو یہ تشویشناک خبر پہنچی کہ ابو جہل کا ایک ہزار قریش کا مسلح لشکر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہو رہا ہے، بعض اصحاب پریشان ہوئے کہ ایسے طاقتور مسلح لشکر سے ہم بے سروساماں کا مقابلہ ہوا تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ جیسے کہ قرآن شریف کی آیات کریمہ سورہ انفال ۵-۶ کی بھی شہادت ہے۔

إِنَّ فَرِيقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ لَكَرِهُونَ يُجَادِلُونَكَ فِي الْحَقِّ بَعْدَ مَا تَبَيَّنَ كَأَنَّمَا يُسَاقُونَ إِلَى الْمَوْتِ وَهُمْ يَنْظُرُونَ (پ ۹)

ترجمہ: بے شک مسلمانوں کا ایک گروہ اس پر ناخوش تھا، سچی بات میں آپ سے بحث کی جب یہ بات ظاہر ہوئی کہ گویا نظر آتی ہوئی موت کی طرف ہانکے جا رہے ہیں۔ ایسے اصحاب کی پریشانی اور نیز دشمن کی تعداد ساز و سامان اور طاقت کا خیال فرماتے ہوئے حضور ﷺ نے پوری جماعت کو مخاطب فرما کر رائے طلب فرمائی کہ اب مدینہ طیبہ واپس ہو کر وہاں مع اصحاب مدینہ منورہ دشمن کا انتظار کریں یا آگے بڑھ کر مقابلہ کریں کیونکہ بہر حال حسب وعدہ الہی ہم جو تین سو سے کچھ زیادہ ہیں اگر تین ہزار

سے زیادہ دشمن ہوں تو بھی ہم فتح پائیں گے۔ سیدنا ابو بکر صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے آگے بڑھنے کی ہمت افزا آراء پیش کرتے ہوئے بہت عمدہ تقاریر کیں، ان کے بعد حضرت مقداد بن عمرو مہاجر رضی اللہ عنہ نے پر خلوص جوش سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ جیسے آنحضور ﷺ کو حق تعالیٰ کی جانب سے اشارہ ہو ویسا آپ قدم بڑھائیں ہم سب آپ کے ساتھ رہیں گے ہم مثل بنی اسرائیل نہیں جنہوں نے سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے صاف صاف کہہ دیا کہ آپ اور آپ کا رب کفار سے لڑو ہم تو بیٹھے رہیں گے۔“ ہماری یعنی مہاجرین انصار کی یہ عرض ہے کہ حضور حضور ﷺ جہاں بھی تشریف فرما ہوں اور خواہ وہ کیسا ہی مقام ہو جہاں آپ کو خواہ کسی سے جنگ کا اتفاق پیش آئے اور خواہ حضور ﷺ کا دشمن کتنا بھی سخت و قوی ہو ہم آپ ﷺ کے ساتھ چلیں گے اور دشمن کا خوب مقابلہ کریں گے۔ اگر حضور ﷺ برک العماد تک بھی تشریف فرما ہوں تو بھی ہم ساتھ رہیں گے۔ (برک العماد حبشہ کے ایک سمندر کے کنارے ایک شہر) اور جو کوئی اس مقام تک آپ جناب ﷺ کا مقابلہ کرے گا ہم اس دشمن سے بے دریغ لڑیں گے۔ ان تقاریر سے حضور نبی کریم ﷺ کو فرحت ہوئی اور حضور ﷺ نے دعائے خیر فرمائی اور انصار کی طرف چشم توجہ اقدس پھیری کہ ان کی بھی مرضی سنی جائے۔ سید الانصار حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ ہم آپ پر ایمان لائے ہیں اور ہر امر میں آپ کی فرمانبرداری کا ہم نے عہد کیا ہے۔ ہم اپنے عہد کے سچے ہیں۔ حضور عالی جدھر بھی تشریف فرما ہوں ہم ساتھ رہیں گے۔ اگر آپ ﷺ سمندر میں داخل ہونے کا حکم دیں تو ہم سمندر میں بھی کود جائیں گے ہم میں کوئی پیچھے نہ رہے گا اگر کسی دشمن سے مقابلہ ہو تو ہم وہ کارنامے دکھائیں گے کہ حضور انور ﷺ کی مبارک آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو“ اس تقریر سے آپ ﷺ کو مزید فرحت ہوئی اور آپ نے دعائے خیر فرما کر یہ بشارت سنائی کہ آپ کو دو گرو ہوں (یعنی ابوسفیان کا گروہ اور ابو جہل کا گروہ) میں ایک کا وعدہ فرمایا گیا ہے۔

سورۃ انفال کی آٹھویں آیت مبارکہ ہے۔

اذْ يَعِدُّكُمْ اللَّهُ اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ اَنْهَا لَكُمْ (پ ۹)

اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا کہ دو گروہوں میں سے ایک آپ کے لئے ہے۔ یعنی یہ کہ صرف ایک گروہ سے آپ کا کامیاب مقابلہ ہوگا پس قیاس کیا کہ ابوسفیان کے چالیس یا پچاس محافظوں والے قافلہ سے فتح مند مقابلہ ہوگا۔

پس وادی ذفران سے لشکر اسلام نے کوچ کیا اور مقام بدر سے کچھ فاصلہ پر پڑاؤ ہوا۔ یہاں سے خود حضور انور ﷺ صرف ایک رفیق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر بدر شریف کی طرف دشمن کی خبر حاصل کرنے تشریف فرما ہوئے۔ وہاں ایک باخبر مقامی بوڑھے نے بتایا کہ قریش کا شاندار لشکر عدوۃ القصویٰ نامی وادی بدر کے جنوبی پہاڑ کے پیچھے عتقل نامی مقام میں نازل ہوا ہے۔ آپ نے واپس تشریف لا کر حضرت زبیر بن العوام و سعد بن ابی وقاص و علی بن ابی طالب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو دشمن کے متعلق مزید تفصیلات حاصل کرنے روانہ فرمایا۔ ان حضرات نے دشمن کے لشکر کے دونوں جوان سقا یعنی پانی لانے والے خدام کو پایا اور حاضر خدمت حضور پر نور نبی کریم ﷺ کیا۔ ان خادموں سے پتہ چلا کہ لشکر کفار مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے دس یوم گز گئے ہیں اور وہ عتقل سے وادی بدر میں داخل ہو کر ایک ہفتہ قیام کرنے والے ہیں ان کی تعداد ایک ہزار ۱۰۰۰، اس لشکر کی خوراک کے لئے منات نامی بت کے نام پر روزانہ نو یا دس اونٹ کٹتے ہیں اور گانے ناچنے والی لونڈیوں کی ایک جماعت بھی ساتھ ہے، نامور سرداران قریش مثل ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، شیبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، طعیمہ بن عدی ابوالخیری، عاص بن ہشام، نوفل بن خویلد، حارث بن عامر بن نوفل، نضر بن حارث، حکیم بن حزام، سہل بن عمرو العاص وغیرہ اس لشکر میں ہیں۔ ان اسماء کو سن کر حضور سید العالمین ﷺ نے صحابہ کرم سے فرمایا کہ مکہ مکرمہ نے تمہارے سامنے اپنے جگر پارے ڈال دیئے ہیں

فوجوں کا نزول اور ان کی طاقت

سولہ (۱۶) رمضان المبارک ۲ ہجری کو قبل ظہر موسم گرما کی تپتی دھوپ میں مدینہ منورہ کا قریباً بے سرو سامان لشکر بدر کی وادی کے شمال میں واقع عدوۃ الدنیا نامی پہاڑ کی جانت سے داخل وادی بدر ہوا اور کھلی فضا میں جلتی ہوئی ریتیلی زمین پر پانی کے ایک کنویں کے پاس ڈیرا ڈالا، اس مقام سے کچھ آگے خشک چھوٹے بڑے چند گڑھے تھے جو کسی وقت برسات کا پانی جمع کرنے کو بنائے ہوئے معلوم ہوتے تھے۔ حضرت جناب بن منذر خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ نے جو وادی بدر کے چپہ چپہ سے خوب واقف تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مؤدبانہ عرض کیا کہ اگر یہ مقام وحی کے اشارے سے منتخب ہوا ہے تو بہت خوب ہے ورنہ لشکر اسلام سامنے کے آخری گڑھے تک بڑھ کر سب گڑھوں پر اپنا قبضہ کر لیں تو بہتر ہوگا تاکہ پانی سے دشمن ان گڑھوں کے فیض سے محروم رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرماتے ہوئے کہا مقام نزول وحی کے اشارہ سے نہیں انتخاب کیا گیا حضرت جناب رضی اللہ عنہ کی رائے پسند فرمائی اور لشکر اسلام کو آخری خشک گڑھے تک بڑھایا اور سب مسلمانوں کے قبضے میں آ گئے۔

لشکر اسلام کے مقام بدر کے پاس ٹھہرنے کی خبر پہنچتے ہیں فوراً اسی شام سے قبل ابو جہل نے اپنے لشکر کو وادی جنوب میں واقع عدوۃ القصویٰ نامی پہاڑ سے گزار کر وادی بدر میں داخل کیا۔ اور اسلامی لشکر سے قریباً دو میل دور اپنے خیمے نصب کئے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل قرآن شریف میں فرما رہا ہے۔

☆ سورۃ انفال کے بیالیسویں آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِذْ أَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوَى وَالرَّكْبُ أَسْفَلَ مِنْكُمْ (پ ۱۰)

ترجمہ: جب تم یعنی مسلمانان (وادی کے) عدو الدنیا نامی کی جانب اور وہ یعنی کفار (وادی کے) عدو القصویٰ نامی جانب پہنچے اور قافلہ (ابوسفیان کا) نیچے سے یعنی سمندر کے کنارے سے گذر گیا۔

اب صاف عیاں ہوا کہ ابوسفیان کے کم محافظوں والے تجارتی قافلہ سے نہیں بلکہ ابو جہل کے لشکر جرار ایک ہزار تجربہ کار سرتاپا مسلح کفار سے مقابلہ ہونا ہے۔ قریشی فوج کا ہر فرد بدن پر لوہے کا بکتر اور سر پر لوہے کا خود پہنے ہوئے تھا یعنی سرتاپا لوہے میں لپٹا ہوا تھا اور تیغ و تبر، نیزا اور چھمی، تیروکمان سے لدا ہوا تھا اور جوڑائی کا خوب ماہر بھی تھا۔ سات سواونٹ اور تین سو گھوڑے سواری کے ساتھ تھے سوار یوں پر آرام سے سفر کرنے کے باعث قریشی لشکر ذرا بھی تھکا ماندہ نہ تھا بلکہ بالکل تازہ دم تھا۔

اور مزید اس لشکر کی ہمت افزائی اور فتح یقینی کے لئے ابلیس لعین بہ شکل سردار بنی کنانہ مسمی سراقہ بن جشم ایک علم اور ایک لشکر لئے ہوئے پہنچا اور قریش سے بڑے ناز سے کہا کہ آج تم پر کوئی انسانی طاقت غالب نہ ہو سکے گی۔ میں تمہارا کفیل و مددگار ہوں جیسا کہ شہادت قرآن پاک ہے۔ سورہ انفال آیت نمبر ۲۸ میں ہے۔

وَإِذْ يَنْ لَّهُمُ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ وَقَالَ لَا غِلْبَ لَكُمْ الْيَوْمَ مِنَ النَّاسِ
وَأَلَىٰ جَارٍ لَّكُمْ ج (پ ۱۰)

ترجمہ: جب کہ شیطان نے ان کے عملوں کو مزین اور کہا آج تم پر کوئی انسان غالب نہیں آئے گا اور میں تمہارا حامی ہوں۔

ایسے لشکر کے مقابل کون تھے؟ چھیاسٹھ ۶۶ خانماں برباد مہاجرین اور دو سو چھیالیس ۲۳۶ انصار رضی اللہ عنہم اجمعین جو بقول ابو جہل سپاہ سالار کفار (نقل کفر کفر نباشد) یثرب یعنی مدینہ طیبہ کے حقیر کا شکار تھے، نیز بکتر خود کی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ بلکہ اکثر پرانے بوسیدہ لباس والے تھے۔ اس اسلامی لشکر کے پاس کافی ہتھیار تک نہ تھے تمام لشکر میں صرف آٹھ تلواریں تھیں اور صرف چھ ۶ یا سات ۷ بکتر تھے

بجائے لوہے کے پھل والے تیروں کے اکثر کے پاس تراشی ہوئی جنگلی لکڑیوں کے تیر تھے۔ صرف دو گھوڑے اور ستر اونٹ تھے جن پر باری باری لشکر اسلام نے سواری کی تھی کچھ حصہ سفر پیدل چلنے کے باعث بعض اصحاب کے پیروں میں چھالے پڑ گئے تھے، یہ لشکر نہ صرف ایسے بے سروسامان تھا بلکہ بہت تھکا ماندہ بھی تھا، باوجود ان باتوں کے نہ ان کے عزم جہاد میں کوئی فرق آیا تھا اور نہ ان کا جوش ایمان ٹھنڈا ہوا تھا۔ ان کے ایمان کی حرارت، ان کی تشنگی شہادت ان کے بے پناہ ہتھیار تھے، ان کو اپنے معبود واحد پر پورا بھروسہ تھا اور جو جی اس نے اپنے حبیب اکرم رسول معظم ﷺ پر نازل فرمائی تھی۔ اس پر پکا ایقان تھا۔ اور اپنے ہادی برحق سالار لشکر حضور رسول کریم ﷺ پر بے انتہا ناز تھا۔ اب چھیاسٹھ مہاجرین اور دو سو چھیالیس بہ الفاظ کفار حقیر کا شتکاروں کا مکہ مشرفہ کے کار آزمودہ ایک ہزار جگر پاروں سے مقابلہ تھا۔ بہ الفاظ دیگر کفر کا اسلام سے مقابلہ تھا یعنی قریش کے تین سو ساٹھ معبودوں کی مسلمانوں کے واحد و لاشریک اللہ تعالیٰ سے جنگ تھی۔

صلح و امن کی بے سود تجویز

قریش کی جانب سے عمر بن وہب الجمعی نے (رضی اللہ عنہ۔ آپ بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) دور سے اسلامی لشکر کا معائنہ کیا اور سرداران قریش کو بتایا کہ اسلامی لشکر کچھ کم و بیش تین سو ہے۔ ان کی جائے پناہ سوائے ان کی تلواروں کے کوئی نہیں، اور وہ بغیر تم میں سے کسی کو مارے مرنے والے نہیں پس فریقین میں چند آدمی قتل ہوئے تو اے سرداران قریش اس میں تمہارا کیا فائدہ ہوگا، تمہاری ہی قوم کے افراد تمہارے ہی خویش و اقارب کا خاتمہ ہوگا۔ حکیم بن حزام اس کلام سے متاثر ہوا اور سردار عقبہ کو بھی اپنا ہم خیال بنا لیا لیکن بدترین دشمن اسلام سنگدل ابو جہل نے ایسی صلح و امن کی گفتگو کاٹھٹھا مذاق کیا۔ خصوصاً سردار عقبہ کا مذاق اڑایا اور کہا چونکہ اسلامی لشکر میں عقبہ کا فرزند ہے (یعنی حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ) تو عقبہ کی خواہش ہے کہ لڑائی نہ ہو، عقبہ بزدل ہو گیا ہے لیکن ہم ہرگز واپس نہ ہوں گے جب تک کہ ہمارے اور محمد

ﷺ کے درمیان جنگی فیصلہ نہ ہو، اس کلام کے جواب میں سردار عتبہ نے لشکر کفار کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر تم محمد ﷺ اور ان کے اصحاب سے لڑو گے تو تمہیں کیا حاصل ہوگا، اگر تمہیں فتح بھی ہو تو یہی ہوگا کہ تمہارے ہی ہاتھوں سے خود تمہارے چچا یا ماموں یا چچیرا یا میرا بھائی یا اور کوئی رشتہ دار کا خون ہوگا۔ اس لئے بہتر یہ ہے کہ محمد ﷺ سے اب جنگ نہ کریں بلکہ اس کام کو عرب کے دوسرے قبائل پر چھوڑ دیں اگر وہ قبائل فتح یاب ہو گئے تو ہماری مراد پوری ہو جائے گی۔ اگر اس کے برعکس واقع ہوا تو ہم محمد ﷺ سے جو چاہیں گے ہمیں ملے گا، اس کلام پر ڈھائی ماہ قبل مقام نخلہ میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کے قافلہ کے ہاتھ مارا گیا ہوا عمرو بن الحضرمی کے بھائی عامر بن الحضرمی کو ابو جہل نے اکسایا کہ دیکھ تیرے بھائی کا انتقام لینا عتبہ کو پسند نہیں ہے، تو اپنے بھائی کے انتقام کا نعرہ لگا، اس پر عامر نے واعمر! واعمر! واعمر! کی چیخیں ماریں جس سے کفار کی فوج میں جوش پیدا ہو گیا اور وہ آمادہ پیکار ہو گئی ابو جہل کی طعنہ زنی اور عامر بن الحضرمی کی چیخوں سے سردار عتبہ غضبناک ہوا اور گرجتے ہوئے آواز سے کہا کہ جنگ کے وقت ظاہر ہوگا کہ کون بزدل ہے۔ الحاصل امن کی تجویز مثل دھوئیں کی طرح اٹھی اور خود بخود مٹ گئی۔

میدان جنگ

سید الانصار حضرات سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ، نے متصل منزل لشکر اسلام ایک چھوٹے ٹیلہ پر چند صحابہ کرام کی مدد سے حضور سالارِ اعظم لشکر اسلام کی جنگی قیادت باحفاظت کے لئے کھجور کی شاخوں اور پتوں سے ایک عریش (جھونپڑی) جلدی سے تیار کی (آہ سالارِ اعظم کے لئے پتوں کی جھونپڑی اور اسلامی لشکریوں کے لئے سقف آسمان اور ادھر کفار کے ہر لشکری کے لئے آرام بخش خیمے!) عریش تیار ہوتے ہی حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اونٹوں کو پاس باندھا اور بہت ادب و خلوص نیاز سے عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ حسب وعدہ الہی آپ کو یہاں ضرور فتح ہوگی اگر معاذ اللہ دشمن غالب ہو جائے تو حضور

انور ﷺ اونٹ پر سوار ہو کر تیزی سے مدینہ طیبہ پہنچ جائیں جہاں آپ کے باقی صدہا جاں نثار ہیں جو اللہ تعالیٰ اور حضور عالی کی مدد کے لئے ان قریشی کافروں کا مقابلہ کر کے ان کا خاتمہ کر دیں گے، اگر مدینہ طیبہ کے مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ ابوسفیان کے قافلہ سے نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے ایک ہزار سرتاپا مسلح کافروں کے لشکر سے مقابلہ ہونے والا ہے تو تمام جاں نثار بے دریغ آپ کے ہم رکاب ہو جاتے۔

حضور سید العالمین سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ سامنے کے میدان کے معائنہ کیلئے تشریف فرما ہوئے اور گھومتے گھومتے اپنے عصاء مبارک سے اشارہ فرماتے ہوئے اپنی زبانِ غیب ترجمان سے فرمایا کل انشاء اللہ ابو جہل یہاں قتل ہوگا، عتبہ کا خاتمہ اس مقام پر ہوگا، امیہ یہاں مارا جائے گا، فلاں دشمن یہاں کٹ مرے گا، فلاں یہاں زخموں سے چور چور خاک پر لوٹ پوٹ کر دم توڑے گا۔ وغیرہ وغیرہ چنانچہ دوسرے دن نصف النہار تک یہ پیشین گوئیاں لفظ بلفظ سچ ثابت ہوئیں، الحمد للہ سبحانہ و تعالیٰ بدر میں رحمتِ الہی سے برسات کا خوب نزول ہوا جس سے کفار قریش کی منزل کی جانب کیچڑ سے زمین دلدل بن گئی اور اسلامی منزل کی جانب باریک نرم ریت جس میں پیر دھنتے تھے جم گئی اور مسلمانوں نے خوب غسل بھی کئے جس سے سفر کی تھکان دور ہو گئی اور گڑھوں میں پانی بھی خوب جمع کر لیا جیسا کہ سورہ انفال کی گیارہویں آیت مبارکہ میں خود اللہ عزوجل کی شہادت ہے:

يُنزِلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَ كُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنكُمْ

رِجْسَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَى قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ ط (پ ۹)

ترجمہ: ”آسمان سے تم پر پانی اتارا کہ تمہیں ستھرا کرے اور شیطانی ناپاکی

تم سے دور فرمائے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کرے اور تمہارے قدم

منظبوط جمائے۔“

حضور سرورِ کونین سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے ارشاد مبارک سے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے خوب آرام کی نیند فرمائی اور فجر تک تازہ دم ہو گئے مگر

خود حضور نبی کریم ﷺ شب بیدار اور عبادات و دعاؤں میں مشغول رہے۔ کچھ اونگھ آئی تو حالت خواب میں لشکر کفار کی تعداد آپ پر قلیل سی ظاہر ہوئی جیسا کہ سورۃ انفال کی تینتا لیسویں آیت مبارکہ شاہد ہے۔

إِذْ يُرِيكُهُمُ اللَّهُ فِي مَنَامِكَ قَلِيلًا ط وَلَوْ أَرَاكَهُمْ كَثِيرًا لَّفَشِلْتُمْ
وَلَتَّارَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَلَكِنَّ اللَّهَ سَلَّمَ ط إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّلُوبِ (پ ۱۰)
ترجمہ: ”جبکہ آپ ﷺ کو آپ ﷺ کے خواب میں کافروں کی تعداد تھوڑی دکھائی گئی تھی گو وہ تمہیں بہت دکھاتا تو تم لوگ کمزوری محسوس کرتے اور معاملہ میں پریشان ہوتے مگر اللہ تعالیٰ نے بچا لیا بے شک اللہ تعالیٰ دلوں کی باتیں جاننے والا ہے۔“

اس مبارک خواب سے حضور انور ﷺ نے لشکر اسلام کی مزید ہمت افزائی فرمائی بلکہ بقول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اندازہ فرمایا کہ شاید جملہ ستر ہوں تو آپ کے ایک رفیق دوسرے صحابی نے فرمایا کہ ایک سویا کچھ کم ہیں جیسا کہ قرآن مجید کی مزید شہادت ہے۔ سورۃ انفال کی آیت چوالیس ۴۴ میں ہے:

وَإِذْ يُرِيكُمُوهُمْ إِذِ التَّقْتُمْ فِي آعْيُنِكُمْ قَلِيلًا وَ يُقَلِّلُكُمْ فِي آعْيُنِهِمْ
لِيَقْضِيَ اللَّهُ أَمْرًا كَانَ مَفْعُولًا (پ ۱۰)

ترجمہ: ”(اے مسلمانوں) لڑتے وقت تمہیں کافر تھوڑے کر کے دکھائے تھے اور تمہیں بھی ان کی نگاہوں میں تھوڑے سے دکھائے تاکہ ہونے والے کام کو اللہ تعالیٰ پورا کرے۔“

کفار کی نظروں میں مسلمانوں کی تعداد گھٹا کر دکھانا اللہ تبارک و تعالیٰ کی خاص مصلحت تھی کہ کفار گھبرا کر مرعوب و مبہوت بغیر لڑائی واپس نہ ہوں جیسے شمیۃ المرج، بیج وغیرہ کی طرف جب مسلمانوں کے قافلوں کو دیکھا تو بغیر لڑائی کے واپس ہوئے تھے بلکہ اب یہ کفار لڑیں کٹیں مریں قید ہوں شکست پائیں اور ذلت کے ساتھ فرار ہوں

اور آئندہ انصار مدینہ منورہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو قابلِ حقارت کا شکار نہ سمجھیں جب مسلمانوں کی تعداد کفار قریش کو قلیل نظر آئی تو ان میں ابو جہل بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ، امیہ بن خلف، ابوالختری بن ہشام وغیرہ سرداروں نے آپس میں ایک دوسرے سے کہا دیکھو یہ مٹھی بھر مسلمان اپنے دین کے فخر میں کیسے لڑنے آئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید شاہد ہے۔ سورۃ انفال کی ۲۹ آیہ مبارکہ ہے:

اذِيقُوا الْمُنَافِقُونَ وَالَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ مَّرَضٌ غَرْهُ هُوَ لَآءٍ دِينُهُمْ ط (پ ۱۰)

ترجمہ: ”جب کہتے تھے (مدینہ منورہ) کے منافق اور وہ مکہ مکرمہ والے

جن کے دلوں میں آزار ہے کہ یہ (مسلمان) اپنے دین پر مغرور ہیں۔“

اور ایک قریشی لشکری قباث بن اثیم نے (رضی اللہ عنہ آپ بعد میں مشرف بہ اسلام ہوئے) دل ہی دل میں خیال کیا کہ اگر بجائے مردوں کے قریش کی چند عورتیں ان مسلمانوں کا مقابلہ کریں تو محمد ﷺ اور ان کے پورے لشکر کو شکست فاش دیں گی۔

یوم الفرقان

الغرض سورۃ انفال کی اکتالیسویں آیہ مبارکہ میں یَوْمَ الْفُرْقَانِ وَ يَوْمَ التَّقِي الْجَمْعَيْنِ (پ ۱۰) یعنی فیصلے کا وہ دن جس دن دونوں جہیں ملی تھیں) فرمایا گیا یوم جمعہ ۱۷ رمضان المبارک کی فجر ہوتے ہی سالارِ اعظم مجاہدین، رسول اللہ ﷺ نے لشکر اسلام کو نماز فجر پڑھائی، اور فرمان الہی سورۃ انفال پینسٹھویں آیہ مبارکہ

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ حَرِّضِ الْمُؤْمِنِينَ عَلَى الْقِتَالِ ط (پ ۱۰)

ترجمہ: ”یا نبی مومنوں کو جہاد کی ترغیب دو“

کی متابعت میں ایک مختصر مگر بلوغ خطبہ فرمایا کہ جب تک کفار کی جانب سے پیش قدمی نہ ہو مسلمان ہرگز حملہ نہ کریں، اگر کفار مسلمانوں کی جانب بڑھنے لگیں تو ان کو روکنے کے لئے پہلے تیر برسائیں، اگر وہ نہ رکیں اور آگے بڑھتے رہیں مسلمان جم کر لڑیں، خبردار کوئی گھبرائے نہ، کوئی پیٹھ نہ پھیرے، اللہ تعالیٰ تمہیں ہدایت فرماتا ہے،

سورۃ انفال کی پندرہویں آیت میں اللہ تعالیٰ کچھ اس طرح فرماتا ہے:-

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا زَحْفًا فَلَا تُولُوهُمُ
الْأَدْبَارَ وَمَنْ يُولِهِمْ يُؤَمِّدِ ذُبُرَهُ إِلَّا مُتَحَرِّرًا أَوْ مُتَحَيِّرًا إِلَى
فِتْنَةٍ فَقَدْ بَاءَ بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَمَا لَهُ جَهَنَّمُ ط وَبِئْسَ الْمَصِيرُ (پ ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تمہارا مقابلہ کافروں سے ہو تم ان کی طرف پیٹھ نہ پھیرو
علاوہ اس حالت کے کہ ایسا پیٹھ پھیرنے میں لڑائی کا کوئی ہنر ہو یا (اپنے سے جدا ہو کر)
پیچھے رہ گئی ہوئی اپنی جماعت سے جاننے کی غرض ہو (ایسی حالت میں پیٹھ پھیرنا مضائقہ
نہیں مگر دشمن سے یا موت سے ڈر کر) پیٹھ پھیرنا اللہ کے غضب میں پلٹنا ہے اور ایسے
پلٹنے والے کا ٹھکانہ دوزخ ہے جو بہت بری جگہ ہے) اور نیز دوسرا حکم الہی بھی سنایا۔
☆ اسی سورۃ مبارکہ کی آیت پینتالیس ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمُ فِتْنَةً فَابْتُؤُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ
تُفْلِحُونَ (پ ۱۰)

ترجمہ: اے ایمان والو جب کسی فوج سے تمہارا مقابلہ ہو تو ثابت قدم رہو اور اللہ
کی یاد بہت کرو تا کہ تم مراد کو پہنچو (اسی فرمان الہی کی متابعت میں جب کافروں سے
مقابلہ ہوتا ہے تو مسلمان اللہ اکبر اللہ اکبر کے نعروں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور فتح
پاتے ہیں) اور جم کر لڑنے کی سخت تاکید فرماتے ہوئے ہدایت الہی سورۃ صف کی چوتھی
آیت مبارکہ میں یوں بیان کیا گیا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِهِ صَفًّا كَانَتْهُمْ بُنْيَانٌ مَرُضُوصٌ (پ ۲۸)

یعنی اللہ سبحانہ و تعالیٰ دوست رکھتا ہے اس کی راہ میں ایسے لڑنے والوں کو کہ وہ
لڑتے وقت ایسی صف باندھ کر یعنی جم کر لڑتے ہیں کہ گویا وہ ایک ایسی عمارت ہیں
جس کے پتھروں میں سیسہ بھرا ہوا ہے۔ خطبہ کے اختتام پر فتح اسلام کی پیشین گوئی
فرما کر بہ نفس نفیس صفوف آراستہ فرمائیں۔

آغاز جنگ

اشراق کے بعد کفار کی فوج اپنے دلدلی حصہ زمین سے اسلامی فوج کی طرف بڑھی اور بدر کی بے شجر وادی میں دونوں فوجیں آمنے سامنے ہوئیں، ایک جانب لوہے سے ڈھکے ہوئے سرتا پالمساح فن جنگ کے خوب ماہر قہر کے جسم ایک ہزار قریشی سردار پہلوان و نامور بہادر دوسری جانب ستر سے کچھ کم مہاجرین اور ڈھائی سو سے کچھ کم انصار جو بالفاظ کفار قریش ”یثرب کے حقیر کاشت کار تھے۔ اس اسلامی لشکر کے پاس کافی تعداد میں نہ تیغ و تبر نہ تیروکمان نہ برچھی و نیزے اور ان میں سوائے چھ یا سات کے کوئی ایک بھی بکتر و مغفر میں نہ تھا بلکہ اکثر کے لباس پھٹے پرانے تھے تمام ظاہر آثار بتاتے تھے کہ قریشی لشکر اسلامی کا صفایا چند لمحوں میں بڑی آسانی سے کر سکے گا۔

سب سے پہلے مغرور سردار عتبہ بن ربیعہ مع اپنے بھائی شیبہ اور فرزند ولید کے ہمراہ آگے بڑھا اور بڑے زعم سے مبارز طلب کیا تین جوان مرد انصار حضرات عوف و معاذ فرزند ان عفر اور حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم فوراً مقابلہ کے لئے آگے بڑھے تو عتبہ نے فخر سے انکے نام و نشان پوچھے جب انہوں نے اپنے نام دشمن کو بتائے تو حقارت سے کہا کہ ہم انصارِ مدینہ سے مقابلہ نہیں چاہتے تم ہمارے ہمسر ہرگز نہیں، مہاجرین میں سے کسی کو جرأت ہو تو آگے بڑھے تب خود فخر سردار کے فرزند ارجمند حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ نے چاہا کہ آپ خود آگے بڑھ کر اپنے کافر باپ کا مقابلہ کریں، مگر حضور رحمتہ للعالمین ﷺ نے آپ کو روکا بیٹے کے ہاتھ سے باپ کا قتل آپ نے پسند نہ فرمایا۔

پدر کی ذات حملہ آوروں کے درمیاں پائی

تو ایمان پسر نے سب سے پہلے تیغ چمکائی

☆ رسول اللہ ﷺ نے ان کو بہ شفقت منع فرمایا:

پسر مارے پدر کو یہ نہ رحمت کو پسند آیا

تب حضور ﷺ کے مبارک اشارہ پر آپ ﷺ کے محترم چچا اسد اللہ ورسولہ، حضرت حمزہ ابن عبدالمطلب اور آپ کے عزیز چچیرے بھائی صاحبان حضرت عبیدہ ابن حارث اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم آگے بڑھے اور عتبہ کو اپنے نام بتائے تو بڑے ناز سے تیغوں کو چمکاتے ہوئے عتبہ و شیبہ و ولید مقابلہ کے لئے آئے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے شیبہ بن ربیعہ کو ایک ہی وار میں واصل جہنم کیا۔ حضرت اسد الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے اسی طرح آن واحد میں ولید بن عتبہ کا خاتمہ کیا عتبہ بن ربیعہ اور حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے باہم مقابلہ میں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پیر کی رگ حیات کٹ گئی اور آپ زخمی ہو گئے اسی اثناء میں شیبہ و ولید کا خاتمہ فرماتے ہوئے شیران اسلام حضرات حمزہ و علی رضی اللہ عنہما نے عتبہ پر لپک کر اس کو بھی موت کے گھاٹ اتارا۔ تین ممتاز و معزز و نامور سرداران قریش کے اس طرح مارے جانے پر کفار کی فوج میں صف ماتم بچھ گئی اور عجیب ہیبت کی دھاک بیٹھ گئی۔ اسلامی لشکر میں فرط فرحت و تشکر سے أحد، أحد اور اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر، کے فلک بوس نعرے گونجنے لگے جو کفار کے حق میں جگر شکاف تھے۔

بعد ازاں کفار نے اپنے مقام سے تیر برسائے جن سے حضرت مہج بن صالح مہاجر رضی اللہ عنہ (آپ تمام صحابہ میں سب سے اول شہید ہوئے، حضور اکرم ﷺ نے آپ کو فوراً سید الشہداء کا ممتاز خطاب بخشا) اور فوراً بعد حضرت حارثہ بن سراقہ انصاری رضی اللہ عنہ شہید ہوئے (آپ اس معرکہ کے دوسرے شہید ہیں تمام انصار میں آپ سب سے پہلے شہید ہیں۔ اس کے بعد کفار کی فوج جم کر بڑے جوش و خروش سے آگے بڑھی اور دونوں لشکر باہم گتھم گتھا ہو گئے اور گھمسان کی لڑائی شروع ہو گئی کفار کے جوش و خروش، غم و غصہ، بے رحمی اور سنگدلی کا اس سے کچھ اندازہ ہو گیا کہ کہ عبد اللہ بن عمیر اپنے حقیقی بھائی علمبردار لشکر اسلام حضرت مصعب بن عمیر مہاجر رضی اللہ عنہ پر بڑی بے جگری سے حملہ آور ہوا اور ابوالختری عاص بن ہشام اپنے حقیقی بھانجے حضرت

عمر الفاروق رضی اللہ عنہ پر لپکا لیکن نصرت الہی سے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے اپنے بھائی کا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے ماموں کا خاتمہ کر دیا۔

تین تین چار چار و پیادہ آہن پوشوں کا اکیلے مہاجر پر یا تن تنہا انصاری پر ٹوٹ پڑنا تیغ و تبر کی چقا حق، برچیوں اور نیزوں کی جھنجھناہٹ، تیروں کی فشفش، کفار کے گھوڑوں کے ٹاپوں کی ٹھپا ٹھپ، ہوا کی سنسناہٹ کفار کے جنگی نقاروں کی ہیبت ناک گرج، لات و منات ہبل و عزی کی امداد کے لئے کفار کا شور و پکار مجاہدین اسلام کی احد، احد، احد کی صدائیں اور ہر ضرب پر اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر کے پر جوش فلک بوس نعروں سے میدان کا رزار کا ایسا ہولناک منظر ہوا کہ گویا زمین پر زلزلہ تھا پہاڑ لرز رہے تھے، اور آسمان پھٹ رہا تھا، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سپہ سالار لشکر اسلام متاثر ہو کر داخل عریش ہوئے اور دونوں مبارک ہاتھوں کو پھیلا کر حق تعالیٰ جل جلالہ عم نوالہ سے نہایت خلوص و عجز سے عرض کرنے لگے یا الہم العالمین یا ذوالجلال والا کرام اگر آج اس میدان میں یہ نہتے مسلمان کٹ جائیں اور مٹ جائیں تو پھر تیری عبادت کرنے والے بندے دنیا میں کوئی باقی نہ رہیں گے، یا الہی تیری عبادت کرنے والے بندے دنیا میں باقی نہ رہیں گے، یا الہی تیری عبادت کرنے والے ان نہتے مسلمانوں کو آج فتح سے نواز، اے موئی تیرا وعدہ ہے کہ مسلمانوں کو فتح سے سرخ رو فرمائے گا اب پورا فرما۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا پیش بارگاہ الہی کرتے وقت آپ کے ساتھ عریش میں کوئی نہ تھا سوا قدیم یار غار سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جو حضور انور و اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے تلوار لئے ہوئے آپ کے پاس موجود تھے، عاجزانہ دعا کی حالت میں آپ کے مقدس ہاتھ جو ملتے تھے تو آپ کی مبارک چادر آپ کے پاک کندھوں سے بار بار اتر جاتی اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اس کو پھر آپ کے کندھوں پر ڈالتے رہتے اس دعا کی طوالت نے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو متاثر کیا تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان دعا بس فرمائیے، اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ حضور عالی سے فرمایا ہے وہ ضرور

پورا فرمانے والا ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی یہ گزارش گویا الہام غیبی تھی کہ اسی وقت سیدنا جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ سے بشارت کا پیام لے آئے اور بتایا۔

☆ سورہ انفال کی ۹ نوں آیہ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اِنِّی مُمِدُّکُمْ بِالْفِیْ مِنَ الْمَلَائِکَةِ مُرَدِّفِیْنَ (پ ۹)

ترجمہ: ”میں آپ کو مدد پہنچاتا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے (اس پیاری وحی سے آپ کی تسلی میں مزید اضافہ ہوا اور آپ نے یہ نوید پہنچا کر لشکر اسلام کی خوب ہمت افزائی فرمائی۔“

امداد ملائکہ

معا سفید عمامہ پوش ابلق گھوڑوں پر سوار فرشتوں کی فوج کا نزول ہوا فرشتوں کو بارگاہ الہی سے حکم ملا سورہ انفال کی تیرھویں آیت ہے۔

اِنِّی مَعَّکُمْ لَنَبِیُّو الدِّیْنَ اٰمَنُوۡا سَالِقِیْ فِی قُلُوْبِ الدِّیْنِ کَفَرُوۡا الرَّعْبِ
فَاَضْرِبُوۡا فُوْقَ الْاَعْنَاقِ وَضْرِبُوۡا مِنْهُمۡ کُلَّ بَنَانٍ (پ ۹)

ترجمہ: اے فرشتو میں تمہارے ساتھ ہوں اور تم مسلمانوں کو ثابت قدم رکھو، عنقریب میں کافروں کے دلوں میں ہیبت ڈالوں گا پس کافروں کی گردنوں سے اوپر مارو اور ان کے ایک ایک پور پر ضرب لگاؤ۔ (چنانچہ فرشتوں نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ساتھ جنگ بدر میں شرکت فرمائی اور کافروں کے قید و قتل میں حضرات مہاجرین و انصار کی پوری مدد فرمائی۔

ابلیس لعین جو سراقہ سردار بنو کنانہ کی شکل میں مع ایک لشکر وارد تھا نزول ملائکہ دیکھتے ہی ہیبت زدہ ہو کر میدان سے یہ کہتے ہوئے فرار ہوا ”میں تم سے الگ ہوں میں وہ دیکھ رہا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا میں اللہ سے ڈرتا ہوں کہ وہ سخت عذاب دینے والا ہے، جیسا کہ سورہ انفال کی اڑتالیسویں آیہ کریمہ شاہد ہے۔

فَلَمَّا تَرَاۡتِ الْفِیْئِنۡ نَّكَصَ عَلٰی عَقْبِیْہِ وَقَالَ اِنِّیۡۤ اِبْرِیۡۤءٌ مِّنْکُمْ

إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ إِنِّي أَخَافُ اللَّهَ ط وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ (پ ۱۰)
ترجمہ: ”جب دونوں لشکروں کو دیکھا تو اٹھے پاؤں بھاگا اور بولا میں تم
سے الگ ہوں میں وہ دیکھتا ہوں جو تمہیں نظر نہیں آتا میں اللہ سے
ڈرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سخت عذاب کرنے والا ہے۔“

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس روز مسلمان کافروں کا پیچھا
کرتے تھے اور کافر مسلمانوں کے آگے بھاگے جاتے تھے اور ایک سوار کا یہ کلمہ بھی سنا جاتا تھا:

أَقْدَمُ حَيْزُومًا! أَقْدَمُ حَيْزُومًا!

اے حیزوم آگے بڑھ! اے حیزوم آگے بڑھ! (حزوم نام تھا جبرائیل علیہ
السلام کے گھوڑے کا) اور نظر آتا تھا کہ کافر گر کر مر گیا، اس کا چہرہ زخمی اور ناک کٹی
ہوئی پائی جاتی تھی، حضرت ربیع بن یاس انصاری بدری رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ ہم جنگ
بدر کے روز کسبتگان ملائکہ کو خوب پہچانتے تھے کسی کا سرگردن سے اڑا دیا ہے کسی کے
پوروں پر ضرب پہنچائی ہے گویا کہ وہ آگ سے جلایا ہے اور داغ ہو گیا ہے حضرت
واہل بن حصیف انصاری بدری اور حضرت ابوداؤد عمیر بن عامر انصاری بدری رضی اللہ عنہ
کے اقوال ہیں کہ معرکہ بدر میں ہم سے کوئی تلوار اٹھاتا تو اس کی تلوار پہنچنے سے قبل
مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گر جاتا تھا۔

ابھی مشرف بہ اسلام نہ ہوئے اور کفار کی فوج میں آئے ہوئے طول قامت
بھاری اور قوی جسم والے حضرت عباس رضی اللہ عنہ (عم مکرم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم) کو ایک
دبلے پتلے پست قد انصاری حضرت ابیسرخرزرجی انصاری رضی اللہ عنہ نے حضور سید الانبیاء
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش کیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ان کو قید کیا ہے تو حضرت
عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”قسم اللہ عزوجل کی اس نے مجھے قید نہیں کیا بلکہ ایک سفید پوش
گھوڑ سوار خوبصورت مرد نے مجھے قید کیا“ اس پر حضرت ابویست رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ہی ان کو قید کیا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چپ رہو

جس نے ان کو قید کیا وہ ایک بزرگ فرشتہ تھا۔

ظہور معجزات و کرامات

يَوْمُ الْفُرْقَانِ معجزوں اور کرامتوں کے بغیر نہ گذرا حضرت عکاشہ بن محسن مہاجر رضی اللہ عنہم کے پاس اس معرکہ میں ایک زنگ آلود پرانی تلوار تھی، لڑائی میں جب لوہے کی ایک بکتر پر ضرب لگائی تو وہ ٹوٹ گی حضور سید العالمین سالار اعظم لشکر مجاہدین ﷺ نے میدان جنگ سے ایک سوکھی جنگلی جلانے کی لکڑی اٹھا کر عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا "جاؤ اس سے مارو" جب حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ وہ لکڑی لے کر روانہ ہوئے تو وہ ایک سفید چمکدار فولادی تیز تلوار بن گئی حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ نے اس کا نام العون رکھا اور وہ ان کی دنیاوی حیات میں بعد کے تمام معرکوں میں بھی ان کے ساتھ رہی حتیٰ کہ دس سال بعد یعنی سن ۱۱ ہجری میں عہد خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جھوٹے مدعی نبوت طلحہ بن خویلد الاسدی کے مقابل لڑتے ہوئے آپ شہید ہوئے۔

اسی طرح حضرت سلمہ بن اسلم اوسی انصاری رضی اللہ عنہ کی تلوار ٹوٹ جانے پر حضور نبی کریم ﷺ نے میدان میں پڑی ہوئی کھجور کی ایک سوکھی شاخ اٹھا کر ارشاد فرمایا "یہ لو اور لڑو" وہ سوکھی شاخ فوراً ایک تیز دھار تلوار بن گئی۔

اس معرکہ میں حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ کی آنکھ تیر لگنے سے زخمی ہو گئی حضور پر نور ﷺ نے اپنا لعاب مبارک آپ کے زخم پر لگایا تو وہ آنکھ ایسی تندرست ہو گئی کہ گویا کبھی زخمی نہ ہوئی تھی۔

اس معرکہ سے تین سال سے کچھ عرصہ بعد یعنی غزوہ خندق کے بعد حضرت قباث بن اشیم رضی اللہ عنہ جن کا ذکر اوپر ہوا ہے داخل اسلام ہونے کی نیت سے مدینہ منورہ پہنچ کر مسجد میں ایسے وقت داخل ہوئے جب کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بھری محفل میں حضور نبی کریم ﷺ رونق افروز تھے جب حضرت قباث رضی اللہ عنہ نے سلام عرض کیا، نبی کریم ﷺ نے بعد سلام جواب سلام یا قباث! کیا تم نے معرکہ بدر کے دن یہ خیال نہیں کیا

تھا کہ اس روز مسلمانوں کو شکست دینے کو چند قریشی عورتیں کافی ہوں گی؟ اس بیان پر حضرت قباث رضی اللہ عنہ نے شرمندگی سے سر جھکا کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے سچ فرمایا میں نے بے شک یہ خیال اپنے دل میں کیا تھا لیکن کسی کے سامنے زبان پر نہ لایا تھا۔ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور نبی برحق ہیں یہ آپ کا معجزہ صادق ہے کہ میرے دل کی بات کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ لگ گیا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ وحدہ لا شریک ہے اور آپ اس کے بھیجے ہوئے سچے رسول ہیں، میں اسلام قبول کرتا ہوں۔

عین اس وقت لڑائی کے درمیان حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ عالی مقام سلام اللہ علیہم الی اجمعین یوم القیام کو یکبارگی جم کر سخت شدت سے حملہ آور ہونے کا حکم فرماتے ہیں میدان جنگ سے ایک مٹھی ریت اٹھا کر (شَاہِتِ الْوُجُوہ) ذلیل ہوں چہرے فرماتے ہوئے لشکر کفار کی جانب پھینکی، دفعتاً ایک ایسا تیز آندھی کا جھونکا جانب کفار چلا کہ ان میں ہر ایک کے منہ اور ناک ریت سے بھر گئے، سانس لینا دشوار ہو گیا دم گھٹنے لگے وہ مبہوت ہو کر حیران و پریشان بھاگنے لگے اور اپنے ہتھیار پھینک کر قید ہونے لگے، اس معجزہ کا ذکر اللہ تعالیٰ نے بڑے لطیف و پیارے انداز میں سورۃ انفال کی سترھویں آیت میں یوں فرمایا ہے۔

فَلَمْ تَقْتُلُوْا هُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ قَتَلَهُمْ وَمَا رَمَيْتْ اِذْ رَمَيْتْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ

رَمٰی وَّلِيْلِي الْمُوْمِنِيْنَ مِنْهُ بَلَاءٌ حَسَنًا (پ ۹)

ترجمہ: (یعنی تم مسلمانوں نے انہیں قتل نہیں کیا بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کو قتل کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ چہرے ذلیل کرنے والی) ریت نہیں پھینکی بلکہ اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی تاکہ مسلمانوں کو عمدہ (عمدہ انعام عطا ہو جائے) مرحبا! صلی علی سیدنا محمد فداک روحی و ابی و امی۔

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تہاداری

کرامت یا شجاعت

حضور نبی کریم رؤف الرحیم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے اور ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کے بھتیجے عشرہ مبشرہ کے جلیل المرتبہ صحابی سیدنا زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ کی تلوار لڑائی میں لوہے کے بکتروں پر پے در پے ضرب لگانے سے کند ہو گئی تھی اور انکے شانہ پر نیزہ کا ایسا گہرا زخم لگا تھا کہ تندرست ہونے کے بعد بھی اس میں انگلی داخل ہو جاتی تھی۔ ایسے درد و الم کے زخم کی حالت میں ایک مغرور نامور قریشی پہلوان عبیدہ بن سعید بن العاص نامی جس کا لقب بوکرشاور جو سرتاپا لوہے کے لباس میں ایسا ڈھکا ہوا تھا کہ دو آنکھوں کے سوا جسم کا کوئی حصہ نظر نہیں آتا تھا اپنے خاص زعم طاقت و شجاعت میں بے سیف اور زخمی اور نحیف اور ناتواں اور درد سے بے چین حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے مبارز طلب کیا تو غیرت مند حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے بغیر کسی پس و پیش کے فوراً امدادہ مقابلہ ہو کر بوکرش کے ہنرمند مہلک واروں سے بچتے ہوئے اپنی برچھی تاک کر اس دیوہیکل پہلوان کی آنکھ میں ایسی جھونکی کہ سر کی کھوپڑی چکنا چور کر ڈالی اور مغرور و جواں مرد پہلوان بوکرش کراہتا ہوا دھم سے گرا اور فوراً واصل جہنم ہو گیا، یہ برچھی اس کے مغرور سر میں پیوست ہو گئی تھی کہ سیدنا زبیر رضی اللہ تعالیٰ نے لاش پر چڑھ کر اپنی پوری طاقت سے جو کھینچا تو اس کا فولادی پھل دونوں جانب سے مڑ گیا برچھی بہت مشکل سے باہر نکلی اس باکرامت برچھی کی خود حضور نبی کریم ﷺ نے قدر مبارک فرمائی کہ سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ سے لے کر بطور یادگار اپنے پاس رکھ لی پھر یکے بعد دیگرے چاروں خلفائے راشدین کے پاس متواتر بطور آثار مبارک رہی، آخر ش حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے سیدنا امام حسن علیہ السلام سے اس کو حاصل کر لیا (برکت کی نیت سے آثار شریف کی زیارت و حفاظت عزت و حرمت و تعظیم و تکریم کرنے والوں پر شرک کا فتویٰ لگانے والے اب ہمیں بتائیں کہ حضور نبی کریم ﷺ پر اور ساداتنا خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم پر اور سیدنا امام حسن علیہ السلام پر کیا فتویٰ عنایت کریں گے۔

نتیجہ جنگ

خدائے پاک نے دی ظلم کی پاداش دشمن کو
ہوئی ہے بدر کے اندر شکستِ فاش دشمن کو

☆ شاہت الوجوہ کے معجزہ مبارک نے ظہر کے وقت تک یہ لڑائی ختم کر دی
میدان جنگ سے تمام کفار بے ہوش و حواس فرار ہوئے بجز ستر کفار قریش کے جو
مسلمانوں نے قید کر لئے تھے اور مزید ستر کفار قریش جن کی مقتول لاشیں میدان میں
پڑی تھیں، مقتولوں میں ابو جہل بن ہشام، ابوالختری، عاص بن ہشام، عتبہ بن ربیعہ،
شیبہ بن ربیعہ، طعیمہ بن عدی، ولید بن عتبہ، زمعہ امیہ بن خلف، بوکرش، عبداللہ بن عمیر
جیسے نامور سرداران شامل تھے بھاگنے والے کافروں نے تیز رفتاری کی سہولت کے
لئے اپنی سوار یوں کا بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بکتر خود ہتھیار سامانِ خورد و نوش، خیمے
وغیرہ سب کچھ چھوڑ کر حواس باختہ نہایت تیزی سے مکہ مکرمہ کی جانب راہ فرار اختیار کی
انہیں ہیبت تھی کہ شاید اسلامی لشکر ان کا پیچھا کرے، اگر وہ یوں فوراً فرار نہ ہوتے تو
یقیناً ان میں سے ایک بھی زندہ نہ بچتا، اس روز جان بچالینے سے ان میں سے قریباً
تمام کو بعد میں شرف و سعادتِ ایمان نصیب ہوئی اور ان میں بعض جیسے عمرو بن
العاص، خالد بن ولید رضی اللہ عنہما وغیرہ نے اعلیٰ مراتب حاصل کئے، فرار ہونے
والوں میں جن کے نصیب میں سعادتِ اسلام نہیں تھی جیسے عمرو بن عبدود وغیرہ، وہ احد
یا خندق کے معرکوں میں واصل جہنم ہو گئے، الغرض لشکر اسلام کو نہایت شاندار فتح حاصل
ہوئی اور کثیر ہتھیار، بکتر خود خیمے اور دیگر مال غنیمت بھی ہاتھ آیا مسلمانوں میں چھ ۶
مہاجرین اور آٹھ انصار کو شہادت نصیب ہوئی۔

لڑائی کے خاتمہ کے بعد حضرت عبداللہ ابن مسعود مہاجر رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم
 سالارِ اعظم لشکر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تم
 مجھے ابو جہل کی موت کی خبر سنا سکو گے؟ یہ سن کر حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ مردوں کے
 چہرے معائنہ کرنے روانہ ہوئے اور میدان جنگ میں دیکھ ا کہ ابو جہل درد و کرب
 سے بے چین تڑپتا کراہتا ہوا فرش خاک پر پڑا ہے پیر کٹے ہوئے ہیں اور جسم دوسرے
 زخموں سے چور ہے آپ نے فوراً تلوار نکالی اور اس کے سینے پر پیر رکھ کر اس کی گردن
 کاٹنے کی بے سود کوشش فرمائی کیونکہ آپ کی تلوار فولادی بکتروں پر پے در پے ضرب
 لگنے سے کند ہو چکی تھی۔ سینے پر پیر رکھتے ہی ابو جہل نے جو اپنے ہوش میں تھا حضرت
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فوراً پہچان لیا کہ آپ کو لڑکپن میں مکہ مکرمہ میں بکریاں چراتے
 دیکھا تھا، پس بڑے غرور سے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو مخاطب کیا، ”او چرواہے!
 ذرا ہوش سنبھال اور دیکھ تو نے کیسے عالی مرتبہ جگہ پر قدم رکھا ہے“ اور جب حضرت
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی تلوار اس کی گردن کاٹ نہ سکی تو خود اس نے فوراً یہ تجویز بتائی کہ
 اس کی کمر سے اسی کی خاص تلوار نکال کر اس کی گردن کاٹے اور کہا کہ پوری گردن
 کے ساتھ اس کا سر جدا کیا جائے تاکہ مرنے کے بعد بھی اس کا سر بلند رہے (لعنۃ اللہ
 علیہ) اور اس نے یہ گفتگو بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کی کہ کہا ہم پر مار پڑتی تھی
 مگر مارنے والے نظر نہیں آتے تھے“ تو حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ
 مارنے والے آسمانی فرشتے تھے“ اس پر ملعون ابو جہل نے کہا کہ اگر یوں ہے تو فتح
 فرشتوں کو ہوئی نہ کہ تم کو ملعون ابو جہل کی گردن کاٹنے کے بعد حضرت ابن مسعود
رضی اللہ عنہ نے خدمتِ انور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر سب حال عرض کیا آپ کو ابو جہل
 ملعون کی موت کی خبر سے فرحت ہوئی اور آپ اللہ عزوجل کا شکر بجالائے اور حضرت
 ابن مسعود رضی اللہ عنہ کو فرمایا کہ حضور عالی کو اس کی لاش تک لے جائیں جب سر اور پیر کٹی
 ہوئی جہنمی لاش کو دیکھا جس پر کوڑوں کی مار کے نشان بھی تھے اور پھوڑے بھی نکل

آئے تھے تو زبان مبارک گویا ہوئی

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَاكَ هَذَا فِرْعَوْنَ هَذِهِ الْأُمَّةَ ط جَرُوهُ

إِلَهُ الْقَلْبِ ط

ترجمہ: یعنی شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے تجھ کو رسوا کیا، یہ اس امت کا فرعون ہے، کھینچ کر اسے گڑھے میں کر دو (پھوڑے اور مار کے نشانوں کے متعلق فرمایا کہ یہ پھوڑے اور نشان فرشتوں کے کوڑوں سے ہوئے ہیں۔

تدفین شہداء ابرار و مقتولین کفار

تیرہ ۱۳ شہداء کرام رضی اللہ عنہم بعد نماز جنازہ اپنے پہنے ہوئے لباسوں میں دفن فرمائے گئے ان کے اسماء گرامی یہ ہیں (۱) حضرت سید الشہداء کعب بن صالح مہاجر (۲) حضرت عمیر ابن ابی وقاص مہاجر (۳) حضرت عاقل بن عبد یلیل مہاجر (۴) حضرت ذوشمالیں ابن عبد عمرو ابن نضله مہاجر (۵) حضرت صفوان بن وہب مہاجر (۶) حضرت حارث بن سراقہ خزرجی انصاری (۷) حضرت عوف بن عفراء خزرجی انصاری (۸) حضرت معود بن عفراء خزرجی انصاری (۹) حضرت یزید بن حارث خزرجی انصاری (۱۰) حضرت رافع بن معلیٰ خزرجی انصاری (۱۱) حضرت عمیر بن الحمام خزرجی (۱۲) حضرت سعد بن خثیمہ اوسی انصاری (۱۳) حضرت مبشر بن عبد المنذر اوسی انصاری رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ چودھویں شہید حضرت عبیدہ بن حارث مہاجر رضی اللہ عنہ، اس معرکہ میں سب سے پہلے زخمی ہونے والے اور سب سے آخر میں جام شہادت نوش فرمانے والے ہیں لشکر اسلام عظمت و منصور کے سفر واپسی میں آپ کا وصال بمقام صفراء ہوا اور وہیں پر آپ کی تدفین پاک ہوئی (آپ کا مزار اقدس موضع ہراء سے ڈیڑھ میل بیچ البحر کے راہ میں ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ کے ارشاد گرامی پر تمام کفار کی لاشیں جوان کے یاروں مددگاروں بھائیوں فرزندوں نے چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی تھی، سب ایک گہرے غار

میں دبا دی گئیں، بجز جسیم سردار امیہ بن خلف کی پھول کرگلتی ہوئی لاش کہ جس کا ہٹانا دشوار تھا جہاں وہ پڑی تھی وہیں خاک میں ڈھانپ دی گئی بعد اذعان حضور نبی کریم ﷺ مدفن کفار پر تشریف فرما ہوئے اور کفار کے ایک ایک سردار کا نام لے کر یوں

☆ مخاطب فرمایا:

هَلْ وَجَدْتُمْ وَعْدَ رَبِّكُمْ حَقًّا فَإِنِّي وَجَدْتُ مَا وَعَدَنِي رَبِّي حَقًّا
ترجمہ: ”کیا تم نے اس وعدہ کو جو تمہارے رب نے تم سے کیا تھا (یعنی
ٹھکست کا وعدہ) سچا پایا؟ تحقیق میں نے اس وعدہ کو سچا پایا ہے جو میرے
رب نے مجھ سے کیا تھا۔“

☆ پھر فرمایا:

يَا أَهْلَ الْقَلَيْبِ بِنَسِ عَشِيرَةِ النَّبِيِّ كُنْتُمْ لِنَبِيِّكُمْ كَذِبْتُمُونِي وَصَدَّقْتَنِي
النَّاسُ ط وَأَخْرَجْتُمُونِي وَأَوَانِي النَّاسُ ط وَقَالْتُمُونِي وَنَصَرْتَنِي النَّاسُ ط
ترجمہ: اے گڑھے میں پڑے ہوئے لوگو تم اپنے نبی کے بہت برے
قربت دار تھے تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسروں نے میری تصدیق کی تم نے
مجھے اپنے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی تم نے میرے ساتھ
جنگ کی اور دوسروں نے میری مدد کی۔“

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو محو حیرت یہ کلام سن رہے تھے عرض کیا یا رسول اللہ
ﷺ یہ تو اب مردے ہیں یہ کیا سنیں گے تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے عمر تم زندہ
لوگ میرا یہ کلام ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو لیکن یہ جواب نہیں دے سکتے، یہ اپنی
برائیوں کے برے انجام پر اب پچھتا رہے ہیں۔

اس کے بعد شکر گزار اسلامی مجاہدوں نے اپنی دنیا و آخرت کے سالار اعظم حضور
رسول مکرم ﷺ کی اقتداء میں باجماعت نماز ظہر اور کچھ آرام کے بعد باجماعت نماز عصر
ادا کی اور سامان غنیمت اور گرفتار شدہ قیدیوں کے ساتھ مقام بدر سے کوچ فرمایا۔

منافقوں کا تحیر و غم کفار کا رنج و ماتم

اغیار کی نظر میں اس جنگ کا نتیجہ اتنا حیرت انگیز تھا کہ وہ مسلمانوں کی فتح ماننے کو بالکل تیار نہ تھے، جب غازی بدر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ، نوید فتح سنانے تیز رفتار ناقہ پر مدینہ منورہ پہنچے تو مشرکوں منافقوں یہودیوں میں سے کسی نے اس خبر کو سچ نہ مانا بلکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو خوف زدہ بزدلی سے میدان معرکہ سے بھاگ آئیوالے قرار دیا حتیٰ کہ جب دودن بعد مظفر و منصور لشکر اسلام مع سترقیدیوں اور کثیر مال غنیمت کے داخل مدینہ منورہ ہوا تو ان حاسد مشرکوں منافقوں یہودیوں کے حیرت کی انتہا نہ تھی۔

اسی طرح جب لشکر کفار سے خیسمان خزاعی نے سب سے پہلے مکہ مکرمہ پہنچ کر شکست کی دل چاک خبر سنائی اور مقتول سرداروں کی فہرست بیان کی اور قیدیوں کے نام بھی بتائے تو اہالیان مکہ مکرمہ نے اس کے ایک لفظ کو بھی سچ نہ مانا اور اس کو پاگل سمجھ کر ٹھٹھا کرنے لگے حتیٰ کہ جب یکے بعد دیگرے لشکر کے لوگ واپس پہنچے اور خیسمان کے بیان کی پوری تصدیق ہوئی تو مکہ مکرمہ کے ہر گھر میں ماتم کا کہرام مچ گیا۔

اہمیت فتح اسلام

اس فتح کی شہرت نے جزیرۃ العرب کے طول و عرض میں اسلام کی صداقت کا سکہ بٹھا دیا، بہت سے کافر لشکر یوں نے فرشتوں کا نزول اور آسمانی امداد کا پہنچنا دیکھا تھا تو اسلام کی صداقت کے متعلق ان کے دلوں میں کوئی شک و شبہ باقی نہ رہا پس ان میں سے بعض یکے بعد دیگرے خود بخود مدینہ منورہ میں حاضر دربار نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہو کر داخل اسلام ہوئے اور بعض نے مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی ہجرت بھی اختیار فرمائی اور عرب کے قبائل بھی بہ رضا و رغبت پیش قدمی کر کے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے معاہدہ کرنے لگے شوق سے جوق در جوق داخل اسلام ہونے لگے، مقام شریف بدر میں بجائے بچھنے کے

نور اسلام کو اور فروغ حاصل ہوا، سورۃ صف آیۃ مبارکہ میں ہے۔

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللَّهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ
الْكَافِرُونَ (پ ۲۸)

ترجمہ: ”وہ ارادہ کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھا دیں، لیکن اللہ تعالیٰ اپنا نور پورا کرنے والا ہے خواہ کافر برامانیں۔“

نور خدا ہے کفر کی حرکت پہ خندہ زن
پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

فضیلت اصحاب بدر

رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ

باتفاق جمیع اہل سنت والجماعت بدری صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین تمام صحابہ میں افضل ترین ہیں، چاروں خلفاء راشدین بھی اور باقی چھ حضرات عشرہ مبشرہ بھی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل غزوہ بدر ہیں۔ حضرات اصحاب بدر رضوان اللہ علیہم اجمعین کی خاص فضیلت اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ مہاجر رضی اللہ عنہ سے اس خفیہ مراسلہ کے متعلق پرسش فرمائی جو انہوں نے احسان کے ارادہ سے کفار مکہ کو لکھا تھا جو کہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے پاس اللہ اور حضور نبی کریم ﷺ اور جمیع مسلمانوں سے خیانت کا جرم کبیرہ تھا اور اس واسطے قابل سزائے قتل تھا اور اس وجہ سے اجازت چاہی تو حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا اے عمر! کیا حاطب بدری نہیں اللہ تعالیٰ نے اصحاب بدر پر خاص توجہ کے ساتھ فرمایا ہے اے اہل معرکہ بدر تم جو چاہو سو کرو تمہارے لئے جنت واجب کر دی گئی ہے میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

حضور نبی کریم ﷺ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین کی خاص عزت فرماتے تھے ایک وقت چند بدری اصحاب رضی اللہ عنہم ایسے وقت حاضر دربار تاجدار کونین ﷺ ہوئے کہ مجلس مبارک دوسرے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بھری تھی سلام کا جواب دینے کے بعد اہل مجلس اپنی اپنی جگہ بیٹھے ہی رہے اور حضرات اہل بدر رضی اللہ عنہم کو کسی نے جگہ نہ دی تو حضور سید العالمین ﷺ کو بار خاطر ہوا اور اپنے نزدیک والے صحابہ رضی اللہ عنہم کو ہٹا کر بدری صحابہ رضی اللہ عنہم کو اپنے متصل خاص شرف سے بٹھایا۔ ہٹائے جانے والے اصحاب دل میں گراں خاطر ہوئے تب بارگاہ الہی سے سورۃ مجادلہ کی گیارہویں آیت کریمہ کا نزول ہوا۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قِيلَ لَكُمْ تَفَسَّحُوا فِي الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوا
يَفْسَحِ اللَّهُ لَكُمْ. (پ ۲۸)

”ترجمہ: اے ایمان والو جب تم سے کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دو، اللہ تعالیٰ تمہیں جگہ دے گا۔“

حضور سید عالم ﷺ نے اس روز اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کا جو خاص اکرام فرمایا اس کی پسندیدگی مسلمانوں پر یوں رب ذوالجلال والا کرام نے ظاہر فرمائی۔ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کی خاص فضیلت حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاری بدری رضی اللہ عنہ کے اس بیان سے بھی ظاہر ہوتی ہے کہ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ نبی کریم ﷺ کے پاس بدری صحابہ (رضی اللہ عنہم) کا کیا مرتبہ ہے تو جواب میں سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ وہ سب مسلمانوں میں افضل ترین مانے جاتے ہیں تب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ جو ملائکہ غدوۃ بدر میں شریک ہوئے تھے وہ تمام ملائکہ میں معزز ترین شمار کئے جاتے ہیں۔

يَوْمَ الْفُرْقَانِ کے بعد شہدائے محترم کی فرعت کا اظہار خود اللہ تعالیٰ نے بہت معظم و مکرم الفاظ میں سورۃ بقرہ کے انیسویں رکوع کی دوسری آیت کریمہ میں یوں فرمایا ہے:

وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ بَلْ أَحْيَاءٌ وَ لَكِنْ لَا تَشْعُرُونَ ۝ (پ ۲)

ترجمہ: ”اور جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں خبر نہیں۔“

پھر ایک سال بعد یعنی ماہ شوال سن ۳ھ ہجری کے غزوہ احد کے بعد آیہ کریم مذکورہ کی تفسیر کے طور پر سورۃ آل عمران کی آیات شریفہ شمارہ ایک سواہتر ۱۶۹ تا ایک سوا کہتر ۱۷۱ رکوع کی آخری آیات کا نزول ہوا:

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۚ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خُوفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۚ يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةِ مِنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ ۝ (پ ۳)

ترجمہ: جو اللہ کی راہ میں مارے گئے (یعنی شہداء کرام کو ہرگز مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں اپنے رب سے رزق پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں دیا ہے، اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے پچھلوں کی ملاقات پر جو ابھی ان سے نہیں ملے ہیں انہیں نہ کچھ اندیشہ ہے نہ غم، اللہ تعالیٰ کی نعمت پر خوشیاں مناتے ہیں اور اللہ تعالیٰ مسلمانوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ شہیدوں کی ارواح سبز جنتی پرندوں کے قلوب میں مقیم ہیں اور وہ جنت کی سیر میں مشغول رہتے ہیں اور وہ جنت کے میوے کھاتے ہیں جنت کی نہروں کا پانی پیتے ہیں ان کے بسیرے کے لئے عرش مجید کے سایہ میں قدیلیں لٹکائی ہیں جن میں وہ آرام کرتے ہیں انہیں نہ کوئی فکر ہے نہ خوف نہ خطرہ۔

اللَّهُمَّ اِدِّمْ دِيْمَ الرِّضْوَانِ عَلَيْهِمْ وَاْمِدْنَا بِالْاَسْرَارِ الَّتِي اَوْدَعْتَهَا لَدَيْهِمْ

ترجمہ: ”یا اللہ ان پر تیری دائمی رضا قائم رکھ اور ہماری مدد فرما ان اسرار سے جو تو نے نہیں بخشا ہے۔“

تصرفات و کرامات اصحاب بدر

رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

حضرت جعفر ابن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ ان کے والد نے ان کو وصیت فرمائی کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے محبت رکھے اور خاص اہل بدر ذوالکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اسماء گرامی سے توسل کرتا رہے۔ کہ ان کے ذکر کی برکت سے دعا قبول ہوتی ہے، علامہ درانی و علامہ شیخ عمر جمال مکی وغیرہ نے فرمایا کہ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین کا جہاں بھی ذکر ہو وہاں جو بھی دعا کی جاتی ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ بعض علماء کرام کا بیان ہے کہ بعض لوگوں نے صرف اسماء گرامی اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی برکات سے درجات ولایت حاصل کئے ہیں مریضوں نے دیرینہ اور مہلک امراض سے شفاء پائی ہے مسافروں تاجروں، دولت مندوں نے درندوں، چوروں، لٹیروں سے امن پائے ہیں مفلس غنی ہو گئے ہیں، قیدیوں نے قید سے رہائی پائی ہے نہایت تیز طوفانوں میں جہاز سلامت بچ گئے ہیں بے روزگاروں کو روزی نصیب ہوئی ہے، الغرض ہر قسم کی جائز مرادیں حاصل ہوتی رہی ہیں اہم امور میں بعض بزرگوں نے تجربہ کیا ہے کہ اسماء اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا پڑھنا یا لکھ کر پاس محفوظ رکھنا موجب برکات و باعث اجابت دعا ثابت ہوا ہے۔

حضرت زید بن عقیل رحمۃ اللہ تعالیٰ سے منقول ہے کہ انہوں نے ملک مغرب (افریقہ) میں ایک تاجر کو کثیر مال تجارت کے ساتھ ایک ایسے راستے سے آتے ہوئے پایا جو چوروں اور وحشی جانوروں کا مشہور راستہ تھا جس میں کئی لوگ لٹ گئے تھے اور کئی

جائیں تلف ہو گئی تھیں لیکن یہ تاجر تین تہا صرف ایک غلام کو ساتھ لئے خیریت سے آیا تھا ہماری حیرانی کی حد نہ رہی کہ یہ کیسے جان و مال کے امن کے ساتھ رہا، میرے والد نے اس سے دریافت کیا تو اس نے بیان کیا کہ میں اس خطرناک راستہ میں اس لشکر کے ساتھ گزرا ہوں جس لشکر کے ساتھ حضور انور اقدس سید العالمین ﷺ نے اپنے دشمنوں کے ساتھ کامیاب مقابلہ فرمایا تھا۔ یعنی حضرات عالی قدر اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین کا مظفر و منصور لشکر میرے ساتھ تھا اسلئے مجھے نہ کسی ڈاکو کا خوف تھا نہ چور کا نہ وحشی درندے جانور کا اور نہ کسی ڈاکو یا چور یا وحشی درندے نے مجھ تک پہنچنے کی جرأت کی اس بیان پر میرے والد نے اس تاجر کو قسم دے کر مفصل بیان بتانے کے لئے کہا تو اس نے سنایا کہ چند سال قبل تک میں خود ڈاکوؤں کا سردار تھا ایک رات ایک بڑے دولت مند تاجر کے قافلہ پر ہم نے حملہ کیا کہ جس کے ساتھ بیش قیمت تجارتی مال تھا اور صرف چند محافظ ساتھ ہمارے پہلے ہی حملہ میں ہمارے دس آدمی مارے گئے، اس تاجر نے ہمیں متوجہ کر کے پوچھا کہ اس حملہ سے تمہارا کیا مطلب ہے ہم نے جواب دیا کہ ہمیں تیرا مال چاہئے، اس نے جواب دیا کہ تم وہ ہرگز حاصل نہ کر سکو گے کیونکہ میرے ساتھ حضرات ذوالقدر اصحاب بدر رضی اللہ عنہم ہیں۔ ہم نے کہا ہم اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کو نہیں جانتے، تب تاجر نے اللہ اکبر کا نعرہ مارا اور اصحاب بدر رضی اللہ عنہم کے اسماء گرامی پڑھنے لگا، ناگاہ ہوا کا ایک نہایت تیز جھونکا جاری ہوا ہتھیاروں کی آواز، نیزوں کی جھنجھناہٹ سنائی دی اور یہ بھی سنا گیا کہ کوئی کہتا ہے کہ جمیل کے ساتھ حضرات اہل بدر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کا استقبال کرو، ہم پر ہیبت طاری ہوئی اور ہم نے عقاب جیسے لوگ تیز رفتار گھوڑوں پر سوار دیکھے جنہوں نے ہمیں گھیر لیا اور آن واحد میں میرے مزید رفقاء مارے گئے میں نے خوف زدہ ہو کر اس تاجر کو پکارا اور کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتا ہوں اور تجھ سے بھی امان مانگتا ہوں اور اپنے بد افعال سے توبہ کرتا ہوں، تب وہ تاجر امن سے جانے لگا اور گھڑ سوار لشکر بھی غائب ہو گیا میں

نے اس تاجر سے التجا کی کہ وہ مجھے بھی اصحاب بدر کے اسماء گرامی سکھا دے، اس نے یہ نام مجھے سکھا دیئے اس روز سے آج تک خواہ سمندر ہو خواہ زمین مجھے کسی سے کوئی تکلیف نہیں پہنچی اور اب میں چوروں اور درندوں کے خطرناک مشہور راستہ سے ان ہی اصحاب محترم غزوہ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اسماء گرامی پڑھتا ہوا آیا ہوں، اس طرح وہ مقدس حضرات میرے ساتھ رہے جس ڈاکو یا چور یا وحشی درندے نے مجھے دیکھا میرے راستہ سے ہٹ گیا

اللَّهُمَّ اِدِّمْ دِيْمَ الرِّضْوَانِ عَلَيْهِمْ وَاْمِدْنَا بِالْاَسْرَارِ الَّتِي
اَوْدَعْتَهَا لَدَهُمْ

منقول ہے کہ ایک دولت مند شخص حج کے لئے روانہ ہوا ڈاکو اس کے مکان کی چھت پر چڑھے تو مکان کے اندر ہتھیاروں کی جھنکار سنی اور ڈر کر بھاگ گئے مگر دوسری رات بھی ان کو ایسا ہی تجربہ ہوا بھر اس گھر میں داخل ہو کر چوری کرنے کی جرأت نہ کی جب وہ صاحب حج سے واپس ہوا تو ڈاکوؤں کے سردار نے اس سے ملاقات کی اور پوچھا کہ تم نے اپنے گھر کی حفاظت کس کے ذمہ کی تھی اس نے جواب دیا کہ میں نے وَلَا يُوَدُّهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ (پ ۳) ترجمہ: ”اس کو یعنی اللہ کو انکی حفاظت گراں نہیں گزرے گی اور وہ بڑے مرتبہ والا ہے۔“ اور اسماء اقدس اصحاب بدر رضی اللہ عنہم اجمعین ایک کاغذ پر لکھ کر دروازہ کی چوکھٹ میں رکھ دیا تھا اور بس۔

اللَّهُمَّ اِدِّمْ دِيْمَ الرِّضْوَانِ عَلَيْهِمْ وَاْمِدْنَا بِالْاَسْرَارِ الَّتِي اَوْدَعْتَهَا لَدَهُمْ

نیز منقول ہے کہ ایک بڑی بادبانی کشتی جس میں بہت مسافر سوار تھے (ملک مغرب) کی بندرگاہ سے روانہ ہوئی، دوران سفر سمندر میں بہت بڑا جوشیلا طوفان آگیا اور اونچی اونچی موجیں کشتی کو اچھالنے لگیں حتیٰ کہ غرق ہونے کا اندیشہ سب مسافروں کو ہو گیا اور آہ زاری کے ساتھ توبہ اور دعا میں مشغول ہوئے سوا ایک صاحب دل بزرگ کے جو بے فکر سوئے پڑے تھے کسی نے ان کو جگایا وہ کانپتے ہوئے اٹھے اور زبان پر

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّمَعُ اسْمُهُ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي
السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

کا ذکر تھا، ان کی توجہ طوفان کی طرف کرائی گئی تو انہوں نے ایک ٹکڑا کاغذ کا
عنایت فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ اس کشتی کے آگے کے حصہ میں رکھ کر جدھر سے ہوا
چل رہی تھی اسی رخ کشتی کو چلائیں دفعتاً دیکھا گیا کہ ایک شخص سمندر کو چیرتا پہنچا اور
اپنے زور بازو سے کشتی کو کھینچ کر خشکی کی طرف ریت پر چڑھا دیا دوسرے دن جب
طوفان تھم گیا تو کشتی والوں نے کشتی کو کھینچ کر پانی میں پہنچا دیا، بعد کشتی سلامتی سے
روانہ ہوئی اور خیر و عافیت کے ساتھ اپنی منزل پر پہنچ گئی اس کاغذ کو پڑھا گیا تو دیکھا
اس میں اسم ذوالقدر اصحاب غزوہ بدر رضی اللہ عنہم لکھے تھے اور بس۔

اَللّٰهُمَّ اَدِّمْ دِيْمَ الرِّضْوَانِ عَلَيْهِمُ
وَامِدْنَا بِالْاَسْرَارِ الَّتِي اَوْدَعْتَهَا لَلّٰهُمِ

مناظر و آثار بدر شریف

مہ و انجم پہ اس مٹی کے ذرے مسکراتے ہیں
زبان حال سے ماضی کے افسانے سناتے ہیں

بدر شریف آج کل محدود اختیارات والے ایک اعزازی موروثی امیر کا مقام ہے
جو شریف بدر کہلاتا ہے، اس گاؤں میں جو کھجور کے باغات ہیں وہ سب اس کی جاگیر
ہیں یہاں حکومت کا ایک چھوٹا سا دو خانہ ہے اور ڈاک خانہ بھی ہے اور لڑکوں کا ابتدائی
مدرسہ بھی حکومت سعودیہ نے یہاں لاسلکی ٹیلیگراف کا دفتر بھی قائم کیا ہے اور پولیس کا
تھانہ بھی پٹرول کمپنی والوں نے پٹرول کا پمپ بھی لگایا ہے، قہوہ خانے ہیں، قیام کے
لئے کسی ایک قہوہ خانے میں جگہ یا قہوہ خانہ والوں کے ذریعہ کوئی مکان دو چار یوم تک

کے لئے کرایہ پر بھی حاصل کر سکتے ہیں بازاری سودا سلف صرف جمعہ کو خریدتے ہیں جبکہ اس گاؤں میں خرید و فروخت کا ہفتہ وار میلہ لگتا ہے اور اطراف و اکناف کے تاجران و مشتریان جمع ہوتے ہیں ہفتہ وار بازار میں اس وادی کی پیداوار کھجور شہد، روغن بلساں اور موسم میں تربوز و خربوزہ خرید سکتے ہیں اور نیز انڈے مرغ، بکریاں، دنبے بھی فروخت ہوتے ہیں۔

حکومت سعودیہ نے جدہ و مدینہ منورہ کے درمیان موٹروں کیلئے پختہ سڑک تعمیر کی ہے وہ رابغ سے آگے مستورہ، بئیر شیخ سے ہوتی ہوئی وادی بدر، وادی صفراء وادی حمراء، وادی خیف میں سے گذر کر مسجد اور رُو حار پر سے آگے مدینہ منورہ کی طرف جاتی ہے حجاج اب آسانی سے تیرہ شہداء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی زیارت مقام بدر میں اور چودھویں شہید محترم حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کی زیارت مقام صفراء میں کر سکتے ہیں، وادی صفراء قبیلہ غفار کی وادی ہے موضع واسطہ کے لوگ ایک قبر کی زیارت یہ کہتے ہوئے کراتے ہیں کہ یہ مشہور مقرب صحابی حضرت ابوذر غفاری کا مزار ہے مستند کتب سیر و تاریخ سے ثابت ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا مزار ربزہ میں ہے، جو مدینہ منورہ کے شمال میں تقریباً پچاس میل دور ہے جہاں ان کا انتقال ہوا۔

بدر شریف میں قبور شہداء عالی مقام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے علاوہ وسیع میدان جنگ اور وہ ٹیلہ جس پر مسجد عریش ہے مآثر مبارک ہیں، اس چھوٹے ٹیلہ کی چوٹی پر ایک بالکل چھوٹی سی مسجد ہے جو مسجد نصر و مسجد اجابہ و مسجد فتح کے تین نام رکھتی ہے یہ مسجد خاص اسی مقام مبارک پر ہے جہاں یوم الفرقان کو رشک قصور کسریٰ و قیصر و خاقان حضور معدن النور والفیضان تاجدار عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم کا کھجور کے پتوں کا عریش مبارک تھا جہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عین لڑائی کے درمیان فتح اسلام کے لئے دعا مانگی تھی اور جہاں امداد ملا نکہ بھیجنے کا فرحت بخش پیام لیکر سیدنا جبرائیل علیہ السلام کا نزول مبارک ہوا تھا تنگی جگہ کے باعث مسجد بہت ہی چھوٹی ہے اس مسجد سے چند ہی قدم

نیچے اسی ٹیلہ پر تھوڑی سی سطح اور عریض جگہ پر مسجد عریش نامی اس گاؤں کی پختہ عمارت والی مسجد، یہی نام یاد دلاتا ہے کہ عریش مبارک اسی ٹیلہ پر تھا، نماز جمعہ کے موقع پر کہ وہ بازاری میلہ کا بھی دن ہوتا ہے مسجد عریش بمعہ صحن نمازیوں سے خوب بھر جاتی ہے وادی بدر کے شمالی گھاٹیوں سے جاری ہونے والی ایک گزر عرض والی نہر اس گاؤں کے وسط میں سے گذرتی ہوئی مسجد عریش کے سامنے سے بہتی ہے اور وضو وغیرہ کے لئے پانی مہیا کرتی ہے، اس نہر کو اوپر سے ڈھانپ کر ممصی (syphon) اصول پر اس ٹیلہ پر اس کو ایام قدیم میں چڑھایا گیا ہے اس نہر کا پانی قدرے نمکین ہے اور اکثر یہی پانی پیا جاتا ہے گاؤں کے باہر میدان جنگ کے کنارے وہ کنواں ہے جس پر لشکر اسلام نے بدر پہنچنے ہی قبضہ کر لیا تھا، اس کنویں کا پانی لذیذ و شیریں ہے قبوہ خانوں میں بیٹھا پانی ملتا ہے جو مدینہ منورہ سے منگوایا جاتا ہے۔

قبور شہداء کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر راتوں میں نورانی شعاعیں چمکتی نظر آتی ہیں بخلاف اس کے اس قلب (گڑھے) جو مدفن کفار ہے راتوں میں دیجوری سیاہی چھائی رہتی ہے۔ عدوۃ الدنیا کے جانب ایک ریت کا پہاڑ ہے جو عجیب کرشمہ قدرت ہے وادی بدر کے مشرقی حد پر جو پہاڑوں کا سلسلہ ہے یہ ریت کا پہاڑ اسکی ایک درمیانی کڑی ہے اس ریت کے پہاڑ کے دونوں جانب خالص پتھر یلے پہاڑوں کا سلسلہ ہے اس درمیان ریت کے پہاڑ کا مقامی نام قسز ہے جو غالباً لفظ قوس کی خرابی ہے چونکہ پہاڑی سلسلہ کی یہ کڑی قریباً قوس ہی کے شکل کی ہے۔ اس قوس یعنی پہاڑ کی چوٹی مثل چاقو یا تلوار کی نوک کے باریک دھاڑ والی ہے باوجود تیز ہوا کے جو ہر وقت چلتی رہتی ہے اس پہاڑ کی ریت پھیلتی نہیں اڑتی نہیں لیکن اپنے مقام پر ثابت رہتی ہے اس کی ریت کو اگر کوئی کرید کرید کر دیکھے بھی تو پتھر کجا کوئی کنگر بھی نظر نہیں آتا صدیوں سے یہ ریت کا یوں اپنی جگہ عام قانون قدرت کے خلاف رہنا عجیب کرشمہ قدرت الہی ہے نہ صرف اس لئے یہ پہاڑ قابل زیارت ہے بلکہ اس پہاڑ سے مختلف اوقات میں

عموماً فجر و عصر کے اوقات میں اور بلاناغہ جمعہ کی رات جنگ کے طبل کی آواز صاف سنائی دیتی ہے جس وقت ہوا کا رخ مغرب کی جانب سے ہوگاؤں میں بیٹھے ہوئے بھی یہ آواز سن سکتے ہیں ثقہ محققین مثل علامہ شامی علامہ عمر جمال مکی، امام مرجانی وغیرہ نے تسلیم کیا ہے کہ یہ فتح اسلام کے شادیا نے ہیں جو بدری ملائکہ بجاتے ہیں، اہل بدر کے علاوہ زائرین بھی آج تک یہ جنتی طبل کی آواز صاف سنتے آرہے ہیں گو بجانے والے نظر نہیں آتے مؤلف کتاب اور اس کے رفقاء نے بھی یہ آواز سنی ہے۔



فَعَالٌ لِّمَا يُرِيدُ (پ ۳۰) (سورۃ بروج سولہویں آیت شریف اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے) پس رب العالمین کی خاص مرضی تھی کہ ۱۷ رمضان المبارک ۲ ہجری کو بمقام اقدس بدر و کفر و اسلام کے درمیان یہ فیصلہ کن جنگ ہو جیسا کہ خود حق سبحانہ و تعالیٰ کا اقرار ہے (سورۃ انفال ساتویں و آٹھویں آیت شریفہ)

وَتَوَدُّونَ أَنَّ غَيْرَ ذَاتِ شَوْكَةٍ تَكُونُ لَكُمْ وَيُرِيدُ اللَّهُ أَنْ يُحِقَّ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهِ وَيَقْطَعَ دَابِرَ الْكَافِرِينَ لِيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُبْطِلَ الْبَاطِلَ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُونَ ج (پ ۹)

ترجمہ: اور تم یہ چاہتے تھے کہ تمہیں وہ ملے جس میں کانٹے کا کھٹکانہ ہو اور اللہ تعالیٰ یہ چاہتا تھا کہ اپنے احکام سے حق کا حق ہونا عملاً! ثابت کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے تاکہ سچ کو سچا ظاہر کرے اور جھوٹ کو جھوٹا خواہ مجرمین برامائیں (پس اللہ تعالیٰ کے پاس حملہ آور کفار قریش قابل سزا مجرم تھے اور حق سبحانہ تعالیٰ نے انہیں دنیاوی سزا اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاتھوں دلوائی اور آخرت میں جہنم کی آگ کی مزید سزا بھی مقرر فرمائی ہے جیسا کہ بدری کفار مکہ مقتولین کے متعلق

سورۃ انفال کی تیرہویں اور چودھویں آیہ مبارکہ میں رب العزت نے فرمایا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ شَاقُّوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ج وَمَنْ يُشَاقِقِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ

اللّٰهَ شَدِيْدٌ الْعِقَابِ ذٰلِكُمْ قَدْ وُقُوْهُ وَاَنَّ لِلْكَافِرِيْنَ عَذَابَ النَّارِ (پ ۹)

ترجمہ: یہ سزا اس لئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول سے مخالفت کی اور جو اللہ

اور اس کے رسول سے مخالفت کرے تو بے شک اللہ کا عذاب سخت ہے۔ یعنی یہ عذاب

تو اب چکھو اور اس کے ساتھ یہ ہے کہ کافروں کو آگ کا عذاب بھی ہے۔

پس چودہ سو سالہ اسلام کے پودے کو جو یوم الفرقان تک بالکل ننھا سا اور نحیف تھا

اللہ عزوجل نے چودہ شہدائے کرام اور کئی زخمی غزبان ذی احترام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم

اجمعین سے ان کے نفیس و لطیف و طاہر و فاخر خون سے آبیاری کروائی۔ جمیع اصحاب

غزوہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے متفقہ جان باز کوشش کروا کر ستر کفار کے نجس و پلید خون کی

کھاد اس پودے کو فراہم کروائی حتیٰ کہ آگے چل کر یہ پودا بہت تر و تازگی سے نشوونما

پانے لگا اور تیزی سے بڑھنے لگا اور خوب پھلا پھولا، یوم الفرقان تک دنیا بھر میں شاید

دو تین ہزار مسلمان تھے لیکن حضور ﷺ کی دنیاوی حیات کے باقی ساڑھے آٹھ سال

میں قریباً تمام جزیرۃ العرب میں اسلام پھیلنے کے علاوہ بیرون ملک عرب میں بھی

ہر طرف مثل بے پناہ سیل دین اسلام پھیلنا شروع ہوا حتیٰ کہ آج روئے زمین کا کوئی

گوشہ نہیں کوئی چپہ نہیں جہاں مسلمان نہ ہوں، ایک عرب سے زیادہ مسلمان آج دنیا

میں پائے جاتے ہیں دنیا بھر کی نصف سے زیادہ آبادی آج کلمہ طیبہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھتی ہے۔

بدر کی اس عظیم الشان فتح سے چھ سال بعد رمضان شریف سن ۸ ہجری میں جب

مکہ معظمہ فتح ہوا اس وقت تک قریش سخت سے سخت دشمنان اسلام و تشنگان خون حضور

سید الانام ﷺ جو تھے مثل ابوسفیان بن حرب و ابوسفیان بن حارث و عکرمہ بن ابو جہل

وغیرہ بمعہ ان کے قبیعین داخل اسلام ہوئے اور فدایان و جاں نثاران حضور رسول اکرم

ﷺ ہو کر حنین و طائف و تبوک کے غزوات میں ہمراہ رہنے کا شرف حاصل کیا اللہ
 وحدہ لا شریک پر یوم حساب و جزا پر اصول مساوات انسانی پر آغاز میں ایمان نہ لائے۔
 قریش آخر کار اصنام سے منہ موڑ کر جب داخل اسلام ہوئے ان کا جو اندیشہ تھا کہ قبائل
 عرب میں ان کا شرف و اعزاز و اعلیٰ رتبہ باقی نہ رہے گا۔ صاف غلط ثابت ہوا بلکہ ان
 کا شرف و اعزاز و مرتبہ پہلے سے زیادہ بلند ہو گیا۔ خلفاء راشدین و بنو امیہ و بنو عباس کی
 خلافت و امارت کے نو سو سالہ عرصہ میں قریش نہ صرف تمام ملک عرب پر اور تمام قبائل
 عرب پر بے گماں حکمراں رہے۔ بلکہ ایشیا یورپ میں (مشرق میں) سواہندوستان سے
 (مغرب میں) سواہسپانیہ تک اور افریقہ میں (مشرق میں) سواحل سے سواحل مراکش
 تک کے عناں ہائے حکومت کے خداد قبضہ سے مشرف معزز و ممتاز رہے اور آج تک بھی
 تمام عالم اسلام میں قریش کی توقیر عزت ہے قول اللہ تعالیٰ ہے۔

وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِينَ وَلَكِنَّ الْمُنَافِقِينَ لَا يَعْلَمُونَ ط

(پ ۲۸ سورۃ منافقون آیت ۸)

اور عزت ہے صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو اور مومنوں کو دعا ہے کہ
 ان اصحاب غزوہ بدر غازیان مکرم و شہیدان محترم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور انکے سپہ
 سالار اعظم حضور سیدنا و نبینا ﷺ کے خاص طفیل سے مولائے کریم قادر مطلق ذوالجلال
 والا کرام مؤلف رسالہ ہذا کو اور اس کے والدین اقربا کو اور اس کے استادوں
 اور مشائخوں کو اور جمیع ناظرین و قارئین و سامعین کتاب ہذا کو دشمنان دین و ایمان
 و دشمنان عزت جان و مال سے اور ہر قوم کے ارضی و سماوی آفات و بلیات سے ہمیشہ
 محفوظ رکھے اور ہمارے دینی و دنیاوی دامن مراد کو گوہر مقصود مالا مال فرما کر نوازتے
 ہوئے ہمیں تادم واپسیں صراط مستقیم پر خوب ثابت قدم رکھے ہر لحظہ ہر قسم کے صغیرہ
 کبیرہ گناہوں سے دور محفوظ اور صالح اعمال و افکار اذکار کی سعادت سے ممنون و مبر
 فرمائے۔ خاتمہ بالخیر ایمان پر فرمائے اور ہمارے صغیرہ کبیرہ گناہوں کو اپنے خاص

لطف و کرم سے بخش کر فرداءِ محشر اپنی رحمت کے سایہ سے نوازے اور اپنے دیدارِ پاک سے ہمیں مشرف و ممتاز و سر بلند فرمائے۔

امین یارب العالمین، یا خیر الناصرین، یا ارحم الراحمین !
یا اکرم الاکرمین ! بجاہ سیدنا و نبینا و شفیعنا و مولینا طہ و یس
صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ اجمعین بعد دکل ذرۃ ما
الف الف مرۃ الی یوم الدین ط

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

اکثر مورخینِ معرکہء بدر کا اتفاق ہے کہ میدانِ جنگ میں فقط تین سو تیرہ 313 اصحابِ کرام کی شرکت تھی اور بہ نفسِ نفیس شاملِ معرکہ نہیں ہونے والے گیارہ مزید اصحابِ عالی مقام رضی اللہ عنہ کا بھی شمار شاملینِ غزوہ میں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جن میں نو حضرات بہ تعمیلِ ارشاداتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص خدمات پر اس روز مامور تھے، ایک صحابی حضرت خوات بن جبیر رضی اللہ عنہ دورانِ سفر لشکر میں ٹھوکر لگنے سے زخمی ہو گئے تھے انہیں واپس مدینہ منورہ روانہ فرمایا تھا اور ایک صحابی حضرت سعد بن رضی اللہ عنہ روانگی کے لئے تیار ہونے کے بعد اور کوبِ اسامی کے سفر سے پہلے رات میں قضاءِ الہی سے واصل بحق ہوئے۔ ان گیارہ اصحابِ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی مالِ غنیمت سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ عطا فرمایا، جب مورخین نے اصحابِ بدر رضی اللہ عنہم کی فہرستیں تیار کیں تو کسی ایک مورخ کے بعض نام دوسروں کی فہرستوں میں نہ پائے گئے۔ ابن سید الناس (متوفی ۷۳۲ ہجری) نے اپنی مستند کتاب سیرت مسمیٰ عیون الاثر میں تمام مورخینِ سلف کی فہرستوں کا ذکر کرتے ہوئے غیر متفقِ اسماء پر اپنی آراء لکھی ہیں۔ اس کتاب سے علامہ شیخ عبداللطیف بقاعی نے جملہ تین سو تریسٹھ ۳۶۳ اسماء گرامی اخذ کئے ہیں اور علامہ شیخ طہ ابن شیخ مہنا الجبرینی (شارح صحیح بخاری شریف) نے علامہ بقاعی کی

فہرست کی تصدیق فرماتے ہوئے اپنی شرح تحریر کی ہے، نیز اپنی منظومہ جالیہ الکردنی فضل اہل بدر میں علامہ سید جعفر برزنجی مدنی نے اور اس منظومہ کے شارح علامہ شیخ عبدالہادی نجالابیاری نے اور رسالہ شحہء سنیۃ ونبؤۃ بھیتی کے مؤلف عالم جلیل شیخ عبدالرحمن القبانی نے اور رسالہ جالیہ الکردو۔ السیف التبارک (مؤلف العالم العالمہ شیخ خالد شہرزوری نقشبندی مجددی نے بھی تین سوتریٹھ اصحاب سے توسل کرنا پسند فرمایا ہے تو ہم پر بھی لازم ہوا کہ اس کتاب میں تین سوتریٹھ اصحاب عالی مقام کا ذکر مبارک ہو۔ جاننا چاہیے کہ جو شاملین جنگ اس فہرست میں نیک بہ سبیل احتیاط داخل ہوں (خواہ وہ کوئی ہوں) وہ بھی ۷ رمضان المبارک سن ۲ ہجری کے قبل اسلام قبول فرمائے ہوئے سابقین الاولین جلیل المرتبہ صحابہ کرام ہیں جن کی عزت و حرمت و تعظیم و تکریم بھی ہم پر واجب ہے اور ان سے بھی توسل یقیناً باعث برکت و قبولیت ہے بعض اصحاب کی منقبت صرف ایک جملہ میں ختم ہوئی ہے وہ حضرات عالی مرتبت نے غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی گو بہت سی متعلقہ کتب میں ڈھونڈا گیا لیکن اس سے زیادہ ایسے فضیلت انتساب حضرات کے متعلق کچھ نہ معلوم ہوا۔ تمام آئمہ دین اہل سنت والجماعت کا اتفاق ہے کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں جو افضل ترین ہیں وہ چہار خلفائے راشدین ہیں اور ان کے بعد باقی چھ ۶ حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد باقی اصحاب غزوہ بدر رضی اللہ عنہم اور پھر اصحاب غزوہ احد رضی اللہ عنہم اور ان کے بعد اصحاب بیت الرضوان رضی اللہ عنہم، چاروں خلفاء راشدین اور سب حضرات عشرہ مبشرہ رضی اللہ عنہم اجمعین شاملین غزوہ بدر ہیں۔ اس لئے بہ لحاظ رفعت و مرتبت اعلیٰ اور نیز بہ امید رحمت و برکت اسم اشرف و اقدس و اطہر و انور سالار اعظم مجاہدین اسلام کے بعد دس حضرات عالی مقام عشرہ مبشرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مناقب عالی مراتب کا ذکر ہوگا بعد ازاں بہ ترتیب ابجد باقی تمام اصحاب کرام بدر رضی اللہ عنہم کا لیکن جو اصحاب محترم صرف کنیت سے مشہور گذرے ہیں ان کا ذکر مبارک آخر میں ہوگا۔

لشکر اسلام

مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ط وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّ آءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ
بَيْنَهُمْ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ط
سِيمَهُمْ فِي وُجُوهِهِمْ مِنْ أَثَرِ السُّجُودِ (پ ۲۶ فتح ۴ رکوع)

محمد اللہ کے رسول ہیں اور جو آپ کے صحبت یافتہ ہیں وہ کافروں پر سخت ہیں اور
باہم آپس میں رحمت تم ان کو دیکھو گے رکوع اور سجدے کرتے ہوئے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل
اور رضامندی چاہتے ہیں جس کی نشانی ان کے چہروں پر ہے سجدوں کے اثر سے۔

سالارِ اعظم مجاہدین اسلام

سیدنا ونبینا وشفیعنا ومولانا محمد رسول اللہ ﷺ

سالار کارواں ہے میر حجاز اپنا

اس نام سے ہے باقی نام و نشان ہمارا

(اقبال)

اس افضل واکمل و اشرف سید جمیع مخلوق عالمین ﷺ کے مناقب کے بیان کے
لئے ہزاروں دفاتر نا کافی ہیں آئمہ عظام و علماء کرام سلف و خلف تک بھی حضور ہد نور
ﷺ کے پورے اوصاف مبارک بیان کرنے سے عاجزی کا اقرار فرمایا ہے پس یہ
مؤلف ناچیز امی امتی کا وہ حوصلہ کہ ذرہ بھر بھی حضور والاعلیٰ ﷺ کی منقبت بیان کر سکے،
اس لئے آنحضور ﷺ کے صفات طاہرہ و جمیلہ و کمالات باہرہ و جلیلہ میں سے نمونہ از
چند قرآنی الفاظ پیش کرتا ہے اور بتجلیل و تبریکاً و تکریماً و تعظیماً حضور نبی کریم ﷺ کے
غزوات اور فتوحات کے متعلق چند جملے عرض کرنے پر اکتفا کرتا ہے۔

حضور کے اسماء اقدس والقاب

حضور اکرم ﷺ کے قرآن شریف میں دو اسماء اقدس ہیں (۱) محمد (سورۃ آل عمران آیت ۱۴۴) (۲) احمد (سورۃ احزاب آیت ۴۰) حضور نبی کریم ﷺ کے معزز و مکرم و محبوب القاب من جانب اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں یہ ہیں۔

يَس. طه. يَا أَيُّهَا الْمُرْمَلُ، يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ،

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ

(جیسے یا آدم یا نوح، یا ابراہیم یا موسیٰ یا عیسیٰ وغیرہ اسماء ذاتی میں سے دو سے انبیاء مرسلین کو خطاب فرمایا ویسا اللہ عزوجل نے آپ کو یا محمد یا احمد سے کبھی ندا نہیں کیا بلکہ محبت بھرے عزت والے القاب سے خطاب فرمایا

حضور نبی کریم ﷺ کے اوصاف و کمالات

حضور انور نور مجسم ﷺ کے بعض اوصاف انوار و کمالات ازہر کو قرآن مجید نے ذیل کے پیارے و عزیز الفاظ میں بیان کیا ہے۔

رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ، خَاتَمَ النَّبِيِّينَ، كَانَتْ لِلنَّاسِ بَشِيرًا وَنَذِيرًا، نَبِيَّ

الْأُمِّيِّ، مُعَلِّمَ الْكِتَابِ وَالْحِكْمَةِ، رَسُولَ اللَّهِ، عَبْدًا، كَرِيمًا،

حَرِيصًا عَلَى الْمُؤْمِنِينَ، عَزِيزًا، رُؤُوفًا، رَحِيمًا (صاحب) خَلْقًا

عَظِيمًا، نُورًا، مُذَكَّرًا، شَاهِدًا، مُبَشِّرًا نَذِيرًا، بَشِيرًا نَذِيرًا، سَرَاجًا

أَمِيرًا، دَاعِيًا إِلَى اللَّهِ (صاحب) وَسِيلَةً (صاحب) مَقَامًا مَحْمُودًا

(صاحب) قَابَ قَوْسَيْنِ (صاحب) مَزَاغَ الْبَصَرِ (صاحب) شَرَحَ

صَلْبًا (صاحب) كَوْثَرًا.

الغرض سورۃ بنی اسرائیل کی ستاسی 87 آیۃ مکرمہ کے ان الفاظ

إِنَّ فَضْلَهُ كَانَ عَلَيْكَ كَبِيرًا

(بے شک آپ پر اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے)

میں رب العزت نے آپ کو جو نہایت عالی شان فضیلتیں عطا فرمائی ہیں ان کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔

حضور ﷺ کے ممتاز مراتب عند اللہ سبحانہ و تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (پ ۳۰)

(ترجمہ: ”ہم نے آپ کے ذکر کو بہت بلند کیا ہے“)

وَأَقِيمِ الصَّلَاةَ وَآتِ الزَّكَاةَ وَاطِيعُوا الرُّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ (پ ۱۸)

نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کی تابعداری بھی کرو گے

تو تب ہی تم پر رحم ہوگا۔

اطِيعُوا اللَّهَ وَالرُّسُولَ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ ط (پ ۳)

اللہ تعالیٰ کے احکام مانو اور رسول اللہ ﷺ کے احکام بھی مانو لیکن اگر منہ موڑ لو

گے تو اللہ تعالیٰ دوست نہیں رکھتا ایسے کافروں کو اذرمیت وَلٰكِنُّ اللّٰهُ رَمٰى جَنَگِ بَدْر

میں کافروں پر) آپ نے ریت پھینکی تھی بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے پھینکی تھی۔

إِنَّ الدِّينَ يُبَايِعُوكَ إِنَّمَا يُبَايِعُونَ اللَّهَ (پ ۲۶)

ترجمہ: ”جس نے آپ کی بیعت کی حقیقت میں اس نے اللہ تعالیٰ کی

بیعت کی۔“

وَمَنْ يُطِيعِ الرُّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ (پ ۵)

ترجمہ: ”جس نے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی اس نے اللہ تعالیٰ کی

پیروی کی۔“

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ط يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ

وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ط (پ ۲۲)

ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس نبی پر اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

(سورۃ احزاب ۵۶ ویں آیت)

اس آخر الذکر آیت مبارکہ میں ذوالجلال والا کرام نے اعلان فرمایا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کس قدر اللہ تعالیٰ کے عزیز محبوب ہیں اور اللہ تعالیٰ حضور عالی علیہ السلام کی کتنی عزت و تکریم چاہتا ہے فرمایا رب عز وجل خود حضور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہے اور اس کے حکم سے تمام ملائکہ بھی حضور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں اور تمام مومنوں پر فرض فرماتا ہے کہ وہ بھی آپ ﷺ پر درود پڑھا کریں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ

وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ الْيَوْمَ الدِّينِ ط

يَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ

مَنْ وَجْهَكَ الْمُنِيرِ لَقَدْ نُورَ الْقَمَرِ

لَا يُمَكِّنُ الشَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نبی کریم ﷺ کے خویش واقارب شاملین غزوہ

نبی کریم ﷺ کے حسب ذیل خویش واقارب آپ کے ساتھ اس غزوہ بدر میں شامل تھے: ان تمام حضرات عالی مقام کے مناقب و اعلیٰ مراتب آئندہ صفحات پر ملاحظہ ہوں گے چچا سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب مہاجر رضی اللہ عنہ چچا زاد برادران سادتنا علی ابن ابی طالب (غزوہ بدر تک سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو شرف دامادی حضور نبی کریم ﷺ حاصل نہیں ہوا تھا بعد غزوہ بدر آپ کی شادی مبارک سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہوئی) عبیدہ و حصین و طفیل فرزندان حارث (ابن عبدالمطلب) رضی اللہ عنہم۔ پھوپھی زاد برادران سادتنا ابوسبرہ ابوسلمہ (فرزندان سیدہ برہ بنت عبدالمطلب) و طیب (فرزند سیدہ ارویٰ بنت عبدالمطلب) و عبد اللہ (فرزندان سیدہ امیمہ بنت عبدالمطلب) و زبیر (فرزند سیدہ صفیہ بنت عبدالمطلب) رضی اللہ عنہم اجمعین، ماموں، سادتنا سعد ہو عمری رضی اللہ عنہما (فرزندان ابی وقاص یعنی چچا زاد برادران سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہما) داماد سیدنا عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہما (غزوہ بدر کے موقع پر سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بنت رسول کریم ﷺ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی زوجہ مطہرہ تھیں فتح بدر سے صرف تین یوم بعد انتقال فرما گئیں، بعدہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں نبی کریم ﷺ نے اپنی دوسری دختر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دیں، اس طرح دو دختران کے رشتہ سے آپ حضور سید العالمین ﷺ کے داماد ہوئے۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، والد ماجد امام المومنین سیدہ عائشہ علیہا السلام) (سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی جو اس غزوہ میں بنفسہ شریک تھے حضور نبی کریم کے دوسرے سر ہیں لیکن ان کی دختر ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام بیوہ حضرت حمیس رضی اللہ عنہ کا معرکہ بدر سے ڈیڑھ سال بعد نکاح ہوا۔

ان میں ساداتنا عبیدہ ابن حارث و عمیر ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہما کو اس معرکہ بدر میں شرف شہادت حاصل ہوا اور ساداتنا حمزہ ابن عبدالمطلب اور عبد اللہ ابن امیمہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو شوال سنہ ۳ ہجری میں معرکہ احد میں اعزاز شہادت حاصل ہوا اور سیدنا ابوسلمہ ابن برہ بنت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ معرکہ احد میں سخت زخمی ہوئے اور ان زخموں سے جانبر نہ ہو سکے جنگ احد سے چھ ماہ بعد جام شہادت سے نوازے گئے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جہاد

دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے اللہ عزوجل سے حکم جہاد نازل ہونے کے بعد یہود و نصاریٰ یا کفار مشرکین سے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آور ہوئے یا جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے یا مسلمانوں کے خلاف دوسرے قبائل عرب کو بھڑکاتے رہے یا جو خود مدینہ منورہ پر چڑھائی کیلئے نکلے یا چڑھائی کرنے کی تیاریوں میں مصروف تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا یٰہا لنبی جہاد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی فرمائی، سورۃ تحریم آیۃ مبارکہ ۹ و سورۃ توبہ آیہ مبارکہ ۷۳) کی متابعت میں مع اپنے جاں نثار صحابہ کے جہاد کیا بہ راویت حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما جو صحیح بخاری شریف میں ہے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انیس غزوات کی بہ نفس نفیس قیادت فرمائی لیکن رحمۃ اللعالمین میں مصنف نے بعض مشاہدوں کو جو صرف دشمن کو مرعوب کرنے کے لئے تھے اور جن میں نہ قتال نہ مقابلہ کا ارادہ تھا اور نہ کوئی قتال یا مقابلہ ہی ہوا داخل فہرست غزوات کر کے ستائیس غزوات بیان کئے ہیں جن کی قیادت مبارک بنفسہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی بہر حال تمام غزوات میں نہ صرف بدر احد، خندق، بنوقیظہ، خیبر، وادی القرئی، مکہ مکرمہ، حنین، طائف اور تبوک کے غزوات قابل ذکر ہیں جن میں اسلامی لشکر اور دشمنوں کے درمیان

لڑائیاں ہوئی اور فتح کا سہرا ہمیشہ اسلامی لشکر کے سر رہا۔ بدر، احد و خندق کے معرکوں میں کفار کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہو کر مسلمانوں کا قتل عام اور انکے گھروں کو تخت تاراج کرنا تھا۔ اس مقصد میں انہیں ذرہ بھر بھی کامیابی نصیب نہ ہوئی اور شکست یافتہ منہ لے کر مکہ مکرمہ واپس ہونا پڑا۔ غزوہ بنو قریظہ میں چار سو یہودی مقتول ہوئے اور دو سو قیدی پکڑے گئے غزوہ خیبر میں یہودیوں کا محاصرہ کیا گیا اور سخت لڑائی ہوئی اور آخر کار اسلام کی فتح ہوئی غزوہ وادی القریٰ میں خفیف مقابلہ کے بعد دشمن یہودیوں نے صلح کر لی۔ غزوہ بنی نضیر و غزوہ بنو قنیقاع میں دشمن یہودیوں کو مدینہ منورہ و جوار مدینہ منورہ سے جلا وطن کیا گیا۔ بدر، احد و خندق کے معرکوں میں شکستوں سے رسوا شدہ اہل مکہ مکرمہ نے غزوہ مکہ مکرمہ میں مقابلہ کی کوئی جرأت نہ کی اور مکہ معظمہ رعب لشکر اسلام کے معجزہ سے فتح ہو گیا۔ غزوہ حنین میں اکہتر کفار مارے گئے اور چھ ہزار قید کر لئے گئے غزوہ طائف میں لشکر اسلام نے ایک ماہ تک طائف کا محاصرہ کیا آخرش اہل طائف مسلمان ہو گئے رومیوں نے حجاز پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا تھا مگر اس ارادہ کی تعمیل سے پہلے حضور انور ﷺ نے تیس ہزار مجاہدوں کے ساتھ سرحد روم کے مقام تبوک میں منزل فرمائی تو دشمن نے مرعوب ہو کر حملہ کا ارادہ ترک کر دیا اور بغیر لڑائی کے لشکر اسلام سرور واپس ہوا، باقی غزوات میں بھی دشمن بغیر مقابلہ لوٹ گیا یا دہشت زدہ ہو گیا یا صلح کر لی۔

ان غزوات کے علاوہ نبی کریم ﷺ نے قریب چالیس کے قریب مجاہدوں کے بہ غرض حفاظت اسلام و مسلمین اپنی حیات دنیوی میں مدینہ منورہ سے روانہ فرمائے جن کی سالاری محترم صحابہ کرام کے حوالے فرمائی ایسے معرکے سرایا کہلاتے ہیں۔ ان میں سریہ موتہ جس میں تیس ہزار مجاہدین زیر سالاری حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ تھے سب سے اہم ہے ایک لاکھ رومیوں سے ان کا مقابلہ ہوا بارہ مسلمان شہید ہوئے اور لشکر اسلام کو نمایاں فتح حاصل ہوئے۔ اس اسلامی لشکر کو دعا کے ساتھ رخصت فرماتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے حسب ذیل خطاب فرمایا تھا۔

اے مومنو! اللہ تعالیٰ کے نام سے سبحانہ، و تعالیٰ کی راہ میں اللہ عزوجل کے منکروں سے لڑو غدر نہ کرو، خیانت نہ کرو، بچوں، بوڑھوں، عورتوں اور عبادت گاہوں میں پناہ گزینوں کو قتل نہ کرو، میوہ والے یا سایہ دینے والے درختوں کو نہ کاٹو اور عمارتوں کو نہ گراؤ، سات سرایا یا ڈاکوؤں کو سزا دینے یا ان کے تعاقب میں اور چھ دشمن کا حضور ﷺ کے دریافت کرنے اور باقی دشمنوں کو مرعوب کرنے کی غرض سے ان کی سرحدوں پر گرداوری مظاہروں کے لئے روانہ فرمائے گئے تھے۔

تمام غزوات میں سپہ سالار اعظم مجاہدین اسلام حضور رسول کریم ﷺ مسیح تشریف فرما ہوئے تھے اور سخت لڑائی میں آپ سب مجاہدین سے آگے ہوتے تھے، غزوہ اُحد میں آپ کا چہرہ انور بہت زخمی ہوا اور سامنے کے دندان مبارک کا ریزہ بھی شہید ہو گیا حنین کی لڑائی ایک تنگ وادی میں ہوئی جہاں دشمن نے پہاڑوں کے پیچھے سے بیٹھ کر تیر برسائے کہ نا تجربہ کار نو مسلم مجاہدین جو ہراوہ میں تھے گھبرا کر بھاگے تو تمام اسلامی لشکر منتشر ہو گیا۔ سوائے معدودے چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے، اس وقت آپ ﷺ ایک سفید خچر پر سوار تھے اور کمال شجاعت میں خچر کو دشمن کے لشکر کی طرف بڑھاتے ہوئے باواز بلند جوش سے لکار کر یہ فرماتے تھے۔

أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبُ

أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَلِبِ

ترجمہ: ” میں وہ نبی ہوں جس میں جھوٹ نہیں، میں فرزند ہوں عبدالمطلب کا“

اس وقت حضور نبی کریم ﷺ کے چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ خچر کی باگ پکڑے ہوئے تھے اور آپ ﷺ کے چچا زاد بھائی سیدنا ابوسفیان بن حارث رضی اللہ عنہ رکاب مبارک پکڑے ہوئے تھے۔ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی ندا پر جو بہ تعمیل ارشاد مبارک حضور نبی کریم ﷺ تھی اسلامی فوج پھر جم گئی اور فتح یاب دشمنوں پر حملہ شدت سے

کیا جس کے نتیجے میں چھ مجاہدین شہید ہوئے اور دشمن کے اکہتر اے آدمی مارے گئے
چھ ہزار قید کئے گئے لیکن اپنے کرم سے رحمۃ اللعالمین ﷺ نے سب قیدیوں کو
معاف فرمایا اور چھوڑ دیا۔

تمام معرکوں میں لشکر اسلام کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے فتح و نصرت حاصل ہوتی
رہی، جس کے نتیجے میں اسلام کی صداقت عیاں ہو کر جیسا کہ قرآن مجید سورۃ نصرت
شاہد ہے قبیلے کے قبیلے فوج در فوج لوگ داخل اسلام ہونے لگے۔

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ. وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ
أَفْوَاجًا ط ۵ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّابًا ط (پ ۳۰)
ترجمہ: ”اور آپ کو ارشاد ہوا کہ ایسوں کے داخل اسلام ہونے پر حمد الہی
بجلائیں اور ان نئے مسلمانوں کی بخشش کی سفارش کریں۔“

فَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِهِ
سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَشَفِيعِنَا وَمَوْلَانِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ
وَعِتْرَتِهِ وَعَشِيرَتِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ أَجْمَعِينَ، بَعْدَ كُلِّ ذُرَّةٍ
مِائَةً أَلْفَ مَرَّةٍ ط امين ثم امين ط

مناقب عالی مراتب کواکب غرر غزوة بدر

رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وَنَفَعَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی بِحُبِّهِمْ فِی
الدَّارِیْنِ آمِیْنٌ ط

بنا کردند خوش رُسے بخاک و خون غلیطیدن

خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

(مرزا مظہر جانجاناں)

(۱) سیدنا ابوبکر صدیق ابن ابوقحافہ عثمان مہاجرؓ

آپ صرف اپنی کنیت سے نہ فقط عالم اسلام میں بلکہ تمام دنیا میں مشہور ہیں۔ آپ کا نام عبد کعبہ تھا، اسلام لانے پر حضور رسول کریم ﷺ نے آپ کا اسم مبارک عبد اللہ رکھا، عتیق و صدیق آپ کے معزز خطابات ہیں، آنحضرت ﷺ نے آپ کو عتیق من الثار فرمایا تھا اور صدیق آپ اس طرح مشہور ہوئے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے ہر قول و فعل کی آپ بلا تامل و بے دریغ تصدیق فرماتے، معراج مبارک کی صبح خود آنحضرت ﷺ سے کیفیت معراج سننے سے قبل جب کافروں نے بیان معراج سن کر ٹھٹھا کرتے ہوئے آپ سے کہا لو اب تمہارا نبی کہتا ہے کہ رات اس نے آسمانوں کی سیر کی اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے ملاقات و گفتگو کی۔ تو آپ نے فوراً فرمایا ”محمد ﷺ نے ایسا بیان فرمایا ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے سچ فرمایا ہے۔“

آپ فرزند ہیں۔ حضرت ابو قحافہ عثمان (رضی اللہ عنہ) بن عامر بن عمر بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی کے اور آپ کی والدہ ماجدہ کا اسم گرامی ہے سیدہ ام الخیر سلمہ (رضی اللہ عنہا) بنت صحرہ بن عامر بن عمرو بن سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی جہاں سے آپ کا نسب آپ کے والدین کے جانب سے حضور سید العالمین ﷺ سے ملتا ہے آپ کے والدین مکرین بھی اور آپ کی تمام اولاد امجاد بھی اور آپ کی ازواج مطہرات بھی سب مشرف بہ اسلام تھے، آپ کی والدہ مکرمہ نے دار ارقم میں اسلام قبول فرمایا تھا آپ کے والد امجد نے فتح مکہ کے دن شرف قبولیت اسلام حاصل فرمایا۔ اور آپ کی دختر فرخندہ اختر سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کو زوجہ النبی ﷺ اور ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا اور یہی ام المومنین کی اور زہنی مبارک سے معرکہ بدر کی اسلامی فوج کا علم باندھا گیا تھا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ قوم قریش میں بہت دولت مند ممتاز و صاحب ثروت تھے اور قریش کے دس معزز ترین سرداروں سے ایک تھے، تمام مردوں میں آپ نے سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا تمام عمر سفر و حضر میں آپ حضور نبی کریم ﷺ کے رفیق رہے سوا ان موقعوں کے جب نبی کریم ﷺ نے آپ کو کسی سریہ کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا۔ اپنا خلیفہ مقرر فرما کر حج پر بھیجا تھا سفر ہجرت میں اپنے اہل و عیال و گھر و مال چھوڑ کر تنہا حضور نبی کریم ﷺ کی رفاقت میں مدینہ منورہ روانہ ہوئے، غارِ ثور میں جہاں تین یوم قیام رہا جو رفاقت فرمائی اس کی شہادت قرآن پاک میں بیان فرماتے ہوئے ثانی اثنین اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ کے القاب میں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو داخل فرمایا ہے، غزوة احد، غزوة حنین میں جب اکثر دوسرے اصحاب منتشر ہو گئے آپ ننگی تلوار لئے ہوئے برابر نبی کریم ﷺ کے محافظ رہے اور بدر کی لڑائی میں جب حضور نبی کریم ﷺ دعا کی غرض سے داخل عریش ہوئے تو آپ بھی ساتھ داخل ہو کر حضور ﷺ کی پشت مبارک پر تلوار لئے محافظ کھڑے رہے۔

آپ حضور سید الکونین ﷺ کے ساتھ کعبۃ اللہ شریف میں سب سے پہلے نماز ادا کرنے والے تھے اور نبی کریم ﷺ کی حیات اقدس دنیوی میں بہ ارشاد مبارک حضور ﷺ آپ نے چند بار امامت نماز فرمائی تھی، اور آنحضرت ﷺ کے دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد تمام صحابہ کرام مہاجرین و انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی متفقہ رائے سے آپ پہلے خلیفہ و جانشین مکرم حضور نبی کریم ﷺ منتخب ہوئے، اپنے ایام خلافت میں بہترین فراست و شجاعت سے آپ نے متعدد مصیبتوں کا نہایت کامیاب مقابلہ کیا جو حضور رسول اللہ ﷺ کے وصال مبارک کے ساتھ یک لخت اسلام پر ٹوٹ پڑیں تھی۔

مسلمہ کذاب جس نے حضور نبی کریم کی حیات پاک میں ہی اسلام کے خلاف اپنی شرارتیں شروع کر دی تھیں اب بڑے زور سے یمامہ (مشرق) میں دعویٰ نبوت تازہ کیا، اسود عنسی نے یمن جنوب میں اور طلحہ بن خویلد نے شمال میں دعوائے نبوت کئے ان تینوں کے خلاف آپ نے مہمات روانہ فرمائے طلحہ بن خویلد کو شکست فاش ہوئی اور وہ تائب ہو کر داخل اسلام ہوا، اسود عنسی واصل جہنم کیا گیا۔ مسلمہ کذاب جنگ میں حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارا گیا، مسلمہ کذاب کی بیوی جو خود بھی دعویٰ نبوت تھی بصرہ بھاگ گئی جہاں وہ مر گئی۔

بحرین و عمان و کند کے علاقوں کے سرداروں نے برگشتہ ہو کر اپنی اپنی بادشاہت کے علم بلند کئے آپ نے ہر ایک کے مقابل افواج مجاہدین روانہ فرما کر تمام برگشتہ لوگوں کی سرکوبی فرمائی اور ان کے قتل سے ملک عرب کو پاک فرمایا اور ان کے دعوائے شاہی کا صاف خاتمہ کر دیا۔

طمع زر و مال کے جنون میں زکوٰۃ کے منکرین کا ایک بڑا گروہ پیدا ہو گیا جو مسلم کہلانے کے باوجود زکوٰۃ کی ادائیگی کا صاف منکر ہو گیا، آپ نے ان کے خلاف بھی برابر جہاد کیا اور برابر زکوٰۃ وصول کی اور انہیں تائب اور احکام زکوٰۃ کے پابند بنایا حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی حیات دنیوی میں حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی جنگ

موتہ میں شہادت کا انتقام لینے ملک شام پر سپہ سالاری حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے مہم روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ گو بعض مخلص ارباب دانش نے مخالف آراء پیش کئے کہ بیک وقت مدعیان نبوت و مرتدین و منکرین زکوٰۃ کے خلاف مہمیں جاری رکھتے ہوئے ملک شام کی طرف مہم بھیجنا بھی مناسب وقت نہیں پایا جاتا ہے، آپ نے کسی کی نہ مانی اور ملک شام کی طرف مہم کو جس کے متعلق حضور سرور کونین ﷺ کا ارشاد مبارک تھا بھیج دی اور یہ مہم حضرت زید رضی اللہ کا خوب انتقام لے کر کامیابی کے ساتھ چالیس دن بعد واپس ہوئی۔

آپ کی بھیجی ہوئے مہموں میں اور خصوصاً مسلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کی مہم میں بہت سے حفاظ قرآن شہید ہونے سے قرآن مجید کے مکمل تحفظ کے ارادہ سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی رائے سے اتفاق فرما کر آپ نے کاتب وحی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے قرآن شریف کی تمام سورتیں اہتمام سے یکجا کر کے اسی ترتیب سے کتاب کی صورت میں لکھوایا جو ترتیب حضور نبی کریم ﷺ کے عہد مبارک میں قرار پائی تھی۔ اسی قرآن شریف کی نقلیں اپنے عہد خلافت میں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کروا کر اور اپنی مہر ثبت فرما کر مختلف بلاد اسلامیہ میں تقسیم فرمایا کہ قرآن مجید ہر جگہ صحیح پڑھا جائے۔

تمام مفسرین کا اجماع ہے کہ سورۃ واللیل آیات شریفہ

وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَذَكَّرُ فِي حَجٍّ وَمَالًا أَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ

نِعْمَةٍ تُجْزَى إِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْأَعْلَى وَلَسَوْفَ يَرْضَى ۝ (پ ۳۰)

آپ کی شان ذیشان میں نازل ہوئی اور یوں اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے آپ کو متقی اور اللہ کی راہ میں مال خرچ کرنے والا اور پاکی چاہنے والا کی سندیں عطا فرمائی ہیں اور سورۃ نور کی بائیسویں آیت مبارکہ

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ

وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْيَتَامَىٰ

بھی آپ کی ذوالفضل والی شان کی گواہ ہے کہ یہ آیت مجیدہ بھی آپ کی خاص شان میں نازل ہوئی جس وقت آپ داخل اسلام ہوئے چالیس ہزار دینار اشرافیوں کے مالک تھے لیکن بہ وقت ہجرت آپ کے پاس صرف پانچ ہزار دینار رہ گئے تھے کہ باقی سب حضور نبی کریم ﷺ پر قربان کر دئے تھے، سات مسلمان غلام لونڈیوں کو جن کو اسلام سے برگشتہ کرانے کی کوشش میں کفار سخت ایذا دیتے تھے آپ نے خرید کر آزاد فرمایا۔ سورۃ آل عمران کی ایک سوانٹھویں ۱۶۹ آیت کریمہ **وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ** بھی آپ کی دانائی و فراست کی شاہد ہے کہ یہ آیت مبارکہ بھی آپ کے اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی شان میں نازل ہوئی کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے حبیب ﷺ کو فرمایا کہ ان اصحاب سے مشورے فرمایا کرو۔

حضور مخیر صادق نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے **لَوْ وَزِنَ إِيْمَانُ أَبِي بَكْرٍ إِيْمَانِ جَمِيعِ أُمَّتِي لَرَجَحَ** یعنی اگر سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایمان کو ساری امت کے ایمان کے ساتھ وزن کیا جائے تو حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا ایمان ہی بھاری پایا جائیے گا۔ آپ کی شان میں اور بہت احادیث بھی ہیں۔

غزوہ تبوک کے لئے جب حضور نبی کریم نے تمام صحابہ سے صدقہ طلب فرمایا تو آپ نے بے دریغ اپنا تمام مال حاضر کر دیا جب آپ ﷺ نے پوچھا کہ اہل و عیال کے لئے کیا چھوڑا ہے تو عرض کیا ان کے لئے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ بس کافی ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے آپ کو اپنا ایک حواری بھی فرمایا تھا اور اپنا ایک وزیر بھی منتخب فرمایا تھا۔ اور ان دس اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم (یعنی اس فہرست کے پہلے دس) جنہیں ان کی دنیوی حیات میں جنت کی بشارت عطا ہوئی اور جو اصحاب عشرہ مبشرہ کے القاب سے مشہور ہیں ان میں آپ پہلے ہیں اور احادیث سے ثابت ہے اور تمام اہل سنت والجماعت کا اس پر اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد آپ افضل ترین بشر ہیں۔

دو سال تین ماہ گیارہ یوم کی خلافت کے بعد ۲۳ جمادی الثانی سن ۱۳ ہجری کو آپ کی وفات بہ عمر تریسٹھ سال ہوئی اور حجرہ اقدس ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں حضور نبی کریم ﷺ کی پشت مبارک پر آپ کی لحد بنائی گئی اور آپ کے جسد اطہر کو دفن کیا گیا آپ کی فضیلت میں کثیر احادیث نبوی بیان فرمائی گئی ہیں۔ آپ کے فضائل و مناقب کے لئے بیسیوں دفاتر چاہئیں یہاں سمندر بے پایا کو کوزہ میں بند کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

(۲) سیدنا ابو حفص عمر فاروق اعظم ابن الخطاب مہاجرؓ

ثانی الخلفاء الراشدین، قدیم الاسلام، آپ سے قبل صرف انتالیس ۳۹ مرد اور گیارہ عورتوں نے اسلام قبول کیا تھا، چھٹے سال نبوت تک آپ کو اسلام اور حضور نبی کریم سے اتنی سخت نفرت تھی اور دشمنی تھی کہ ایک دن ننگی تلوار لئے ہوئے حضور پر نوبہ ﷺ پر حملہ کرنے کی نیت سے روانہ ہوئے، راستہ میں یہ سن کر کہ آپ کی بہن سیدہ فاطمہ بنت خطاب اور بہنوئی سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہما بھی مسلمان ہو گئے ہیں، آپ کا غصہ بھڑکتا گیا پہلے بہن کے گھر چلے وہاں تلاوت قرآن شریف ہو رہی تھی بہن و بہنوئی دونوں نے اسلام کا اقرار کیا تو انہیں خوب مارتی کہ بہنوئی کے سر سے خون جاری ہوا تب آپ کچھ پشیمان ہوئے اور خود قرآن مجید کی تلاوت کے متمنی ہوئے بہن کے اصرار پر کہ ناپاک انسان قرآن شریف کو نہیں چھوسکتا غسل کیا، تو سورۃ طہ آپ کے ہاتھ دی گئی، تلاوت فرمائی ایک ایک حرف دل میں اتر گیا حتیٰ کہ جب لہ الأسماء الحسنى (پ ۱۶) کے الفاظ پر پہنچے تو اسلام کی صداقت کا اقرار فرمایا اور سیدھے دار ارقم میں پہنچے جہاں کفار کے ظلم سے تنگ آ کر حضور نبی کریم ﷺ مع دیگر اصحاب کرام رضی اللہ عنہم جلوہ افروز تھے، وہاں آپ بیعت اسلام سے مشرف

ہوئے جس پر تمام حاضرین نے فرحت سے تشکرِ الہی میں ایک ایسا فلک بوس نعرہ تکبیر لگایا کہ اس وقت کعبہ شریف میں جتنے کفار تھے سب نے سنا اور مرعوب ہوئے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کیوں ہم (حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں چھپ کر نمازیں ادا کریں تشریف فرما ہوں کہ ہم مسجد حرام کعبہ میں نماز ادا کریں اس تجویز پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تمام مسلمانوں کے ساتھ دو صفوں میں مسجد کعبہ شریف تشریف فرما ہوئے، ایک صف کے پیشتر و خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسری کے آگے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ تھے جب یوں اہل اسلام داخل بیت الحرام کعبہ ہوئے تو کفار پر مردنی چھا گئی اس روز سے مسلمان کعبۃ اللہ شریف میں علانیہ نمازیں پڑھنے لگے اور طواف بیت اللہ شریف بھی کرنے لگے۔

آپ کی والدہ حمہ بنت ہاشم بن مغیرہ چچیری بہن تھیں سردار کفار ابو جہل بن ہشام بن مغیرہ کی، آپ جلیل المرتبہ اشراف قریش تھے، جب کسی قبیلہ سے جنگ یا کوئی معاہدہ وغیرہ ہوتا تو سفارت قریش کی خدمت آپ کے خاندان میں تھی، آپ کا قد طویل تھا آپ بڑے بہادر مشہور تھے۔ جانب مدینہ منورہ علانیہ ہجرت کرنے والے اہل مکہ مکرمہ میں آپ کا شمار اولین میں ہے۔ آپ سے قبل تمام اہل مکہ مکرمہ نے چھپ کر ہجرت کی تھی۔ آپ نے علی الاعلان ہجرت کی ہجرت کے دن کندھے پر کمان چڑھائے اور پشت پر تیروں کا گچھالئے ہوئے مسجد حرام میں کفار قریش کے مجمع میں تشریف لے گئے طواف کعبہ شریف کیا، مقام ابراہیم پر نماز ادا کی اور پکار کر اعلان کیا کہ آج جو اپنے آپ کو اپنی والدہ سے دائمی جدائی چاہتا ہے اور اپنی بیوی کو بیوہ اور اولاد کو یتیم کرنا چاہتا ہے وہ اس وادی مقدس کے پیچھے مجھ سے ملے کفار اس اعلان سے بہت ہیبت زدہ ہوئے اور کسی کو جرأت نہ ہوئی کہ آپ کو روکے یا آپ کا تعاقب کر سکے۔

آپ بدر اور دوسرے تمام معرکوں میں ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہے بیعت رضوان میں بھی شرکت کا شرف آپ کو حاصل ہوا آپ اُحد اور حنین کے ثابت قدم

صحابہ کرام سے ہیں آنحضور ﷺ کے منتخب و مقرر فرمودہ بارہ ۱۲ حواریوں اور چودہ ۱۴ اوزیروں میں آپ ایک ہیں آپ کی کنیت آپ کی محترم صاحبزادی سیدہ حفصہ علیہ السلام کے نام نامی سے ہے، سیدہ حفصہ علیہا السلام کو زوجۃ النبی ﷺ اور ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا اور آپ عشرہ مبشرہ کے معزز ترین اصحاب سے ایک ہیں۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض الموت کے بستر پر جلیل المرتبہ مہاجرین و انصار اصحاب النبی ﷺ سے مشورہ فرمانے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو اپنا جانشین خلفہ دوئم تحریراً مقرر فرمایا تحریر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے لکھوائی اور اپنی مہر ثبت فرمائی اور سیدنا عثمان کو ہدایت کے ساتھ مسجد نبوی بھیجا کہ مجمع صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس تحریر پر سب کی بیعت لیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا تمام صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے آپ کو بالاتفاق خلیفہ تسلیم کیا اور بیعت کی دس سال چھ ماہ چھ دن آپ کی خلافت رہی، ۲۷ ذی الحجہ ۲۳ ہجری یوم چہار شنبہ فجر کی نماز کے وقت مسجد نبوی میں آپ صفوں کو سیدھا فرما رہے تھے کہ امیر کوفہ حضرت مغرہ رضی اللہ عنہ کا مجوسی غلام ابولولو فیروز نامی جو اہل مدینہ منورہ کو صنعتی تعلیم دینے کو بھیجا گیا تھا زہر آلود خنجر سے آپ کے شانہ اور شکم پر وار کئے جس سے آنتیں کٹ گئیں اور آپ اللہ اکبر کے نعرہ کے ساتھ گر گئے اور شب جمعہ یکم محرم ۲۴ ہجری کو اس دار فانی سے کوچ فرمایا۔ آپ کی عمر شریف تریسٹھ سال تھی۔

ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی اجازت سے جو بستر مرگ پر بھی لی گئی اور آپ کے حسب ہدایت بعد وصال مکرر کر لی گئی آپ کی لحد حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے حجرہ اقدس میں جہاں حضور انور ﷺ اور سیدنا ابو صدیق رضی اللہ عنہ کے اجساد اطہار و اقدس سپرد خاک تھے پشت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر بنائی گئی اپنے حجرہ انور میں اجازت دفن عطا فرمائی ہوئی سیدہ ام المومنین علیہا السلام نے فرمایا کہ خود میری آرزو تھی کہ اس حجرہ میں میرا دفن ہو، مگر اپنی ذاتی تمنا پر اس جلیل المرتبہ امیر المومنین کی خواہش کو بہ خوشی بہ رضا و رغبت ترجیح دیتی ہوں۔

آپ نے اپنے بستر مرگ پر اپنے بہنوئی حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے باقی چھ زندہ اصحاب عشرہ مبشرہ کو نامزد فرمایا کہ وہ باہم خود میں سے کسی ایک کا انتخاب فرمائیں کہ وہ آپ کا جانشین ہو اور اپنے فاضل و قابل فرزند حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بھی خلیفہ کے انتخاب میں رائے دینے کو مقرر فرمایا مگر اس تاکید کے ساتھ کہ وہ خود خلیفہ منتخب نہ ہوں، چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ کے جانشین خلیفہ سوم منتخب ہوئے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا ساڑھے دس سالہ عہد خلافت اسلام کا زرین ترین زمانہ گذرا ہے، آپ کی دانش سے ایسے فتوحات حاصل ہوئے کہ عقل دنگ ہوتی ہے۔ ممالک شام و اردن (بمع بیت المقدس) و عراق و فارس و مصر آپ کے ایام میں فتح ہوئے اور تمام ممالک میں اسلام پھیل گیا نماز تراویح باجماعت کا حکم آپ نے جاری فرمایا اور نماز جنازہ میں چار تکبیرات پر اکتفا کا حکم بھی آپ نے صادر فرمایا کہ اس سے قبل حسب رتبہ متونی پانچ یا چھ یا سات تکبیرات سے نماز ہوتی تھی ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں مسجد نبوی کو (علیٰ صاحبہما افضل واکمل التحیة والصلوة والسلام) زیتون کے چراغوں اور مشعلوں سے آپ منور فرماتے تھے۔ سالہائے ہجری کا رواج بھی آپ ہی نے قائم فرمایا۔

آپ کی دو کرامات جلیہ مشہور تاریخی واقعات (۱) ملک مصر کے بڑے دریا نیل نامی آپ کے عہد خلافت میں ایک بار خشک ہو گیا، مصر کے قبیلوں نے چاہا تھا کہ قدیم دستور کے مطابق ایک سچی سجائی کنواری لڑکی کو دریا کی بھینٹ چڑھائیں اور ڈبوئیں تاکہ دریا جاری ہو جائے، امیر مصر حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے انہیں ایک عجیب مضمون کی چٹھی دریائے نیل کے نام یوں تحریر فرمائی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

من جانب عمر اللہ کے بندہ کے بنام دریائے نیل۔

”اے نیل اگر تو اپنی طرف سے رواں رہتا ہے تو ہرگز نہ چل اگر تیری

روانی بہ حکم الہی ہے تو میری درخواست ہے اس وحدہ لاشریک قہار سے کہ وہ تجھ کو جاری کر دے۔“

یہ چٹھی حسب ہدایت مبارک دریا میں ڈال دی گئی دوسری صبح سے قبل یکا یک دریا میں بے پناہ سیل جاری ہو گیا اور ایک بے گناہ جان کی بھینٹ چڑھانے کی بدترین وحرام رسم آپ کی کرامت باہرہ سے ختم ہو گئی۔

(۲) ۲۱ ہجری میں آپ نے مدینہ منورہ سے قریباً ہزار میل دور ملک نہاوند میں حضرت ساریہ رضی اللہ عنہا کی سرداری میں ایک مہم روانہ فرمائی تھی، ایک خطبہ جمعہ کے درمیان یکا یک آپ نے زور سے تین بار پکارا یا ساریہ للجبل اور ہاتھ بھی بطور اشارہ ادھر کیا سب نمازی حیران کہ آج امیر المؤمنین کو کیا ہوا ایک ماہ بعد اس لڑائی کی فتح کا بشیر جب حاضر مدینہ منورہ ہوا تو کہا کہ فلاں جمعہ کو سخت جنگ کے درمیان یکا یک ہم نے امیر المؤمنین کی بلند پکار تین بار سنی یا ساریہ للجبل اور جبل کی طرف نظر کی جو ہماری پشت پر تھا تو دشمن کی فوج کا ایک حصہ اس طرف سے آتا ہوا پایا تب ہم نے فوراً جبل کی طرف بھی توجہ کی ورنہ دونوں جانب سے گھر کر شکست پانے کا بڑا امکان تھا۔ الحمد للہ اس روز ہم نے دشمن کو دونوں جانب خوب شکست فاش دی اور جلیل الشان فتح سے نوازے گئے۔

زہد و تقویٰ آپ کا بے مثال تھا بیت المال سے اپنی تنخواہ صرف اتنی لیتے تھے کہ دو جوڑے کپڑے ایک سرما کے لئے ایک گرما کے لئے بن سکیں اور اپنا اور اپنے عیال کا خرچہ اتنا لیتے تھے کہ ایک متوسط الحال قریشی مرد کے لئے کافی ہو اور وہ حج یا عمرہ بھی کر سکے، آپ کے لباس میں پیوند ہوتے تھے، ایک وقت آپ کے سامنے گھی میں پکا ہوا گوشت رکھا گیا تو یہ فرماتے ہوئے کھانے سے انکار کیا کہ گھی خود ایک سالن ہے اور گوشت ایک سالن ہے عمر کے لئے بہ یک وقت دو سالن کھانا حلال نہیں، ۷۱ ہجری میں آپ کے ایام خلافت میں قحط ہوا تو گھی اور گوشت دونوں کا استعمال ترک کر دیا اور صرف سرکہ اور زیتون کے تیل پر اکتفا فرماتے تھے۔ جب کبھی سفر فرماتے تو ایک منزل تک آپ

اونٹ پر سفر فرماتے اور دوسری منزل تک غلام بٹھا کر اونٹ کی ٹکیل اپنے دست مبارک میں لیتے جب بیت المقدس کے دروازہ کی کنجیاں انصاری کے اسقف اعظم سے لینے کو آپ کو خود تشریف فرمانا ہوا تو سفر اس طرح طے ہوا اور اتفاقاً آخری منزل میں غلام کی سواری کی باری آئی، غلام نے منت سے ہاتھ جوڑ کر عرض کیا ”یا امیر المؤمنین! شوکت اسلام کے لئے چاہئے کہ اب آپ سوار ہوں آپ نہ مانے یوں آپ کا داخل بیت المقدس ہوتے ہوئے دیکھنا انصاری کے لئے ہیبت و رعب کا باعث ہوا۔

کئی احادیث شریف آپ کے فضائل کی شاہد ہیں، مشتے نمونہ از خرر وارے یہاں تین درج کئے جاتے ہیں:

(۱) فرمایا ہے حضور خاتم النبیین رسول ﷺ یہ کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا، لیکن مجھ پر نبوت ختم فرمائی گئی ہے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں، (۲) حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شیطان عمر سے ڈرتا ہے اور بھاگتا ہے۔ (۳) حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے تحقیق اللہ تعالیٰ نے عمر کی زبان اور دل میں حق رکھا ہے۔

قرآن شریف میں متعدد آیہ مبارکہ آپ کی رائے کے موافق نازل ہوئیں مثلاً (۱) مقام ابراہیم کو مصلے بنانا، (۲) جنگ بدر کے قیدیوں کے متعلق آپ کی رائے سے موافقت الہی ہونا، (۳) سورۃ تحریم میں آپ کی رائے کے مطابق حضور نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات علیہا السلام کو تنبیہی ہدایات، (۴) نشہ حرام کئے جانا (۵) کفار و منافقین کے جنازوں پر نماز پڑھنے کی ممانعت۔ (۶) قصہ افک میں آپ نے حضور سید العالمین سے سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے متعلق عرض کیا ”سُبْحٰنَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيْمٌ“ (پ ۱۸) بعد ان ہی کلمات کی سورۃ نور کی سولہویں آیت مبارکہ نازل ہوئی، (۷) رمضان شریف کی راتوں میں جماع حرام تھا لیکن آپ کی مرضی کے مطابق اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے وہ حلال کر دیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

جس کمال قوت اور حسن تدبیر و سیاست اور بہترین عقل و فراست اور بے مثال عدالت کے ساتھ آپ نے مسند خلافت کو زینت بخشی اس کی نظیر زمانہ قبل میں یا عصر مابعد میں روئے زمین کے کسی ملک کی تاریخ میں آج تک نہیں پائی جاتی کوئی خلیفہ کوئی بادشاہ کوئی شہنشاہ کوئی صدر جمہوریت آپ کی نظیر نہیں ہوئی بلکہ جن بادشاہوں یا حاکموں نے آپ کے مبارک نقش قدم پر چلنے کی کچھ کوشش کی انہوں نے اسی قدر فروح پایا کہ جتنی کوشش کی تھی۔

اسلام کی خدمت میں آپ کے جلیل کارناموں کے مفصل بیان کے لئے بہت دفاتر چاہئیں۔ اس مختصر تالیف میں آپ کے مناقب والا مراتب کا ایک لاکھواں حصہ بھی بیان کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

(۳) سیدنا عثمان بن عفان مہاجرؓ

ابو عبد اللہ اور ابو عمر آپ کی کنیتیں تھیں، آپ فرزند ارجمند ہیں عفان ابن عاص ابن امیہ ابن عبد شمس ابن عبد مناف کے اس طرح پانچویں پشت میں آپ کا نصب حضور نبی کریم ﷺ کے نسب اطہر سے جا ملتا ہے لیکن آپ کی نانی ام یکم بیضاء حضور انور ﷺ کے دادا عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں اور آنحضور ﷺ کے والد امجد سیدنا عبد اللہ کے ساتھ تو ام پیدا ہوئی تھیں یوں سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کے پھوپھی سے ہمشیر زادے تھے، آپ عالم الفیل سے چھ سال بعد پیدا ہوئے آپ مردوں میں سادتنا ابو بکر و علی وزید ابن حارث کے بعد چوتھے مسلمان مرد ہیں اور حضور رسول کریم نے اپنی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کا نکاح آپ سے قبل نبوت ہی فرمایا تھا معرکہ بدر کے وقت حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی تیمارداری کے لئے ٹھہرنے کا حکم فرمایا سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی

وفات ہی کے دن جو فتح بدر سے تیسرا دن تھا حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ فتح کی بشارت سنانے داخل مدینہ منورہ ہوئے تھے، اس لئے حضور سالارِ اعظم مجاہدین بدر صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بھی بدریوں میں شمار فرمایا اور مالِ غنیمت میں سے حصہ دیا، اس کے علاوہ غزوہ ذات الرفاع و غزوہ عطفان کے موقعوں پر حضور تاجدار کو نین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا نائب و خلیفہ بنا کر مدینہ منورہ میں چھوڑا تھا باقی تمام معرکوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ ہم رکاب رہے، بیعت رضوان کے موقع پر بحیثیت سفیر مکہ معظمہ بھیجے گئے تھے اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بیعت کرنے والوں میں شمار فرماتے ہوئے اپنا بایاں ہاتھ دائیں ہاتھ میں رکھ کر فرمایا یہ عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ہے جو بیعت کر رہا ہے۔

آپ قریش میں بہت عزت و حرمت و ثروت والے تھے، اسلام قبول فرمانے پر آپ کے چچا حکم ابن العاص نے آپ کو سخت تکالیف دیں کہ آپ اسلام چھوڑ دیں کھجور کی صف میں آپ کو لپیٹ کر باندھتا اور نیچے سے دھواں پہنچاتا لیکن آپ ثابت قدم رہے، تمام صحابہ کرام میں پہلے آپ نے مع اپنی اہلیہ مطہرہ ملک حبش کی طرف ہجرت فرمائی اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ منورہ کو ہجرت کے بعد آپ نے مدینہ منورہ کی ہجرت اختیار فرمائی، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کے انتقال کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی دوسری لختِ جگر سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو آپ کے نکاح میں دیا اس وجہ سے کہ کسی نبی کی دو بیٹیاں ایک مرد سے بیاہی نہیں گئیں آپ کا لقب ذوالنورین ہوا آپ بہت خوبصورت تھے اور طاقتور اور کثیر الحیاء تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنا ایک وزیر بھی مقرر فرمایا اور ایک حواری بھی جنت کی بشارت پائے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے دس اصحاب کبار میں آپ بھی ایک ہیں خلیفہ ثانی سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کے بسترِ مرگ پر فرمائے ہوئے ارشاد پر اس وقت جو بقید حیات دوسرے سات اصحاب عشرہ مبشرہ تھے ان میں سیدنا خلیفہ ثانی کے بہنوئی سعید بن زید رضی اللہ عنہ کے علاوہ باقی چھ کے باہم مشورہ سے آپ کو خلیفہ سوم انتخاب فرمایا۔ آپ کی خلافتِ غرہ محرم ۲۴ ہجری سے

۷ اذوالحجہ ۳۵ ہجری تک رہی کہ اس روز آپ کو جام شہادت نصیب ہوا۔
 آپ بڑے صاحب ایثار و سخاوت تھے، غزوہ تبوک کے لئے جب تیاری کا حکم
 صادر ہوا تو آپ نے ایک ہزار دینار (اشرفیاں) تین سواونٹ ساڑھے نو سو نچر اور
 پچاس گھوڑے مع ساز و سامان کے پیش کئے مدینہ منورہ میں جب مسلمانوں کے لئے
 پانی کی قلت اور تکلیف ہوئی تو بئیر رومہ نامی کنواں یہودیوں سے بیس ہزار درہم پر
 خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا یہ کنواں آج تک پانی سے لبالب بھر رہتا ہے
 اور وقف حرم شریف میں داخل ہے اس کنویں سے بہت وسیع قطعہ زمین سیراب
 ہوتا ہے۔ اپنے ایام خلافت میں آپ نے مسجد نبوی کی کچی عمارت کو شہید فرما کر توسیع
 کے ساتھ نئی پختہ خوبصورت عمارت بنوائی جس پر پختہ لکڑی کی چھت ڈالی اور بجائے
 گارے کے لوہا وسیسہ استعمال فرمایا ایام تعمیر عمارت میں دن کو روزہ رکھتے ہوئے اور
 راتیں نمازوں میں گزارتے ہوئے خود بھی معماروں میں مل کر تعمیر میں کام کرتے
 تھے۔ بقیع شریف کو وسیع فرمانے حش کو کب نامی متصل باغ خرید کر داخل بقیع فرمایا،
 مختلف بلاد اسلامیہ میں مختلف قرأت سے قرآن مجید پڑھا جانے لگا، تو آپ نے سیدنا
 ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایام میں جمع کردہ صحیح قرآن شریف جو ام المومنین سیدہ حفصہ
 علیہا السلام کے پاس محفوظ تھا اس کی صحیح نقلیں لکھوا کر اپنی مہر خلافت ثبت فرما کر مختلف
 بلاد اسلامیہ میں روانہ فرمایا۔

آپ کے عہد خلافت میں باقی حصہ مملکت فارس فتح ہو کر مجوسی سلطنت فارس کا
 خاتمہ ہوا اور وسط ایشیا اور افریقہ کے کئی ممالک بھی فتح ہوئے۔ جزیرہ قبرس اور سواحلی
 بلاد روم بھی فتح ہوئے۔

آپ کا کاتب آپ کا چچا زاد بھائی مروان بن حکم تھا اس نے آپ کی مہر چوری
 سے ثبت کر کے والی مصر حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح رضی اللہ عنہ کے نام ایک
 جھوٹا حکم بھیجا کہ ان کی جگہ ایک نئے والی مصر مقرر فرما کر حضرت محمد بن ابوبکر رضی اللہ

عنہما جو بھیجے گئے ہیں وہ داخل ملک مصر ہوتے ہی بمع ان کے رفقا کے فوراً قتل کر دیئے جائیں یہ جعلی نامہ پکڑا گیا اس پر بعض صحابہ کرام اور نو جوان تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین نے آپ سے درخواست کی کہ مروان ان کے حوالہ کیا جائے، مروان چھپ گیا، سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے اختیارات خلافت کے تحت دوسروں کو مردان کے مقدمہ کی اجازت نہ دی، اس پر بعض ناعاقبت اندیشوں نے بغاوت کی پہلے آپ کے دولت کدہ کا محاصرہ کیا بعد ازاں بازو سے دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے اور یوم جمعہ ۷ اذوالحجہ ۵۳ ہجری کو جب آپ کی عمر شریف بیسی ۸۲ سال کی تھی آپ کو شہید کیا، وقت شہادت آپ تلاوت قرآن مجید فرما رہے تھے، وہ قرآن پاک آپ کے خون ناحق سے رنگا گیا وہ قرآن مجید تا حال قسطنطنیہ کے سرکاری کتب خانہ میں محفوظ ہے۔

(۴) سیدنا علی ابن ابی طالب مہاجر کرم اللہ وجہہ الکریم

چوتھے خلیفہ راشد، عشرہ مبشرہ کے یعنی اپنی زندگی میں جنت کی بشارت پائے ہوئے دس محترم صحابہ کرام سے ایک آپ بھی ہیں اور سابقین اولین سے ہیں، آپ نے سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ سے قبل یا فوراً بعد جب کہ آپ کی عمر شریف بارہ سال تھی اسلام قبول فرمایا، آپ سیدۃ النساء العالمین فاطمہ الزہراء علیہا السلام بنت حضور رسول اللہ ﷺ کے زوج محترم اور اس طرح داماد مکرم حضور نبی کریم ﷺ ہوئے اور آپ نبی کریم ﷺ کے چچیرے بھائی بھی تھے۔ آپ کی پرورش و تعلیم و تربیت آنحضرت ﷺ کی زیر نگرانی ہوئی، ابولاحس، ابوتراب اور ابوریحانین آپ کی کنتھیں ہیں۔ آپ بڑے ذکی و فہیم تھے اور فصیح و بلیغ اور مدلل خطیب و عالم بھی تھے، عہد اقدس حضور نبی کریم ﷺ میں تمام قرآن مجید حفظ فرما کر آنحضرت ﷺ کو سنانے والے صحابہ کرام میں آپ بھی ایک ہیں حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کی ثناء میں آپ کو علم کا دروازہ فرمایا، بہادر ترین صحابہ

کرام کی صف اول میں آپ کا شمار بے گمان ہے۔ حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت شب آپ بے خوف خطر تنہا آنحضرت ﷺ کے بستر پر برہنہ تلوار لئے ہوئے حملہ آور دشمن قریش سے گھیرے گئے ہوئے مکان میں چین سے آرام فرما رہے تھے، سواغزوہ تبوک کے جب حضور سرور کائنات ﷺ نے آپ کو اپنا نائب و خلیفہ بنا کر مدینہ منورہ میں یہ فرماتے ہوئے چھوڑا کہ تم میرے حق میں ایسے ہو جیسے ہارون تھے موسیٰ کے حق میں (علیہما السلام) لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا، آپ نے تمام غزوات میں اور بیعت الرضوان کے موقع پر ہم رکاب حضور رسول کریم ﷺ رہنے کا شرف حاصل فرمایا، بدر کی لڑائی کے آغاز میں جب قریشی سرداروں نے مبارز طلب کیا آپ نے طاقتور نوجوان ولید بن عتبہ کا پہلے مقابلہ کیا اور اس کو واصل جہنم کر کے عتبہ بن ربیعہ کی طرف مع اپنے چچا سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے توجہ فرمائی اور اس کو بھی تیغ بے دریغ کیا، جنگ احد میں آپ نے سات بہادر نامور کفار کو قتل کیا اور خود سولہ زخموں سے چور ہوئے جنگ خندق میں مشہور آفاق قریشی جنگجو عمرو بن عبدو کے مبارز طلبی پر اس کافر کا مقابلہ کیا اور اس کو واصل جہنم کیا جنگ خیبر میں عین سخت لڑائی کے درمیان جب آپ کا ڈھال ٹوٹ گیا تو فوراً لپک کر آپ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اتنا وزنی تھا کہ بعد قلعہ خیبر کے خندق کے پل پر ڈالنے کے لئے سات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اس کو بہ مشکل اٹھا سکے۔ فتح خیبر سے قبل کی رات حضور سید الکونین ﷺ نے فرمایا کہ کل میں علم اس کے ہاتھ دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے اور اللہ اور رسول دونوں کا پیارا ہے۔ اور اس کے ہاتھ پر فتح بھی ہوگی، دوسری فجر حضور انور ﷺ نے علم عطا فرمانے کے لئے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو طلب فرمایا تو دیکھا کہ آنکھیں آشوب ہو گئیں ہیں، اور آنکھوں سے پانی جاری ہے۔ اور بہ مشکل کھلتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے اپنا لعاب دہن مبارک اپنے دست مبارک سے آنکھوں پر پھیرا اور علم عطا فرمایا۔ آنکھیں فوراً تندرست ہو گئیں۔ خیبر یہودیوں کا سالار اعظم مرہب آپ کی تلوار سے قتل ہوا اور قلعہ

خیبر اس روز فتح ہوا تمام غزوات میں آپ سے حیرت انگیز شجاعت کے کارنامے ظاہر ہوتے رہے حتیٰ کہ اسد اللہ الغالب آپ کا لقب مشہور ہوا۔

جب نبی کریم ﷺ نے اپنی پیاری صاحبزادی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا نکاح ۳ ہجری میں آپ سے کیا تو نبی کریم ﷺ نے اپنی پیاری جگر گوشہ صاحبزادی رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میں نے تمہارا نکاح اپنی قوم کے بہترین مرد سے کیا ہے، وہ دنیا میں بھی سردار ہے اور عاقبت میں بھی سردار ہوگا، حضور نبی کریم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا ”میں جس کا پیارا ہوں علی بھی اس کے پیارے ہیں“ اور یوں دعا فرمائی ”یا اللہ جو علی کو دوست رکھے تو اس کو دوست رکھو“ اور جو ان سے دشمنی کرے تو اس کو دشمن رکھ“ ایک سوال کے جواب میں کہ حضور رسول مکرّم ﷺ کو سب سے زیادہ پیارا کون تھا ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام نے فرمایا سیدہ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) پھر سائل نے دریافت کیا کہ مردوں میں کون سب سے زیادہ پیارا تھا تو ام المومنین علیہا السلام نے فرمایا ”ان کے شوہر علی“ (رضی اللہ عنہ) الغرض آپ کی شان والا شان میں کثیر احادیث شریفہ میں:

آپ کا زہد و تقویٰ بے مثال تھا ایک وقت آپ نے تین درہم میں ایک کرتہ خریدا اور زیب تن فرما کر حمد الہی بجلائے کہ یہ لباسِ فاخرہ ہے ایک دفعہ آپ کے برادرِ مکرم سیدنا عقیل رضی عنہ نے مقروض حالت میں حاضر ہو کر بیت المال سے امداد طلب کی آپ نے بیت المال سے مدد کرنے سے صاف انکار کیا اور فرمایا جب میرا وظیفہ ملے گا اس میں سے نصف آپ کو دوں گا، آپ کی چادر مبارک میں پیوند ہوتے تھے آپ کثرت سے نمازیں پڑھنے والے اور کثرت سے روزے رکھنے والے تھے، جنگِ سفین کے موقع پر آپ کا زرہ گم ہو گیا جو بعد میں کوفہ کے ایک یہودی کے پاس پایا گیا بجائے اس کے کہ آپ اس سے فوراً چھین لیتے یا خود اس کو سزا دیتے آپ نے اپنے مقرر فرمودہ قاضی کے پاس فریاد کی، یہودی نے قاضی سے کہا کہ یہ زرہ میری ہے۔ امیر المومنین جو مدعی ہیں ثبوت پیش کریں کہ یہ ان کی زرہ ہے آپ نے اپنے صاحبزادے سیدنا حسن

رضی اللہ عنہ کو اور اپنے غلام قنبر نامی کو شہادت کیلئے پیش کیا۔ قاضی نے کہا کہ فرزند کی گواہی والد کے حق میں اور غلام کی گواہی آقا کے حق میں قبول نہیں کی جاسکتی اور فیصلہ آپ کے خلاف دیا۔ جس کو آپ نے خاموشی سے قبول فرمایا، لیکن اس واقعہ کا اثر یہودی پر خوب ہوا کہ امیر المومنین نے ایک عام شخص کی مانند اپنے آپ کو قاضی کے سامنے فریادی کی حیثیت سے پیش کیا اور جب قاضی نے ان کے برخلاف فیصلہ کیا تو آپ نے برضا قبول فرمایا، دین برحق ہی میں ایسا ہو سکتا ہے اور پھر اقرار کیا کہ یہ زرہ خاص امیر المومنین کی ہے اور آپ کی خدمت میں پیش کرتے ہوئے توبہ کی اور داخل اسلام ہوا۔

خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد تمام مہاجرین و انصار کبار و صغار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپ کو خلیفہ مانا اور تمام بلاد اسلامیہ میں بھی آپ کی خلافت مانی گئی اور سب نے بیعت کی علاوہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے جو اس وقت والی دمشق تھے، ان کا مطالبہ تھا کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے قاتلوں سے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ پہلے قصاص لیں تو آپ کی بیعت کریں گے چونکہ حقیقی قاتلوں کا علم نہ تھا اس لئے آپ نے کئی پیام بھیجے کہ کوئی دعویٰ کرے اور شہادت پیش کرے تاکہ انصاف کیا جائے، مگر یہ نہ ہوا، آپ نے بجائے مدنیہ منورہ کو دار الخلافہ مقرر فرمایا، اسی مسئلہ قصاص قاتلان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر ام المومنین کے ساتھ لئے ہوئے سیدنا زبیر بن العوام اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم بیس ہزار کی فوج کے ساتھ سامنے آئے لیکن حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے پہلے ملاقات فرما کر شرعی نقطہ نظر پیش کیا تو وہ واپس ہو گئے، سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئے تو راہ میں ایک تیر آگیا اور وہ وہیں جاں بحق ہو گئے، یہ تیر مروان بنی کمان سے نکلا تھا مروان نے اس گمان سے آپ پر تیر مارا کہ شاید آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے صلح کر لیں گے۔ اس کے بعد غلط فہمیوں سے طرفین کے لشکریوں میں خونریز جنگ چھڑ گئی اور طرفین کے جملہ انیس ہزار مقتول ہوئے اور یہ لڑائی جنگ جمل کے نام سے

مشہور ہوئی ہے، اس واقعہ کے بعد سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ نماز میں مشغول تھے کہ عبد اللہ بن جرموز نامی شقی نے آپ کا سرتن سے جدا کر دیا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بعد ازاں بڑے اہتمام سے رخصت فرمایا، کچھ منزل تک سیدہ ام المومنین کے ہم رکاب ان کی حفاظت کے لئے خود بھی تشریف لے گئے۔

بعد ازاں سیدنا علی رضی اللہ عنہ دشمن کی جانب روانہ ہونے کی تیاری میں تھے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے بیعت لیں یا جہاد کریں کہ ۷ ارمضان المبارک ۴۰ ہجری کو یوم غزوہ بدر تھا، فجر کے وقت جب آپ نماز کے لئے داخل مسجد کوفہ ہو رہے تھے تو اس امت کے شقی ترین ظالم عبدالرحمن ابن بلجم نے ایک زہر آلود خنجر سے آپ پر وار کئے بہ عمر پینسٹھ (۶۵) سال شب یک شنبہ ۱۹ رمضان المبارک ۴۰ ہجری کو اس عالم فانی سے آپ جانب فردوس بریں تشریف فرما ہوئے۔ آپ کی خلافت کی مدت چار سال نو ماہ اور دو یوم تھی۔

(۵) سیدنا طلحہ بن عبید اللہ مہاجرؓ

ابو محمد آپ کی کنیت تھی سابقین اولین میں سے ہیں، آپ گیارہویں یا بقول دیگر اٹھارویں اسلام لانے والے ہیں زندگی میں جنت کی بشارت پائے ہوئے عشرہ مبشرہ کے القاب کے موصوف دس صحابہ کرام میں آپ بھی ہیں۔ اور حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے نامزد فرمائے ہوئے بارہ ۱۲ حواریوں سے ایک ہیں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے جانشین کے انتخاب کے لئے جو اصحاب مقرر فرمائے ان میں سے بھی آپ ایک ہیں آپ ہمزلف محترم تھے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی چار بیویوں کے رشتہ سے یعنی آپ کی زوجہ مکرمہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہمشیرہ تھیں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی آپ کی ایک زوجہ مکرمہ سیدہ حمنہ رضی اللہ عنہا ہمشیرہ تھیں ام المومنین سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی، آپ کی ایک اور زوجہ محترمہ سیدہ فرعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہن

تھیں ام المومنین سیدہ ام حبیبہ علیہا السلام کی اور ایک روجہ مکرمہ سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا بہن تھیں ام المومنین سیدہ ام سلمہ علیہا السلام کی، یہ سب رشتے غزوہ احد کے بعد ہوئے۔ آپ دولت مند اور بڑے مخیر تھے، طلحہ الخیر، طلحہ الجود و طلحہ الفیاض کے لقب سے پکارے جاتے تھے معرکہ بدر کے لئے اسلامی لشکر روانہ ہونے کے بعد حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کو اور سیدنا سعید بن زید مہاجر رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لانے ملک شام کے راستہ کی طرف روانہ فرمایا اور لڑائی کے بعد دونوں حضرات کو شاملین جنگ میں شمار فرما کر مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا، آپ نے جنگ احد میں بھی شمولیت فرمائی اور حضور رسول اکرم ﷺ کے تحفظ کے لئے دشمن کے متعدد تیروں کو اپنے ہاتھ پر روکتے رہے حتیٰ کہ زخموں کے اثر سے وہ ہاتھ تمام عمر کے لئے شل ہو گیا۔ جس پر حضور انور ﷺ سے بشارت پائی کہ طلحہ نے جنت واجب کر لی۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے مطالبہ قصاص قاتلان سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے آپ سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے ساتھ کوفہ کی جانب مع تیس ہزار مجاہدین کے لشکر کے روانہ ہوئے، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور سیدنا زبیر رضی اللہ عنہ کو فہمائش مسئلہ قصاص کے لئے طلب فرمایا، آپ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی طرف تشریف فرما ہو رہے تھے کہ آہی کے لشکر سے مروان نے آپ پر تیر چلایا کہ آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک نہ پہنچ سکیں کہ مبادا صلح کر لیں، تیر سے آپ کی رگ حیات کٹ گئی اور خون جاری ہو کر آپ بہ عمر چونسٹھ سال ۱۰ ماہ جمادی الاول ۳۶ ہجری میں واصل بحق ہوئے انتقال سے چند لمحہ پہلے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ایک لشکری سے کہا کہ یہ میری بیعت سیدنا علی رضی اللہ عنہ تک پہنچا دو۔ جب اس لشکری نے امیر المومنین برحق سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو یہ واقعہ سنایا تو آپ نے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاٰجِعُوْنَ پڑھ کر فرمایا ”سچ فرمایا میرے آقا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا ہے کہ طلحہ دنیا سے نہ جائیں گے جب تک میری (یعنی علی رضی اللہ عنہ کی) بیعت ان کی گردن میں نہ ہوگی۔

(۶) سیدنا زبیر بن عوام مہاجرؓ

ابو عبد اللہ آپ کی کنیت تھی، سابقین اولین سے ہیں حضور رسول کریم ﷺ کی پھوپھی سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے صاحبزادے جلیل المرتبہ صحابی، آپ بھی عشرہ مبشرہ کے دس اصحاب کبار سے ایک ہیں اور سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے انتخاب خلیفہ جن اصحاب کرام کے مشورہ پر چھوڑا ان میں سے بھی آپ ایک ہیں، آپ کو حضور انور ﷺ نے اپنا ایک حواری بھی فرمایا تھا۔ آپ نے جب اسلام قبول فرمایا، عمر شریف پندرہ سال تھی آپ بڑے دراز قد تھے، جب کسی جانور پر سوار ہوتے تو آپ کے پاؤں زمین سے لگتے، جنگ بدر کے دن آپ کے سر پر چمکتا ہوا زرد عمامہ تھا حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ملائکہ کا نزول زبیر رضی اللہ عنہ کی علامت پر ہو رہا ہے۔ معرکہ بدر میں آپ کے کندھے پر ایک ایسا گہرا زخم لگا کہ تندرست ہونے کے بعد بھی اس زخم کی جگہ ایک سوراخ رہ گیا تھا جس میں انگلی داخل ہو سکتی تھی، آپ کی ایسی زخمی حالت میں سرتاپا لوہے کے خود اور بکتر میں ڈھکا ہوا مکہ مکرمہ کا مشہور و معروف جنگجو پہلوان ابو کرش نامی نے آپ سے مبارز طلب کیا، باوجود سخت درد و کرب کے آپ اس کی جانب متوجہ ہوئے اور اس کے ہنرمند واروں سے بچتے ہوئے اپنی برچھی اس کی آنکھ میں اتنی قوت سے جھونکی کہ سر کی کھوپڑی میں جا کر دھنس گئی اور ابو کرش کراہتا ہوا گر پڑا اس کی لاش پر چڑھ کر پوری طاقت سے جب آپ نے اپنی برچھی واپس کھینچی تو اس کا پھل مڑ کر باہر نکلا، بدر کے بعد احد اور تمام دیگر غزوات میں اور بیعت الرضوان کے موقع پر بھی آپ ہم رکاب حضور ﷺ رہے، احد کی جنگ میں اور بنی قریظہ کے محاصرہ کے وقت بھی حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو تیر چلانے پر ان پیارے الفاظ میں ارشاد فرمایا تھا ”اے زبیر! دشمن پر تیر پھینک میرے ماں باپ تجھ پر قربان“

حضور سرور کائنات ﷺ کے بعد جنگ یرموک اور فتح مصر میں بھی آپ کی شرکت با عظمت و سعادت رہی، جنگ جمل میں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کے ساتھ رہے مگر جب آپ اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے مابین صفائی کی بات چیت ہو گئی تو بغیر لڑائی کے واپس ہوئے لیکن وادی سباع میں بحالت سجدہ نماز عبد اللہ بن جرموز نامی شقی باغی نے آپ کی گردن کاٹ ڈالی، جمعرات ۱۰ جمادی الاول ۳۶ ہجری آپ کی شہادت ہوئی آپ کی عمر شریف چونسٹھ ۶۴ سال تھی۔

(۷) سیدنا عبد الرحمن بن عوف مہاجرؓ

ابو محمد آپ کی کنیت تھی آپ عام الفیل سے دس سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں، حضور سید کونین ﷺ کے دار ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اسلام قبول فرمایا تھا، آپ نے ملک حبش کی طرف ہجرت فرمائی تھی بیت المقدس میں نمازیں ادا کیں، حضور سرور کونین ﷺ کی مکہ مکرمہ سے ہجرت کے قبل آپ مکہ مکرمہ واپس ہوئے اور پھر ہجرت مدینہ منورہ فرمائی، اپنی حیات دنیاوی میں جنت کی بشارت سے جو دس اصحاب مشرف ہوئے جو اصحاب عشرہ مبشرہ کہلائے ہیں ان میں سے ایک آپ بھی ہیں، خلیفہ سوم کے انتخاب کیلئے خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو چھ اصحاب نامزد فرمائے کہ باہمی مشورہ سے ان چھ میں سے ایک کا انتخاب کر لیں ان میں بھی آپ ایک ہیں اور حضور نبی کریم ﷺ کے نامزد بارہ حواریوں میں سے بھی آپ ایک ہیں غزوہ میں آپ کو اکیس ۲۱ زخم آئے۔

آپ بڑے صاحب علم و فضل بھی تھے اور بہت دولت مند زمیندار تاجر بھی، حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کی شان مبارک میں فرمایا کہ آپ آمین فی السماء و آمین فی الارض (آپ امین ہیں آسمانوں میں بھی اور امین ہیں زمین میں بھی)

حضور نبی کریم ﷺ کی حیات اقدس دنیوی میں آپ فتویٰ دیا کرتے تھے، آنحضرت ﷺ نے سریہ دومتہ الجندل کی سرداری آپ کو عطا فرمائی اور روانگی کے وقت آپ کو سریہ کے متعلق ہدایات فرماتے ہوئے فتح و ظفر کی پیش گوئی بھی فرمائی، چنانچہ اللہ ذوالجلال والا کرام نے آپ کو فتح سے مشرف و شادمان فرمایا اور آپ نے دولت مند سردار کی بیٹی کو اپنے نکاح میں لیا اس زوجہ سے مشہور فقیہ حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی ایک سفر میں حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی نماز فجر آپ کی امامت میں ادا فرمائی، چالیس ہزار دینار (اشرفیاں) پانچ سو گھوڑے اور پانچ سو اونٹ آپ نے خدمت اسلام میں دیئے تھے۔ اور تیس ہزار غلاموں کو آزاد فرمایا تھا اور وصیت فرمائی تھی کہ آپ کی جائیداد سے ہر ایک بدری صحابی کو چار سو ۴۰۰ دینار دیئے جائیں،

آپ کی وفات ۳۳ ہجری میں بہ عمر پچتر سال (۷۵) واقع ہوئی امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی، وقت وفات آپ نے دو بیویاں چھوڑیں انہیں آٹھواں حصہ ملا جس کی مقدار ایک لاکھ ساٹھ ہزار درہم تھی، آپ کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

(۸) سیدنا سعد ابن وقاص مہاجرؓ

قدیم الاسلام سابقین الاولین سے ہیں جب آپ داخل اسلام ہوئے آپ کی عمر شریف انیس ۱۹ سال تھی، جنت کی بشارت سے اپنی حیات میں شرف پائے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے مشہور دس جلیل القدر صحابہ کرام میں آپ بھی ایک ہیں، اور ان دس حضرات عالی مقام میں دنیا سے سب سے آخر میں کوچ فرمانے والے ہیں، جب بعض صحابہ کبار نے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے ان کے جانشین کے متعلق وصیت فرمانے کیلئے عرض کیا تو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو اور سادتنا عثمان، علی طلحہ

وزیر و عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہما کو جمع کیا اور آپس میں غور کر کے خود ان چھ افراد اصحاب میں سے کسی ایک کو خلیفہ سوم منتخب کر لینے کی ہدایت فرمائی، آپ سیدہ آمنہ علیہا السلام کے چچا زاد بھائی تھے اور اس رشتہ سے آنحضرت ﷺ کے ماموں، حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کے حق میں دعا فرمائی تھی۔

اللَّهُمَّ سَدِّدْ سَهْمَهُ سَهْمَهُ وَأَجِبْ دَعْوَتَهُ

پس آپ کا نشانہ کبھی خطانہ ہوتا تھا۔ اور آپ کی دعا بارگاہ الہی میں کبھی غیر مقبول نہیں ہوئی، آپ مشہور نشانہ باز تیر انداز بہادر تھے، اور مشہور مستجاب الدعوات بھی۔

بدر کے علاوہ احد، خندق، حدیبیہ اور تمام دوسرے مشاہد میں آپ نے شرف شرکت حاصل فرمایا، ماہ شوال ایک ہجری کے سریہ تھیۃ المرة میں جو سیدنا عبیدہ بن حارث رضی عنہ کی سرداری میں تھا،

آپ نے تیر چلائے یوں اسلام میں کفار پر سب سے پہلے تیر چلانے کا شرف آپ کو حاصل ہوا جنگ احد میں حضور سید العالمین ﷺ کے بازو ثابت قدم تیر چلاتے رہنے کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ حضور انور اقدس ﷺ نے جنگ احد کے درمیان آپ کو محبت سے فرمایا:

”اے سعد! میرے ماں باپ تم پر قربان، تیر چلائے جاؤ“

عہد خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں آپ کی سرداری میں ملک فارس فتح ہوا، آپ نے شہر کوفہ کی بنیاد ڈالی۔

۵۴ ہجری میں بہ عمر پچاسی ۸۵ سال مدینہ منورہ کی وادی عقیق میں اپنے دولت کدہ میں انتقال فرمایا۔

مروان جو اس وقت والی مدینہ منورہ تھا اور امہات المؤمنین نے مسجد نبوی میں آپ کے جنازہ کی نماز میں شرکت فرمائی، تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔

(۹) سیدنا سعید بن زید مہاجرؓ

آپ بھی اسلام میں سابقین الاولین سے ہیں آپ شوہر ہیں سیدہ فاطمہ بنت خطاب رضی اللہ عنہا کے جو ہمیشہ ہیں سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی حضرت ارقم رضی اللہ عنہ کے مکان میں حضور سید العالمین ﷺ کے داخل ہونے سے پہلے آپ اور آپ کی زوجہ محترمہ نے اسلام قبول کیا آپ دونوں کو اسلام سے برگشتہ کروانے کی کوشش کرتے ہوئے توفیق الہی سے خود سیدنا عمر رضی اللہ عنہ آپ کے مکان میں کفر سے تائب ہوئے اور دین اسلام کو برحق مانا اور سیدھے حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں دار ارقم میں حاضر ہو کر بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اپنی حیات میں جنت کی بشارت سے معزز و ممتاز فرمائے گئے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے مشہور دس برگزیدہ صحابہ میں سے ایک آپ ہیں۔

بدر کی جانب مع اپنے کنبہ اسلامی کے تشریف فرماتے ہوئے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو اور سیدنا طلحہ بن عبید اللہ مہاجر رضی اللہ عنہ کو ملک شام کے راستہ کی جانب ابوسفیان کے قافلہ کی جستجو میں آگے روانہ فرمایا دونوں حضرات کو بدر کے شامین میں شمار فرما کر مال غنیمت سے حصہ بھی عطا فرمایا۔

بدر کے بعد احد اور تمام دسرے مشاہد میں آپ کی حضور رسول کریم ﷺ کے ساتھ شرکت باسعادت رہی، ستر سال سے کچھ زیادہ عمر پائی اور ۵۰ یا ۵۱ ہجری میں حسب اقوال حضرت عمرو بن حریث و حضرت ابن طفیل و حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم (تینوں اصحاب مکرم حضور رسول کریم ﷺ) مطابق بخاری شریف مدینہ منورہ کی وادی عقیق میں اپنے دولت کدہ میں انتقال فرمایا۔ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما و حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہم نے آپ کے جسم اطہر کو جنت البقیع میں قبر میں لٹایا، لیکن صرف ایک

صاحب ہشیم بن عدی کا قول ہے کہ آپ کا وصال کوفہ میں ہوا اور مغیرہ بن شعبہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی، یہ روایت ضعیف ہے۔

(۱۰) سیدنا ابو عبیدہ بن الجراح مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عامر بن عبد اللہ بن الجراح ہے لیکن آپ کی کنیت اور اپنے دادا کے نسب سے ابو عبیدہ بن الجراح کے نام نامی سے مشہور ہیں۔ آپ صحابہ کرام میں بڑے علم و فضل والے تھے، آپ کی شانِ عالی شان میں حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ ہر امت کا امین گزرا ہے اور ابو عبیدہ بن الجراح اس امت کے امین ہیں، پس امین الامت آپ کا ممتاز لقب تھا اپنی زندگی میں جنت کی بشارت سے مشرف فرمائے گئے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے موسوم دس جلیل القدر صحابہ میں آپ بھی ایک ہیں آپ قدیم الاسلام ہیں آپ نے ملک حبش کی ہجرت بھی فرمائی تھی بدر کے بعد احد اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ کی شرکت باسعادت رہی احد میں جب لوہے کے کڑیاں حضور انور ﷺ کے رخسار مبارک میں جم گئی تھیں تو آپ نے اپنے دانتوں سے کھینچ کر نکالا اور اس کا میاب کوشش میں اپنے سامنے کے دانتوں کو شہید فرمایا۔

غزوہ احد میں آپ نے اپنے باپ عبد اللہ کو قتل کیا کہ وہ مشرک تھا اور مکہ مکرمہ کی فوج میں آیا تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ سے سورۃ مجادلہ کی آخری آیت مبارکہ کا نزول ہوا۔

لَا تَجِدُ قَوْمًا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ يُوَادُّونَ مَنْ حَادَّ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ وَلَوْ كَانُوا آبَاءَهُمْ أَوْ أَبْنَاءَهُمْ أَوْ إِخْوَانَهُمْ أَوْ عَشِيرَتَهُمْ
أُولَئِكَ كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ وَأَيَّدَهُم بِرُوحٍ مِنْهُ ط وَيُدْ
خَلَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ط رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوا عَنْهُ ط أُولَئِكَ حِزْبُ اللَّهِ ط أَلَا إِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

ترجمہ: نہیں پاؤ گئے ایسے لوگوں کو جو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر ایمان رکھتے ہیں کہ وہ دوست رکھیں ایسوں کو جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں اگرچہ وہ ان کے باپ ہوں یا بیٹے ہوں یا بھائی ہوں یا اہل خاندان، یہ ہیں جن کے دلوں میں نقش کر دیا گیا ہے ایمان اور اللہ تعالیٰ کی طرف کی روح سے ان کی مدد فرمائی گئی ہے انہیں داخل کیا جائے گا جنتوں میں جہاں نہریں بہتی ہیں اور وہ ہمیشہ وہیں رہیں گے، اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی رہیں گے، یہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے جان لو کہ اللہ تعالیٰ کی جماعت ہی فلاح پانے والی جماعت ہے ملک فلسطین میں قریہ عمواس میں جو مابین بیت المقدس و رملہ ہے، مرض طاعون سے ۱۸ ہجری میں آپ کا انتقال ہوا۔

..... فصل - الف ❀

(۱۱) حضرت اُبی بن کعب خزرجی انصاریؓ

ابومنذر و ابوطویل آپ کی کنیتیں تھیں، آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ ثانیہ کے موقع پر اسلام قبول فرمانے والے انصار محترم سے ہیں غزوہ بدر کے بعد دوسرے مشاہد میں بھی آپ نے ہمرکاب حضور ﷺ رہنے کا شرف حاصل کیا آپ ان پہلے چھ اصحاب کرام سے ہیں جنہوں نے حضور رسول اکرم ﷺ کی حیات دنیوی میں قرآن شریف حفظ فرمایا تھا (باقی پانچ صحابہ کرام ہیں حضرت زید بن ثابت، معاذ بن جبل، ابودرداء عامر، سعد بن عبیدار، ابیزید قیس بن سکن رضی اللہ تعالیٰ عنہم) بہ تعمیل ارشاد اقدس حضور نبی کریم ﷺ آپ صحابہ کرام کو تعلیم قرآن مجید دیتے تھے ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو فرمایا اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے مجھے حکم بھیجا ہے کہ تمہیں سورۃ لَمْ یَکُنِ الدِّینَ کُفْرًا سناؤں تو آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ عزوجل نے میرا نام حضور ﷺ کو

بتایا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے جواب میں فرمایا ”ہاں“ اس پر فرط مسرت و تشکر سے حضرت ابی رضی اللہ عنہ کے آنسو بہنے لگے، حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو سید الانصار کا خطاب بخشا تھا۔ خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے آپ کو سید المسلمین کے مزید خطاب سے اعزاز بخشا، عہد فاروقی میں آپ نماز تراویح میں مسجد نبوی میں قرآن شریف سناتے تھے اور بعد نماز تراویح سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نماز وتر کی امامت فرماتے تھے آپ کو آنحضرت ﷺ کی دنیوی حیات میں فتویٰ دینے کا اختیار تھا اور فتویٰ دیا کرتے تھے۔

آپ پست قد دبلے پتلے تھے، سر اور داڑھی کے بال سفید ہو گئے تھے آپ کی عمر شریف نہ معلوم ہو سکی ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں دفن فرمائے گئے۔

(۱۲) حضرت اخنس بن خبیب سلمیٰ مہاجرؓ

حسب قول بغوری آپ مع اپنے فرزند یزید و پوتے معن رضی اللہ عنہما شریک معرکہ بدر ہوئے لیکن حافظ ابو عمر یوسف مرنف اعیاب اور ابوالفتح فتح الدین ابن سید الناس مصنف عیون الاثر آپ کی شرکت معرکہ بدر کے قائل نہیں اور صاف لکھتے ہیں کہ کسی صاحب سیر نے آپ کا نام نامی اصحاب بدر میں داخل نہیں کیا احتیاطاً آپ کا اسم گرامی ہماری اس فہرست میں داخل ہے۔

(۱۳) حضرت ارقم بن ابوارقم عبد مناف مہاجرؓ

آپ سابقین اولین مسلمانوں سے ہیں ایک قول ہے کہ آپ ساتویں مسلمان ہوئے تھے، اور دوسرا قول ہے کہ دس کے بعد آپ گیارہویں مسلمان ہوئے، جب مکہ مکرمہ میں

آنحضرت ﷺ پر ظلم حد سے بڑھ گیا جیسے حضور نبی کریم ﷺ کو کھلے منہ گالیاں دینا۔ آپ کی راہ میں غلاظت و کانٹے بچھانا، آپ کے جسم انور و اطہر پر غلاظت ڈالنا تو حضور سید العالمین ﷺ آپ کے مکان مبارک میں پناہ گزین ہوئے، کوہ صفا کے دامن میں مسجد الحرام کے باب الصفا کے سامنے اس مبارک مکان کا نشان ۱۳۷۶ ہجری تک باقی تھا۔ عمارت کے داخلی دروازہ پر ترکی حکومت کے ایام میں لگایا ہوا لوح نشان تھا، (توسیع مسجد الحرام کے سلسلہ میں یہ مکان شہید کر دیا گیا۔) اس مقدس مکان میں چھٹے سال بنوت میں سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب اور سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہما کے داخل اسلام ہونے تک کہ جب مسلمان مردوں کی تعداد چالیس ہو گئی حضور رسول کریم ﷺ کا قیام اقدس رہا، یوم معرکہ بدر حضور رسول اکرم ﷺ نے آپ کو ایک تلوار انعام عطا فرمائی۔ آپ نے اسی ۸۰ سال سے زیادہ عمر پائی ۵۳ ہجری میں مدینہ منورہ میں واصل بحق ہوئے آپ کی وصیت تھی کہ آپ کی نماز جنازہ عشرہ مبشرہ کے اس وقت تک زندہ صحابی سیدنا سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پڑھائیں، ان دنوں سیدنا سعد رضی اللہ عنہ وادی عقیق میں مدینہ منورہ کے بیرونی حصہ میں قیام فرماتے تھے، آپ کا جنازہ مسجد نبوی میں لا کر سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کا انتظار ہو رہا تھا کہ مروان جو اس وقت حاکم مدینہ تھا یہ کہتے ہوئے کہ ایک غیر حاضر صحابی کے انتظار میں کیوں ایک دوسرے صحابی کی نماز جنازہ اور تدفین میں دیر کریں۔ خود نماز جنازہ پڑھانے کا ارادہ کیا، حضرت عبداللہ ابن ارقم رضی اللہ عنہما نے مروان سے حجت شروع کی اتنے میں سیدنا سعد بن ابی وقاص پہنچ گئے اور نماز جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۱۴) حضرت اسعد بن یزید خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی بقول ابن عقبہ و ابن ہشام و بعض دیگر اصحاب سیر اسعد بن یزید ہے اور بقول ابن اسحاق بعض دیگر مورخین سعد بن یزید ہے سب قائل ہیں کہ معرکہ بدر میں آپ کو شرکت کی سعادت حاصل ہوئی۔

(۱۵) حضرت انس بن معاذ خزرجی انصاریؓ

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی آپ ان ستر عالمان دین میں ایک ہیں جو تبلیغ و تعلیم اسلام کے ماہ صفر ۴ ہجری میں میں ملک نجد میں والی نجد کے چچا کی درخواست پر بھیجے گئے تھے درخواست کنندہ ان حضرات کی حفاظت کا خود ضامن ہوا تھا۔ لیکن یہ حضرات اس علاقہ میں جب بئیر معونہ نامی مقام کے پاس وارد ہوئے تو مکار قبائل نے اچانک حملہ کیا اور سب کو قتل کر ڈالا۔ ایک صحابی عمرو بن امیہ الضمری کے جو باوجود سخت زخموں کے بچ کر نکل گئے یہ واقعہ جو غزوہ بدر سے ڈیڑھ سال بعد ہوا۔ واقعہ بئیر معونہ کے نام سے مشہور ہے۔

ابن اسحاق و ابن عقبہ و واقدی و حیرہ نے آپ کا نام مبارک انس بن معاذ لکھا ہے لیکن ابوالاسود برہان الدین شارح عیون الاثر (تصنیف ابن سید الناس) نے آپ کا اسم گرامی انیس بن معاذ لکھا ہے۔

(۱۶) حضرت انسہ مہاجر ص مولیٰ حضور رسول اللہ ﷺ

آپ نبی کریم ﷺ کے آزاد فرمائے ہوئے غلام تھے۔ ابوسروح یا ابومشرح آپ کی کنیت تھی بعض اصحاب سیر نے آپ کا اسم شریف ابوانسہ بھی لکھا ہے۔ جہاں حضور نبی کریم ﷺ تشریف رکھتے وہاں آپ کی خدمت کے لئے ہمیشہ حاضر رہتے، آنحضور ﷺ کے شرف باریابی کے لئے حاضر ہونے والوں کے لئے آپ اجازت اقدس حاصل کرنے کی خدمت انجام دیتے، تمام مورخین متفق ہیں کہ غزوہ احد میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی صرف داؤد بن حصین نے آپ کو شہداء بدر میں داخل کیا ہے بدر میں مشرف بہ

شہادت ہوتے تو ایک سال بعد کے غزوہ احد میں شرکت کیسے ہوئی؟ بقول جمیع مورخین الا داؤد بن احصین کے آپ کا وصال عہد خلافت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۱۷) حضرت انیس بن قنادہ اوسی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں مع اپنے مکرم بھائی حضرت خدش رضی اللہ عنہ کے شامل ہوئے بعد آپ نے غزوہ احد میں شرکت فرمائی اور وہاں رتبہ شہادت پر فائز ہوئے بعض مورخین نے آپ کا اسم گرامی انسا بن قنادہ بھی لکھا ہے۔

(۱۸) حضرت اوس بن ثابت خزرجی انصاریؓ

آپ حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ شاعر حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مکرم بھائی ہیں آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم کے وقت داخل اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کے بعد آپ معرکہ احد میں بھی شامل ہو کر وہاں رتبہ شہادت سے سرفراز اور واصل بحق ہوئے۔

(۱۹) حضرت اوس بن خولی خزرجی انصاریؓ

نہ صرف معرکہ بدر میں بلکہ احد اور مابعد کے تمام مشاہد میں ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کا شرف آپ نے حاصل فرمایا۔ جب حضور پر نور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اقدس ہوا اور صحابہ کرام جمع ہوئے تو منجانب انصار آپ کا انتخاب ذی اعزاز ہوا حاضر رہنے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اشرف و اطہر و انور کے غسل کے وقت اور آپ بمع حضرت فضل و حضرت قسم فرزند ان

حضرت عباس رضی اللہ عنہم و حضرت شقران رضی اللہ عنہ، مولیٰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم لحد اشرف و انور و اطہر میں اترے اور جسد اقدس و اطہر و اشرف و انور کو لٹانے کے مبارک شرف و سعادت سے ممتاز ہوئے۔

(۲۰) حضرت ایاس بن اوس اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات کسی کتاب میں نہیں ملے۔

(۲۱) حضرت ایاس بن بکیر مہاجرؓ

آپ سابقین اولین مسلمانوں سے ہیں آپ نے دار ارقم میں اسلام قبول فرمایا تھا، غزوہ بدر کے بعد اُحد اور تمام دیگر مشاہد میں ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہے، معرکہ بدر میں آپ کے ساتھ آپ کے تین برادران مکرم حضرات عاقل، خالد و عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شریک تھے،

اس طرح ایک باپ کے چار فرزندوں کو شرکت کی خاص سعادت انہیں بھائیوں کو نصیب ہوئی حضرت عاقل رضی اللہ عنہ نے بدر میں جام شہادت نوش فرمایا،

حضرت خالد رضی اللہ عنہ ۴ ہجری میں یوم رجب شہادت سے فائز ہوئے اور حضرت عامر رضی اللہ عنہ نے ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت کی سعادت حاصل فرمائی، حضرت رضی اللہ عنہ فتح مصر کے وقت حاضر تھے۔

۳۳ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

..... فصل - ب

(۲۲) حضرت نجیر بن ابونجیر خزرجی انصاریؓ

حافظ ابن حجر نے ابن اسحاق و موسیٰ بن عقبہ سے آپ کی شمولیت معرکہ بدر کی روایت نقل کی ہے لیکن ابن مندہ کا قول ہے کہ آپ کے متعلق کسی روایت کا ہونا ہم نہیں جانتے۔

(۲۳) حضرت سخاٹ بن ثعلبہ خزرجی انصاریؓ

آپ مع اپنے برادرِ مکرم عبد اللہ بن ثعلبہ رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شریک ہوئے بعد آپ نے غزوہ احد میں بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۴) حضرت براء بن مسعود خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں بمقام مکہ مکرمہ مشرف بہ اسلام ہوئے اس وقت جن سترہ ے انصار نے بیعت اسلام کی ان میں سب سے پہلے آپ کو بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں سے ایک آپ ہیں، اپنی کتاب سیرت عیون الاثر میں ابن سید الناس نے آپ کو غزوہ بدر کے شاملین میں شمار کیا ہے لیکن دوسرے اصحاب سہر و معزی نے آپ کا ذکر بدریوں میں نہیں کیا ہے بلکہ آپ کا انتقال حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے ایک ماہ قبل بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رونق بخش مدینہ طیبہ ہونے کے بعد آپ کی قبر پر جمع صحابہ کرام چار تکبیرات سے نماز پڑھی احتیاطاً آپ کا نام نامی ہم نے اس فہرست میں داخل کیا ہے۔

آپ ہمیشہ کعبۃ اللہ شریف کی جانب نماز ادا کرتے تھے یعنی کعبۃ اللہ شریف کی جانب تحویل قبلہ کا حکم نازل ہونے سے قبل ہے آپ تمام صحابہ کرام سے پہلے ہیں جنہوں نے کچھ بھی جائیداد حضور نبی کریم ﷺ کے لئے وقف کی ہو۔ آپ نے اپنی ثلث جائیداد حضور ﷺ کے لئے وصیاً وقف کر دی تھی، لیکن حضور نبی کریم ﷺ نے اس کو کمال شفقت سے ان کی اولاد پر پھیر دی۔

(۲۵) حضرت بسبہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم شریف بسبس بھی لکھا ہے اور بعض نے بسبہ بھی لکھا ہے بالاتفاق جمیع اصحاب سیر و مغازی آپ بدری ہیں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آپ کو اور حضرت عدی بن ابی زغبارضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر لانے آگے روانہ فرمایا تھا۔

آپ کو بدری صحابہ میں شمار فرما کر مال غنیمت سے حصہ دیا آپ کے دو برادران مکرم حضرت زیاد و حضرت ضمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا۔

(۲۶) حضرت بسر بن براء بن معرور خزرجی انصاریؓ

اوپر مذکورہ حضرت براء بن معرور کے فرزند ارجمند عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں اپنے والد امجد کے ساتھ مشرف بہ اسلام ہوئے لیکن ۷ ہجری میں خاص قلعہ خیبر کے فتح کے دن حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ زہریلا گوشت نوش فرمانے سے واصل بحق ہوئے آپ مشہور تیر انداز تھے، آپ قبیلہ بنی سلمہ سے تھے ایک دن حضور نبی کریم ﷺ نے بنی

سلمہ کے لوگوں سے پوچھا کہ تمہارا سردار کون ہے تو جواب میں عرض کیا اَلْجَدُّ ابْنِ قَيْسٍ مگر یہ بخیل ہے ”تو حضور انور ﷺ نے فرمایا وہ کونسا مرض ہے جو بحالت سے بڑا ہے؟ وہ تمہارا سردار نہیں بلکہ تمہارا سردار سفید گھنگرو بال والا بسر بن براء ہے۔

(۲۷) حضرت بشیر بن سعد خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ دوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے غزوہ بدر کے بعد اُحد اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور ﷺ کے ساتھ رہنے کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔ غزوہ خیبر میں یہود کے خلاف معاہدہ میں موجود ہوئے اہل فرارہ وغدرہ کی تنبیہ کے لئے نبی کریم ﷺ نے شوال ۷ ہجری میں آپ کی سرداری میں تمیں مجاہدین کو روانہ فرمایا۔ صرف مظاہرہ مقصود تھا۔ لیکن دشمن نے تیر برسائے جس سے تمام مجاہدین زخمی ہوئے دشمن کے دو آدمی قید کر لئے گئے۔ حضرت سماک رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم بدر و اُحد کے معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے آپ کا ذکر مبارک اگلے صفحات پر ہوگا۔

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے انتخاب خلافت پر اصحاب میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے آپ تھے، آپ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ یمامہ میں کفار سے لڑنے اور فتح پانے کے بعد جب روانہ ہوئے تو کوفہ کے قریب مقم عین الثمر میں ۱۲ ہجری میں انتقال فرمایا۔

(۲۸) حضرت بلال بن رباح حبشی مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے ہیں آپ امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ آپ غلاموں میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمانے والے ہیں اور مشہور جلیل المرتبہ صحابہ

گذرے ہیں آپ کا آقا امیہ بن خلف دوپہر کے وقت جلتی ریت پر آپ کو لٹاتا گرم چٹان آپ کے سینے پر رکھتا اور دیگر اقسام کی کئی جسمانی اذیتیں پہنچاتا رہا کہ آپ اسلام ترک فرمادیں آپ تمام مصیبتیں انتہائی صبر سے برداشت فرماتے ہوئے اپنے ایمان پر ثابت قدم رہے۔

حشی کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خرید اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو آزاد فرما کر اپنی خدمت گذاری میں رکھ لیا، حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چودہ وزراء مقرر فرمائے ان میں ایک آپ ہیں اور آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص مؤذن بھی تھے اور خازن بھی، بدر کے بعد احد اور تمام مشاہد میں بھی آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے آپ کے فضائل کثیر و شہیر ہیں۔

بقول جمیع مفسرین سورہ نحل کی ۱۰۶ آیہ مبارکہ

مَنْ أُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْإِيمَانِ (پ ۱۴)

ترجمہ: ”جو مجبور کیا جائے کفر پر اور اس کا دل ایمان پر جما ہو۔“

کا نزول آپ کے اور حضرات خباب، صہیب، سالم و عمار اور ان کے والدین یا سوسمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حق میں ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جنت مشاق ہے علی عمار و سلمان و بلال کی رضی اللہ عنہما

آپ کا انتقال ۳۰ ہجری میں شہر دمشق میں ہوا، دمشق کے باب الصغیر کے پاس آپ کا روضہ مبارک ہے آپ پر ظلم و تشدد کرنے والا آپ کا سابق آقا امیہ بن خلف آپ کے سامنے میدان بدر میں حضرت خیب بن اساف رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے واصل جہنم ہوا۔

..... فصل - ت ❁

(۲۹) حضرت تمیم مولیٰ خراش خزرجی انصاریؓ

آپ اپنے آقا حضرت خراش رضی اللہ عنہ کے ساتھ غزوہ بدر میں شرکت سے مشرف بہ اسلام ہوئے، مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔

(۳۰) حضرت تمیم مولیٰ بنی غنم بن السّلم اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ احد میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۱) حضرت تمیم بن یعار خزرجی انصاریؓ

آپ کی غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت کے علاوہ آپ کے مزید حالات کسی کتاب سے نہیں ملے۔

..... فصل - ث ❁

(۳۲) حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی اوسی انصاریؓ

بعض مورخین نے آپ کے والد کا نام اقرن بھی لکھا ہے آپ نے معرکہ بدر میں

شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور سن ۸ ہجری کے جنگ موتہ میں بھی شریک ہوئے موتہ میں جب علمبردار اسلام حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو آپ نے فوراً علم اسلام کو سنبھالا بعد میں آپ نے علم کو حضرت خالد بن لید رضی اللہ عنہ کو پیش کیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ جو خود اس واقعہ کے شاہد ہیں فرماتے ہیں کہ حضرت ثابت بن اقرم رضی اللہ عنہ نے علم پیش کرتے ہوئے کہا تم مجھے سے بہتر جنگی اصول جاننے والے ہو، کیا تم نے ہمیں بدر میں نہیں دیکھ، ہم نے وہاں اپنی کثرت کے بل پر فتح نہیں پائی تھی عہد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں کفار سے لڑتے ہوئے جھوٹے مدعی نبوت طلحہ بن خویلد اسی کے ہاتھوں بمقام بزنہ آپ شہید ہوئے جس نے حضرت عکاشہ بن محسن بدری صحابی کو بھی شہید کیا، آخر کار طلحہ کو شکست ہوئی وہ تائب ہو کر داخل اسلام ہوا،

سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ نے ایک وقت طلحہ سے فرمایا میں تجھ سے کیسے محبت کروں تو نے دو صالحین صحابہ ثابت بن اقرم اور عکاشہ بن محسن رضی اللہ عنہما کو قتل کیا ہے تو طلحہ نے جواب میں کہا

ان حضرات کو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے اعلیٰ مرتبہ (یعنی شہادت کا مرتبہ) دلوایا اور مجھے ان کے ہاتھوں رسوا نہ فرمایا
(یعنی میں ان کے ہاتھ سے بحالت کفر نہیں مرا)

(۳۳) حضرت ثابت بن ثعلبہ الجذعی خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں بیعت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف بہ اسلام ہوئے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف پایا، غزوہ طائف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اور وہاں شہادت کے رتبہ سے فائز ہوئے۔

(۳۴) حضرت ثابت بن خالد خزرجی انصاریؓ

آپ نے شرکت باسعادت معرکہ بدر کے بعد غزوہ احد میں بھی شرکت کی مزید سعادت حاصل فرمائی

بعد ازاں بہ قول بعض آپ ماہ صفر ۴ ہجری میں واقعہ بیئر معونہ میں شہید ہوئے اور بقول دیگر مورخین ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں شہادت سے سرخرو ہوئے۔

(۳۵) حضرت ثابت بن عمرو بن زید خزرجی انصاریؓ

بدر کی لڑائی میں شرکت باسعادت کے بعد آپ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور وہاں رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۶) حضرت ثابت بن ہزال خزرجی انصاریؓ

بدر کی لڑائی میں آپ نے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی عہد خلافت سید ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جنگ یمامہ میں آپ کو رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(۳۷) حضرت ثعلبہ بن حاطب اوسی انصاریؓ

آپ نے بدر اور احد کے غزوات میں شرف شرکت حاصل فرمایا احد میں رتبہ شہادت بھی حاصل فرمایا،

آپ کے برادر محترم حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ کا شمار بھی شاملین غزوہ بدر میں ہے۔ ان کی منقبت ذیل میں ملاحظہ ہو۔

(۳۸) حضرت ثعلبہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

بدر، احد، خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں بھی ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کا شرف حاصل فرمایا، عہد خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں سن ۱۶ ہجری ملک عرب میں جسٹ مدائی کے معرکہ میں شہید ہوئے۔

بعض اصحاب سیر کا یہ بھی قول ہے کہ آپ کا وصال ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۳۹) حضرت ثعلبہ بن عنمہ خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے آپ نے مع حضرت معاذ بن جبل و حضرت عبداللہ بن انیس رضی اللہ عنہما بنی سلمہ کے بتوں کو توڑا بقول مورخ ابن اسحاق آپ غزوہ خندق میں شہید ہوئے، بقول حضرت عمر بن زبیر رضی اللہ عنہما آپ کو رتبہ شہادت باسعادت غزوہ خیبر میں حاصل ہوا لیکن یہ قول ضعیف ہے۔

(۴۰) حضرت ثقف بن عمرو مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی بعض نے ثقف بن عمرو بھی لکھا ہے اور واقدی نے ثقف بن عمرو لکھا ہے آپ اپنے دو برداران مکرم ملاج و مالک رضی اللہ عنہما کے ساتھ شریک غزوہ

بدر ہوئے، محرم سن ۷ ہجری میں غزوہ خیبر میں لڑتے ہوئے اسیر بن رزام یہودی کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے۔ حضرت مالک رضی اللہ عنہ نے سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں رتبہ شہادت حاصل کیا۔

..... فصل - ج ❀

(۴۱) حضرت جابر بن عبد اللہ بن ریاب خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ اول کے ان چھ صحابہ عالی مقام میں سے ہیں جنہوں نے مکہ مکرمہ میں اہل مدینہ منورہ میں سب سے پہلے اسلام قبول فرمایا، آپ نے بعد میں احد، خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں رہنے کا اعزاز حاصل فرمایا۔

(۴۲) حضرت جابر بن عبد اللہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

آپ مشہور راوی احادیث گذرے ہیں آپ ابھی لڑکے تھے کہ بیعت عقبہ سوم میں مکہ معظمہ میں اپنے والد امجد حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ داخل اسلام ہوئے، بعض نے لکھا ہے کہ آپ مقام بدر میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پانی پلانے والے تھے، لیکن آپ کی حاضری بدر کی شہادت نہایت ضعیف ہے بعد معرکہ بدر آپ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اٹھارہ غزوات میں تشریف لے گئے۔ آپ بہت دولت مند تھے نوے سال سے کچھ زیادہ عمر پائی آخری عمر میں بینائی جاتی رہی، ۷۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا، حضرت ابان بن عثمان رضی اللہ عنہما نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی، حضرت ابان اس وقت امیر مدینہ تھے۔ تینوں عقبہ میں شامل ہونے والے

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سب سے آخر میں دنیا سے آپ کا کوچ ہوا، اور اگر مان لیا جائے کہ آپ واقعی شریک غزوہ بدر تھے تو تمام بدری اصحاب کرام رضی اللہ عنہم میں سے اس عالم فانی سے آخری رخصت فرمانے والے بھی آپ ہی ہوئے۔ وإلاً حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جن کا وصال سن ۶۰ ہجری میں ہوا حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ، جن کا وصال سن ۶۱ ہجری میں ہوا۔

(۴۳) حضرت جبار بن صخر خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں بیعت اسلام کرنے والے ستر مدنی اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں آپ بھی ایک ہیں بدر احد اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔ ۳۰ ہجری میں بہ عمر باسٹھ سال مدینہ منورہ میں انتقال ہوا۔

(۴۴) حضرت جبر بن عتیک اوسیؓ

نہ صرف معرکہ بدر بلکہ بعد کے تمام دوسرے مشاہد میں بھی ہم رکاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کا امتیازی شرف حاصل فرمایا تمام عمر مدنیہ منورہ میں گذاری سن ۶۱ ہجری میں جب آپ کی عمر شریف نوے ۹۰ سال تھی آپ کا وصال ہوا اگر آپ کے وصال کی تاریخ صحیح ہے تو بدری صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں دنیا سے آخری رخصت فرمانے والے آپ ہوئے۔ وإلاً ۶۰ ہجری میں واصل بحق ہونے والے حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ آخری انتقال فرمانے والے ہیں بدری اصحاب ہیں یا اوپر مذکور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جن کا انتقال ۷۴ ہجری میں ہوا بشرطیکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی شرکت غزوہ بدر کی روایت صحیح ہو۔

(۴۵) حضرت جبیر بن ایاس خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی جبیر بن ایاس بھی لکھا ہے آپ نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ احد میں شرکت کی سعادت حاصل کی۔

❁..... فصل - ح..... ❁

(۴۶) حضرت حارث بن انس بن رافع اوسی انصاریؓ

آپ قبیلہ بنی عبدالاشہل سے تھے، آپ نے غزوہ بدر میں شرکت باسعادت حاصل فرمائی، اور بعد میں غزوہ احد میں شریک ہوئے جس میں آپ کو شہادت عالی مرتبت حاصل ہوئی۔

(۴۷) حضرت حارث بن اوس بن رافع اوسیؓ

آپ بھی قبیلہ بنی عبدالاشہل سے تھے، آپ کے حالات مبارک میں بھی شرکت باسعادت غزوات بدر و احد لکھی ہے گو احد میں آپ کے شہادت پانے کا ذکر نہیں کیا ہے،

لیکن مورخین کا گمان غالب ہے کہ ۴۶ اور ۴۷ ایک ہی نام ہیں جو غلطی سے جدا ولدیت سے دہرایا گیا ہے۔ دونوں کے دادا کا نام اور قبیلہ کا نام ایک ہی ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

(۴۸) حضرت حارث بن اوس بن معاذ اوسی انصاریؓ

سید الاوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے برادر زادہ بعد سعادت شرکت غزوہ بدر آپ غزوہ احد میں شریک ہوئے اور وہاں بہ عمر اٹھائیس سال شہادت سے سرخرو ہو کر راہی جنت الفردوس بریں ہوئے، مسلمانوں کے خلاف قبائل کو لگاتار ابھارتے رہنے والا سخت دشمن اسلام کعب بن الاشرف یہودی کو جن پانچ صحابہ نے جا کر قتل کیا ان میں آپ بھی ایک ہیں۔

(۴۹) حضرت حارث بن حاطب اوسی انصاریؓ

لشکر اسلام مدینہ منورہ سے جانب قافلہ ابوسفیان روانہ ہونے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام روحا سے آپ کو اور حضرات ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر و حارث بن صممہ بن عدی رضی الہ عنہم کو مدینہ منورہ میں خاص حفاظتی خدمات پر مامور فرما کر واپس روانہ فرمایا۔ لیکن ان حضرات کا شمار بدریوں میں فرما کر مال غنیمت سے ان کو برابر حصہ عطا فرمایا۔ آپ نے بعد میں احد اور خندق کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور بیعت الرضوان کے موقع پر بھی شرف حاضری سے ممتاز ہوئے سن ۷ ہجری میں غزوہ خیبر میں ایک تیر سے دماغ کی ہڈی شق ہو گئی اور آپ کو رتبہ شہادت حاصل ہوا۔

(۵۰) حضرت حارث بن خزیمہ خزرجی انصاریؓ

ابو بشیر آپ کی کنیت تھی، آپ بنی غنم حلفاء بنی عبدالاشہل سے تھے بدر کے بعد احد خندق اور دوسرے تمام مشاہد میں حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے لشکر میں داخل رہنے کا

شرف حاصل فرمایا، غزوہ تبوک میں حضور نبی کریم ﷺ کا ناقہ اتفاقاً جنگ کی طرف نکل گیا تو گستاخ منافقوں نے طعنہ دیا کہ اپنے ناقہ کی خبر جس محمد (ﷺ) کو نہ ہو وہ آسمانوں کی خبریں کیا جانتے ہوں گے، اس پر حضور انور ﷺ نے فرمایا:

”میں نہیں جانتا ان باتوں کو جن کا علم مجھے اللہ تعالیٰ سے عطا ہوتا ہے۔ اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ وہ ناقہ وادی کے فلاں شعب میں ہے اور حضرت حارث بن خزیمہ کو فرمایا کہ جاؤ اور اسے لے آؤ“ چنانچہ آپ روانہ ہوئے اور ناقہ پکڑ لائے ۴۰ ہجری بہ عمر سڑسٹھ ۶۷ سال آپ نے مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(۵۱) حضرت حارث بن خزیمہ اوسی انصاریؓ

ابن سید الناس نے آپ کو ابو بشیر کنیت والے اور بنی عبدالاشہل کے حلیف بتایا ہے پہلے یہی نام قبیلہ خزرج میں اور بعد دوبارہ قبیلہ اوس میں دیا ہے اس طرح ایک نام دو وقت شمار کیا ہوا معلوم ہوتا ہے، واللہ اعلم بالصواب۔

(۵۲) حضرت حارث بن ابو خزیمہ بن امیہ بن برک اوسی انصاریؓ

حسب قول ابن سید الناس آپ نے اپنے برادر مکرم حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ شریک غزوہ بدر ہوئے لیکن ابن حجر عسقلانی وابن الاثیر والبعمر یوسف وغیر ہم آپ کے بھائی حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی شرکت معرکہ بدر کے معترف ہیں، اور حضرت حارث بن ابو خزیمہ رضی اللہ عنہ کا کوئی ذکر ہی نہیں، غالباً یہ اسم گرامی کسی غلطی سے داخل فہرست ابن سید الناس ہے۔ احتیاطاً ہم نے بھی داخل کیا ہے۔

(۵۳) حضرت حارث بن صمہ خزرجی انصاریؓ

آپ اسلامی لشکر کے ساتھ روانہ ہو کر مقام روحا تک پہنچے وہاں سے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو اور حضرات حارث بن حاطب و عاصم بن عدی و ابولہبہ رفاعہ بن عبدمنذر کو مدنیہ منورہ میں خاص حفاظتی خدمات پر مامور فرما کر واپس روانہ فرمایا، جنگ احد کے بہادرانِ ثابت قدم میں آپ کا شمار ہے

اُحد میں آپ نے عثمان بن عبد اللہ بن مغیرہ کو بڑی شجاعت سے قتل کیا اور اس کا تمام جنگی سامان لے لیا حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کی بہادری کے صلہ میں وہ تمام جنگی اسلحہ وغیرہ آپ ہی کو انعام فرمایا اس طرح انعام اور کسی معرکہ احد میں نہیں عطا ہوا۔ ماہ صفر ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۵۴) حضرت حارث بن عرفجہ اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات کسی کتاب سے بھی نہیں ملے۔

(۵۵) حضرت حارث بن قیس اوسی انصاریؓ

فقط ابن سید الناس نے عیون الاثر میں آپ کی شمولیت غزوہ بدر کا ذکر کیا ہے لیکن ابن الاثیر مصنف سد الغابہ اور حافظ ابو عمر یوسف مصنف استعیاب اور ابن حجر عسقلانی مصنف اصابہ وغیرہم نے آپ کی شرکت کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے۔

(۵۶) حضرت حارث بن قیس خزرجی انصاریؓ

ابو خالد آپ کی کنیت تھی مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں بیعت حضور نبی کریم ﷺ سے مشرف بہ اسلام ہوئے غزوہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت کا مزید شرف حاصل فرمایا۔ سن ۱۲ ہجری جنگ یمامہ میں زخمی ہو کر مدینہ منورہ واپس ہوئے لیکن زخموں سے جانبر نہ ہو سکے سن ۱۳ ہجری میں آغاز خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا پس آپ کا شمار شہداء یمامہ میں کیا گیا۔

(۵۸) حضرت حارثہ بن سراقہ خزرجی انصاریؓ

آپ کی والدہ ماجدہ رُبیع بنتِ نصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں جو پھوپھی تھی، حضرت انس بن مالک بن نصر رضی اللہ عنہما انصار میں سب سے پہلے شہید ہیں جب آپ بدر میں آغاز جنگ سے پہلے ایک حوض سے پانی نوش فرما رہے تھے، حبان عرقہ نے لشکر قریش سے آپ کو تیر کا نشانہ بنایا، تیر آپ کے حلق میں لگا اور بجائے حوض کے پانی کے آپ نے وہیں جام شہادت نوش فرمایا۔ آپ کی والدہ ماجدہ عنہا کے سوال پر حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ایک نہیں کئی جنتیں ہیں اور حارثہ رضی اللہ عنہ کا مقام فردوسِ اعلیٰ ہے۔

(۵۹) حضرت حارثہ بن نعمان خزرجی انصاریؓ

آپ بڑے عالم و فاضل تھے، بدر، أحد، خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور ﷺ کے ساتھ رہے۔

ایک وقت جب آنحضرت ﷺ مع ایک ملاقاتی کے مسجد اقدس کے دروازہ پر بازو حجرہ میں رونق افروز تھے آپ اتفاقاً حاضر ہوئے اور ادب سے سلام عرض کیا حضور نبی کریم ﷺ کے علاوہ ملاقاتی نے بھی سلام کا جواب دیا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا تمہیں اس وقت میرے پاس کوئی دوسرا بھی نظر آتا ہے آپ نے جواب میں عرض کیا ہاں، حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا یہ جبرائیل (علیہ السلام) ہیں اور انہوں نے بھی تمہارے سوال کا جواب دیا ہے۔

اور ایک دفعہ حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ حاضر خدمت انور و اقدس حضور ﷺ ہوئے جب کہ آنحضرت ﷺ کسی سے سرگوشی فرما رہے تھے ایسے کلام میں سلام کے ذریعہ خلل انداز ہونا بے ادبی تصور فرما کر آپ ادب سے خاموش بیٹھ گئے، اس پر ملاقاتی جو حضرت جبرائیل علیہ السلام تھے عرض کیا اگر یہ سلام عرض کرتے تو ہم جواب دیتے، اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ”اے جبرائیل (علیہ السلام) کیا آپ ان کو جانتے ہیں؟ جواب میں حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا ”ہاں میں جانتا ہوں یہ ان اسی اصحاب سے ہیں جنہوں نے یوم حنین صبر کیا کہ جن کا اور جن کی اولاد کا رزق اللہ تعالیٰ نے جنت میں مقرر کر رکھا ہے۔“

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جنت میں داخل ہوئے تو قرآن سنی اور دریافت فرمایا کہ یہ کون قرآن شریف پڑھ رہا ہے، تو عرض کیا گیا حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تو فرمایا حضور انور ﷺ نے کہ یہ اپنی ماں سے اچھا سلوک کر نیوالا ہے (جاننا چاہیے کہ حضور نبی کریم ﷺ کو ایک جسمانی معراج کے علاوہ کئی روحانی معراج بھی ہوئے ہیں)

آپ کا انتقال ایام خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ آخری عمر میں آپ کی بینائی جاتی رہی تو ایک ڈورا اپنے حجرہ اور باہر کے دروازہ سے باندھ رکھی تھی اور حجرہ میں پاس کھجوریں رکھی تھیں جب کوئی سائل آپ کے دروازہ پر آتا تو ڈورا پکڑے ہوئے دروازے

پر پہنچ کر سائل کو کھجور عنایت فرماتے، آپ کی اولاد نے عرض کیا کہ آپ کیوں تکلیف فرماتے ہیں ہم اس خدمت کے لئے حاضر ہیں فرماتے کہ حضور نبی کریم نے فرمایا سَاوَلْتُهُ الْمُسْكِينِ نَقِي مَيْتَةِ السُّوءِ (مسکین کو اپنے ہاتھ سے دینا بری موت سے بچاتا ہے۔

(۶۰) حضرت حاطب بن ابولبعثہ مہاجرؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور بیعت الرضوان میں بھی شامل تھے، قرآن شریف کے اٹھائیسویں ۲۸ پارہ میں سورۃ ممتحنہ کا پہلا رکوع حضرت حاطب کی شان میں ان کی اور دوسرے مومنین کی ہدایت کے لئے نازل ہوا پہلی آیت مبارکہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا عَدُوِّي وَعَدُوَّكُمْ أَوْلِيَاءَ (پ ۲۸) میں اللہ تعالیٰ نے حضرت حاطب رضي عنه کو مومن کا خطاب والقباب عطا فرمایا ہے۔ ان آیات مبارکہ کے نزول کا باعث یوں ہوا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ مکرمہ فتح فرمانے کے لئے تیاری فرما رہے تھے تو بنی ہاشم کے خاندان کی ایک لونڈی سارہ نامی بحالت محتاجی مدینہ منورہ میں پہنچی، بنی عبدالمطلب نے اس کی ہر طرح سے امداد فرمائی، حضرت حاطب رضي عنه نے دس دینار اور ایک چادر اس کو عنایت فرما کر ایک خط اہل مکہ مکرمہ کے نام بھی دیا جس میں مطلب یہ تھا کہ حضور سیدی العالمین صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ پر چڑھائی کرنے والے ہیں تم اپنے بچاؤ کی تدابیر کر لو سارہ یہ خط لیکر روانہ ہوئی، حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لائے اور اس معاملہ کی خبر دی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی ابن ابوطالب و حضرت زبیر بن عوام و حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہم کو ایک تیز ناکہ پر اس ہدایت کے ساتھ روانہ فرمایا کہ روضہ خان نامی مقام تک جائیں وہاں اس عورت سارہ نامی کو پائیں گے، جس کے پاس ایک خفیہ رقعہ ہے وہ لے آئیں چنانچہ یہ حضرات روضہ خان پہنچے اور وہاں سارہ کو پایا اور جب اس سے وہ

خط طلب کیا تو اس نے ضد سے انکار کرتے ہوئے کہا کہ کوئی خط اس کے پاس نہیں اور قسم بھی کھائی، سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے تلوار کھینچی اور فرمایا خط پیش کر یا تجھے قتل کروں گا، ہمارے آقا حضور نبی کریم ﷺ ہرگز ہرگز غلط فرمانے والے نہیں اور حضور ﷺ نے نزول وحی سے خبر پائی ہے خوف زدہ ہو کر اپنے جوڑے میں سے اس نے خط نکالا اور پیش کیا، جب یہ خط حضور سرور عالمین ﷺ کو ملا آپ نے حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور سوال فرمایا، حضرت حاطب رضی اللہ عنہ نے خوف و شرمندگی کے ساتھ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ حضور میرے متعلق جلدی نہ فرمائیں جب سے میں داخل اسلام ہوا ہوں کبھی کفر نہیں کیا اور جب سے حضور کی نیاز مندی نصیب ہوئی کبھی حضور کی خیانت نہیں کی اور جب سے مکہ مکرمہ چھوڑا اہل مکہ مکرمہ کی محبت ذرہ بھر بھی مجھ میں نہ آئی لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں مکہ مکرمہ میں رہتا تھا اور قوم قریش سے نہیں ہوں، میرے علاوہ جتنے مہاجرین مکہ مکرمہ کے یہاں ہیں ان کے خویش و اقارب و اہل قبیلہ مکہ مکرمہ میں موجود ہیں جو ان کے اہل و عیال کی نگرانی کرتے ہیں لیکن میرے رشتہ دار وہاں کوئی بھی نہیں جو میرے قرابتداروں کی نگرانی کریں اور مجھے اس امر میں اندیشہ تھا اس لئے میں نے چاہا کہ اہل مکہ مکرمہ پر کچھ احسان کروں تاکہ وہ میرے اقارب کو نہ ستائیں اور مجھے یقین واثق تھا کہ اہل مکہ مکرمہ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہونے والا ہے۔ اور میرا خط انہیں کوئی فائدہ نہ بخشنے گا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان کا یہ عذر قبول فرمایا اور ان کے قول کی تصدیق فرمائی، سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے جو اس وقت حاضر تھے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ مجھے اجازت عطا ہو کہ اس منافق کی گروں ماروں کہ اس نے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی اور آپ حضور رسول اللہ ﷺ اور مسلمانوں کی خیانت کی ہے تب حضور سید الانبیاء رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرمایا ”اے عمر! اللہ عزوجل خبردار ہے کیا حاطب بدری نہیں ہیں؟ کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رب الغلمین نے اہل غزوہ بدر کے حق میں فرمایا ہے:

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَوَجَبْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ

ترجمہ: ”تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور جنت تمہارے لئے واجب کر دی ہے۔“

یہ سنتے ہی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے آنسو جاری ہو گئے اس واقعہ کے فوراً بعد سورہ ممتحنہ کے شروع کی آیہ مبارکہ کا نزول ہوا۔

معرکہ بدر کے چار سال بعد سن ۶ ہجری میں حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقوقس شاہ اسکندریہ کے پاس آپ کو سفیر بنا کر بھیجا آپ نے وہاں نہایت خوب گفتگو فرمائی مقوقس نے سوال کیا کیا تمہارے آقا نبی ہیں؟ جواب میں فرمایا ہاں وہ رسول اللہ ہیں۔ مقوقس نے کہا تو پھر انہوں نے کیوں اپنی قوم پر بددعا نہ کی کہ جب اپنے شہر سے نکالے گئے؟ جواب میں حضرت حاطب نے فرمایا سیدنا عیسیٰ علی نبینا علیہ السلام کے متعلق اے بادشاہ تم گواہی دیتے ہو کہ وہ رسول اللہ تھے؟ پھر کیوں انہوں نے اپنی قوم پر بددعا نہ کی، جب ان کو سولی دینا چاہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اوپر اٹھالیا؟ مقوقس نے یہ سن کر کہا مرحبا تم حکیم ہو جو ایک سب علوم کے ماہر حکیم کے پاس سے آئے ہو۔ بعد مقوقس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انور میں جمع دیگر ہدایہ کے تین لوٹیاں بھی حضرت حاطب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہدیہ ارسال کیں یعنی سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی بہن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ایک تیسری لوٹھی،

حضور انور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا کو اپنے حرم میں داخل فرمایا اور وہ والدہ ہوئیں، فرزند نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سیرین رضی اللہ عنہا کو حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کو بخشا اور ان سے ان کے فرزند عبدالرحمن رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے، تیسری لوٹھی حضرت ابو جہم ابن حذیفہ العدوی رضی اللہ عنہ کو عطا فرمائی۔

سن ۳۰ ہجری میں بہ عمر پینسٹھ سال حضرت حاطب رضی اللہ عنہ واصل بحق ہوئے اور آپ کی نماز جنازہ خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔ جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۶۱) حضرت حاطب بن عمرو مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے ہیں، حضور نبی کریم ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اسلام قبول فرمایا تھا۔ تمام مورخین متفق ہیں کہ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۶۲) حضرت حباب بن منذر خزرجی انصاریؓ

ابو عمر و ابو عمر آپ کی کنیتیں تھی، جب وادی بدر میں اسلامی لشکر داخل ہوا اور ایک کنویں کے قریب ٹھہرا تو آپ نے حضور نبی کریم ﷺ سے ادب کے ساتھ دریافت کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ ہمارے نزول کا یہ مقام کیا باعثِ وحی الہی آپ نے اختیار فرمایا ہے یا جنگی نظریہ سے یہ مقام پسند فرمایا ہے اور جب معلوم ہوا کہ مقام نزول لشکر وحی کے اشارہ سے نہیں تھا تو آپ نے رائے دی کہ وادی میں آگے بڑھ کر جہاں متعدد گڑھے تھے لشکر اسلام قیام کرے تاکہ دشمن ان گڑھوں کے قبضہ اور پانی سے محروم رہے۔ آنحضرت ﷺ آپ کی رائے پسند فرمائی اور اس پر عمل ہوا آپ کا لقب ذوالزوائے مشہور ہوا۔ معرکہ بدر کے بعد بھی تمام مشاہد میں آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہے غزوہ خیبر کے موقع پر جب لشکر اسلام نے اس میدان میں نزول فرمایا جو درمیان اہل خیبر و بنو غطفان ہے اہل خیبر کی مدد کرنے سے قاصر رہے، مقام خیبر میں یہودیوں کے جو دس قلعے تھے ان میں قلعہ صعب تین یوم کے محاصرہ کے بعد آپ کی سرداری میں فتح ہوا اور کثری سامان جنگ ورسد اس قلعہ سے ملا قلعہ ابی کے فتح ہونے میں بھی آپ سے نمایاں بہادری ظاہر ہوئی تھی۔

ایام خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں آپ کا انتقال ہوا اور جنت البقیع میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۶۳) حضرت حبیب بن اسود خزرجی انصاریؓ

بعض مورخین نے آپ کا اسم گرامی حبیب بن اسود بن سعد لکھا ہے اور بعض نے حبیب بن اسلم بھی لکھا ہے سب مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ نے شمولیت غزوہ بدر کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۶۴) حضرت حرام بن منحان خزرجی انصاریؓ

آپ ام سلیم والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے بھائی اور یوں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے ماموں ہیں، اپنے برادر مکرم حضرت سلیم بن لمان کے ساتھ شریک غزوہ بدر ہوئے اور بعد غزوہ احد میں بھی شرکت کی مزید سعادت سے مشرف ہوئے، صفر سن ۴ ہجری کے بئیر معونہ کے واقعہ میں دونوں بھائی شہادت سے فائز ہوئے، حضرت حرام کے سر پر عامر بن طفیل کی ضرب لگی اور خون بہنے لگا تو اس خون کو اپنے ہاتھ میں لے کر منہ پر ملتے اور فرط خوشی و تشکر فرماتے تھے اے رب کعبہ مجھے میرا مقصود مل گیا (یعنی شہادت کا مرتبہ مل گیا)

(۶۵) حضرت حریث بن زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ خزرجیؓ

آپ نے بدر اور احد دونوں غزوات میں بمع اپنے برادر مکرم حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ جو صاحب الاذان کے لقب سے مشہور تھے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۶۶) حضرت حصین بن حارث بن عبدالمطلب مہاجرؓ

حضور سید العالمین نبی کریم ﷺ کے محترم چچا زاد بھائی ہیں آپ نے بمع آپ کے برادران مکرم حضرت عبیدہ و طفیل رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شرکت فرمائی، حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شہادت نصیب ہوئی، آپ اور حضرت طفیل احد میں بھی اور بعد کے تمام مشاہد میں بھی ہم رکاب حضور نبی کریم ﷺ رہے۔

آپ اور حضرت طفیل رضی اللہ عنہ دونوں نے سن ۳۱ یا سن ۳۲ یا سن ۳۳ ہجری میں انتقال فرمایا۔ پہلے حضرت طفیل رضی اللہ عنہ کا اس دارِ فانی سے کوچ ہوا چار ماہ بعد آپ (حضرت حصین رضی اللہ عنہ) کا وصال ہوا۔

آپ بڑے عابد و زاہد و سخی گزرے ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سورۃ فاطر کی انیسویں آیت اور سورۃ کہف کی آخری آیت مبارکہ آپ کی شان اقدس میں نازل ہوئی۔ یعنی آیت مبارکہ

إِنَّ الدِّينَ يَتْلُونَ كِتَابَ اللَّهِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَأَنْفَقُوا مِمَّا رَزَقْنَاهُمْ سِرًّا
أَوْ عَلَانِيَةً يُرْجُونَ بِجَارَةٍ لَنْ تَبُورَ ط
(پ ۲۲ سورۃ فاطر)

ترجمہ بے شک وہ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب پڑھتے ہیں اور نماز قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے سے کچھ ہماری راہ میں خرچ کرتے ہیں پوشیدہ اور علانیہ وہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں ہرگز نقصان نہیں اور آیت مبارکہ

فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ
رَبِّهِ أَحَدًا ط (پ ۱۶)

ترجمہ: ”جس کو اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اس کو چاہیے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔“

(۶۷) حضرت حمزہ بن حمیر خزرجی انصاریؓ

مورخ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت حمزہ بن حمیر بدری صحابی ہیں مورخ موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے کہ حارثہ بن حمیر بدری صحابی ہیں، مورخ ابن اسحاق کا بیان ہے کہ بدر میں جو شریک ہوئے وہ بنی سلمہ کے حلفی برادران قبیلہ اشجع کے دو بھائی حارثہ بن حمیر اور عبداللہ بن حمیر تھے، ابن اسحاق ہی نے دوسری جگہ بیان کیا ہے کہ قبیلہ اشجع کے جو دو بھائی شریک غزوہ بدر ہوئے ان کے نام خارجہ بن حمیر اور عبداللہ بن حمیر ہیں اور اپنی شرح عیون الاثر (مصنفہ ابن سید الناس) میں ابن الاسود غلی نے یقین کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حضرت حمزہ بن حمیر اور ان کے بھائی عبداللہ بن حمیر دونوں نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل کیا، پس ثابت ہے کہ حمیر یا حمیر کے دو فرزندوں نے شرکت کی۔ ایک کا نام عبداللہ اور دوسرے کا نام یا حمزہ یا حارثہ یا خارجہ رضی اللہ عنہما۔

(۶۸) حضرت حمزہ بن عبدالمطلب مہاجرؓ

آپ حضور سول کریم ﷺ سے عمر میں چار سال بڑے تھے اور آپ آنحضور ﷺ کے چچا بھی تھے اور خالہ زاد بھائی بھی تھے اور رضاعی بھائی بھی تھے آپ کی والدہ ماجدہ ہالہ حضور نبی کریم ﷺ کی والدہ محترمہ مطہرہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حقیقی چچا زاد بہن تھیں اور ابولہب کی لونڈی ثویبہ نے آنحضور ﷺ کے پھوپھی زاد بھائی حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کو اور آپ کو اور چار سال بعد حضور ﷺ کو اپنا دودھ پلایا تھا۔ نبوت کے چھٹے سال آپ نے دار ارقم میں تشریف فرما ہو کر اسلام قبول فرمایا اور آپ کے تین دن بعد سیدنا عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نے اسلام قبول فرمایا۔ ان دو جلیل الشان دلاور

بہادر سرداران قریش کے اسلام سے مشرف ہونے کے بعد اسلام کو بڑی عزت و شوکت و قوت و شہرت حاصل ہوئے اور مسلمانوں پر دن دیھاڑے مظالم میں تخفیف ہوئی اور مسلمان اعلانیہ داخل کعبہ شریف ہو کر اپنی عبادتیں کرنے لگے۔

آپ بڑے بہترین نشانہ باز اور نہایت نامور بہادر تھے، آپ کی بہادری قریش میں ضرب المثل تھی، دوسرے قریشی بہادران آپ کی بہت تعظیم و تکریم کرتے تھے اور آپ سے ڈرتے تھے۔ بحکم الہی حضور انور اقدس ﷺ نے آپ کو اسد اللہ کا ممتاز لقب بخشا تھا اور جب آپ غزوہ احد میں شہید ہوئے تو سید الشہداء کا مکرم لقب بھی آپ کو عطا ہوا، قبل داخل اسلام ہونے کے ایک دن آپ شکار سے واپس ہو رہے تھے کہ راہ میں سنا کہ اس روز ابو جہل نے آپ کے بھتیجے محمد (ﷺ) کو بہت سخت و ست کہا ہے تو غیرت ہاشمی نے جوش دلایا اور آپ آگ بگولا ہو کر کعبہ اللہ شریف کے پاس اس وقت مجمع احباب میں بیٹھے ہوئے ابو جہل ملعون کے پاس پہنچ کر اپنی شکاری کمان سے ایسا مارا کہ سر سے خون جاری ہو گیا، ابو جہل و رفقاء مرعوب و مبہوت ہو کر دم بخود ہو رہے آپ وہاں سے سیدھے دار ارقم پہنچے اور اپنے عزیز بھتیجے ﷺ کے دستِ حق پر بیعت اسلام سے فوراً مشرف ہوئے۔

ہجرت مدینہ منورہ کے چھ ماہ بعد ماہ رمضان سن ۱ ہجری میں مسلمانوں کی حفاظت اور اسلام کی عزت کے لئے سب سے پہلے جو لشکر حضور نبی کریم ﷺ نے مقام سیف البحر روانہ فرمایا جہاں دشمن اسلام ابو جہل کی سرداری میں مکہ مکرمہ سے مسلمانوں پر حملہ کرنے تین سو سواروں کی فوج آرہی تھی کہ اس کی مدافعت کی جائے وہیں مہاجرین کا دستہ تھا جس کے سردار آپ اسد اللہ و رسولؐ، بنائے گئے تھے اور آپ کا علم خود آنحضور ﷺ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے باندھا تھا، دونوں لشکر مقابل ہوئے مگر قبیلہ جہنیہ کے سردار مجدی بن عمرو نے جن کا طرفین سے معاہدہ ہوا تھا درمیان میں ہو کر جنگ و قتال روک دیا، بغیر لڑائی کے دونوں لشکر واپس ہوئے اس

واقعہ کے ایک سال بعد غزوہ بدر ہوا، میدان بدر میں سب سے پہلے مبارزہ میں آپ نے شیبہ بن ربیعہ کو ایک ہی وار میں واصل جہنم فرمایا بعد میں بمع سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم عتبہ کو قتل کیا۔

بعد ازاں جب طرفین کی فوجوں میں گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی آپ نے دو تلواروں سے کشتوں کے پتے لگا دیئے سولہویں شوال سن ۳ ہجری میں بے نظیر شجاعت سے غزوہ احد میں آپ نے اکتیس کفار کو واصل جہنم فرمایا بعد میں جبیر بن مطعم بن عدی کا حبشی النسل غلام وحشی نامی جو حربہ کے استعمال میں کمال تھا اور جس کو اس کے آقا نے اس شرط پر آزاد کرنے کا وعدہ کیا تھا کہ وہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو قتل کرے کہ انہوں نے معرکہ بدر میں اس کے چچا طعمہ بن عدی کو قتل کیا تھا اور جس کو قریشی سپہ سالار ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے بھی جو بیٹی تھی عتبہ بن ربیعہ اور بھتیجی شیبہ بن ربیعہ کی جن کو آپ نے بدر میں موت کے گھاٹ اتارا تھا بڑے انعامات کا لالچ دیا تھا اگر وہ آپ کو قتل کرے جب آپ زخموں سے چور ہو کر تھکے ماندے ذرا سانس لینے میدان احد کے کنارے لیٹ گئے تھے وحشی نے تاک کر اپنا حربہ ایسا پھینکا کہ ناف کے پاس شکم مبارک کو چاک کر دیا اور آپ جانبر نہ ہو سکے، عمر شریف ساٹھ سال تھی، ہندہ اور دوسری قریشی عورتوں نے آپ کے جسد اطہر کا ایسا مثلہ کیا کہ پہچاننا سخت دشوار ہو گیا آپ کے کلیجہ کو کاٹ کاٹ کر چبایا، لگنا چاہا تو کوشش بے سود ہوئی بعد میں ہندہ وحشی وغیرہ سب اسلام سے مشرف ہوئے۔

آپ کے جسد اطہر پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف فرما ہوئے اتنا روئے کہ ہچکی بندھ گئی اور فرماتے رہے۔

يَا حَمْرَةَ يَا عَمَّ رَسُولِ اللَّهِ يَا أَسَدَ اللَّهِ وَرَسُولَهُ يَا فَاعِلَ الْخِيَرَاتِ
يَا كَاشِفَ الْكُرْبَاتِ، يَا ذَا بَابَا عَنُّ وَجْهِ رَسُولِ اللَّهِ.

ترجمہ: ”اے رسول اللہ کے چچا، اے شیر اللہ کے اور شیر اس رسول کے،

اے نیکیوں کے کرنیوالے، اے رنج و الم دور کرنیوالے، اے رسول اللہ کے رخ سے پہچان کرنیوالے۔“

آپ کی مصیبت کے برابر میرے لئے کوئی دوسری مصیبت ہرگز نہیں ہو سکتی، آپ کے جنازہ پر ستر تکبیروں سے نماز ادا فرمائی گئی، جب دوسرے شہداء احد کے جنازے لائے جاتے تھے تو وہ آپ کے جنازہ کے پیچھے رکھے جاتے تھے اور ان پر حضور رسول اللہ ﷺ نماز ادا فرماتے تھے۔

یوں احد میں جو ستر مجاہدین شہید ہوئے اتنے بار یعنی ستر بار حضرت سید الشہداء پر نماز جنازہ ادا کی گئی۔

اس خصوصیت میں آپ یکتا گزرے ہیں خاص مقام شہادت پر جبل احد کے دامن میں آپ کی لحد بنائی گئی قریباً پچاس سال بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے عہد میں ایک بڑے سیلاب کے باعث تمام شہداء احد کے قبور ڈوب گئے تو متصل بلندی پر لحدیں بنائی گئیں اور آپ اور دوسرے تمام شہداء احد کے اجساد پاک کو وہاں دوبارہ دفن کیا گیا سب شہداء کرام کے اجساد اس وقت بالکل نرم اور تازہ تھے، رضی اللہ عنہم اجمعین۔

حضور نبی کریم ﷺ آپ کی قبر مبارک کی زیارت کے لئے بکثرت تشریف لے جاتے تھے۔ خصوصاً ۱۶ شوال یوم شہادت کو تشریف فرمائی میں ناغہ نہ ہوتا تھا اور حضرت سیدۃ النساء فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا بھی اپنی حیات میں آپ کی قبر شریف کی زیارت بکثرت کرتی تھیں، ہر جمعہ کو بلا ناغہ تشریف لے جاتی تھیں، میرے چچا میرے چچا پکار پکار کر گریہ کرتیں اور قبر شریف کے ارد گرد صفائی اور درستی اپنے مقدس ہاتھوں سے کرتی تھیں اور قبر اطہر کے پاس نمازیں بھی ادا کرتی تھیں۔

(نوٹ: آپ کے اعلیٰ وارفع مناقب کے مکمل بیان کے لئے مستقل تالیف چاہئے)

..... فصل - خ ❀

(۶۹) حضرت خارجہ بن زید خزرجی انصاریؓ

ابونعیم آپ کی کنیت تھی آپ بمقام مکہ مکرمہ عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے تھے آپ کا شمار معزز صحابہ میں ہوتا ہے، مواخات میں حضور رسول کریم ﷺ نے آپ کو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا بھائی مقرر فرمایا تھا سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی بیٹی حبیبہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا جن سے وصال سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد دختر ام کلثوم پیدا ہوئی۔ آپ نے معرکہ بدر کے بعد معرکہ احد میں بھی شرکت فرمائی اور وہاں جام شہادت سے فائز ہوئے آپ کے جسم پر دس سے زیادہ زخم تھے۔

(۷۰) حضرت خالد بن بکیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام دار ارقم میں مشرف بہ اسلام ہوئے، آپ بمع اپنے برادران ایاس و عاقل و عامر رضی اللہ عنہم شریک غزوہ بدر ہوئے، آپ کے برادر مکرم حضرت عاقل رضی اللہ عنہ بدر میں شہادت سے فائز ہوئے دوسرے برادر محترم حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں رتبہ شہادت ملا، خود حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سریہ رجب میں بہ عمر جو تیس سال شہادت کی سعادت پائی (اس سریہ کے حالات ذیل میں فصل ع میں حضرت عبداللہ بن طارق کے مناقب میں مطالعہ کریں)

(۷۱) حضرت خالد بن قیس خزرجی انصاریؓ

بدر واحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اب حجر عسقلانی اور ابن اسحاق کا قول ہے کہ آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے، لیکن دوسرے اہل سیر و معاذی جو بدر اور احد میں آپ کی شرکت مانتے ہیں عقبہ سوم میں آپ کی شمولیت بیان نہیں کرتے۔

(۷۲) حضرت خباب بن ارت بن تمیم مہاجرؓ

ابویحییٰ و ابو عبد اللہ و ابو محمد آپ کی کنیتیں تھی، بدر اور اس کے بعد تمام مشاہد میں شرف سعادت ہم رکابی رسول ﷺ حاصل فرمایا۔ آپ کا شمار بڑے فاضل اور جلیل صحابہ کرم میں ہے۔ آپ قدیم الاسلام سابقین اولین سے ہیں۔ دار ارقم میں اسلام قبول فرمایا۔ ایام جاہلیت میں آپ کو غلام بنا کر فروخت کر دیا گیا تھا۔ آپ نے اپنا اسلام ظاہر فرما کر بڑی مصیبتیں جھیلیں، آگ سے داغ لگائے جاتے تھے، گرم ریت پر لٹائے جاتے تھے سر کے بال نوچے جاتے تھے، گردن مروڑی جاتی تھی کہ آپ اسلام سے منہ موڑیں، مگر آپ ثابت اور صابر رہے، زخموں کے داغ آپ کی پیٹھ پر مثل برص دم واپس تک رہے۔ سن ۳۷ ہجری میں بمقام کوفہ بہ عمر تریسٹھ سال انتقال فرمایا۔ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم جنگ صفین سے کوفہ واپس ہوئے اور آپ کی قبر پر گزر ہوا فرمایا، اللہ تعالیٰ خباب (رضی اللہ عنہ) پر رحم فرمائے کہ انہوں نے اپنی رغبت سے اسلام قبول فرمایا اور اتباع فرمان میں ہجرت فرمائی، تمام زندگی مجاہدانہ گذاری اور اسلام کی خاطر سخت مصیبتیں جھیلیں، اللہ تعالیٰ ان کو یقیناً اس کا اجر دے گا۔

(۷۳) حضرت خبابِ مولیٰ عتبہ بن غزوٰن مہاجرؓ

آپ اپنے آقا حضرت عتبہ بن غزوٰن کے ساتھ شریکِ معرکہ بدر ہوئے سن ۱۹ ہجری میں بہ عمر پچاس سال مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

(۷۴) حضرت خبیب بن اساف خزرجی انصاریؓ

جب لشکرِ اسلام مدینہ منورہ سے ابوسفیان کے قافلہ کے ارادہ سے روانہ ہوا آپ بھی ساتھ ہو گئے گو آپ ابھی داخلِ اسلام نہیں ہوئے تھے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم سے سالارِ اعظم مجاہدین اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آپ کو دیکھا فرمایا جب تم داخلِ اسلام نہیں ہو کیوں ہمارے ساتھ چلتے ہو؟ جواب میں عرض کیا مجھے شرم آتی ہے کہ میرے قبیلہ والے چلیں اور میں ساتھ نہ جاؤں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشرکین پر ہم مشرکین سے مدد نہیں لیتے تو آپ وہیں ایمان لا کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر میں سردارِ قریش امیہ بن خلف کی ایک ضرب آپ کے کندھے پر لگی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زخم پر لعابِ مبارک لگایا تو زخم کے کنارے جڑ گئے اور زخم بعد میں تندرست بھی ہو گیا آپ نے واپس پلٹ کر امیہ بن خلف تک پہنچ کر اسے قتل کر دیا بعد ازاں اس کی دختر سے شادی بھی کی جن کا نام توامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے، وہ اپنے خاوند کے زخم مذکور کے نشان دیکھ کر بہ سبیلِ خوش طبعی کہا کرتی تھیں وہ مرد گننام مجھے نہ چاہئے جس نے یہ زیبائش آپ کے بدن پر چڑھائی “جواب میں حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تم ایسے مرد کو گم نہ کرو جس نے تمہارے باپ کو واصلِ جہنم کیا“

بدر کے بعد احد خندق و تمام باقی مشاہد میں حاضر رکاب حضور رسول کریم ﷺ رہے، ایام خلافت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

(۷۵) حضرت خدّاش بن قنّادہ اوسی انصاریؓ

آپ بمع اپنے برادر مکرم حضرت انیس بن قنّادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حامل غزوہ بدر ہوئے اور ایک سال بعد دونوں برادر مکرم غزوة احد میں بھی شریک رہے اور دونوں احد کی لڑائی میں شہادت سے بامراد واصل بحق ہوئے۔

(۷۶) حضرت خراش بن صمہ خزرجی انصاریؓ

آپ مع اپنے برادر مکرم معاذ بن صمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شریک معرکہ بدر ہوئے، اس روز آپ کے ساتھ دو گھوڑیاں تھیں، آپ مشہور تیر انداز تھے غزوہ احد میں بھی آپ شامل تھے اور وہاں بڑی جاں بازی سے لڑتے رہے، حتیٰ کہ تیروں کے دس زخموں سے گھائل ہوئے۔

(۷۷) حضرت خُرم بن فاتک مہاجرؓ

ابو یحییٰ اور ابو جمین کنیت فرماتے تھے، اپنے برادر مکرم حضرت سیرہ بن فاتک کے ساتھ شریک غزوہ بدر ہوئے، ایک وقت حضور سید المرسلین ﷺ نے فرمایا کیسا اچھا ہوتا اگر وہ اپنے سر کے بال ٹیڑھا کر کے نہ لٹکاتا اور اپنی ازار کو لمبی نہ رکھتا، حضرت خرم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوراً اپنے بال کانوں سے نیچے کتروائے اور اپنی آزار آدمی پنڈلی تک کر لی۔

آپ کے فرزند حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مروان نے جو اس وقت امیر مدینہ تھے۔ ایک فساد کے لشکر میں داخل ہونے کا حکم دیا۔ حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا کہ میرے باپ و چچا (خریم و سبرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) بدری صحابی گذرے ہیں مجھے ان کی وصیت ہے کہ مسلمانوں سے نہ لڑوں۔

(۷۸) حضرت خلد بن رافع خزرجی انصاریؓ

ابویحییٰ آپ کی کنیت تھی آپ بدری صحابی حضرت رافع بن رافع (اس فہرست کے نمبر ۱۰۰) کے برادرِ مکرم اور ابو مالک رافع ابن مالک (اس فہرست کے نمبر ۹۲) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے فرزند ارجمند ہیں۔ فقط ابن اسحاق نے آپ کو بدری صحاب میں شمار کیا ہے، کلبی نے آپ کو شہید غزوہ بدر میں لکھا ہے مگر فہرست شہداء بدر میں آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا غزوہ بدر میں آپ کا شہید ہونا قابل تسلیم بیان نہیں ہے۔

(۷۹) حضرت خلد بن سوید بن ثعلبہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

بمقام مکہ مکرمہ عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے بدر احد و خندق کے غزوات میں شمولیت باسعادت رہی۔ غزوہ بنی قریظہ میں بھی ہم رکاب حضور سید العالمین رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہوئے۔ بنی قریظہ کے قلعہ کے محاصرہ کے وقت قلعہ کی دیوار کو تکیہ فرما کر آپ بیٹھے تھے کہ ایک یہودیہ کافرہ بنانہ نامی نے آپ پر دیوار قلعہ سے چکی کا پتھر گرایا جس سے آپ شہید ہو گئے حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا خلد کے لئے دو شہیدوں کا ثواب ہے اور جب قلعہ فتح ہو گیا حضور انور ﷺ کے حکم سے بنانہ کافرہ قتل کی گئی۔ بنی قریظہ میں سوائے اس عورت کے کسی عورت کے قتل کا حکم نبی کریم ﷺ نے نہیں فرمایا۔

(۸۰) حضرت خُلاَّد بن عمرو بن جموح خزرجی انصاریؓ

آپ مع اپنے والد حضرت عمرو بن جموح اور برادران حضور معوذہ و معاذ رضی اللہ عنہم غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، غزوہ احد میں آپ بھی شہید ہوئے اور آپ کے والد عمرو بن جموح بھی اور آپ کے ماموں عبداللہ بن عمرو بن حرام بھی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) شہادت سے فائز ہوئے۔

(۸۱) حضرت خُلاَّد بن قیس خزرجی انصاریؓ

آپ کو فہرست اصحاب بدر میں ابن سید الناس نے اپنی کتاب عیون العر میں داخل کیا ہے لیکن اس کتاب کے شارح ابن الاسود برہان الدین حلبی کا بیان ہے کہ انہوں نے حضرت خُلاَّد بن قیس رضی اللہ عنہ کا ذکر امام ذہبی کی تحریر میں نہیں پایا لیکن ابن عمارہ کی روایت پر حافظ ابن جوزی نے اپنی کتاب "تلخیص" میں حضرت خُلاَّد بن قیس رضی اللہ عنہ کو اصحاب بدر میں شامل کیا ہے۔

(۸۲) حضرت خُلَید بن قیس خزرجی انصاریؓ

آپ مذکورہ بالا حضرت خُلاَّد بن قیس رضی اللہ عنہ کے برادر مکرم ہیں تمام اہل سیر و معاذی متفق ہیں کہ آپ نے بدر اور احد کے غزوات میں شرف شمولیت حاصل فرمایا۔ اکثر نے آپ کا اسم گرامی خُلَید لکھا ہے ایک نے خُلَیدہ لکھا ہے اور کسی نے خالد بن قیس لکھا ہے کثرت شہادت سے پایا جاتا ہے کہ خُلَید صحیح نام ہے۔

(۸۳) حضرت خلیفہ بن عدی خزرجی انصاریؓ

تمام مورخین کا اتفاق ہے کہ آپ نے جنگ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی ابن اسحاق نے آپ کا اسم گرامی خلیفہ بن عدی لکھا ہے امام ذہبی نے علیفہ بن عدی لکھا ہے سہیلی اور دوسروں نے خلیفہ بن عدی لکھا ہے جمل و صفین کی لڑائیوں میں آپ نے سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کی رفاقت فرمائی۔

(۸۴) حضرت حنیس بن حذافہ مہاجرؓ

سابقین اسلام سے ہیں، ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی آپ سیدنا عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے داماد اور ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام کے پہلے شوہر تھے، بدر و احد کی لڑائیوں میں شرکت فرمائی احد میں سخت زخمی ہو کر مدینہ منورہ واپس ہوئے اور زخموں سے جانبر نہ ہو سکے۔

بقول بعض اصحاب سیر آپ معرکہ بدر میں زخمی ہوئے اور زخموں سے شہید ہوئے کسی نے شہدائے بدر میں آپ کا اسم شریف نہیں داخل کیا، آپ کا احد میں زخمی ہو کر شہید ہونا صحیح معلوم ہوتا ہے۔

(۸۵) حضرت خوات بن جحیر اوسی انصاریؓ

ابو عبد اللہ و ابوصالح آپ کی کنیتیں تھیں، آپ کا شمار بدری صحابیوں میں ہے آپ کو مال غنیمت سے حصہ دیا گیا آپ لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے تھے لیکن

راستہ میں مقام صفراء کے پاس ایک پتھر سے زخمی ہو گئے۔

حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کو اس مقام سے مدینہ منورہ واپس بھیجا۔

۴۰ ہجری میں بمقام مدینہ طیبہ بہ عمر ۹۴ سال آپ کا انتقال ہوا۔

(۸۶) حضرت خوئی بن خولی عمر و بن زھیر بن جھف مہاجرؓ

آپ نے بمع اپنے برادر مکرم حضرت مالک بن ابو خولی عمرو رضی اللہ عنہ کے غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل کی، سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

❁..... فصل.....❁

(۸۷) حضرت ذکوان بن عبید بن ربیعہ

بن خالد بن معاویہ مہاجر الانصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ اول و دوم میں ہو کر بیعت اسلام سے مشرف ہوئے بعد میں خود مدینہ منورہ سے ہجرت فرما کر مکہ معظمہ میں قیام فرما ہوئے کہ حضور انور اقدس ﷺ کی خدمت عالی میں حاضری سے مستفیض و مستفید ہوتے رہے۔

بعد ہجرت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے وطن مدینہ طیبہ لوٹ آئے اور المہاجر الانصاری کے لقب سے مشہور ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمانے کے بعد معرکہ احد میں بھی شرف شمولیت پایا اور وہیں رتبہ شہادت سے

بھی فائز ہوئے، ابن سید الناس اور حافظ ابو عمر نے آپ کا نام نامی اسم گرامی ڈکٹوان بن عبد قیس لکھا ہے۔

(۸۸) حضرت ذوشمالین بن عبد عمر و مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عمیر یا عمر تھا ذوشمالین کے لقب سے مشہور تھے، ابو محمد آپ کی کنیت تھی آپ معرکہ بدر میں شہادت سے فائز ہوئے۔



(۸۹) حضرت راشد بن معلیٰ خزرجی انصاریؓ

بقول بعض مؤرخین بمع اپنے برادران مکرم حضرت رافع و ہلال و ابو قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک غزوہ بدر ہوئے اس معرکہ میں حضرت رافع رضی اللہ عنہ کو رتبہ شہادت حاصل ہوا۔ حضرت راشد و حضرت ہلال و حضرت ابو قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی شرکت غزوہ بدر کا مورخ ابن اسحاق منکر ہے لیکن ابن کلبی و ابن سید الناس چاروں برادروں کی شرکت کو مانتے ہیں۔

(۹۰) حضرت رافع بن حارث خزرجی انصاریؓ

آپ بدر اُحد خندق اور تمام دوسرے مشاہد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے، ایام خلافت سیدنا حضرت عثمان رضی اللہ عنہ میں انتقال فرمایا۔

(۹۱) حضرت رافع بن عنجدہ اوسی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام عبدالحارث ہے لیکن آپ اپنی والدہ عنجدہ کی ولدیت سے مشہور تھے معرکہ بدر میں آپ کی شمولیت باسعادت رہی۔

(۹۲) حضرت رافع بن مالک خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ اول میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے بعد میں عقبہ دوم و سوم میں شرکت سے مستفیض ہوئے۔ حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں میں آپ بھی ایک تھے، موسیٰ بن عقبہ نے آپ کو بدریوں میں شمار کیا ہے لیکن ابن اسحاق نے آپ کو بدریوں میں شمار نہیں کیا ہے البتہ آپ غزوہ اُحد میں تشریف لے گئے اور وہاں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ آپ کے ایک فرزند حضرت رفاعہ رضی اللہ عنہ کی شرکت غزوہ بدر میں محقق ہے۔ آپ کے ایک دوسرے فرزند حضرت خلاد رضی اللہ عنہ کی شرکت معرکہ بدر کے متعلق مورخین میں اتفاق نہیں۔

(۹۳) حضرت رافع بن معالی خزرجی انصاریؓ

آپ بمع برادران مکرم حضرات راشد (مذکورہ بالا) ولہلا وابوقیس مذکورہ ذیل رضی اللہ تعالیٰ عنہم شریک معرکہ بدر ہوئے بدر میں لشکر قریش میں بحالت کفر آئے ہوئے حضرت عکرمہ بن ابوجہل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے آپ (حضرت رافع رضی اللہ عنہ) نے مرتبہ شہادت پایا۔

(۹۴) حضرت رافع بن یزید اوسی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شامل ہونے کی سعادت حاصل فرمائی اور بعد میں معرکہ احد میں مرتبہ شہادت بھی حاصل فرمایا۔

(۹۵) حضرت ربیع بن رافع اوسی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۹۶) حضرت ربیع بن ایاس خزرجی انصاریؓ

آپ نے مع اپنے برادران مکرم حضرت عمر بن ایاس و حضرت ودقہ بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شامل غزوہ بدر ہونے کی سعادت حاصل فرمائی۔ آپ کا قول ہے کہ آپ نے میدان جنگ میں ملائکہ کے ہاتھوں مقتول کفار کو خوب پہچانا۔ ان کے ضرب سے کسی کی گردن جسم سے جدا ہوتی دیکھتا، کسی کی ناک کٹتی دیکھتا، کسی کی انگلیوں کے پوروں پر داغ دیکھے جیسے کسی نے جلایا ہے۔

(۹۷) حضرت ربیعہ بن اٹم بن شجرہ مہاجرؓ

ابو یزید آپ کی کنیت تھی بدر کے معرکہ میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، احد و خندق کے غزوات میں بھی شامل رہے، بیعت الرضوان (حدیبیہ) کے صحابہ کرم سے بھی آپ ہیں۔

غزوہ خیبر میں شجاعت سے لڑتے ہوئے قلعہ نطاہ کے پاس یہودی حارث کے ہاتھ مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ اس وقت عمر شریف تیس سال تھی۔ آپ پست قدم تھے مگر بہت عالی ہمت والے تھے۔

(۹۸) حضرت رُحیلہ بن ثعلبہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی ابن اسحاق نے ج سے رُحیلہ لکھا ہے۔ ابن ہشام نے ح سے رحلہ لکھا ہے اور ابن عقبہ نے خ سے رُحیلہ لکھا ہے، سب مورخین غزوہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت کے معترف ہیں۔

(۹۹) حضرت رفاعہ بن حارث خزرجی انصاریؓ

آپ کی والدہ کا نام عفرابنت عبید ہے، فقط مورخ ابن اسحاق نے آپ کو بدریوں میں شامل کیا ہے۔ واقعہ وغیرہ آپ کی شرکت بدر کے منکر ہیں احتیاطاً ہم نے اسم گرامی داخل فہرست کیا ہے۔

(۱۰۰) حضرت رفاعہ بن رافع بن مالک خزرجی انصاریؓ

آپ اپنے والد ماجد اوپر مذکورہ حضرت رافع بن مالک رضی اللہ عنہ کے ساتھ یا عقبہ دوم یا عقبہ سوم میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ غزوہ بدر میں بھی شامل تھے اور بعد اُحد اور تمام دیگر مشاہد میں آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے۔، جنگ جمل و جنگ صفین میں بھی آپ کی شمولیت ہوئی آپ کے والد امجد حضرت رافع اور برادرِ مکرم

حضرت خلد رضی اللہ عنہما کی شرکت بدر کے متعلق مورخین میں اختلاف ہے۔ بعض شرکت کا اعتراف کرتے ہیں۔ بعض انکار لیکن آپ کی شرکت معرکہ بدر بے گمان ہے۔ اس معرکہ میں ایک تیر سے آپ کی چشم مبارک زخمی ہو گئی تو حضور رسول کریم ﷺ نے اپنا لعاب اقدس لگایا تو ایسی تندرست ہو گئی کہ گویا زخمی ہرگز نہ ہوئی تھی قوی و جسیم سردار امیہ بن خلف کو آپ نے قتل کیا۔ یہ امیہ آقا تھا سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کا اور انہیں اسلام سے مرتد کروانے کی بے سود کوشش میں سخت ایذا میں دیتا تھا حتیٰ کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو خرید کر حضور رسول اللہ ﷺ کو بخشا اور آنحضرت ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو آزاد فرما کر اپنی خدمت میں رکھ لیا۔ ۴۱ ہجری میں آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔

(۱۰۱) حضرت رفاعہ بن عمرو بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ کے دادا زید کی کنیت ابوالید تھی اور آپ کی کنیت بھی ابوالولید، اس لئے آپ اپنے دادا کی وجہ سے ابن الولید کے نام سے مشہور تھے۔ آپ عقبہ سوم کے انصار سے ہیں آپ نے بدر و احد دونوں معرکوں میں شرکت فرمائی اور احد میں شہادت سے فائز ہوئے۔

..... فصل - زید ❀

(۱۰۲) حضرت زیاد بن سکن اوسی انصاریؓ

ذیل میں مذکور ہونے والے ۲۳۳ حضرت عمارہ کے آپ والد مکرم ہیں۔ سوائے ابن کلبی کے دوسرے آپ کے شامل غزوہ بدر ہونے کا ذکر نہیں کرتے لیکن معرکہ

احد میں آپ شریک ہو کر بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔ جب لڑائی بہت سخت ہو رہی تھی اور علمبردار لشکر اسلام حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ بھی حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون ہے جو اپنے نفس کو ہمارے لئے فروخت کرتا ہے یعنی صدقہ کرتا ہے۔ تو پانچ بہادر جو ان مرد انصار مثل شیر قتال کرتے ہوئے اور دشمنوں کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب سے ہٹاتے ہوئے آگے بڑھتے گئے،

تھی کہ ان میں سے ہر ایک شہید ہوا ان پانچ جو ان مردوں میں حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ ایک تھے۔ جب حضرت زیاد بن سکن کے سخت زخمی ہونے کی خبر حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اپنے پاس بلوایا اور ان کے سر کو کمال شفقت سے اپنے پاؤں پر رکھ لیا اسی وقت ان کی روح دار بقا کو پرواز ہوئی۔ زہے قسمت۔

کوئی دیکھے تو یہ اعزاز شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ خواب ناز کو تکہ ملا پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

(حفیظ)

(۱۰۳) حضرت زیاد بن عمرو خزرجی انصاریؓ

آپ اوپر مذکور حضرت بسبہ اور ذیل میں مذکور ہونے والے حضرت ضمیرہ رضی اللہ عنہما کے برادر مکرم ہیں آپ اور حضرت ضمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل کی لیکن حضرت بسبہ رضی اللہ عنہ، ابوسفیان کے قافلہ کا سراغ حاصل کرنے بھیجے گئے تھے تینوں برادران محترم صحابہ سے ہیں۔

(۱۰۴) حضرت زیاد بن لبید خزرجی انصاریؓ

آپ ابو عبد اللہ کنیت فرماتے تھے داخل اسلام ہونے کے بعد آپ نے مکہ مکرمہ میں اقامت پسند فرمائی جب حضور نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ کو ہجرت فرمائی تو آپ پھر مدینہ منورہ واپس ہوئے اور مہاجر الابدھار کے لقب سے مشہور ہوئے آپ کی شرکت باسعادت نہ صرف غزوہ بدر میں ہوئی بلکہ احد، خندق اور تمام دیگر مشاہد میں بھی آپ حضور انور و اقدس ﷺ کے ہم رکاب رہے حضور رسول اللہ ﷺ نے آپ کو بلا د حضرت موت میں عامل مقرر فرما کر روانہ فرمایا تھا۔ ایام خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۰۵) حضرت زید بن اسلم بن ثعلبہ بن عدی عجلان اوسی انصاریؓ

اوپر مذکور حضرت ثابت بن اقرم بن ثعلبہ بن عدی کے چچیرے بھائی ہیں۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت فرمائی۔

(۱۰۶) حضرت زید بن حارثہ مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے ہیں آپ حضور رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ آپ کی کنیت ابواسامہ ہے۔ آپ کی والدہ سعدی بنت ثعلبہ کے بنی معن کے قبیلہ سے تھیں آپ لڑکے تھے کہ آپ کو اپنے والدین کے گھر آپ کی والدہ لے گئیں، اتفاقاً اس وقت بنی تمیم کے قبیلہ نے بنی معن والوں کے گھروں کو لوٹا اور حضرت زید رضی اللہ عنہ کو قیدی بنا کر مازار میں لے جا کر فروخت کیا ام المومنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کے بھتیجے

حکیم بن خرام بن خویلد نے آپ کو اپنی پھوپھی سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے لئے خرید حضور سید العالمین ﷺ سے اپنی شادی کے بعد سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے آپ کو حضور انور اقدس ﷺ کو بخشا۔ آنحضرت ﷺ نے آپ کو آزاد فرمایا۔ باوجود آزاد ہونے کے حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں رہے اور آزاد شدہ غلاموں میں سب سے پہلے ایمان لانے کا شرف حاصل فرمایا۔ ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا و سیدنا ابوبکر صدیق و سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے بعد آپ چوتھے ہیں جو داخل اسلام ہوئے۔

کئی سال بعد آپ کے والدین کو آپ کا پتہ لگا تو آپ کے والد حارثہ بن شریل اور چچا کعب بن شریل مکہ مکرمہ میں حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بہت ادب و عجز و انکسار سے حضرت زید کو ان کے حوالے فرمانے اور ان کے گھر جانے آزادی عطا فرمانے کی درخواست پیش کی حضور رحمۃ اللعالمین نے بہ رضا و رغبت ان کو لے جانے کی اجازت دی اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے بھی بخوشی فرمایا کہ وہ اپنے والدین کے پاس جائیں، مگر حضرت زید رضی اللہ عنہ آنحضرت ﷺ کے خلق و شفقت و محبت سے اس قدر متاثر تھے اور آنحضرت کے ایسے فدائی ہو گئے تھے کہ والدین کے پاس جانا منظور نہ فرمایا، حتیٰ کہ آپ آنحضرت ﷺ کے فرزند کہلانے لگے۔ اس وقت تک کہ جب آیہ شریفہ سورۃ احزاب کا نزول ہوا۔

وَمَا جَعَلَ أَدْعِيَاءَ كُمْ أَبْنَاءَ كُمْ ذَلِكَ كَقَوْلِكُمْ بِاللَّوَاهِكُمْ ط وَاللَّهُ

يَقُولُ الْحَقُّ وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ ط (پ ۲۱)

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ نے) تمہارے لے پالکوں کو تمہارا بیٹا نہیں بنایا، یہ تمہارا اپنا کہنا ہے اللہ حق فرماتا ہے اور وہی راہ دکھاتا ہے۔ آپ کا نکاح حضرت ام ایمن سے ہوا جن سے حضرت اسامہ پیدا ہوئے جو حب رسول اللہ ﷺ کہلائے جاتے تھے، یعنی حضور رسول اللہ ﷺ کے پیارے۔ بعد آپ کا نکاح سیدہ زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا جو حضور رسول اللہ ﷺ کی پھوپھی کی دختر تھیں۔ لیکن زوجین میں اتفاق نہ

رہا تو طلاق واقع ہوئی اور سیدہ زینب کو بعد میں ام المومنین ہونے کا شرف حاصل ہوا۔
تمام مسلمانوں میں صرف آپ اکیلے کا اسم گرامی قرآن مجید میں سورۃ احزاب کی
سینتیسویں آیت مبارکہ میں ہے اور آپ کی تعریف ان الفاظ میں ہے۔ اَنْعَمَ اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَيْهِ (یعنی اللہ تعالیٰ کا انعام پائے ہوئے اور رسول اللہ ﷺ کا بھی
انعام پائے ہوئے۔ یعنی اللہ عزوجل نے توفیق اسلام سے نوازا تھا اور حضور رسول اللہ
ﷺ نے آپ کو غلامی سے آزاد فرمایا تھا اور مثل عزیز فرزند پرورش بھی فرمائی تھی۔

قبل ہجرت آپ حضور سرور کائنات ﷺ کے سفر طائف میں رفیق تھے اور جب
وہاں حضور انور و اقدس ﷺ پر پتھر برسائے گئے جن سے حضور رسول اللہ ﷺ بہت
زخمی ہوئے تو حضرت زید رضی اللہ عنہ نے خود بہت رنجیدہ خاطر ہو کر آنحضرت ﷺ سے عرض
کیا کہ ان ظالموں کے حق میں بددعا فرمادیں۔ جس پر حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے
فرمایا میں بددعا کرنے نہیں بھیجا گیا۔ یہ آج ایمان نہ لائیں تو کیا ہوا کل ان کی اولاد
ضرور مسلمان ہوگی اور دعا عرض کی، یا اللہ! ان طائف والوں کو ہدایت فرما۔ چونکہ حضور
نبی کریم ﷺ کے پیر اور سرزخموں سے لہو لہان ہو گئے تھے۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے حضور
نبی کریم ﷺ کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر واپسی مکہ مکرمہ کا سفر کیا۔

جنگ احد کے بعد مقدمہ حصانت سیدہ امامہ بنت سید الشہداء و سیدنا حمزہ رضی
اللہ عنہا کے موقع پر جب کہ اس بچی کی پرورش کے متمنیان اور دعویٰ دار سیدنا علی و سیدنا
جعفر طیار اور حضرت زید رضی اللہ عنہ بھی حضور رسول اللہ ﷺ نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اخونا
ومولانا کے خطابوں سے معزز فرمایا تھا یعنی میرے بھائی اور مددگار فرمایا تھا۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ نے نہ صرف بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف پایا بلکہ بعد کے
ہر ایک معرکہ میں بھی حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب اقدس رہے حتیٰ کہ سن ۸ ہجری
میں ملک شام میں جنگ موتہ میں کہ جب لشکر اسلام کے سردار تھے شہید ہوئے افواج
قیصر روم کے ساتھ سخت مقابلہ تھا آنحضرت ﷺ نے آپ کی شہادت سے بہت غمگین ہو کر

گر یہ فرمایا۔ اس کے دو سال بعد ایک مہم کی تیاری فرمائی کہ حضرت زید رضی اللہ عنہ کے فرزند حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کی سرداری میں روانہ ہو کر افواج قیصر روم سے خوب بدلہ لیں لیکن اتنے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا دنیا سے کوچ ہو گیا۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی کے مطابق سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سن ۱۱ ہجری میں حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کی ہی سالاری میں یہ مہم روانہ فرمائی جو بڑی کامیاب رہی اور رومیوں کو خوب سزا دی۔
ذیل کے سرایا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سردار مقرر فرمایا تھا۔

نام سرایا	تاریخ	نام سرایا	تاریخ
(۱) قرآۃ	جمادی الآخر ۳ ہجری	(۲) جموم	رجب الآخر ۶ ہجری
(۳) طرف یا طرق	جمادی الآخر ۶ ہجری	(۴) وادی القری	رجب ۷ ہجری
(۵) حمسی	جمادی الآخر ۶ ہجری	(۶) موتہ	جمادی الاول ۸ ہجری

مسلمانانِ مدینہ منورہ کو معرکہ بدر میں فتح کی خوش خبری سنانے حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ عنہ کا اپنے خاص تیز ناکہ پر آگے روانہ فرمایا اور مسلمانانِ مقیم مدینہ طیبہ نے سب سے پہلے آپ کی زبان سے فتح کی فرحت بخش خبر سنی اور شکر الہی بجالائے لیکن کفار اہل النار و منافقین وارثِ سحین نے پہلے تو فتح کی خبر کو سچ نہ مانا بعد جب منصور و مظفر لشکر اسلام مع قیدیوں اور کثیر مال غنیمت کے مدینہ منورہ پہنچے تو بغض و حسد سے خوب جلے بھنے۔

جل کے ٹھنڈے ہوئے ترے غم میں

ہم کو جنت ملی جہنم میں

(۱۰۷) حضرت زید بن خطاب مہاجرؓ

ابو عبد الرحمن آپ کی کنیت تھی۔ آپ سیدنا عمر فاروق کے سوتیلے بڑے بھائی تھے۔ آپ کی والدہ کا نام تھا اسماء بنت وہب بن حبیب اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی والدہ تھیں حلتمہ

بنت ہاشم بن مغیرہ۔ آپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے قبل مشرف بہ اسلام ہوئے اور مہاجرین اولین سے ہیں آپ بدر، احد، خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں شامل ہوئے، بیعت رضوان میں بھی شرف شرکت حاصل ہوا جنگ احد کے دن سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی خدمت میں اپنی زرہ پیش کی کہ زیب تن فرما کر لڑائی میں شامل ہوں، لیکن آپ نے لینے سے انکار فرماتے ہوئے کہا کہ جیسے تمہیں شہادت کا شوق ہے ویسا ہی میں بھی مشتاق ہوں، چنانچہ دونوں نے زرہ نہ پہنی سن ۱۲ ہجری میں مسلمہ کذاب کے مقابل یمامہ کی لڑائی میں شہادت سے فائز المرام ہوئے جب برادر محترم کے شہید ہونے کی خبر موصول ہوئی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ میرے بھائی پر رحم فرمائے۔ وہ دونیکوں میں مجھ پر سبقت لے گئے۔ ایک اسلام قبول کرنے میں دوسری شہادت پانے میں۔

(۱۰۸) حضرت زید بن دہنہ خزرجی انصاریؓ

غزوات بدر و احد میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ رجب میں آپ قید کر لئے گئے اور مکہ مکرمہ میں قریش کے ہاتھ فروخت کئے گئے قریش نے آپ کو پھانسی پر لٹکا کر اللہ عزوجل سے مرتبہ شہادت دلوایا۔ اس واقعہ کے درناک حالات کا مزید بیان حضرت عبداللہ بن طارق کے ذکر میں مطالعہ ہوگا۔

(۱۰۹) حضرت زید بن مُزین خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں بھی اور معرکہ احد میں سعادت شرکت حاصل فرمائی آپ کے والد کا نام مورخوں میں کسی نے مزین لکھا ہے کسی نے مُزین اور کسی نے مُزنی۔ صفر ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ نے رتبہ شہادت حاصل فرمایا۔

(۱۱۰) حضرت زید بن معلیٰ خزرجی انصاریؓ

حسب قول مصنف الاصابہ علامہ ابن حجر عسقلانی آپ برادرِ مکرم ہیں مذکورہ بالا حضرات راشد و رافع اور مذکورہ ذیل حضرات ہلال و ابوقیس رضی اللہ عنہم کے اور آپ ان چار برادران کے ہمراہ شریک غزوہ بدر ہوئے لیکن جمیع دیگر اصحاب سیر و مغازی نے جہاں آپ کے دوسرے چار برادروں کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ وہاں حضرت زید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کی شرکت معرکہ بدر کا کوئی ذکر نہیں کیا ہے سوائے حضرت رافع معلیٰ رضی اللہ عنہ کے جو معرکہ بدر میں شہادت سے فائز ہوئے دوسرے تین برادران کی معرکہ بدر میں شرکت کے متعلق بھی اصحاب سیر و مغازی میں اختلاف ہے بہر صورت حضرت زید بن معلیٰ رضی اللہ عنہ کا اسم شریف اس فہرست میں بہ سبیل احتیاط داخل ہے۔

(۱۱۱) حضرت زید بن ودیعہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور معرکہ احد میں شہادت کے رتبہ عالی سے فائز ہوئے۔

..... فصل - س ❀

(۱۱۲) حضرت سالم بن عمیر اوسی انصاریؓ

آپ سرداران قوم سے تھے، خوف الہی سے بہت رویا کرتے تھے۔ بدر اُحد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ شرکت کی سعادت آپ نے حاصل فرمائی۔ عہد خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۱۳) حضرت سالم بن معقل مولیٰ ابو حذیفہ مہاجرؓ

آپ اہل فارس سے تھے۔ آپ تمام آزاد کردہ غلاموں میں بڑے فاضل تھے آپ ان اصحاب کبار سے ہیں جنہوں نے حضور سرورِ عالمین ﷺ کی دنیوی حیات میں قرآن شریف حفظ فرمایا تھا۔

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور انور و اقدس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قرآن شریف کے ان چار صحابہ سے سیکھو:

(۱) سالم مولیٰ ابو حذیفہ، (۲) اُبی بن کعب (۳) عبد اللہ ابن مسعود (۴)

معاذ بن جبل سے (رضی اللہ عنہم)

آپ مع اپنے آقا حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ کے سعادت شرکت معرکہ بدر سے مشرف ہوئے آپ اور حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ دونوں ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۱۴) حضرت سائب بن عثمان بن مظعون مہاجرؓ

آپ نے ساتھ اپنے والد عثمان کے اور چچا جان قدامہ و عبد اللہ رضی اللہ عنہم کے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی شرکت باسعادت معرکہ بدر کے علاوہ بعد کے تمام مشاہد میں بھی آنے ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف تیس سال سے کچھ زائد تھی۔

(۱۱۵) حضرت سبرہ بن فاتک مہاجرؓ

آپ اوپر مذکور حضرت خرمیم بن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے برادرِ مکرم ہیں۔ آپ بڑے مشہور بہادروں سے گذرے ہیں، دونوں بھائی صاحبان نے شرکت معرکہ بدر کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۱۶) حضرت سراقہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

بدر، أحد، خندق اور خیبر کے غزوات میں اور بیعت الرضوان کے وقت حضور انور و اقدس رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب رہے سن ۸ ہجری کے جنگ موتہ میں شہادت سے فائز المرام ہوئے۔

(۱۱۷) حضرت سراقہ بن کعب خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر، احد، خندق اور تمام مسہد میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔ بقول بعض مورخین آپ سن ۱۲ ہجری کی یمامہ لڑائی میں شہادت سے فائز ہوئے۔ بقول دیگر مورخین آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں عہد خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ میں ہوا۔ واللہ اعلم بالصواب

(۱۱۸) حضرت سعد بن خولہ مہاجرؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت سے سعادت حاصل فرمائی حجۃ الوداع میں بمقام مکہ مکرمہ آپ کا انتقال ہوا۔

(۱۱۹) حضرت سعد بن خولی الکلبی مہاجرؓ

مولیٰ حضرت حاطب بن ابولتہ مہاجر رضی اللہ عنہ۔ آپ مذکورہ حضرت حاطب بن ابولتعاہ رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے آپ نے بدر کے معرکہ میں شرکت باسعادت کے بعد احد کے معرکہ میں بھی شرکت فرمائی اور وہاں درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۲۰) حضرت سعد بن خثیمہ اوسی انصاریؓ

آپ کو معرکہ بدر میں شہادت نصیب ہوئی کیسے شوق سے آپ جام شہادت کی طلب میں روانہ ہوئے، اس بات سے آپ اندازہ کر لیں کہ جب ابوسفیان کے قافلہ

پر ہجوم کرنے کی تیاری ہوئی تو آپ کے والد کے مابین قرعہ ڈالا گیا کہ کون جائے۔
قرعہ میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کا نام نکلا باوجود اس کے آپ کے والد خثیمہ رضی اللہ عنہ نے چاہا
کہ آپ خود جائیں اور فرزند سعد رضی اللہ عنہ نہ جائیں،

تب حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بڑی منت سے اپنے باپ سے عرض کیا ”اے بابا
مجھے بہشت سے نہ روکو، مجھے جانے دو، اگر جنت مقصد نہ ہوتی تو ہرگز آپ کے آگے
بڑھنے کا میں اہل نہ تھا۔“

دوسرے سال احد میں آپ کے والد امجد حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ کو بھی رتبہ شہادت ملا۔

(۱۲۱) حضرت سعد بن ربیع خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں حاضر ہو کر بیعت اسلام سے مشرف ہوئے اور اس وقت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بارہ نقیب نامزد فرمائے ان میں آپ ایک ہیں، معرکہ بدر کے بعد آپ
نے معرکہ احد میں بھی شوق سے شرکت باسعادت فرمائی جب احد کی لڑائی کے درمیان
آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک نظر سے بعید ہو گئے۔

تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ نے مقتولین
میں جا کر دیکھا تو آپ جانگزی کی حالت میں تھے۔ آپ کا جسم مبارک بارہ ۱۲ زخموں
سے خون آلود تھا۔

حضرت اُبی رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا کہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یاد فرمایا
ہے۔ تو آپ نے جواب میں کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کرو اور
میرے زخموں کا حال سناؤ اور قوم کو سناؤ کہ معاذ اللہ اگر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کو
کوئی نقصان پہنچے اور ایسی حالت میں تم ایک بھی زندہ رہے تو فردا پیش حق تعالیٰ
تمہارے لئے کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۱۲۲) حضرت سعد بن زید اوسی انصاریؓ

آپ نے عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں شرف بیعت حضور رسول کریم ﷺ حاصل فرمایا معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اور بعد کے تمام معرکوں میں ہم رکاب حضور انور و اقدس ﷺ رہنے کا شرف پایا آپ نے قبیلہ اوس و خزرج کے بت منات کو اپنے ہاتھوں سے توڑا تھا۔

(۱۲۳) حضرت سعد بن سعد خزرجی انصاریؓ

آپ نے لشکر اسلام کے ساتھ روانگی کی تیاری فرمائی مگر قبل کوچ لشکر رات میں آپ کا انتقال ہو گیا، حضور سید العالمین ﷺ نے آپ کا شمار بدریوں میں فرمایا اور تقسیم مال غنیمت کے وقت آپ کا حصہ آپ کے ورثاء کو عطا فرمایا۔

(۱۲۴) حضرت سعد بن سہیل خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی بعض مؤرخین نے آپ کا اسم گرامی سعید بن سہیل لکھا ہے اور بعض نے سعد بن سہیل بھی۔

(۱۲۵) حضرت سعد بن عبادہ خزرجی انصاریؓ

آپ قبیلہ خزرج کے سردار تھے۔ آپ کو مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں شرف بیعت اسلام حاصل ہوا۔ آپ حضور کریم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں میں سے ایک

ہیں آپ کے داخل اسلام ہونے پر کفار مکہ نے آپ کو قید کر لیا اور سخت اذیتیں دیں حتیٰ کہ آپ کے ساتھ تجارتی تعلقات میں زیر احسان دو قریشی زبیر بن مطعم اور حارث بن امیہ عبد مناف نے آپ کی رہائی کروائی اور آپ روانہ مدینہ ہوئے۔

آپ بہت دولت مند تھے آپ کے والد و دادا بھی سخاوت میں مشہور تھے۔ آپ ہر شب اہل صفہ کے اسی ۱۸۰ افراد کی دعوت کرتے تھے۔ آپ کی والدہ ماجدہ کا نام نامی عمرہ بنت مسعود تھا رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ بھی مشرف بہ اسلام ہو کر صحابیہ کی فضیلت سے ممتاز ہوئی تھیں۔ حیات دنیوی حضور رسول اللہ ﷺ میں سن ۵ ہجری میں ان کا انتقال ہوا۔ خود آپ رضی اللہ عنہ نے سن ۵۱ ہجری میں یا سن ۱۶ ہجری میں شام میں دمشق کے قریب انتقال فرمایا۔

آپ کی شرکت معرکہ بدر کے متعلق مورخین میں سخت اختلاف ہے ابن کلبی مدائنی اور واقدی آپ کو شریک غزوہ بدر مانتے ہیں۔ ابن سید الناس کو آپ کی شرکت کے متعلق سخت گمان ہے، ابن عقبہ و ابن اسحاق آپ کی شرکت معرکہ بدر سے صاف منکر ہیں۔

جب حضور سید العالمین ﷺ نے دوران سفر مقام روحاء میں ابوسفیان کے قافلہ سے مقابلہ کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مشورہ فرمایا تھا اس وقت ذیل میں ذکر آنے والے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے جو تقریر فرمائی تھی وہ کسی غلطی سے مسلم شریف کی ایک حدیث نے حضرت سعد بن عبادہ کی طرف منسوب کی ہے۔ وہ غلط ہے کیونکہ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی تقریر مقام روحاء میں ہوئی تھی اور حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ لشکر مجاہدین میں نہ تھے بلکہ خاص اس تقریر کے وقت مدینہ منورہ میں رہ گئے تھے۔ ابن سید الناس نے آپ کا اسم گرامی فہرست اصحاب بدر میں احتیاطاً داخل کیا ہے۔ اور ہم نے بھی۔

سن ۱۵ یا سن ۱۶ ہجری میں ملک شام میں بہ مقام بصری یا بمقام حوران آپ کا انتقال ہوا دمشق کے قریب منبجہ نامی قریہ میں آپ کا مزار پاک ہے۔

(۱۲۶) حضرت سعد بن عبید اوسی انصاریؓ

معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، آپ قاری کے لقب سے مشہور تھے آپ عہد حیات دنیوی حضور نبی کریم ﷺ میں پورا قرآن شریف حفظ کرنے والوں میں سے ایک ہیں۔

سن ۱۶ ہجری میں بمقام قادسیہ آپ شہید ہوئے شہادت سے ایک دن قبل آپ نے کھڑے ہو کر خطبہ فرمایا اور پشین گوئی وصیت فرمائی کہ کل ہماری شہادت ہے۔ ہمیں ہمارے پہنے ہوئے لباس ہی میں دفن کرنا۔

(۱۲۷) حضرت سعد بن عثمان خزر جی انصاریؓ

ابو عبادہ آپ کی کنیت تھی آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا مدینہ منورہ کے حرہ میں آپ بئیرہاب کے مالک تھے۔ حضور سید العالمین ﷺ کا ایک وقت ادھر گذر ہوا۔ وہاں آپ کے صاحبزادے حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ تھے جنہوں نے آنحضور ﷺ کو نہیں پہچانا۔

اتنے میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور لڑکے سے کہا یہ ہمارے رسول ﷺ ہیں چل کر آپ سے نیاز حاصل کرو حضور ﷺ نے لڑکے کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کا انتقال اسی ۸۰ برس کی عمر میں ہوا مگر دست انور اقدس کی برکت کے باعث ان کے سر کا ایک بال بھی سفید نہیں تھا۔

(۱۲۸) حضرت سعد بن معاذ اوسی انصاریؓ

ابو عمر آپ کی کنیت تھی آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے۔ حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت سے قبل آپ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی تلقین سے داخل اسلام ہوئے بدر، احد اور خندق کے معرکوں میں شرکت باسعادت رہی خندق کے معرکہ میں دشمن کے تیر کا مہلک زخم رگ حیات دست میں لگ کر ایک ماہ ایک دن بعد مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

جب آپ داخل اسلام ہوئے تو آپ کے قبیلہ اوس کے بہت سے افراد حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں جا کر داخل اسلام ہوئے۔ اپنی قوم کو بتایا کہ یہ وہی نبی مکرّم ﷺ جس کا ذکر مبارک تورات میں ہونے کا بیان ہم نے متعدد بار یہود سے سنا ہے آپ جلیل مرتبہ انصار میں وہی تھے جو مرتبہ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا مہاجرین میں تھا۔

جب ابوسفیان کے تجارتی قافلہ سے مقابلہ کی نیت سے لشکر اسلام مدینہ منورہ سے روانہ ہوا اور دوران سفر میں جب مقام روحاء میں خبر پہنچی کہ ابوسفیان کے قافلہ کی حفاظت و حمایت کے لئے سرتاپا جنگی ہتھیاروں سے آراستہ ایک ہزار قریش مکہ معظمہ سے نکلے ہیں۔ اور آگے بڑھ رہے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اہل لشکر صحابہ سے مشورہ فرمایا کہ اب کیا کیا جائے تو ساداتنا ابو بکر صدیق و عمر فاروق و مقداد بن عمرو والا سود مہاجرین رضی اللہ عنہم نے عمدہ ہمت افزا تقاریر میں آگے بڑھنے کا مشورہ دیا۔

منجانب انصار مدینہ رضی اللہ عنہم حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے بھی ایک بہت ہی عمدہ تقریر میں عرض کیا کہ ہم انصار حضور ﷺ پر ایمان لائے ہیں ہم نے آپ کی تصدیق کی ہے۔ ہم نے آپ کے تمام احکام کی تابعداری کا عہد کیا ہے۔ ہم حضور انور ﷺ کے ساتھ سمندر میں کودنے کو تیار ہیں۔ اگر لڑائی ہو تو ہم بہت صبر کے ساتھ دشمن کا سخت مقابلہ کرنے والے ہیں۔ ہم میں اے رسول اللہ علیک وسلم اگر لڑائی ہو آپ ایسے جوہر

دیکھیں گے کہ آنحضور کی آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہوگی اس تقریر سے آنحضور ﷺ کو فرحت ہوئی اور دعا فرمائی۔

بعد میں جب بدر میں منزل ہوئی اور لشکر کفار بھی وہیں آ کر نازل ہوا اور میدان جنگ وہی وادی بدر ہونے کے یقینی آثار پائے گئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے بعض اور صحابہ کرام کی مدد سے بڑی سرعت سے حضور انور اقدس ﷺ کی محفوظ قیادت جنگی کے لئے پاس کے ایک چھوٹے ٹیلے پر کھجور کی شاخوں سے ایک عریش (یعنی جھونپڑی) تیار کی۔ اور وہاں چند تیز رفتار اونٹنیوں کو لا کر باندھ دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وعدۃ الہی لشکر اسلام کو یہاں ضرور فتح ہوگی۔ اگر معاذ اللہ دشمن غالب ہو جائے تو حضور ﷺ فوراً اونٹ پر سوار ہو کر تیزی سے مدینہ منورہ پہنچ جائیں۔ جہاں عالی حضور کے باقی صد ہا جاں نثاران ہیں جو حضور والا اور اللہ تعالیٰ کی مدد کے لئے ان کافروں سے لڑ کر ان کا پورا خاتمہ کر دیں گے اگر انصار مدینہ طیبہ کو خبر ہوتی کہ ابوسفیان کے قافلہ سے نہیں بلکہ مکہ مکرمہ کے ایک ہزار سر سے پاؤں تک مسلح کافروں کے لشکر سے مقابلہ درپیش ہے تو تمام جاں نثاران بے دریغ حضور کے ہم رکاب رہتے۔

سن ۵ ہجری ماہ شوال کی خندق کی جنگ میں حبان بن عرقہ کا ایک تیر آپ کی کہنی کی اکھل یعنی رگ حیات میں لگا خون جو جاری ہوا نہیں تھمتا تھا۔ خندق سے دشمن فرار ہونے کے بعد حضور رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے صحن مسجد شریف میں ایک خیمہ نصب کروایا جہاں آپ ایک ماہ زیر علاج رہے۔ معرکہ خندق کے فوراً بعد مسلمانوں سے عہد شکنی کی سزا کے لئے بنی قریظہ کے قلعوں کا محاصرہ کیا گیا۔ ایک ماہ محصور رہنے کے بعد عاجز آ کر نبی کریم ﷺ کی خدمت میں درخواست پیش کی کہ آپ حضرت سعد ابن معاذ رضی اللہ عنہ کو مابین یہود اہل اسلام حاکم مقرر فرمادیں کہ وہ نیک اور صالح اور انصاف پسند ہیں۔ (حضرت سعد رضی اللہ عنہ بنی قریظہ کے حلیف بھی تھے) چنانچہ آپ حاکم مقرر ہو کر مع اپنی معالجہ مسلم عورت فیدہ نامی کے گدھے پر سوار ہو کر بنی قریظہ پہنچے وہاں

فیصلہ سنانے کے بعد واپس مسجد اقدس میں پہنچے اور حضور سرور عالمین ﷺ کی خدمت انور و اقدس میں حاضر ہوئے آنحضور ﷺ نے اپنی خدمت میں اس وقت حاضر جماعت صحابہ کو فرمایا اٹھو تمہارے سید کے لئے یعنی تمہارے سردار کی تعظیم کے لئے اٹھو۔ جب دریافت فرمایا کہ کیا فیصلہ دیا تو فرمایا کہ میرا فیصلہ یہ ہے کہ بنی قریظہ کے تمام مرد قتل کئے جائیں، مال تقسیم ہو عورتیں اور بچے قیدی کئے جائیں یعنی لونڈی و غلام بنائے جائیں تو حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساتویں آسمان پر اللہ تعالیٰ نے بھی یہی حکم فرمایا ہے تمہارا فیصلہ بالکل مطابق مرضی الہی ہے۔

حضور رسول اللہ ﷺ سے رخصت ہونے کے بعد آپ کا زخم پھٹ گیا اور خون کا سیل جاری ہو گیا اور آپ عازم جنت الفردوس ہو گئے متعدد احادیث شریف سے ثابت ہے کہ آپ کے جنازہ پر ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے تھے اور عرش الہی آپ کی موت پر جھوم گیا۔ حضرت عبداللہ ابن ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف ہے کہ سبز ریشمی عمامہ زیب فرمائے ہوئے سیدنا جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضور رسول اللہ ﷺ سے دریافت فرمایا کہ یہ کس کی موت ہوئی ہے کہ عرش الہی جھوم گیا اور ساتوں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں۔ اور ستر ۷۰ ہزار فرشتوں کو جنازہ پر حاضری کا حکم ہوا ہے؟ حضور سید العالمین ﷺ نے سیدنا جبرائیل علیہ السلام کو لئے ہوئے صحن مسجد شریف میں پہنچ کر میت پر سے چادر ہٹا کر حضرت سعد رضی اللہ کے چہرہ انور کی زیارت کروائی۔ جب بقیع شریف میں آپ کی لحد کھودی جا رہی تھی تو مشک کی خوشبو آ رہی تھی اور جیسے جیسے لحد کا کھودنا بڑھتا گیا یہ خوشبو بڑھتی گئی جس کسی نے آپ کی قبر اطہر کی مٹی اٹھائی تو دیکھا کہ وہ مشک ہو گئی تھی۔

آپ اونچے اور موٹے جسم والے تھے۔ لیکن جب آپ کا جنازہ اٹھایا گیا تو مثل برگ گل ہلکا تھا۔ منافقوں نے تعجب سے کہا کہ یہ کیوں ہلکا ہے تو حضور سید العالمین ﷺ نے فرمایا کہ فرشتوں نے اٹھایا ہے۔ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے جب حضور رسول اللہ ﷺ

کی خدمت انور و اقدس میں ایک ریشمی کپڑا ہدیہ پیش کیا اور بعض صحابہ کرام نے اس کی خوبی و نرمی پر تعجب فرمایا تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے زیادہ عمدہ اور زیادہ نرم ہیں۔

(۱۲۹) حضرت سفیان بن نسر خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کے والد کا نام بشر اور بعض نے بشیر بھی لکھا ہے ابن سید الناس نے آپ کو فہرست اصحاب بدر میں داخل کیا ہے۔
اب حجر عسقلانی نے بدری صحابہ میں آپ کا کوئی ذکر نہیں کیا ابن اسحاق نے ابی حاتم کے ہم زبان ہو کر صرف معرکہ احد میں آپ کی شرکت کا ذکر کیا ہے۔ معرکہ احد میں آپ کی شرکت یقینی ہے ہم اصحاب بدر میں آپ کا نام احتیاطاً لکھ رہے ہیں۔

(۱۳۰) حضرت سلمہ بن اسلم اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کی زنگ خوردہ تلوار عین لڑائی میں ٹوٹ گئی تو حضور رسول کریم ﷺ نے آپ کو کھجور کے درخت کی سوکھی شاخ عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا ”جاؤ اس سے لڑو وہ سوکھی شاخ ایک تیز تلوار ہوگی۔“

(۱۳۱) حضرت سلمہ بن ثابت اوسی انصاریؓ

آپ غزوہ بدر میں بھی شامل ہوئے اور غزوہ احد میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۳۲) حضرت سلمہ بن سلامہ اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت باسعادت حاصل فرمائی اور بعد تمام دوسرے مشاہد میں ہم رکاب حضور سید العالمین ﷺ رہنے کا اعزاز بھی حاصل فرمایا۔ آپ نے چوتھے سال عمر پائی بقول بعض سن ۳۴ ہجری میں اور بقول دیگر سن ۴۵ ہجری میں انتقال مدینہ طیبہ میں ہوا۔

(۱۳۳) حضرت سلیط بن قیس خزرجی انصاریؓ

معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ سن ۱۶ ہجری عہد خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں جسر مدائی کی لڑائی میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے

(۱۳۴) حضرت سلیم بن حارث خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی اور معرکہ احد میں بھی شامل ہو کر شہادت کا جام نوش فرمایا۔

(۱۳۵) حضرت سلیم بن عمرو خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ بیعت اسلام ہوئے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت پائی۔ بعد میں معرکہ احد میں شریک ہو کر مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۳۶) حضرت سلیم بن قیس خزرجی انصاریؓ

بدر، احد، خندق اور بعد کے جمیع مشاہد میں حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرفِ عالی مرتبت آپ نے حاصل فرمایا۔ ایامِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ نے اس عالم فانی سے عالم بقا کو کوچ فرمایا۔

(۱۳۷) حضرت سلیم بن ملحان خزرجی انصاریؓ

آپ نے مع اپنے برادرِ مکرم اوپر مذکورہ حضرت حرام بن ملحان غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کی ہمیشہ محترمہ ام سلیم والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہم بہت مشہور صحابیہ گذری ہیں۔ آپ صفر سن ۴ ہجری میں واقعہ بئیر معونہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۳۸) حضرت سماک بن سعد خزرجی انصاریؓ

اوپر مذکورہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ کے برادرِ مکرم۔ آپ نے بدر و احد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۳۹) حضرت سنان ابن ابوسنان مہاجرؓ

آپ کی شرکت معرکہ بدر کا ذکر صرف ابنِ اسحاق نے کیا ہے دوسرے مؤرخین و اصحابِ مغازی نے آپ کا ذکر ہی نہیں کیا آپ کا وصال مدینہ منورہ میں سن ۳۲ ہجری میں ہوا۔

(۱۴۰) حضرت سنان بن صنفی خزرجی انصاریؓ

بدر، احد، خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں حضور سید العالمین ﷺ کے ساتھ تشریف لے جانے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۴۱) حضرت سواد بن رزین خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر و احد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے والد کے نام میں مورخین میں عجیب اختلاف ہے،
واقدی نے رزین لکھا ہے۔ موسیٰ ابن عقبہ رزن، ذہبی نے زید لکھا ہے۔ اور ابن اسحاق و ابو معشر نے زریق لکھا ہے۔

(۱۴۲) حضرت سواد بن غزیہ خزرجی انصاریؓ

بدر، احد، خندق اور مابعد کے تمام مشاہد میں حضور سرور کائنات ﷺ کے ہم رکاب تشریف فرما ہوتے رہے۔ بدر کی لڑائی سے قبل جب حضور نبی کریم ﷺ صف آرئی مجاہدین فرما رہے تھے۔ اور دست اقدس میں ایک نیا تیر تھا جس سے حضور عالی ﷺ نے آپ کو صف میں ذرا سا پیچھے ہٹانے کے لئے ایک ہلکی سی ٹھنسی دی تو حضرت سواد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ ان کو درد پہنچا اور اپنے شکم مبارک کو برہنہ فرمایا تو حضور سید العالمین ﷺ نے کمال محبت سے آپ کے شکم کو چوما اور دعائے خیر فرمائی۔
فتح خیبر کے بعد حضور ﷺ نے آپ کو وہاں عامل مقرر فرمایا۔ آپ نے عمدہ قسم

کے ایک صاع کھجور کا تبادلہ دو صاع کھجور سے کرنا شروع کیا آنحضرت ﷺ نے آپ کو ایسے فعل سے منع فرماتے ہوئے ہدایت فرمائی کہ آئندہ ادنیٰ قسم کی کھجور پیسوں سے فروخت کر کے ان پیسوں سے اعلیٰ قسم کی کھجور خرید لیں۔

(۱۴۳) حضرت سوہب بن سعد بن حرمہ مہاجرؓ

آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی جنگ بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف بھی آپ نے حاصل فرمایا۔

آپ بمع حضرت نعمان رضی اللہ عنہ (مذکورہ ذیل نمبر ۳۱۸) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ سلسلہ تجارت میں ایک وقت بصرہ تشریف لے گئے کھانا کھلانے کی ذمہ داری آپ کی تھی۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ باہر سے بھوکے منزل پر تشریف لائے اور کھانا طلب فرمایا۔ حضرت سوہب رضی اللہ عنہ نے کہا جب تک سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بھی تشریف نہ لائیں وہ کھانا نہ دیں گے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے فوراً بازار میں پہنچ کر اعلان کیا ان کے پاس ایک بڑا عقلمند چالاک عربی غلام ہے اگر کوئی خریدار ہو تو اس کو بازار میں لائیں گے۔ اس کی قیمت دس نوجوان اونٹنیاں ہوگی۔ خریدار پیدا ہو گئے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے خریدار کو سمجھایا کہ غلام بہت چالاک شخص ہے۔ وہ چیخے گا کہ میں آزاد مرد ہوں وغیرہ لیکن تم پرواہ نہ کرنا۔

حضرت نعمان رضی اللہ عنہ تب منزل پر واپس ہو کر سیر بازار کے حیلہ سے حضرت سوہب رضی اللہ عنہ کو ساتھ لئے ہوئے بازار واپس ہوئے اور خریدار کے حوالے کیا۔ حضرت سوہب رضی اللہ عنہ حیران و پریشان چیخنے لگے کہ میں تو آزاد مرد ہوں میں کسی کا غلام نہیں۔ خریدار نے کہا ہاں تمہاری چالاک ہی ہم خوب جانتے ہیں ہمیں یہ بات پہلے ہی معلوم کرادی گئی ہے۔ اور آپ کو رسی سے جکڑنا شروع کر دیا اتنے میں وہاں سیدنا ابو بکر

صدیق رضی اللہ عنہ کا گزر رہا، آپ نے دس اونٹنیوں کو واپس کر دیا اور حضرت سویب رضی اللہ عنہ کو خریدار سے چھڑا لیا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ بڑے مسخرے تھے اور یہ واقعہ دل لگی کے لئے کیا تھا۔ اگر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ موقع پر نہ بھی پہنچتے تو تھوڑے سے وقت کے بعد خود حضرت نعمان رضی اللہ عنہ اپنے رفیق حضرت سویب رضی اللہ عنہ کی رہائی کروالینے والے تھے۔ بصرہ سے واپسی پر یہ قصہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا گیا تو آپ نے بہت ہنسی فرمائی اور صحابہ کرام بھی بہت ہنسے اور کئی یوم تک اس واقعہ مذاق پر ہنستے رہے۔

حضرات اصحاب حدیث نے اس قصہ کو سیدہ ام المومنین ام سلمہ علیہا السلام کی روایت لکھا ہے۔ مذکورہ قصہ مسند احمد کے مطابق ہے۔ ابن ماجہ نے مزاح حضرت سویب رضی اللہ عنہ کو اور نقلی غلام حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو لکھا ہے۔ بہر حال یہ واقعہ مابین ان دو اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گذرا۔ (حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی مزید مزاحیوں کا بیان ذیل میں مناقب حضرت نعمان رضی اللہ عنہ میں دیکھیں۔

(۱۴۴) حضرت سہل بن حذیف اوسی انصاریؓ

ابوسعبد و ابو عبد اللہ آپ کی کنتھیں تھیں، بدر احد، خندق اور بعد کے تمام مشاہد میں شرکت سے مشرف ہوئے۔ آپ کا قول ہے کہ معرکہ بدر میں ہم سے کوئی تلوار کا اشارہ کرتا تھا تو اس کے پہنچنے سے قبل مشرک کا سر جسم سے جدا ہو کر گرتا تھا۔ آپ معرکہ احد کے ثابت قدم لڑنے والوں میں تھے جنہوں نے شہادت کے عوض اپنی جان فروخت کرنے کا عہد کیا تھا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بازو رہ کر جب آپ تیر چلا رہے تھے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے سہل تیر چلائے جاؤ۔

بعد جنگ جمل سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے آپ کو بصرہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا۔ جنگ صفین میں آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی فوج میں شریک رہے۔

سن ۳۸ ہجری میں کوفہ میں انتقال فرمایا۔ بہ لحاظ رتبہ بدری صحابی سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے چھ تکبیروں سے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۱۴۵) حضرت سہیل بن رافع خزرجی انصاریؓ

برادرِ مکرم حضرت سہیل رضی اللہ عنہ مذکورہ ذیل نمبر (۱۴۸) ابن سید الناس نے آپ کو بدری اصحاب میں شامل کیا ہے ابن حجر عسقلانی و حیرہ معرکہ بدر میں آپ کی شرکت کا ذکر نہیں کرتے گو معرکہ احد میں دونوں برادروں کی شمولیت کے معترف ہیں۔ ان ہی دو برادران حضرت سہیل و حضرت سہیل رضی اللہ عنہما کی زمین حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کر مسجد نبوی شریف (علی صاحبها افضل و اکمل التحیة و الصلوة والسلام) تعمیر فرمائی۔ اس زمین کے یعنی اصل و اول مسجد شریف مذکورہ کے حدود موجود عمارت مسجد اقدس میں ستونوں پر خاص نشانوں کے ساتھ ترکی انجمنیروں نے بنائے ہیں۔ ان دونوں برادران محترم رضی اللہ عنہما نے جو اس وقت کم عمر اور یتیم تھے بڑی منت و سماجت سے عرض کیا کہ یہ جگہ مسجد اقدس کے لئے بطور ہدیہ نیاز مفت لی جائے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یتیموں کا مال مفت لینا پسند نہ فرمایا اور قیمت ادا فرمائی۔

☆ آپ صاحب الصاعین کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے کیونکہ سورہ توبہ انا سی ۷۹ آیت مبارکہ

الَّذِينَ يَلْمِذُونَ الْمُطَّوِّعِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الصَّدَقَاتِ وَالَّذِينَ لَا يَجِدُونَ إِلَّا جُهْدَهُمْ فَيَسْخَرُونَ مِنْهُمْ ^ط سَخِرَ اللَّهُ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ (پ ۱۰ سورہ التوبہ ۷۹)

ترجمہ: ”جو عیب لگاتے ہیں دل سے خیرات کرنے والے مسلمانوں پر اور ان کو جو نہیں پاتے مگر اپنی محنت سے اللہ تعالیٰ ان کے ٹھٹھا کرنے کی سزا

دے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔“

جب صدقہ پیش کرنے کا حکم دیا گیا تو دولت مند اصحاب بڑی مقدار میں صدقہ پیش کرتے اور کم استطاعت والے مثل حضرت سہل بن رافع اپنی روزانہ اجرت کا نصف پیش کرتے تو منافقین دولت مندوں کے صدقہ کو ریا کا صدقہ کہتے اور قلیل صدقہ پیش کرنے والوں کا ٹھٹھا کرتے اور کہتے کیا اللہ محتاج ہے، منافقین کے ایسے تمسخر پر یہ آیت مبارکہ آپ کے حق میں نازل ہوئی کہ جب نفل صدقات کا حکم دیا گیا تو آپ نے اپنی ایک دن کی کمائی دو صاع کھجور سے ایک صاع حضور سید العالمین ﷺ کی خدمت میں بمع اپنی دختر عمرہ نامی حاضر ہو کر پیش کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور نبی کریم ﷺ ان کے اور ان کی دختر کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمادیں آنحضرت ﷺ نے دونوں کے حق میں دعائے خیر و برکت فرمائی اور شفقت سے لڑکی کے سر پر دستِ اقدس پھیرا۔

(۱۴۶) حضرت وہل بن عتیک خزرجی انصاریؓ

آپ عقیقہ سوم میں مکہ مکرمہ میں داخل اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

(۱۴۷) حضرت سہل بن قیس خزرجی انصاریؓ

آپ مذکورہ بالا حضرت سہل بن رافع رضی عنہ کے برادرِ محترم ہیں کہ مسجد اقدس نبی کے لئے جو زمین خریدی گئی وہ آپ دو برادران کی تھی۔ آپ نے بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام دیگر معرکوں میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ ایام خلافت سیدنا عمر رضی عنہ میں اس دارِ فانی سے کوچ فرمایا۔

(۱۴۹) حضرت سہیل بن وہب مہاجرؓ

بعض نے آپ کی ولدیت سہیل بن عمرو بن وہب بھی لکھی ہے اور آپ اپنی والدہ بیضا کی طرف سے سہیل بن بیضا کے نام سے بھی پکارے جاتے تھے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں مکہ مکرمہ سے ملک حبش کو ہجرت فرمانے والے اصحاب میں سے آپ بھی ہیں۔ جب مکہ مکرمہ میں اسلام نے تقویت پائی۔

آپ وطن واپس تشریف لے آئے۔ جب حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ ہوئی تو آپ نے یہ دوسری ہجرت بھی فرمائی۔

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارکہ دنیوی میں سن ۶ ہجری میں بمقام مدینہ منورہ آپ نے انتقال فرمایا اور آپ کے جنازہ پر آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی مذکورہ ذیل حضرت صفوان بن وہب رضی اللہ عنہ آپ کے برادر مکرم ہیں جو بدر میں شہید ہوئے۔

آپ نے ایک دوسرے بھائی حضرت سہل بن وہب رضی اللہ عنہ، جو سہل بن بیضا کے نام سے بھی بلائے جاتے تھے مکہ مکرمہ میں داخل اسلام ہو کر اپنے اسلام کو کفار قریش سے چھپا رکھا تھا، کفار قریش کے لشکر میں داخل ہو کر معرکہ بدر میں لشکر اسلام کے قیدی ہو گئے اور بعد میں مدینہ منورہ میں اقامت فرما ہوئے۔

حضرت سہل بن وہب رضی اللہ عنہ کی وفات بھی دنیوی حیات آنحضرت ﷺ میں ہوئی اور اس بھائی کی نماز جنازہ بھی نبی کریم ﷺ نے پڑھائی۔

اس طرح کسی اور دو بھائیوں کی نماز جنازہ حضور نبی کریم ﷺ نے نہیں پڑھائی۔

..... فصل - ش ❀

(۱۵۰) حضرت شجاع بن وہب مہاجرؓ

ذیل میں ذکر ہونے والے عقبہ بن وہب آپ کے برادرِ مکرم ہیں اور آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے ملکِ حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ معرکہ بدر میں شرکت سے مشرف ہونے کے بعد تمام دوسرے مشاہد میں بھی ہم رکاب حضور رسالت مآب ﷺ رہنے کا مزید امتیاز حاصل فرمایا۔ سن ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے سرفراز ہوئے۔

حارث غسانی اور جبہ غسانی کے پاس حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو سفیر بنا کر بھیجا تھا ربیع الاول سن ۸ ہجری میں آنحضرت ﷺ نے بنو ہوازن کو مرعوب کرنے کے لئے جنہوں نے چند دفعہ دشمنوں کو مدد دی تھی پچیس (۲۵) مجاہدین کا ایک سریہ بغرض مظاہرہ آپ کی سالاری میں بھیجا تھا۔ کوئی لڑائی نہیں ہوئی دشمن کے چند اونٹ پکڑ لئے گئے۔

(۱۵۱) حضرت شریک بن انس اوسی انصاریؓ

ابن سید الناس نے آپ کو اصحابِ بدر میں شمار کیا ہے ابن حجر عسقلانی نے آپ کو اور آپ کے فرزند عبداللہ کو معرکہ اُحد کے شرکاء میں بتایا ہے اور معرکہ بدر والوں میں آپ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے۔

(۱۵۲) حضرت شماس بن عثمان مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عثمان ہے اور نیز عثمان ہی آپ کے والد کا نام ہے لیکن آپ نہایت خوبصورت تھے اور آپ کا چہرہ نورانی تھا تو شماس آپ کا اسم مشہور ہوا (شماس شمس یعنی آفتاب کی مانند چمکنے والے)

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بعد ازاں معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے اور وہاں بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے زخمی ہو کر گرے۔ آپ کو مدینہ منورہ لے گئے وہاں ایک رات اور ایک دن گزرنے کے بعد آپ کی روح نے عالم جاودانی کو پرواز فرمایا۔

بقول بعض مورخین آپ جنت البقیع شریف میں دفن فرمائے گئے اور بقول دیگر آپ کو واپس تین میل دور میدان احد میں لے جا کر دفن فرمایا گیا۔ بحیثیت شہید آپ اپنے پہنے ہوئے لباس میں دفن کئے گئے۔

❁..... فصل - ص❁

(۱۵۳) حضرت صبیح (مولیٰ حضرت ابوالعاص) مہاجر

آپ کے اسم گرامی کو بعض نے پیش سے صبیح بھی لکھا ہے۔ آپ لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے راستہ میں بیمار ہو گئے تو بہ ارشاد مبارک حضور سید الکائنات ﷺ آپ نے بدر تک ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کے خچر پر سفر کیا اور بدر کی لڑائی میں حصہ لیا بعد کے تمام مشاہد میں بھی آپ حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے۔

(۱۵۴) حضرت صفوان بن وہب مہاجرؓ

آپ اوپر ذکر کئے گئے حضرت سہیل بن وہب کے برادرِ مکرم ہیں۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت فرمائی اور وہاں طعیمہ بن عدی کے ہاتھ شہادت سے فائز ہوئے اختتامِ معرکہ سے قبل اسی مقام میں آپ کا قاتل سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کی تلوار سے لقمہ اجل ہوا۔

(۱۵۵) حضرت صہیب رومی بن سنان مہاجرؓ

ابو یحییٰ آپ کی کنیت تھی۔ آپ بڑے صاحبِ فضل و صاحبِ تقویٰ اور جلیل صحابی گزرے ہیں۔ آپ کے دادسان بن خالد بصرہ کے قریب اُبلہ نامی مقام پر کسریٰ فارس کے عامل تھے۔ یہ اُبلہ بردوس برروئے زمین کی صفات والا مقام کہلایا ہے رومی افواج کا ادھر حملہ ہوا۔ آپ اس وقت کم عمر لڑکے تھے۔ آپ نے رومیوں کو برا بھلا کہا انہوں نے آپ کو پکڑا اور روم لے گئے مطابق ایک بیان کے رومیوں نے بعد آپ کو مکہ مکرمہ میں لا کر فروخت کیا جہاں عبداللہ بن جواد بن جدعان نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آپ اسی کے پاس اسکے انتقال تک ٹھہرے رہے۔ بخلاف اس بیان کے حضرت صہیب رضی اللہ عنہ کی اولاد کا بیان یوں ہے جب آپ روم میں بالغ و صاحبِ شعور ہوئے تو روم سے بھاگ کر نکلے اور مکہ مکرمہ پہنچے اور عبداللہ بن جواد کے پاس ٹھہرے روم سے آتے وقت زرو مال ساتھ لے آئے۔

آپ نبی کریم علیہ الوفاة والتحیة والصلوة والتسلیم پر وحی نازل ہونا شروع ہونے کے زمانہ سے قبل بھی آنحضرت انور و اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالیٰ میں حاضر ہوا کرتے

تھے، اتفاقاً بیک وقت دار ارقم کے دروازہ پر آپ اور نیچے ذکر کئے جانے والے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما پہنچے، ایک نے سلام کے بعد دوسرے سے سوال کیا کہ تم کیوں آئے ہو اور معلوم کر لیا کہ دونوں حضرات داخل اسلام ہونے بیعت حضور ﷺ سے مشرف ہونے پہنچے ہیں، دونوں نے بیک وقت کلمہء شہادت پڑھا، اس وقت تک صرف تیس (۳۰) سے کچھ زیادہ مسلمان ہوئے تھے اور سیدنا حمزہ ابن ابی طالب و سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس وقت تک ایمان نہ لائے تھے، رات تک دونوں حضرات دار ارقم میں رہنے کے بعد اندھیری رات میں چھپ کر وہاں سے روانہ ہوئے۔

حضور رسول کریم علیہ افضل واکمل التحیة والصلوة والتسلیم کی ہجرت کے بعد بھی مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی، جب آپ مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے تو بعض بداندیش قریش نے آپ کا پیچھا کیا، آپ نے اپنی سواری سے اتر کر بڑی مردانگی سے فرمایا اے قریشیو! جب تک میرا ترکش تیروں سے خالی نہ ہو جائے میں تم پر تیر چلاتا رہوں گا۔ بعد میں جب تک میری تلوار میرے ہاتھ میں رہے گی حتیٰ کہ میں مارتے مارتے تھک نہ جاؤں تم میں سے میرے قریب کوئی نہ آسکے گا۔ اگر تمہیں میرے مال و متاع کی تمنا ہے۔ تو لے لو، سب دیتا ہوں قریش نے مال طلب کیا آپ نے سب دے دیا۔ اس کے بعد جب آپ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں بمقام قبا حاضر ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نے خاص مدینہ منورہ پہنچنے سے قبل مقام قبا میں چند یوم قیام فرمایا تھا۔ آپ پر نظر مبارک پڑتے ہی حضور انور اقدس ﷺ نے فرمایا۔ رَبِّحَ الْبَيْعَ اَبَا يَحْيٰ رَجَ الْبَيْعَ اَبَا يَحْيٰ (خوب فائدہ کی تجارت کی ابو یحییٰ خوب فائدہ کی تجارت کی ابو یحییٰ) کیونکہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے بحکم الہی آنحضرت ﷺ کو حضرت صہیب سے قریش کا برتاؤ اور ظلم کا قصہ سنا دیا تھا۔ اس وقت آپ کی شانِ ذیشان میں سورۃ بقرہ کی دو سواٹھویں ۲۰۸ آیہ مبارکہ کا نزول بھی ہوا۔ وہ آیہ کریمہ ہے۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ رَؤُفٌ بِالْعِبَادِ

ترجمہ: ”اور کوئی آدمی اپنی جان بیچتا ہے اللہ تعالیٰ کی رضامندی چاہنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے۔“

جس وقت آپ حاضر خدمت حضور نبی کریم ﷺ ہوئے آپ کی ایک آنکھ پک کر سرخ ہو گئی تھی اور بندھی اس وقت آنحضرت ﷺ کے سامنے تازہ و خشک دونوں قسم کے کھجور تھے۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے بے تکلف ہو کر کھجور اٹھا کر نوش فرمانا شروع کیا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کیا تم آنکھ سے کھا رہے ہو؟ یعنی کیا تم دیکھ کر کھا رہے ہو (جواب میں ادب سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ تندرست آنکھ سے کھا رہا ہوں) (یعنی کھلی آنکھ سے دیکھ کر کھا رہا ہوں) آپ کی اس مزاجی حاضر جوابی پر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا حتیٰ کہ حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے کے دانت نظر آئے۔

آپ کی شان والا شان میں حضور رسول اللہ ﷺ نے ایک وقت ارشاد فرمایا کہ جو اللہ تعالیٰ اور یوم قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ سے ایسی محبت کرے جیسے ماں اپنی اولاد سے کرتی ہے۔

حضرت عائد بن عمرو سے روایت ہے کہ ایک وقت جنگ حنین و طائف و حیرہ کے بعد حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا حضرات صہیب و سلمان فارسی و بلال رضی اللہ عنہم کے سامنے گذر ہوا۔ حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم دشمن کی گردن پر تلوار اس طرح نہیں چلاتے جیسا کہ چاہیے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو پاس تھے فرمایا تم ایسی بات قریش کے سردار کے متعلق کیوں کہتے ہو؟ بعد حضور سید الکائنات ﷺ کو یہ بات سنائی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

کہ اے ابوبکر شاید تم نے ان کو رنجیدہ کیا ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس کی قسم کہ اگر تم نے اس کو رنجیدہ کیا ہے تو جان لو تم نے اپنے رب کو ناراض کیا ہے۔ تب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضرات صہیب و سلمان و بلال کے پاس تشریف فرما ہوئے۔ اور دریافت فرمایا کہ ان کو آپ کی گفتگو سے کچھ رنج پہنچا ہے؟ تو حضرت

صہیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا اے ابو بکر (رضی اللہ عنہ) اللہ تعالیٰ آپ کی بخشش فرمائے۔
 سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت کے ایام میں ایک وقت آپ کو یوں
 خطاب فرمایا: اے صہیب آپ اللہ تعالیٰ کے انعام پائے ہوئے ہیں۔ اولین مہاجرین
 مسلمانوں میں سے ہیں۔ لیکن جب آپ کے فرزند کا نام حمزہ ہے۔ آپ کیوں ابو یحییٰ
 کنیت فرماتے ہیں۔ جو ایک نبی علیہ السلام کا اسم گرامی ہے؟ آپ کی زبان عجمی ہونے
 کے باوجود آپ خود کو کیوں عربی کہلاتے ہیں۔ اور آپ خوراک بہت کھاتے ہیں
 جو اسراف ہے۔ کیوں ایسا کرتے ہیں؟

تب حضرت صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے میری کنیت
 ابو یحییٰ نامزد فرمائی تو کیا اب میں اپنی کنیت کو آپ کی خاطر ترک کر دوں؟ اور میں عربی
 اس لئے کہلاتا ہوں کہ میں نمبطنقا سطر کی اولاد سے ہوں لیکن رومیوں نے مجھے لڑکپن میں
 پکڑ لیا تھا اور روم لے گئے تھے جہاں میں ہوش سنبھالنے تک رہا پس مجھے ان کی زبان
 آگئی۔ اگر میں گدھے کی لید سے ہوتا تو اپنی نسبت اس سے کرتا۔

میرا زیادہ خوراک کھانا اس کے متعلق میں نے حضور نبی کریم ﷺ سے سنا ہے کہ
 فرمایا تم میں نیک وہ ہے جو کھانا کھلائے اور سلام کا جواب دے کیا باوجود ایسی حدیث
 مبارکہ کے آپ مجھے میرے رزق پر سے اٹھانا چاہتے ہیں؟

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بستر مرگ پر وصیت فرمائی کہ ان
 کے جنازہ کی نماز حضرت صہیب رومی رضی اللہ عنہ پڑھائیں۔ چنانچہ آپ ہی نے پڑھائی۔
 ۲۸ ہجری میں جب کہ آپ کی عمر شریف تہتر ۷۳ سال تھی انتقال فرمایا جنت البقیع
 شریف میں تدفین پائی۔

بوقت انتقال آپ کے آٹھ فرزند اور ایک پوتے تھے آپ کی شان و فضیلت میں
 کثیر اقوال و احادیث شریفہ ہیں۔

(۱۵۶) حضرت صفی بن سواد خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ دوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

❁..... فصل - ض..... ❁

(۱۵۷) حضرت ضحاک بن حارثہ خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں بیعت اسلام کا شرف حاصل فرمایا۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۵۸) حضرت ضحاک بن عمرو خزرجی انصاریؓ

ذیل میں فصل نون میں ذکر کئے جانے والے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے آپ برادرِ مکرم ہیں دونوں بھائیوں نے بدر اور احد کے معرکوں میں شرفِ شرکت حاصل فرمایا۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے احد میں جامِ شہادت نوش فرمایا۔

(۱۵۹) حضرت ضمیرہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

اور آپ نے غزوہ بدر میں شمولیت باسعادت فرمائی احد کے معرکہ میں بھی

تشریف فرما ہوئے اور وہاں رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ فصل ب اور ز میں مذکور حضرات بسببہ و زیاد رضی اللہ عنہما آپ کے برادر مکرم ہیں۔

..... فصل - ط ❀

(۱۶۰) حضرت طفیل بن حارث مہاجرؓ

آپ حضور نبی کریم ﷺ کے چچا حارث بن عبدالمطلب کے صاحبزادہ اور فصل ح میں مذکورہ حضرت حصین اور ذیل میں فصل ع میں ذکر فرمائے جانے والے حضرت عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برادر مکرم ہیں آپ نے اپنے دونوں بھائیوں کے ساتھ ہجرت حبشہ فرمائی تھی تینوں برادران محترم غزوہ بدر میں شریک ہوئے جہاں حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ شہادت سے فائز ہوئے۔ حضرات حصین و طفیل رضی اللہ عنہما نے احد اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور نبی کریم ﷺ کے ساتھ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ دونوں برادران مکرم کا انتقال مدینہ منورہ میں چار ماہ کے فرق سے ایک ہی سال میں ہوا اور یہ سن ۳۱، ۳۲ یا ۳۳ ہجری تھا۔

(۱۶۱) حضرت طفیل بن مالک خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے بدر واحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ احد میں آپ کو تیرہ ۱۳ زخم لگے جن میں سے تندرستی حاصل ہوئی بعد غزوہ خندق میں بھی تشریف فرما ہوئے وہاں وحشی بن حرب (قاتل سید الشہداء حمزہ رضی اللہ عنہ) کے حربہ سے شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۶۲) حضرت طفیل بن نعمان خزرجی انصاریؓ

مذکورہ بالا حضرت طفیل بن مالک رضی اللہ عنہ کے آپ چچازاد بھائی ہیں آپ بھی بدر اُحد اور خندق کے غزوات میں تشریف فرما ہوئے معرکہ خندق میں آپ کو بھی رتبہ شہادت حاصل ہوا۔

(۱۶۳) حضرت طلیب بن عمیر مہاجرؓ

آپ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بنت عبدالمطلب ہمیشہ عبد اللہ رضی اللہ عنہ) کے فرزند سعادت مند قدیم الاسلام، دار ارقم میں قیام مبارک حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دنوں میں داخل اسلام ہوئے۔

ملک حبش کی ہجرت فرمائے ہوئے صحابہ کرام سے ہیں آپ کا شمار اعلیٰ طبقہ کے نیک صحابہ کرام میں تھا۔ قبل ہجرت ملک حبش عوف بن صبرہ کو حضور رسول کریم وکی شان اقدس میں گالیاں بکنے پر آپ نے اس کو داڑھی سے پکڑ کر ایسا مارا کہ سر سے خون جاری ہوا۔

یوں اسلام کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حمایت میں کسی کافر کو مارنے کی سزا دینے والوں میں پہلے ہونے کا شرف آپ کو حاصل ہوا۔

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی معرکہ یرموک سن ۱۵ ہجری میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

❁..... فصل - ع..... ❁

(۱۶۴) حضرت عاصم بن ثابت اوسی انصاریؓ

ابوسلیمان آپ کی کنیت تھی بدر و احد کے معرکوں میں مشرف بہ سعادت شریک ہوئے، حضور سید الکونین ﷺ کی خدمت اقدس میں بنولحیان کی درخواست پر کہ ان کا قبیلہ مسلمان ہوگا۔ قرآن مجید و احکام اسلام کی تعلیم کے لئے ماہ صفر سن ۴ ہجری میں آنحضرت ﷺ نے چھ اصحاب کو آپ کی سرداری میں روانہ فرمایا۔ بنولحیان کے علاقہ میں داخل ہوتے ہی اس قبیلہ والوں نے مکاری سے بہ مقام رجب ان اصحاب کو گھیر لیا آپ مع اصحاب بہت بہادری سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے قاتلوں نے چاہا کہ آپ کے سر کو کاٹ کر مکہ مکرمہ لے جائیں اور وہاں سلافہ بنت سعد بن شہید کے ہاتھ فروخت کریں۔ اس سلافہ کے دو بیٹے ماہ شوال ہجری کے معرکہ احد میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ قتل ہوئے تھے تو سلافہ نے نذر مانی تھی کہ اگر کوئی اس کو عاصم رضی اللہ عنہ کا سر لا کر دے گا تو اس کی کھوپڑی میں وہ شراب کا اکسہ بنائے گی لیکن رب ذوالجلال کو منظور نہ تھا کہ اس شہید کا پاک جسم پلید کافروں کے حوالہ ہو تو رات میں پانی کا سیل آیا اور آپ کا جسد بہا لے گیا (ذیل میں اسی فصل میں حضرت عبداللہ بن طارق کے ذکر میں یوم رجب کے مزید حالات درج ہوں گے۔

(۱۶۵) حضرت عاصم بن عدی اوسی انصاریؓ

ذیل میں فصل میم میں ذکر کئے جانے والے معن بن عدی آپ کے برادر مکرم ہیں مدینہ طیبہ سے قافلہ ابوسفیان کی جستجو میں لشکر اسلام کے ساتھ آپ بھی روانہ ہوئے

لیکن حضور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو راستہ سے واپس فرمایا کہ آپ کو قبا و عوالی مدینہ منورہ میں حفاظتِ مسلمین کے لئے اپنا خلیف مقرر فرمایا اور بعد معرکہ آپ کو بھی بدری اصحاب میں شمار فرمایا۔ اور مالِ غنیمت سے حصہ بھی دیا۔ بعد ازاں آپ نے احد، خندق و بعد کے جمیع معرکوں میں شرکت باسعادت فرمائی۔ آپ کی عمر شریف معرکہ بدر کے وقت چوتھتر سال تھی لیکن ہمت جوان تھی۔ سن ۴۵ ہجری میں جب کہ عمر شریف ایک سو بیس ۱۲۰ سال تھی آپ کا وصال مدینہ طیبہ میں ہوا۔

(۱۶۶) حضرت عاصم بن عکیر خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی، مورخین نے اس سے زیادہ آپ کا حال نہیں لکھا ہے۔

(۱۶۷) حضرت عاصم بن قیس اوسی انصاریؓ

آپ نے بدر و احد کے دو غزوات میں شرکت باسعادت حاصل فرمائی۔

(۱۶۸) حضرت عاقل بن بکیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام، حضور سید العالمین رسول اللہ ﷺ دار ارقم میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے داخل اسلام ہونے والے آپ اور آپ کے برادران حضرات ایاس و خالد و عامر تھے رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ ان برادران کا ذکر اپنے اپنے مقام پر ترتیب اجد میں ہوا۔ قبل اسلام آپ کا نام غافل تھا حضور انور و اقدس ﷺ نے بدل کر عاقل نام رکھا معرکہ بدر میں مالک بن زہیر کے ہاتھ آپ کی شہادت ہوئی۔

(۱۶۹) حضرت عامر بن اُمیہ خزرجی انصاریؓ

آپ شرکتِ مبارکہ بدر کے معرکہ کے بعد معرکہ احد میں شرفِ شہادت سے فائز ہوئے آپ کے فرزند ہشام رضی اللہ عنہ بھی صحابی تھے ایک وقت حضرت ہشام رضی اللہ عنہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تھے تو ام المؤمنین علیہا السلام نے ان کے والدِ امجد رضی اللہ عنہ کے متعلق فرمایا نِعْمَ الْمَرْءُ كَانَ عَامِرًا یعنی حضرت عامر رضی اللہ عنہ بہت خوبیوں کے مرد تھے۔

(۱۷۰) حضرت عامر بن بکیر مہاجر ص:

اس فہرست میں اس سے قبل ذکر کئے ہوئے تین برادرانِ مکرم حضرت اولیس و خالد و عاقل رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپ برادرِ مکرم ہیں حضور سید اکائنا صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں قیام فرما ہوئے کے بعد سب سے اول بیعتِ اسلام سے یہ چار برادرانِ مکرم مشرف ہوئے تھے۔ بدر کے معرکہ میں شرکتِ باسعادت کے بعد بھی تمام معرکوں میں آپ نے سرف ہم رکابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حاصل فرمایا۔ مسلمہ کذاب کے مقابل یمامہ کے معرکہ میں سن ۱۲ ہجری میں رعبہ شہادت سے آپ فائز ہوئے۔

(۱۷۱) حضرت عامر بن ربیعہ مہاجر ص:

ابو عبد اللہ آپ کی کنیت ہے آپ قدیم الاسلام ہیں، آپ نے اپنی بیوی سیدہ لیلیٰ بنت ابو حشمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی بعد ازاں مدینہ منورہ

کو ہجرت فرمائی، آپ نے معرکہ بدر میں شرف شمولیت حاصل فرمایا اور بعد کے تمام دیگر مشاہد میں بھی شمولیت کا امتیاز حاصل فرمایا۔ آپ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے والد کے متبنی فرزند کہلاتے تھے۔ تا وقتیکہ سورۃ احزاب کی آیۃ کریمہ سورۃ احزاب نمبر ۵ اذْعُوهُمْ لآبَائِهِمْ (پ ۲۱) کا نزول ہوا، آپ قائم اللیل رہا کرتے تھے جس رات کو سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے آپ کو نمازیں ادا کرنے کے بعد کچھ نیند آئی تو رو یا میں آواز آئی اٹھو اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو کہ تم کو اس فتنہ سے امن میں رکھے کہ جس فتنہ سے ایک صالح بندہ نے پناہ مانگی تھی۔ تو آپ اٹھے دو گانہ نماز ادا کر کے دعا مانگی بعد ازاں شریک جنازہ ہوئے۔

(۱۷۲) حضرت عامر بن سعد خزرجی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔

(۱۷۳) حضرت عامر بن سکین اوسی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی بقول ابن حجر عسقلانی عامر بن سکین ہے اور بقول ابن سید الناس عامر بن یزید بن سکین ہے۔ ابو عمر یوسف نے عامر بن یزید بن سکین رضی اللہ عنہ کا ذکر شہدائے اُحد میں لکھا ہے۔ اور ان کے والد کو بھی شہید معرکہ اُحد لکھا ہے۔ لیکن معرکہ بدر کے اصحاب میں آپ کا ذکر ہی نہیں کیا ہے ابن سید الناس نے آپ کو اور آپ کے والد امجد رضی اللہ عنہ دونوں کو بدری اصحاب میں شمار کیا ہے۔

ثعلبی نے اپنی تفسیر میں مسجد ضرار جو دشمنان اسلام نے بنائی تھی اس کے گرانے میں آپ کا بھی شمار کیا ہے۔

(۱۷۴) حضرت عامر بن سلمہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عمرو بن سلمہ بھی لکھا گیا ہے آپ غزوہ بدر کے سعادتمند شاملین سے ہیں۔ آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔

(۱۷۵) حضرت عامر بن فہیرہ مہاجرؓ

آپ قوم ازوسے تھے اور سیاہ فام تھے، مکہ مکرمہ میں طفیل بن عبداللہ کے غلام تھے۔ آپ قدیم الاسلام ہیں حضور رسول کریم ﷺ کے داخل دار ارقم ہونے سے قبل آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ مسلمان ہوتے ہی آپ کا آقا طفیل آپ کو گونا گوں سخت تکالیف دینے لگا۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ جب حضور انور نور مجسم ﷺ دوران سفر ہجرت مدینہ منورہ تین یوم غار ثور میں تشریف فرما تھے۔ آپ غار ثور تک بکریاں لے جا کر ان کا دودھ آنحضرت ﷺ کی خدمت انور اقدس میں پیش کرتے اور واپس ہوتے ہوئے بکریوں کے پاؤں کے نشانات تمام مٹا دیتے تھے کہ کفار قریش کو پتہ نہ لگے۔ آپ نے بدر واحد کی لڑائیوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ سن ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ کی عمر شریف چالیس ۴۰ سال تھی سابق آقا عامر بن طفیل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ قاتل نے دیکھا کہ موت کے وقت آپ کے جسم مبارک سے ایک نور آسمان کی طرف اٹھا اور آپ کی لاش نہ ملی۔ آپ کی لاش کو فرشتوں نے دفن کیا یا آسمان پر لے گئے حضور سید الکائنات ﷺ بئیر معونہ کے واقعہ سے بہت رنجیدہ ہوئے اور چالیس دن قاتلان بئیر معونہ کے بارے میں دعا کرتے رہے۔ حتیٰ کہ سورۃ آل عمران کی ایک سواٹھائیسویں ۱۲۸ آیت مبارکہ کا

نزول ہوا اور وہ آیت مبارکہ یہ ہے۔

لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ
ظَالِمُونَ ۝ (پ ۴)

ترجمہ: ”آپ کے اختیار میں کچھ نہیں یا اللہ ان کو توبہ کی توفیق دے یا ان پر عذاب کرے وہ ناحق پر ہیں۔“

(۱۷۶) حضرت عامر بن مَخَلَد خَزْرَجِي النَّصَارِيُّ

معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے اور وہاں رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۷۷) حضرت عايد بن مَعْص بن قَيْس بن خَلْدَة خَزْرَجِي النَّصَارِيُّ

ذیل میں فصل میم میں ذکر کئے جانے والے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے آپ برادر مکرم ہیں ان دونوں برادران نے غزوہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۷۸) حضرت عباد بن بشر اوسى النَّصَارِيُّ

آپ حضرات سعد بن معاذ اور اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت مدینہ منورہ سے قبل فصل میم میں مذکور ہونے والے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے دستِ حق پرست پر اسلام میں داخل ہوئے۔ آپ اعلیٰ درجہ کے عالم و فاضل تھے۔ بدر و احد و خندق اور بعد کے تمام مشاہد میں شرکت کی سعادت

حاصل فرمائی۔ دشمن اسلام کعب بن اشرف یہودی کو جو مسلمانوں کے خلاف قبائل کو جوش دلاتا تھا آپ نے بمعیت حضرات حارث بن اوس، محمد بن مسلمہ، ابونائلہ سلکان بن وقش و عبدالرحمان بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہم جا کر قتل کیا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے صحیحین میں روایت ہے کہ ایک رات سخت اندھیرے میں آپ مع اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے حضور رسول اللہ ﷺ کی خدمت انور اقدس سے رخصت ہوئے۔ اس وقت آپ کے عصا میں چمکدار روشنی پیدا ہوگئی۔ ۱۲ ہجری کے جنگ یمامہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے

(۱۷۹) حضرت عباد بن قیس خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر کے بعد اُحد و خندق و خیبر کے معرکوں میں اور بیعت الرضوان میں شامل ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۸۰) حضرت عبادہ بن صامت خزرجی انصاریؓ

آپ نے تینوں عقبہ میں مکہ مکرمہ میں اور بیعت الرضوان میں بمقام حدیبیہ اور معرکہ بدر میں اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں شمولیت کا امتیازی اعزاز حاصل فرمایا۔ اور آپ حضور نبی کریم ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں سے ایک ہیں عہد حضور ﷺ میں پورا قرآن شریف جمع کرنے والوں میں بھی آپ شامل ہیں۔ ان مجموعہ مراتب جلیلہ میں تمام انصار میں آپ یکتا ہیں۔

بیت المقدس کے شہر میں یا اس کے متصل رملہ نامی گاؤں میں بہ عمر بہتر ۷۲ سال ۳۳ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۱۸۱) الف۔ حضرت عبداللہ بن اُنیس خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اصحاب غزوہ بدر میں ابن اسحاق ابن ہشام ابن سید الناس یا حافظ ابو عمر و یوسف وغرہم نے کہیں ذکر نہیں فرمایا۔ قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے اپنی اردو کتاب رحمۃ اللعالمین جلد دوم کے صفحہ نمبر ۲۵۳ پر آپ کو معرکہ بدر اور دوسرے تمام معرکوں میں ہم رکاب رسول اللہ ﷺ رہنے والے لکھا ہے۔ آپ کو حضور نبی کریم ﷺ نے ۲۳ رمضان المبارک کی شب کولیلۃ القدر بتائی ۵۴ ہجری میں آپ کی وفات ہوئی۔

(۱۸۲) حضرت عبداللہ بن ثعلبہ خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ب میں مذکورہ حضرت بحاث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آپ برادر مکرم ہیں دونوں بھائیوں نے بدر و احد کے معرکوں میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۸۳) حضرت عبداللہ بن جبیر اوسی انصاریؓ

اوپر فصل خ میں ذکر کئے ہوئے حضرت خوات رضی اللہ عنہا کے آپ مکرم بھائی ہیں معرکہ بدر میں شرکت باسعادت فرمائی اور وہاں آپ نے حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ کو قید کیا جو ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ علیہا السلام کے بھانجے اور سیدہ زینب محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حضور سید الکونین ﷺ کے شوہر تھے جو بہ حالت کفر قریش کے لشکر کے ساتھ بدر پہنچے تھے (حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ چار سال بعد سن ۶ ہجری میں مدینہ منورہ کی ہجرت فرما کر مشرف بہ اسلام ہوئے) معرکہ احد میں بھی حضرت عبداللہ بھی

جبیر رضی اللہ عنہ شامل ہوئے حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام نے آپ کو پچاس تیراندازوں کے سالار مقرر فرما کر میدان جنگ میں تلہٹی گھاٹ پر دونوں لشکروں کے درمیان ٹھہرا کر دشمن کے آگے بڑھنے کو روکنے کا حکم دیا۔ مال کی لوٹ کھسوٹ کے شوق میں اکثر تیراندازوں نے باوجود آپ کے اصراری منع فرمانے کے مقام چھوڑ دیا۔ لیکن آپ بہادری سے تیر چلاتے ہوئے ڈٹے رہے حتیٰ کہ جام شہادت سے فائز ہو کر سیدھے جنت کو سدھارے۔

فرزند سید امیمہ بن عبدالمطلب یعنی حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھیمیرے برادرِ محترم اور ام المومنین سیدہ زینب جحش علیہا السلام کے حقیقی برادر ذوالقدر۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ حضور سید اکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ داخل اسلام ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے برادران ابواحمد عبد اور عبید اللہ کے ساتھ ملک جحش کی ہجرت فرمائی تھی۔ وہاں عبید اللہ نصرانیوں کی محبت میں شرابی اور مرتد ہو گیا۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بذریعہ نجاشی پادشاہ جحش عبید اللہ کی بی بی (یعنی آپ کی بھانج) سیدہ ام حبیبہ علیہا السلام کو پیام نکاح بھیجا جو پادشاہ نجاشی نے اپنی ایک لونڈی کے ذریعہ پہنچایا اور وہ ام المومنین ہو گئیں۔

حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے غزوہ بدر کے بعد غزوہ احد میں بھی شرکت فرمائی اور وہاں بڑی بہادری سے لڑتے رہے حتیٰ کہ آپ کی تلوار ٹوٹ گئی تب آپ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میدان جنگ میں پڑی ہوئی کھجور کی ایک شاخ عنایت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ اس سے لڑو اور وہ شاخ فوراً تیز تلوار بن گئی جو عرجون کے نام سے مشہور ہوئی (زمانہ مابعد میں خلیفہ معتمد باللہ کے ایک امیر نے آپ کے ورثاء سے اس عرجون کو تبر کا ایک سو ۱۰۰ اشرفی پر خریدا) آپ وہ تلوار لئے ہوئے دوبارہ شریک جنگ ہوئے اور لڑتے ہوئے شہید ہوئے دشمنوں نے آپ کی لاش سے ناک و کان وغیرہ کا مثلہ کیا اس سبب سے المجدد فی سبیل اللہ (یعنی اللہ کی راہ میں مثلہ کئے جانے والے) آپ کا لقب ہوا۔

غزوہ بدر سے دو ماہ قبل حضور سید الانبیاء ﷺ نے آٹھ مہاجرین کرام کی سرداری میں آپ کو امیر المؤمنین کا معزز خطاب بخش کر طائف و مکہ مکرمہ کے درمیان مقیم نخلہ کی طرف بھیجا تھا کہ قریش کے ارادوں کی خبر پاتے رہیں اس موقع پر جو علم آپ کو عنایت ہو اوہ حضور نبی کریم ﷺ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے باندھا تھا۔ اتفاقاً آپ کے قافلہ کا قریش کے ایک چھوٹے قافلہ سے مقابلہ ہو گیا جو عراق کی طرف سے تجارت کا مال لارہا تھا ایک کافر مارا گیا۔ دو قید کر لئے گئے اور کچھ مال غنیمت بھی ہاتھ آیا، اسلام میں یہ چھوٹی سی لڑائی کفار کے ساتھ پہلی لڑائی تھی۔ مسلمانوں کے ہاتھ سے یہ پہلا کافر تھا جو مارا گیا اور یہ دو پہلے کفار تھے جو قیدی ہوئے اور وہ پہلا مال غنیمت تھا جو حاصل ہوا اس مال غنیمت کا پانچواں حصہ آپ نے حضور سید العالمین کی خدمت اقدس میں پیش کیا۔ آپ کے اس عمل کے مطابق سورۃ انفال کی اکتالیسیوں آیت کریمہ یعنی پارہ ۱۰۔ اَعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ مِّنْ شَيْءٍ فَإِنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسْكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ إِن كُنتُمْ أمنتُمْ بِاللَّهِ وَمَا أَنْزَلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ التَّقَىٰ الْجَمْعِ ط وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ (سورۃ انفال پ ۱۰)

ترجمہ: ”اور جان لو کہ جو کچھ غنیمت لو تو اس کا پانچواں حصہ خاص اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کا ہے اگر تم ایمان لائے ہو اللہ پر اور اس پر جو ہم نے اپنے بندے پر فیصلہ کے دن اتارا جس دن دونوں فوجیں ملی تھیں اور اللہ سب کچھ کر سکتا ہے۔“

اس لڑائی کے بعد کفار قریش نے طعنہ دینا شروع کیا کہ اب مسلمانوں کے پاس مبارک مہینوں کی حرمت بھی باقی نہ رہی اور وہ اس ماہ رجب میں بھی لڑائی کرتے ہیں تو سورہ بقرہ کی دو سو سترہویں ۲۱۷ یعنی ستائیسویں ۲۷ رکوع کی پہلی آیت مبارکہ کا نزول ہوا:

يَسْتَلُونَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ ط قُلْ قِتَالٌ فِيهِ كَبِيرٌ ط
وَصَدُّ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ وَكُفْرٌ بِهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَإِخْرَاجُ أَهْلِهِ
مِنْهُ أَكْبَرُ عِنْدَ اللَّهِ ج وَالْفِتْنَةُ أَكْبَرُ مِنَ الْقَتْلِ ط. (پ ۲)

ترجمہ: ”تم سے پوچھتے ہیں ماہِ حرام میں لڑنے کا حکم تم فرماؤ اس میں لڑنا
بڑا گناہ ہے اور اللہ کی راہ سے روکنا اور اس پر ایمان نہ لانا اور مسجدِ حرام
سے روکنا اور وہاں بسنے والوں کو نکال دینا اللہ کے پاس یہ گناہ اس سے
بھی بڑے ہیں اور ان کا فسادِ قتل سے بھی سخت ہے۔“

اس لڑائی پر اور فتح پر اللہ کی رضا مندی کا اظہار ہو گیا۔

اوپر ذکر کئے ہوئے صاحبِ عشرہ مبشرہ حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے
فرمایا ہے کہ جنگِ اُحد کے موقع پر ہم دونوں نے دعا مانگی۔ میری دعا بارگاہِ الہی میں
پہنچی کہ یا اللہ کل میرا مقابلہ ایک سخت دشمن سے ہو وہ مجھ پر حملہ کرے اور میں اس پر
حتیٰ کہ فتح پاؤں اور اس کو قتل کروں اور اس کے زرہ و ہتھیار سب لے لوں۔ اس پر
حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے آمین فرمایا۔

بعد میں حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی کہ کل میرا مقابلہ ایک سخت دشمن
سے ہو جس پر میں حملہ کروں اور وہ مجھ پر حملہ کرے اور مجھے شہید کر دے اور میرے
اعضائے بدن کا مثلہ کرے۔

حضرت سعد ابن ابی وقاص فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کی دعا میری
دعا سے بہتر تھی اور میں نے معرکہ اُحد کے دن بہ وقتِ عصر دیکھا کہ ان کے ناک کان کٹے
ہوئے ہیں اور ایک دھاگے میں پرو کر لٹکائے ہوئے ہیں۔

آپ کا قاتل ابو حکم ابنِ اُخس ثقفی تھا بوقتِ شہادت آپ کی عمر شریف چالیس سال
سے کچھ زیادہ تھی آپ کے ترکہ کے متولی خود حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور ان کے فرزند
ارجمند کیلئے خیبر میں مال خریدا۔

(۱۸۴) حضرت عبداللہ بن جدر خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر و احد کے غزوات میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۱۸۵) حضرت عبداللہ بن حمیر خزرجی انصاریؓ

فصل ح میں اوپر مذکورہ حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ اور آپ بھائی ہیں آپ اپنے برادرِ مکرم حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ معرکہ بدر میں شریک تھے اور خود دوسرے سال معرکہ احد میں شرکت کی مزید سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۸۶) حضرت عبداللہ بن ربیع خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر کے معرکہ میں شرکت کی سعادت بھی حاصل فرمائی۔

(۱۸۷) حضرت عبداللہ بن رواحہ خزرجی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں اسلام سے مشرف ہونے والے ستر صحابہ میں سے ایک ہیں اور حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بارہ نقیب مقرر فرمائے ان میں بھی آپ کا نام شامل ہے۔ بدر کے معرکہ میں شرکتِ مکرمہ کے بعد احد خندق اور تمام دوسرے معرکوں میں تا معرکہ موتہ رمضان سن ۸ ہجری آپ ہم رکاب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رہے۔ بیعت الرضوان میں شرف شرکت پایا اور عمرۃ القضاء میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔

چار ماہ قبل فتح مکہ مکرمہ (جو رمضان ۸ ہجری میں ہوا) معرکہ موتہ ماہ جمادی الاول ۸ ہجری میں زیر سالاری حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ آپ بھی لشکر اسلام میں بھیجے گئے۔ حضور انور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر حضرت زید شہید ہوں تو حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ لشکر کے سردار ہوں گے اگر حضرت جعفر رضی اللہ عنہ بھی شہید ہوں تو حضرت عبداللہ بن رواحہ سردار ہوں۔ سریہ موتہ کی روانگی کے وقت آپ بے اختیار رونے لگے۔ دریافت کیا گیا تو فرمایا میں دنیا کی محبت کی وجہ سے نہیں رو رہا ہوں میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ آیت مبارکہ سنی ہے جو دوزخ کی آگ کے ذکر کے متعلق ہے۔

وَأَنْ مِّنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ عَلَىٰ رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِيًّا ۝

(پ ۱۶ سورۃ مریم شریف آیت ۷۱)

ترجمہ: ”تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گذر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے پاس یہ بات قرار پائی ہوئی ہے۔“

پس جب دوزخ میں ہوں گا تو میرے سینہ کا کیا حال ہوگا تو آپ کو سمجھایا گیا کہ یہ پل صراط پر گذر کا بیان ہے مومنوں کا اللہ تعالیٰ مددگار ہوگا اور وہ دوزخ پر سے سلامت گذر جائیں گے۔ معرکہ موتہ میں حضرت زید بن حارثہ و حضرت جعفر ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ بھی شہادت سے فائز ہوئے۔

آپ حضرت سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے تین مقبول شعرائے کرام سے تھے دوسرے حضرت کعب بن مالک اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما تھے جن کی شان میں سورۃ شعراء کی آخری آیت مبارکہ نازل ہوئی۔

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانْتَصَرُوا مِنْ
بَعْدِ مَا ظَلَمُوا ط (پ ۱۹)

ترجمہ: ”مگر وہ جو ایمان لائے اور نیک کام کئے اور کثرت سے اللہ کی یاد اور بدلہ لیا بعد اس سے کہ ان پر ظلم ہوا۔“

یعنی جھوٹے اور لغو کلام کے شعرا جو رسول کریم ﷺ کہ جو میں اشعار لکھا کرتے تھے ان کا جو حشر اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ان مومنین شعراً کو جو آنحضور ﷺ کی مدح اور اللہ تعالیٰ کی حمد اپنے اشعار میں کرتے ہیں مستثنیٰ فرمایا گیا ہے جیسے آپ حضرت کعب، حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔

(۱۸۸) حضرت عبداللہ بن زید بن عبد ربہ خزرجی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں جو ستر انصار مدینہ مشرف بہ اسلام ہوئے ان میں سے ہیں۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرف شرکت فرمانے کے علاوہ بعد کے تمام معرکوں میں بھی شرکت کا مزید شرف حاصل فرمایا۔

فتح مکہ مکرمہ کے وقت آپ بنی حارث کے علمبردار تھے۔ بدر واحد کے معرکوں میں آپ کے مکرم بھی حضرت حُرَیث رضی اللہ عنہ بھی آپ کے ساتھ شریک تھے۔

مورخین نے دونوں حضرات کو بھائی لکھا ہے۔ لیکن آبائے حضرت حُرَیث رضی اللہ عنہ میں آپ کے والد زید بن ثعلبہ بن عبد ربہ اور عبداللہ کے باپ زید کو ابن عبد ربہ لکھا ہے ہم نے یوں ہی نقل کیا ہے۔

ہجرت کے پہلے سال میں آپ کو بھی اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ہی رات میں حالتِ رویا میں اذان کی تعلیم دی گئی جب دونوں حضرات نے اپنا اپنا خواب حضور رسول اکرم ﷺ کو سنایا تو حضور انور و اقدس ﷺ نے فرمایا:

یہ خواب حق ہے اور آپ کو ارشاد ہوا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو تلقین کریں کہ پنج وقتہ اذان کہا کریں کیونکہ بلال رضی اللہ عنہ بلند اور شیریں آواز والے تھے۔ آپ اس دن سے صاحب الاذان کے لقب سے مشہور ہوئے۔

(۱۸۹) حضرت عبداللہ بن سراقہ مہاجرؓ

اس فصل ع میں ذکر کئے جانے والے حضرت عمرو بن سراقہ رضی اللہ عنہ آپ کے مکرم بھائی ہیں۔ ان دونوں برادران نے بدر، احد خندق اور مابعد کے تمام مشاہد میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ ابن اسحاق آپ کی شرکت غزوہ بدر کے قائل ہیں لیکن ابن عقبہ اور ابو معشر انکار کرتے ہیں آپ معرکہ بدر میں حاضر ہوئے تھے اور کہتے ہیں کہ البتہ آپ احد اور مابعد کے تمام معرکوں میں تشریف لے گئے۔

(۱۹۰) حضرت عبداللہ بن سلمہ اوسی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں حاضر ہونے کا شرف حاصل فرمایا۔ معرکہ احد میں بھی تشریف فرما ہو کر وہاں رتبہ شہادت حاصل فرمایا عبداللہ بن زبیری کے ہاتھ سے آپ شہید ہوئے عبداللہ بن زبیری یوم الفتح مکہ مکرمہ مشرف بہ اسلام ہوئے رضی اللہ عنہ۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرف شمولیت حاصل فرمایا۔ معرکہ خندق میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۱۹۲) حضرت عبداللہ بن سہل مہاجرؓ

آپ سابقین مسلمانوں سے ہیں آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی بعد میں جب مکہ مکرمہ واپس ہوئے تو قوم کے خوف سے آپ کے والد نے آپ کو گھر میں بند کر دیا۔ جب قریشی لشکر مکہ معظمہ سے روانہ ہوا تو آپ بھی مع اپنے والد کے لشکر میں شریک ہو کر روانہ ہوئے آپ کے والد نے آپ کا اسلام قبول فرمانا کسی پر ظاہر نہیں کیا۔

جب بدر پہنچے تو قریشی لشکر سے جدا ہو کر حضور نبی کریم ﷺ کی خدمتِ عالی میں حاضر ہوئے اور قریش کے مقابل لڑے۔ بدر کے بعد تمام معرکوں میں شرفِ شرکتِ باسعادت حاصل فرماتے رہے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ایامِ خلافت میں مسلمہ کذاب کے مقابل سن ۱۲ ہجری میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے آپ کی عمر شریف اس وقت اڑتیس سال تھی۔ آپ کے والد سہیل رضی اللہ عنہ فتح مکہ مکرمہ کے دن داخلِ اسلام ہوئے۔

ابن سید الناس نے آپ کو اور فصل ش میں اوپر مذکورہ حضرت شریک رضی اللہ عنہ کو غزوہ بدر میں شامل ہونے والے لکھا ہے۔ لیکن ابن حجر عسقلانی نے ان دونوں حضرات کو شرکاء غزوہ احد بتایا ہے۔ اور بدریوں میں داخل نہیں کہا۔

(۱۹۴) حضرت عبداللہ بن طارق اوسی انصاریؓ

آپ کو بدر و احد کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل ہوا، ماہِ صفر سن ۴ ہجری میں بنولحیان کی درخواست پر کہ ان کی قوم اسلام لانے کے لئے تیار ہے۔ قرآن مجید و احکام اسلام کی تعلیم دینے کیلئے ان کی جانب چھ اصحاب بھیجے گئے اور جو سب بمقامِ چشمہ رجب شہید ہوئے آپ ان میں سے ایک ہیں۔ جب یہ حضرات بنولحیان کے قبیلہ ہذیل کے علاقہ میں چشمہ رجب نامی مقام پر پہنچے تو قبیلہ ہذیل کے لوگوں نے چغٹیں مار کر دھوکہ سے آپ حضرات کا محاصرہ کر لیا اور ان کے قتل کے لئے تیار ہوئے تو ان حضرات نے اپنے بچاؤ میں اہل قبیلہ کا مقابلہ کیا حضرت عاصم بن ثابت، خالد بن بکیر، مرثد ابن ابومرثد رضی اللہ تعالیٰ عنہم حملہ آوروں سے لڑتے ہوئے شہید ہوئے سردار قبیلہ نے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سر جدا کر کے لے جانا چاہا تھا کہ اس کو بنت سعد بن شہید کو مکہ مکرمہ میں فروخت کرے اس سلافہ کے دو فرزند ان ماہِ شوال ۳ ہجری میں معرکہ احد میں حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ مارے گئے تھے اور اس عورت

نے نذر مانی تھی کہ اگر اس کو کوئی اپنے بیٹوں کے قاتل حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا سرا کر دے گا تو وہ بڑی قیمت پر خرید کر اسکی کھوپڑی میں شراب بھر کر پیا کرے گی۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی مرضی تھی کہ مشرک حضرت عاصم شہید رضی اللہ عنہ کے جسم اطہر کو ہاتھ نہ لگا سکے۔ پس پانی کا سیل بہت زور سے آیا اور ان کے جسم پاک کو بہا لے گیا۔ تین حضرات زید بن دھنہ و خیب بن عدی و عبد اللہ بن طارق رضی اللہ تعالیٰ عنہم قید کر لئے گئے اور غلاموں کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں فروخت کرنے ہذیل شقی ان حضرات کو لیکر چلا راہ میں مقام اظہران کے پاس حضرت عبد اللہ بن طارق رضی اللہ عنہ نے اپنے آپ کو چھڑا لیا اور اپنے محافظ کی تلوار چھین لی اور لڑنے لگے آخر کار پتھروں کی مار سے شہید ہو گئے۔

حضرات خیب و زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مکہ مکرمہ لے گیا۔ حضرت خیب رضی اللہ عنہ کو جحیر بن ابواحاب نے خرید امن جانب قبہ بن حارث کے عقب کے باپ کے قصاص میں آپ کو قتل کرے۔ دونوں کے باپ معرکہ بدر میں مارے گئے تھے۔ حضرت زید بن دھنہ رضی اللہ عنہ کو حد و حرم کے باہر قتل کرنے صفوان بن امیہ نے خرید اکہ وہ آپ کو اپنے باپ کے قصاص میں قتل کرے۔ حضرت زید بن دھنہ رضی اللہ عنہ کو حد و حرم کے باہر قتل کرنے کے لئے صفوان لے گیا ساتھ اس کا غلام قسطاس نامی اور کثیر جماعت گئی جس میں ابوسفیان بھی تھا۔ جب مقتل پر پہنچے تو ابوسفیان نے حضرت زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا کیا تم اب یہ پسند نہیں کرتے کہ تم اپنے گھر والوں کے ساتھ آرام سے رہتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہاں مقتل پر تمہاری جگہ ہوتے؟ حضرت زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”قسم اللہ تعالیٰ کی مجھے اتنا بھی پسند نہیں کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں میں کوئی کانٹا چبھے اور میں آرام سے گھر میں رہوں“ ابوسفیان بڑا حیران ہوا کہ ”اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان سے سچی محبت کرتے ہیں اتنی محبت کسی اور نے کسی دوسرے سے کبھی نہیں کی۔ قسطاس غلام صفوان نے تب حضرت زید بن دھنہ کہ گردن تلوار سے اڑادی۔ حضرت خیب رضی اللہ عنہ کو عقبہ بن حارث اپنے گھر لے گیا اور بھوکا پیاسا رکھا ایک رات حارث کا بچہ تیز چاقو

سے کھیلتا ہوا حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا آپ نے بچہ کو گود میں لیا اور پھر چا تو چھین کر پاس رکھ لیا۔ بچہ کی ماں نے جب اپنے بچہ کو بھوکے پیاسے حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کی گود اور بازو میں وہ تیز چھری دیکھی تو خوف سے چیخنے لگی۔

حضرت خبیب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا تو یہ سمجھتی ہے کہ میں تیرے بچہ کو قتل کر دوں گا کیا تو نہیں جانتی کہ اسلام ہمیں غدر کرنے سے منع فرماتا ہے۔ جب حضرت خبیب کو سولی پر چڑھانے لگے تو قریش نے پوچھا کوئی تمنا ہو تو بیان کرو۔ حضرت خبیب نے کہا مجھے دو رکعت نماز پڑھنے دو۔ اجازت مل گئی آپ نے دو رکعت نماز پڑھ لی اور کہا ارادہ تھا نماز ذرا طول ہو لیکن یہ سوچا کہ شاید تم یہ کہو کہ موت سے ڈر گیا ہے۔ جب یہ قصہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو آپ نے مقتول ہونے والے تمام مسلمانوں کے لئے دو رکعت نماز سنت مقرر فرمادی۔

(۱۹۵) حضرت عبداللہ بن عامر خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں شرکت سے مشرف ہوئے آپ کے مزید حالات نہیں ملے۔

(۱۹۶) حضرت عبداللہ بن عبد مناف خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں اور بعد میں معرکہ احد میں بھی شرکت حاصل فرمایا۔

(۱۹۷) حضرت عبداللہ بن عرْفَط خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۱۹۸) حضرت عبداللہ بن عمر و خزر جی انصاریؓ

مشہور صحابی و راوی حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے آپ والد امجد پیر ابو جابر ہی آپ کی کنیت تھی۔ عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہو کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نقیب بھی آپ مقرر فرمائے گئے بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اور معرکہ احد میں شہادت کے رتبہ سے فائز ہوئے۔ دشمنوں نے آپ کے کان ناک وغیرہ کاٹ کر آپ کے جسم پاک کا منگہ کیا۔ معرکہ احد میں سب سے پہلے شہید ہونے والے آپ تھے مگر سے احد کی لڑائی کے لئے نکلتے وقت آپ نے اپنے فرزند جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا کہ میں سوا اس کے نہیں چاہتا کہ لڑتا ہو اسب سے پہلے قتل ہو جاؤں۔ میرے ذمہ قرض ہے اور تم اپنے برادران کا خیال رکھنا نیکی کے ساتھ پس جب لڑائی ہوئی سب سے پہلے آپ شہید ہوئے آپ کے جنازہ پر فرشتوں نے سایہ فرمایا تھا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھا فرمایا اے جابر میں تمہیں کیوں مغموم دیکھتا ہوں تو عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ شہید ہو گئے اور قرض اور اولاد چھوڑ گئے ہیں۔ تو فرمایا ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تمہیں یہ خوش خبری نہ سناؤں کہ اللہ ذوالجلال والا کرام سے تمہارے باپ کی ملاقات ہوئی؟ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور سنائیں، تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ کو زندہ کیا اور اس طرح بغیر بردہ کے اللہ تعالیٰ نے کسی دوسرے سے گفتگو نہ کی۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا مانگ جو مانگتا ہے تو تمہارے باپ نے عرض کیا یا اللہ مجھے دنیا میں واپس بھیج کہ پھر (کافروں سے) لڑوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم نے میرا یہ کلام نہیں سنا۔ اِنَّهُمْ اِلَيْهَا لَا يَرْجِعُونَ (وہ آپ اس کی طرف پلٹنے والے نہیں) تب تمہارے باپ نے کہا ”یا اللہ یہ بات تو میرے پیچھے آنے والوں

کو بھی سنا تب نزول ہوا سورۃ آل عمران کی ۱۶۹ اور ۷۰ آویں آیت کریمہ کا۔

وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ۝ فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيُسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ إِلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَإِنَّهُمْ يُخْزِنُونَ ۝ (پ ۴)

ترجمہ: ہرگز مردہ نہ سمجھو ان کو جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارے گئے ہیں یعنی جہاد میں بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں رزق پاتے ہیں شاد ہیں اس پر جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے انہیں دیا ہے اور خوشیاں منارہے ہیں اپنے پچھلوں کی جو ابھی ان سے نہیں ملے کہ ان پر نہ کچھ اندیشہ ہے نہ غم۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تشریف لائیں اور آہ وزاری شروع کی تو حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”میں دیکھ رہا ہوں کہ حضرت عبداللہ بن عمرو پر ملائکہ اپنے پروں کا سایہ کر رہے اور ان کو اٹھا رہے ہیں۔“

آپ اور آپ کے بہنوئی حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک قبر میں دفن فرمائے گئے چھ ماہ بعد آپ کو دوسری قبر میں پہنچایا گیا۔ سر کے چند بالوں پر زمین کا کچھ اثر تھا۔ باقی جسم تازہ مثل شہادت کے دن کے تھا کچھ فرق نہ پایا گیا۔ آپ کے رُخ انور پر ایک زخم تھا جس پر آپ کا ہاتھ تھا جب ہاتھ ہٹایا گیا تو تازہ خون جاری ہوا اور ہاتھ کو پھر مقام زخم پر رکھ دیا تو خون بند ہو گیا۔

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے یہ بھی فرمایا کہ چھیالیس سال بعد ایام خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں جب شہداء احد کے قبور کو نہر کے پانی کی تکلیف پہنچنے لگی تو دوبارہ ان کی لاشوں کو قریب دوسرے مقام پر بدلاتی بھی جمیع شہداء کرام کے اجساد تازہ اور اعضاء کے جوڑ نرم پائے گئے۔ (رضی اللہ عنہم اجمعین)

(۱۹۹) حضرت عبداللہ بن عمر خزرجی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۰۰) حضرت عبداللہ بن قیس بن صخر من بنی ربیعہ خزرجی انصاریؓ

آپ قبیلہ بنی ربیعہ سے ہیں آپ نے مع اپنے مکرم بھائی حضرت مبعذ رضی اللہ عنہ کے بدر و احد کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ لیکن ابن عقبہ نے آپ کو اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا ہے۔ دوسرے مورخین ابن اسحاق وغیرہم نے آپ کو اصحاب بدر میں شامل کیا ہے۔

(۲۰۱) حضرت عبداللہ بن قیس بن خلدہ

بن خالد من بنی سواد خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں شریک ہوئے اور اس کے بعد احد اور دوسرے تمام معرکوں میں شریک ہوتے رہنے کا امتیاز حاصل فرمایا۔ عہد خلیفہ سوم سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال بمقام مدینہ منورہ ہوا۔

(۲۰۲) حضرت عبداللہ بن کعب خزرجی انصاریؓ

ابوحارث اور ابو یحییٰ آپ کی کنیتیں تھیں۔ معرکہ بدر میں شمولیت سے مشرف

ہوئے۔ یوم بدر رسول اللہ ﷺ نے آپ کو مالِ غنیمت کا محافظ مقرر فرمایا تھا۔ احد اور بعد کے دوسرے معرکوں میں بھی شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ ۳۰ ہجری میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۲۰۳) حضرت عبداللہ بن مخرمہ مہاجرؓ

آپ سابقین اسلام سے ہیں آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی معرکہ بدر کے بعد تمام دوسرے معرکوں میں بھی شرفِ شرکت حاصل فرماتے رہے۔ سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں درجہ شہادت سے فائز ہوئے اس وقت آپ کی عمر شریف اکتالیس ۴۱ سال تھی۔

(۲۰۴) حضرت عبداللہ بن مسعود مہاجرؓ

آپ نہایت قدیم الاسلام صحابی ہیں۔ بقول خود آپ چھٹے فرد ہیں جو داخل اسلام ہوئے۔ آپ کے داخل اسلام ہونے کا حال خود آپ نے یوں فرمایا ہے میں ابھی لڑکا تھا اور عقبہ ابن ابومعیط کی بکریاں چرایا کرتا تھا کہ چراگاہ کی جانب اتفاقاً حضور نبی کریم ﷺ اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا گذر ہوا آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے لڑکے کیا ان میں کوئی دودھ دینے والی بکری بھی ہے۔ میں نے جواب دیا ہاں۔ لیکن اس کا دودھ مالِ امانت ہے اس پر آپ نے دریافت فرمایا، کیا کوئی ایسی بکری ہے جس نے ابھی تک نر سے جوڑا نہیں کیا۔ میں نے کہا ہاں ہے۔ اور میں نے بتایا۔ ایسی کنواری بکری کو آنحضرت ﷺ نے اپنے دستِ اقدس سے اس کے تھن کو جو دھونا شروع فرمایا تو دودھ بہنے لگا آپ نے بھی نوش فرمایا اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بھی پیا۔

بعد ازاں حضور نبی کریم ﷺ نے تھن کو فرمایا کہ جڑھ جا تو وہ تھن اپنی اصلی حالت پر چڑھ گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوا ذرا مجھے سمجھائیں۔ تو آپ نے میرے سر پر اپنا دستِ اقدس پھیرا اور فرمایا یَوْحَمُکُ اللّٰهُ فَاِنَّکَ عَلَیْمٌ مُّعَلِّمٌ (یعنی تجھ پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے تو صاحبِ علم اور تعلیم دینے والا ہوگا۔ چنانچہ آپ بڑے عالم اور مشہور جلیل المرتبہ مفسرِ قرآن مجید گذرے ہیں۔

آپ پست قد اور دبلے تھے۔ لیکن خواہ کھڑے ہوں یا بیٹھے ہوں پست قد نہیں معلوم ہوتے تھے۔ آپ کے سر کے بال لمبے اور کان تک گرتے تھے اور وہ آخر عمر تک بھی سفید نہ ہوئے تھے۔ آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی اور بیت المقدس کی زیارت کا شرف بھی حاصل فرمایا تھا۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی اور بیعت الرضوان کے موقع پر بھی آپ نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے۔ آپ حضور اکرم ﷺ کے خاص خادم تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ جاتے جوتا پہنتے وقت آپ کے سامنے رکھتے۔ غسل کے وقت پردہ لگاتے یوں آپ ہمیشہ مقرب رہے حضور سید الکونین نے جن چودہ صحابہ کرام کو اپنا وزیر مقرر فرمایا ان میں آپ ایک ہیں۔ اختتام جنگ پر حضور سالار، اعظم مجاہدین ﷺ نے آپ کو ارشاد فرمایا کہ ابو جہل لعنہ اللہ علیہ اس جنگ میں قتل ہوا ہے یا نہیں تحقیق کریں فصل میم میں ذکر کئے جانے والے دو برادران معاذ و معوذ فرزند ان حارث والد عمر والدہ) رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابو جہل کو ایسا سخت زخمی کیا تھا کہ وہ اپنے گھوڑے سے گر کر زمین پر لوٹ پوٹ ہو رہا تھا اس وقت حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اپنی تلوار سے اس کی گردن کاٹنے کی بے سود کوشش کے بعد کہ آپ کی تلوار تیز نہ تھی۔ خود ابو جہل کی تلوار لیکر اس کی گردن کاٹی۔ جب آپ نے حاضر ہو کر یہ ماجرا حضور نبی کریم ﷺ کو سنایا تو آپ نے فرمایا اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ غَیْرُهٗ اَآتَتْ قَتْلَتَهٗ (یعنی اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی نہیں۔ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے۔) جواب میں میں نے عرض کیا ہاں! میں نے قتل کیا ہے تو بہت فرحت کے ساتھ آپ نے فرمایا کہ چلو میں اس کو دیکھوں

آپ وہاں پہنچ کر اس کی لاش کے سر پر کھڑے ہوئے اور فرمایا:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَخْرَاكَ ط هَذَا فِرْعَوْنُ هَذِهِ الْأُمَّةِ جُرُؤُهُ إِلَى الْقَلْبِ ط

ترجمہ: ”اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جس نے تجھ کو رسوا کیا۔ یہ اس امت کا فرعون ہے۔ کھینچ کر اسے گڑھے میں کر دو۔“

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ کی بیان فرمائی ہوئی ایک حدیث شریف کے مطابق آپ جنت کی بشارت دیئے ہوئے عشرہ مبشرہ کے لقب سے موصوف دس صحابہ کرام میں ایک ہیں۔ لیکن دوسری متعدد وثقہ احادیث کے مطابق یہ صحیح نہیں آپ ان دس اصحاب کرام سے نہیں ہیں۔ اغلب یہ ہے کہ گو عشرہ مبشرہ کے لقب والوں سے نہ ہوں لیکن آپ کو بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کی بشارت ضرور سنائی ہو۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک وقت حضور سید الاولین والآخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سیکھو تم قرآن شریف ان چار میں کسی ایک سے یعنی آپ حضرت عبداللہ ابن مسعود سے یا حضرت معاذ بن جبل سے یا حضرت اُمی بنی کعب سے یا حضرت سالم مولیل ابو حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

اپنے ایام خلافت میں ایک وقت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قرآن شریف پڑھو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرآء سے تو آپ (حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”کیا آپ ہمیں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرآء کی تاکید فرماتے ہیں کہ حضور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے ستر سورتیں سیکھ لیں اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ابھی دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل کود میں مشغول رہتے تھے؟ قسم اللہ تعالیٰ کی جیسے جیسے قرآن شریف کا نزول ہوا میں فوراً سیکھتا رہا اور کوئی مجھ سے زیادہ عالم قرآن پاک نہیں ہے“ جب آپ نے یہ تقریر فرمائی دوسرے صحابہ بھی حاضر تھے۔ سب خاموش رہے کسی نے آپ کے بیان کو نہ غلط بتایا نہ اس پر کوئی اعتراض کیا۔

۳۲ ہجری میں جب آپ کی عمر مبارک ساٹھ سال تھی مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع شریف میں آپ کی تدفین ہوئی۔

(۲۰۵) حضرت عبداللہ بن مظعون مہاجرؓ

آپ اسی فصل ع میں اور بعد فصل ق میں ذکر فرمائے جانے والے حضرات عثمان و قدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے برادرِ مکرم اور سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجہ محترمہ سیدنا عمر ابن الخطاب کے بھی برادرِ مکرم، مشہور جلیل المرتبہ مفسرِ قرآن شریف حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام کے ماموں ہیں۔ آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے اپنے برادران مکرم حضرت عثمان و قدامہ کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی معرکہ بدر میں آپ نے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۰۶) حضرت عبداللہ بن نعمان خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں اور بعد میں معرکہ اُحد میں بھی شرکت سے مشرف ہوئے۔

(۲۰۷) حضرت عبدالرحمن بن جبر اوسی انصاریؓ

ابو عبس آپ کی کنیت تھی داخلِ اسلام ہونے سے قبل آپ کا نام عبدالعزی تھا۔ حضور سید کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان سے مشرف ہوتے ہی آپ کا اسم گرامی عبدالرحمن رکھا قبل اسلام آپ عربی زبان کے کاتب تھے۔ آپ نے بدر اور بعد کے تمام دوسرے

معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ سخت دشمنِ اسلام و سردارِ یہود کعب بن اشرف کو آپ اور چار دیگر صحابہ کرام یعنی حضرات محمد بن مسلمہ، مکران بن وقش۔

حارث بن اوس، عباد بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے مل کر قتل کیا یہ کعب بن اشرف مسلمانوں کے خلاف قبائل کو بھڑکاتا رہا تھا۔ جب آپ کی عمر شریف سترہ سال سے کچھ زیادہ تھی۔ ۳۴ ہجری میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا خلیفہ سوم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنت البقیع میں دفن فرمائے گئے۔

(۲۰۸) حضرت عبد ربہ بن خنزر جی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا آپ کے مزید حالات ہمیں نہیں ملے۔

(۲۰۹) حضرت عبدہ بن حساس خزرجی انصاریؓ

بعض اصحاب سیر نے آپ کا اسم گرامی عبادہ اور بعض نے عبادا بھی لکھا ہے اور آپ کے والد کا نام خشخاش بھی شس سے لکھا ہے۔
آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی بعد معرکہ احد میں آپ حاضر ہو کر درجہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۲۱۰) حضرت عبس بن عامر خزرجی انصاریؓ

آپ نے عقبہ سوم میں حاضر ہو کر بیعتِ اسلام کی، بدر واحد کی لڑائیوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۱۱) حضرت عبید بن اوس اوسی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں شریک تھے دو چچازاد بھائیوں حضور سید العالمین ﷺ کو یعنی نوفل بن حارث و عقیل بن ابوطالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بعد میں داخل اسلام ہوئے اور اس روز کفار کے لشکر میں تھے آپ نے قید کیا اور رسیوں سے جکڑ کر حاضر خدمت حضور نبی کریم ﷺ کیا۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تم مقرن ہو یعنی تم رسیوں سے جکڑنے والے ہو۔ پس آئندہ المقرن آپ کا لقب مشہور ہو گیا۔

(۲۱۲) حضرت عبید بن تمہان اوسی خزرجی انصاریؓ

ابو شیخ آپ کی کنیت تھی عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ معرکہ احد میں داخل ہوئے اور وہاں عکرمہ بن ابو جہل کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

(۲۱۳) حضرت عبید بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ نے شرف حاصل فرمایا اور بدر اور احد کے دو غزوات میں شمولیت فرمائی۔

(۲۱۴) حضرت عبید بن ابو عبید اوسی انصاریؓ

بدر، احد اور خندق کے معرکوں میں آپ نے شامل ہو کر سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۱۵) حضرت عبیدہ بن حارث مہاجرؓ

حضور نبی کریم ﷺ کے چچیرے بھائی تھے۔ ابو حارث و ابو معاویہ آپ کی کنتھیں تھیں۔ آپ حضور انور اواقدس ﷺ سے آٹھ سال عمر میں بڑے تھے آنحضور ﷺ آپ کی عزت و توقیر فرماتے تھے اوپر فصل ح و فصل ط میں مذکورہ حضرات حصین و طفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی اور ان دو برادران کے ساتھ شریک معرکہ بدر ہوئے۔ حضور سید العالمین ﷺ نے سن ۱ ہجری کے ماہ شوال میں ساٹھ مہاجرین سواروں کی سرداری میں آپ کو قریش کے قافلوں کی جستجو میں روانہ فرمایا جن کے متعلق مسلمانوں پر حملہ کرنے کی غرض سے مکہ مکرمہ سے وقتاً فوقتاً روانہ ہونے کی خبریں پہنچ رہی تھیں۔ اس لشکر کا علم حضور نبی کریم ﷺ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے باندھا تھا یہ لشکر ثمیۃ المرہ کے دامن تک پہنچا جو سمندر کے کنارے ہے اور وہاں دشمن کا قافلہ نظر آیا حضور نبی کریم ﷺ کے ماموں حضرت سعد بن ابی وقاص جو اسلامی لشکر میں تھے ایک تیر مارا یہ پہلا تیر تھا جو دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے دشمنان اسلام پر چلایا گیا۔ قریش نے مقابلہ نہیں کیا اور واپس بھاگ گئے۔

معرکہ بدر میں کفار کے قریشی مسلمانوں سے مبارز طلبی پر آپ نے عتبہ بن ربیعہ کا جو ایک سردار کفار قریش تھا مقابلہ کیا جس میں آپ کے پیر کی رگ حیات کٹ گئی اور آپ زخمی ہو گئے۔

فتح بدر کے بعد لشکر اسلام کی واپسی بمقام صفراء جب آپ کی عمر شریف تریسٹھ (۶۳) سال تھی آپ کی روح اطہر نے دار بقاء کی طرف پرواز کی۔

آپ کو مہلک زخم پہنچانے والا عتبہ اس کے بعد چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہ

رہا سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب وسیدنا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہما نے اس کو وہیں واصل جہنم کیا۔

(۲۱۶) حضرت عتبان بن مالک خزرجی انصاریؓ

شرح مسلم شریف میں امام نووی نے آپ کا اسم گرامی پیش سے عتبان لکھا ہے آپ قبیلہ بنی سالم کے امام تھے۔ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت پائی۔ آپ کا انتقال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خلافت کے ایام میں ہوا۔

(۲۱۷) حضرت عقبہ بن ربیعہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۱۸) حضرت عقبہ بن عبد اللہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات ہمیں نہیں ملے۔

(۲۱۹) حضرت عقبہ بن غزوان مہاجرؓ

نہایت قدیم الاسلام تھے آپ سے قبل صرف چھ حضرات نے اسلام قبول کیا تھا۔ آپ نے حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ حضور سید کائنات ﷺ کے مدینہ منورہ کی ہجرت

فرمانے سے قبل آپ مکہ مکرمہ واپس ہوئے۔ بعد ازاں حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی۔ بدر اور اس کے بعد کے تمام معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرماتے رہے۔ آپ بہت متقی تھے۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں ایک لشکر مجاہدین کے ساتھ ملک عراق فتح کرنے آپ کو روانہ فرمایا۔ وقتِ رخصت فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ آپ شہر حیرہ کی طرف جائیں اور وہ ممکن ہے کہ آپ کے ہاتھ فتح ہو۔ پس آپ روانہ ہوئے اللہ تعالیٰ کی برکت و مدد کے ساتھ اور جتنا ہو سکے اللہ تعالیٰ کا خوف رکھو اور جان لو کہ آپ دشمنوں کے ساتھ سخت گھمسان کی لڑائی میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور امید رکھو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری مدد کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے لئے کافی ہے۔ میں نے علاء بن الحضرمی کو لکھا ہے کہ وہ تمہاری مدد کرے۔ عرفجہ بن خزیمہ جو خوب لڑنے والا اور تھکنے والا نہیں اس سے مشورہ بھی کرو اور دعوت دو اسلام کی، جو مان لیں ان کو داخلِ اسلام کر لو اور جو نہ مانیں ان پر بغیر پس و پیش کے تلوار کی مدد سے جزیہ لگاؤ ساتھ ذلت کے پس روانہ ہوں اور جو عرب آپ کو ملیں ان کو جہاد کی ترغیب دیتے جائیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا خوف رکھیں۔ پس حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ نے پہلے اُبلہ فتح کیا اور پھر بصرہ پر قبضہ فرمایا۔ آپ پہلے مسلمان ہیں جو داخلِ بصرہ ہوئے تھے آپ نے حکم فرمایا کہ شہر بصرہ کے لئے جامع مسجد کا نقشہ بنائے اور لکڑی کے تختوں سے مسجد تیار کرے بعد خود حج کے لئے تشریف فرما ہوئے روانگی کے وقت مجاشع بن مسعود کو اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ اور دریائے فرات کی طرف بڑھنے کا حکم دیا۔ اور مغیرہ بن شعبہ کو نمازوں کی امامت کرنے کے لئے مقرر فرمایا۔

حج سے واپسی کے سفر میں حضرت عتبہ بن غزوآن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کی جگہ مغیرہ بن شعبہ کو بصرہ کی ولایت کا حاکم مقرر فرمایا۔ حج پر روانہ ہوتے ہوئے حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے امیر المؤمنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت

میں اپنا استغفی بھی پیش کیا تھا اور دعا مانگی تھی یا اللہ مجھے ادھر واپس نہ کر۔ بعد حج مکہ مکرمہ سے بصرہ کی طرف جا رہے تھے کہ بمقام موضع معدن بنی سلیم سواری سے گر کر واصل بحق تعالیٰ ہوئے۔

یہ واقعہ سن ۱۷ ہجری میں ہوا۔ آپ کی عمر شریف ستاون سال تھی۔

آپ نے بصرہ میں ایک خطبہ سنایا تھا جو آج تک محفوظ اور علماء کرام کے طبقہ میں مشہور ہے حضرت خالد بن عمری رضی اللہ عنہ نے اس خطبہ کو یوں فرمایا ہے۔

حضرت عتبہ رضی اللہ عنہ نے حمد و ثنائے رب العالمین کے بعد فرمایا کہ دنیا تمہیں سناتی ہے کہ وہ مثل ایک درخت کے کٹ جائے گی اور مثل پرانی جوتی کے پھینک دی جائے گی اور تحقیق وہی رہے گا جس پر رحمت برسائی گئی ہو۔ اور تم کو دنیا سے کوچ کرنا ہی ہوگا جانب بے زوال مقام کے بس جاؤ اس کی طرف نیکی کے ساتھ پھر فرمایا کہ ایک پتھر جہنم میں پھینکا گیا اور ستر سال جہنم میں رہا لیکن جہنم کی تہہ کا اس کو پتہ نہ لگ سکا کیا تمہیں یہ عجیب معلوم ہوتا ہے کہ جہنم بھر پور ہو جائے گی۔

اور فرمایا کہ جنت کی گلیوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے کہ وہ چالیس سال کا راستہ ہے اور اس میں داخل ہونے اور نکلنے کا دروازہ تنگ ہوگا اور مجمع کثیر ہوگا اور میں نے جو ساتواں مسلمان ہوں دیکھا ہے کہ ہم حضور سید کائنات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور ہمیں کھانے کے لئے کوئی غذا نہ ہوتی تھی علاوہ درختوں کے پتوں کے حتیٰ کہ ہماری کمرے کمزور ہو گئیں اور موسم سرما آ پہنچا میں اور حضرت سعد ابن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ایک چادر میں لپیٹے جاتے تھے جس سے کچھ حصہ بدن ڈھانپتے اور کچھ نہ ڈھانپتے حتیٰ کہ صبح ہو جاتی۔ لیکن آج وہ دن ہے کہ ان میں ہر ایک اپنی جگہ امیر ہے میں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں خود کو بڑا اور دوسروں کو چھوٹا (یعنی حقیر) سمجھوں۔ تحقیق نبوت ختم ہو گئی اور اب ان لوگوں کی حالت شاہانہ ہو گئی ہے اور تم کو خود ان شاہوں کا تجربہ بعد میں ہوگا۔

(۲۲۰) حضرت عثمان بن مظعون مہاجرؓ

اوپر فصل س میں مذکورہ حضرت سائب رضی اللہ عنہ آپ کے فرزند ارجمند ہیں اور اوپر اسی فصل ع میں مذکورہ حضرت عبداللہ بن مظعون اور ذیل میں مذکور ہونے والے حضرت قدامہ بن مظعون آپ کے برادران محترم ہیں اور ام المومنین سیدہ حفصہ علیہا السلام اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما (اولاد سیدنا عمر فاروق و سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بھانجی اور بھانجے ہیں کہ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی حقیقی بہن ہیں۔ آپ سابقین اولین سے ہیں آپ سے قبل صرف تیرہ اشخاص نے اسلام قبول کیا تھا۔ آپ تینوں برادران نے ملک حبش کی ہجرت کی تھی آپ کو سعادت شمولیت غزوہ بدر حاصل ہوئی۔

معرکہ بدر کے متعدد مہاجرین میں سب سے پہلے آپ کا انتقال شعبان سن ۳ ہجری میں ہوا آپ کا مدفن جنت البقیع شریف میں ہوا۔ آپ پہلے صحابی ہیں جو دفن ہوئے۔ آپ کی قبر پر نشان کی غرض سے نبی کریم ﷺ نے پتھر کی ایک چٹان نصب فرمائی جب ۱۰ ہجری میں حضور رسول اکرم ﷺ کے صاحبزادے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا انتقال ہوا تو ان کی قبر آپ کی قبر کے پاس بنائی گئی۔

تب حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

الْحَقُّ سَاخَنَا اصَّالِحُ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُونٍ

ہم سے پہلے گذرے ہوئے صالح عثمان بن مظعون سے مل جاؤ۔ حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو مرد صالح فرمایا:

آپ نے عمر بھر میں کبھی شراب نہیں پی نشہ نہیں کیا آپ متقی پرہیزگار تھے دن میں روزہ رکھا کرتے اور رات میں قیام فرماتے تھے۔

(۲۲۱) حضرت عجلان بن نعمان خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عجلان بن نعمان ہے۔ حسب قول ابن سید الناس اور بقول ابن الاثیر او ابن حجر عسقلانی و ابو عمر یوسف نعمان بن عجلان لکھا گیا ہے آپ قبیلہ بنی زریق کے سید القوم تھے اور بڑے فصیح شاعر تھے آپ نے حیات دنیوی حضور سید العالمین ﷺ اور زمانہ خلفاء راشدین رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں انصار مدینہ کی خدمات اسلام کا بیان ایک طویل مشہور قصیدہ میں لکھا ہے۔

اس میں آپ ہی کے اشعار شاہد ہیں کہ آپ نے بدر واحد، خندق و بنی قریظہ و خیبر بنو نظیر و فتح مکہ وغیرہ کے معرکوں میں شرکت فرمائی۔

معرکہ احد میں حضرت سید الشہداء حمزہ ابن عبدالمطلب کی شہادت کے بعد آپ نے ان کی بیوہ سیدہ خولہ بن خلیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

(۲۲۲) حضرت عدی بن اؤزغبان خزرجی انصاریؓ

حضور سید عالم نبی مکرّم ﷺ نے آپ کو اور اوپر فصل ب میں ذکر فرمائے جانے والے حضرت بسبہ رضی اللہ عنہ کو ابوسفیان کے قافلہ کی خبر کیلئے آگے روانہ فرمایا بعد معرکہ بدر آپ حضرات کو شاملین معرکہ شمار فرمایا اور مال غنیمت سے حصہ دیا۔

بعد میں آپ نے احد، خندق اور تمام دوسرے معرکوں میں شرف سعادت حاصل فرمائی سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۲۳) حضرت عَصْمَةُ بن حُصَيْن خَزْرَجِي انصاریؓ

بقول موسیٰ ابن عقبہ واقدی وابن عمارہ آپ کا اسم گرامی عَصْمَةُ بن حُصَيْن ہے لیکن ابوالاسود جلی نے آپ کا اسم شریف عَصْمَةُ بن لکھا ہے گو آپ کے دادا کا نام دبرہ ہے یہ سب متفق ہیں کہ آپ اور آپ کے برادرِ مکرم حُبیل فصل ھ اور چچا ملیل نے غزوہ بدر میں شرفِ شرکت حاصل فرمایا لیکن بدری صحابہ کی فہرست میں ابن اسحاق نے آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا ہے۔

(۲۲۴) حضرت عَصِيْمَةُ الاشْجَعِي خَزْرَجِي انصاریؓ

بدر و احد اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی شرف و سعادتِ شرکت حاصل فرماتے رہے۔ ایامِ خلافت حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۲۵) حضرت عَطِيَّةُ نُؤَيْرَةَ خَزْرَجِي انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں سعادتِ شمولیت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۲۶) حضرت عقبہ بن عامر خَزْرَجِي انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ اول میں مشرف بہ اسلام ہوئے اس طرح سابقین الاولین میں انصارِ مدینہ منورہ سے ہیں، بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی

سعادتِ شرکت حاصل فرماتے رہے۔ سن ۱۲ ہجری میں مسلمہ کذاب مدعی نبوت کے خلاف جنگِ یمامہ میں مرتبہ شہادت سے آپ فائز ہوئے۔

(۲۲۷) حضرت عقبہ بن عثمان خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں بھی اور احد میں بھی شمولیت کی سعادت سے نوازے گئے۔

(۲۲۸) حضرت عقبہ بن وہب خزرجی انصاریؓ

آپ نے حضور رسول کریم ﷺ کی بیعت کرنے اور مشرف بہ اسلام ہونے کے بعد مکہ مکرمہ ہی میں اقامت فرمائی۔ آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد آپ مدینہ منورہ واپس تشریف لائے۔ اس لئے مہاجر انصاری کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ نے بدر اور احد کے معرکوں میں شرفِ سعادت حاصل فرمایا۔

نوٹ: بعض روایتوں میں ہے کہ معرکہ احد میں خود کی کڑیاں رخسارِ انور رسول اکرم ﷺ میں جو جم گئی تھیں اپنے دانتوں سے آپ نے نکالی تھیں لیکن دوسری ثقہ روایتوں سے پایا گیا کہ وہ کڑیاں حضرت ابو عبید بن الجراح رضی اللہ عنہ نے نکالیں تھیں جنہوں نے کڑیوں کو اپنے دانتوں سے اس قدر زور سے کھینچا کہ سامنے کے دو دانت ٹوٹ گئے۔

(۲۲۹) حضرت عقبہ بن وہب مہاجرؓ

آپ اپنے محترم بھائی حضرت شجاع رضی اللہ عنہ جن کا ذکر فصل ش میں ہوا ہے) کے ساتھ معرکہ میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۳۰) حضرت عکاشہ بن محسن مہاجرؓ

آپ سابقین مسلمانوں میں سے ہیں آپ بڑے عالم و فاضل تھے غزوہ بدر میں عین لڑائی میں آپ کی تلوار ٹوٹ گئی بہت افسوس کے ساتھ آپ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے سامنے پڑی ہوئی کھجور کی ایک خشک شاخ اٹھا کر عنایت فرمائی اور وہ فوراً تیز چمکدار تلوار بن گئی آپ نے اس تلوار کا نام العون رکھا۔ بعد ازاں آپ خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں شریک ہوئے اور اسی تلوار سے لڑتے رہے۔

عہد خلافت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں جھوٹے مدعی نبوت طلحہ بن خویلد سے سن ۱۱ ہجری میں لڑتے ہوئے مقام بزاخہ میں طلحہ کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔ آپ کی عمر شریف اس وقت پینتالیس سال تھی۔

حضور سید الکونین ﷺ نے فرمایا ہے کہ آپ ان ستر ہزار مومنوں سے ہیں جو بغیر حساب کے داخل جنت ہوں گے اور فرمایا ہے آنحضرت ﷺ نے کہ حضرت عکاشہ ان میں سے ہیں جو اللہ تعالیٰ پر کامل توکل رکھتے ہیں فال نہیں دیکھتے شگونوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ آپ کے قاتل جھوٹے مدعی نبوت طلحہ نے اس لڑائی میں سخت شکست پائی اور بعد میں داخل اسلام بھی ہو گیا ایک وقت اپنے ایام خلافت میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے طلحہ سے فرمایا:

”میں تجھ سے کیسے محبت کروں تو دو صالحین صحابہ عکاشہ بن محسن اور ثابت بن اقرم (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کا قاتل ہے تو طلحہ نے جواب دیا کہ وہ حضرات میرے ہاتھ سے اعلیٰ مرتبہ (یعنی شہادت) پر فائز ہوئے اور مجھے ان سے کوئی رنج نہیں پہنچا (یعنی میں لڑائی میں مقتول ہو کر جہنمی نہیں ہوا۔

(۲۳۱) حضرت عمار بن یاسر مہاجرؓ

آپ سابقین اولین سے گذرے ہیں۔ آپ کی والدہ سیدہ سمیہ بنت خیاط رضی اللہ عنہا لوٹدی تھیں ابو حذیفہ بن عبداللہ مخزومی کی جن سے حضرت یاس رضی اللہ عنہ نے شادی کر لی۔ حضرت عمار رضی اللہ عنہ کی ولادت کے بعد آپ کی والدہ آزاد کر دی گئیں آپ کے والدین بھی قدیم الاسلام سابقین اولین سے ہیں انہیں اسلام کے باعث سخت مصیبتیں جھیلنی پڑیں ابو جہل نے آپ کی والدہ سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اندام نہانی پر تیر مارا جس سے وہ جاں بحق ہو گئیں آپ کے والد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ بھی کفار کے مظالم کے شکار ہو کر قلمہ اجل بن گئے۔ ان تمام مظالم پر حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے صبر کیا اور آپ کا قلب مطمئن رہا تو آپ کی شان میں سورۃ نحل کی ۱۰۶ آیۃ مبارک انزل ہوئی۔ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهُ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِيْمَانِ (پ ۱۴) ترجمہ: سو اس کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل ایمان پر جما ہوا ہو۔ اور حضور مخیر صادق رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گوشت اور ہڈیوں میں ایمان گھسا ہوا ہے۔

آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی اور بیت المقدس کی زیارت کا شرف بھی حاصل فرمایا بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں آپ حضور سید الجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہے۔ معرکہ بدر میں ایک کان کٹ جانے سے آپ زخمی ہوئے۔

حضرت خالد بن ولید سیف اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ جس نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے بغض کیا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض کیا۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم فرماتے ہیں کہ ایک دن جب حضرت عمار رضی اللہ عنہ نے در اقدس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر حاضر ہو کر داخلہ کی اجازت مانگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آواز پہچان کر اجازت عطا فرماتے ہوئے یوں خطاب فرمایا ”مرحبا اے اچھوں سے اچھے“۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مشتاق ہے علی وعمار و سلمان و بلال کی (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) حضور تاجدار کو نہیں صلی اللہ علیہ وسلم کے مقرر فرمائے ہوئے چودہ وزیروں میں آپ ایک ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۃ انعام کی ایک سواکیسویں آیت کریمہ

أَوْ مَنْ كَانَ مَيِّتًا فَأَحْيَيْنَاهُ وَجَعَلْنَا لَهُ نُورًا يَمْشِي بِهِ فِي النَّاسِ، كَمَنْ

مَفْلُةً فِي الظُّلُمَاتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِنْهَا ط (رکوع ۱۵ پارہ ۸)

ترجمہ: کیا وہ مردہ تھا تو ہم نے اس کو زندہ کیا اور اس کے لئے ایک نور کر دیا جس سے لوگوں میں چلتا ہے اس جیسا ہو جائے گا۔ جو اندھیروں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔) اس آیت مبارکہ میں مردہ سے مراد کافر اور زندہ سے مسلمان مراد ہے اور نور سے دین اسلام یا قرآن مجید اور ظلمات یعنی اندھیروں سے مراد کفر ہے۔ میں نور سے چلنے والے سے مراد حضرت یاسر رضی اللہ عنہ ہیں کہ وہ شریعت قرآن مجید پر تھے اور اندھیروں میں رہنے والے سے مراد ابو جہل وغیرہ ہیں۔

اور صحیح احادیث میں مذکور ہے کہ فرمایا حضور مخیر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک فتنہ میں باغیوں کے ہاتھ شہید ہوں گے چنانچہ گو اس وقت آپ کی عمر شریف بانوے ۹۲ یا ترانوے ۹۳ سال تھی۔ سن ۳۷ ہجری میں جنگ صفین میں لشکر سیدنا علی کرم اللہ وجہہ میں شامل ہو کر لڑتے ہوئے مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ بہ حثیت شہید آپ کو پہنے ہوئے لباس میں اور بغیر غسل دفن کیا۔

(۲۳۲) حضرت عمارہ بن حزم خزرجی انصاریؓ

آپ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ معرکہ بدر کے علاوہ بعد کے تمام دوسرے معرکوں میں بھی شمولیت فرمائی فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ بنی مالک بن

تجار کے قبیلہ کے علمبردار تھے۔ ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ خود آپ نے یہ حدیث مبارک بیان فرمائی ہے کہ ایک وقت اتفاقاً آپ ایک قبر سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے دیکھ لیا اور فرمایا۔ اَنْزِلُ لَا تُؤْذُو صَاحِبَ الْقَبْرِ (ترجمہ: اترو صاحب قبر کو تکلیف نہ دو۔)

(۲۳۳) حضرت عمارہ بن زیاد بن سکن اوسی انصاریؓ

ابن کلبی نے آپ کو شہداء بدر میں شمار کیا لیکن ابو عمر و یوسف و ابن حجر عسقلانی وغیرہ سب آپ کو شہداء اُحد سے بتاتے ہیں بدر کے چودہ شہداء میں کسی مورخ یا صاحب مغازی نے آپ کو داخل نہیں کیا معرکہ اُحد میں جانبازی سے لڑتے ہوئے چودہ زخموں سے گھائل ہوئے۔ اور جان دے دی۔ وقت انتقال آپ کا سر حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے قدموں پر تھا۔

سربہ وقت ذبح اپنا اس کے زیر پائے ہے

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جائے ہے

اوپر فصل ذم میں مذکورہ حضرت زیاد رضی اللہ عنہ کے آپ صاحبزادے ہیں مورخین کہتے ہیں کہ روح پرواز ہونے کے وقت فی الحقیقت ان دو حضرات سے کسی ایک کا یعنی باپ کا یا بیٹے کا سر حضور نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک پر تھا۔

(۲۳۴) حضرت عمرو بن ایاس خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ر میں اور نیچے فصل و میں مذکورہ حضرات ربیعہ اور ودقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں ان تینوں برادران نے سعادتِ شرکتِ معرکہ

بدر حاصل فرمائی۔ آپ معرکہ احد میں بھی بعد شرکت و سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ حضرت ودقہ رضی اللہ عنہ احد خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں لشکر اسلام میں داخل رہے اور سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی لڑائی میں شہادت سے فائز ہوئے۔ ابو حکیم آپ کی کنیت تھی۔ آپ نے بدر واحد کے غزوات میں شرف شمولیت حاصل فرمایا۔

(۲۳۶) حضرت عمرو بن جموح خزرجی انصاریؓ

آپ انصار کے سرداروں سے تھے آپ کے پیر میں لنگ تھا معرکہ بدر میں شمولیت فرمائی معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے احد جاتے ہوئے دعا مانگی تھی: یا اللہ مجھے محروم گھر واپس نہ فرمانا بلکہ شہادت سے فائز فرما لنگڑا تا ہو داخل جنت ہوں گا اور اسی فصل ع میں مذکور آپ کے سالی حضرت عبداللہ بن عمرو اور فصل خ میں مذکور آپ کے فرزند سعادت مند حضرات خلاد بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اور آپ تینوں صف اول میں لڑتے ہوئے شہید ہوئے حضور سید الکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے حضرت عمرو بن جموح رضی اللہ عنہ کو جنت میں لنگڑا تے سیر فرماتے دیکھا ہے۔

قبل داخل اسلام ہونے کے آپ لکڑی کے بت بنایا کرتے تھے جب آپ قبیلہ بنی سلمہ کے نوجوانان نے اسلام قبول کیا۔ ان میں آپ کے فرزند حضرت معاذ اور معاذ بن جبل وغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آپ کی غیر حاضری میں ان بتوں کو ایک گڑھے میں پھینک دیتے تھے۔ جب آپ ان مورتوں کو اس حالت میں دیکھتے سخت افسوس سے فرماتے۔ ان کو اٹھاتے غسل دینے خوشبو لگاتے اور کہتے کہ اگر مجھے معلوم ہو کہ کس نے کیا ہے تو اس کا حال بھی ایسا ہی کروں جیسے اس نے تمہارا کیا بعد میں جب مکر ایسا ہی ہوا تو آپ نے ایک مورت کے پاس ایک تلوار لٹکا دی اور کہا کہ

اگر تجھ میں قدرت ہو تو اپنی حفاظت خود اس تلوار سے کرے۔ مسلمان نوجوانان نے تب ایک مردہ کتا لاکر اس مورت کے گلے میں باندھا اور تلوار خود لے گئے۔ اس واقعہ سے حضرت عمرو بن جموع کے دل کی آنکھ روشن ہوئی اور آپ بت پرستی ترک فرما کر داخل اسلام ہوئے۔

(۲۳۷) حضرت عمرو بن حارث مہاجرؓ

ابونافع آپ کی کنیت تھی آپ قدیم الاسلام ہیں۔ آپ نے مکہ مکرمہ سے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۳۸) حضرت عمرو بن حارث خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی عمیر بن حارث بھی لکھا ہے۔ آپ مکہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر واحد کے معرکوں میں لشکر اسلام کے ساتھ حصہ لینے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۳۹) حضرت عمرو بن سراقہ مہاجرؓ

اسی فصل ع میں اوپر مذکورہ حضرت عبداللہ بن سراقہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادر مکرم ہیں ان دونوں بھائیوں کو بدر، احد، خندق اور مابعد کے تمام معرکوں میں حضور سلطان المجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب رہنے کا شرف حاصل ہے۔

آپ کا وصال مدینہ منورہ میں ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۲۳۰) حضرت عمرو بن ابوسرح مہاجرؓ

آپ قدیم الاسلام ہیں۔ ملک حبش کی ہجرت فرمانے والوں میں سے ہیں ابوسعہ آپ کی کنیت ہے۔ بدر، احد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے

اس فہرست میں آگے فصل و میں ذکر کئے جانے والے حضرت وہب رضی اللہ عنہ جو آپ کے برادرِ مکرم ہیں بدر واحد کئے معرکوں میں آپ کے ساتھ شریک رہے۔ سن ۳۰ ہجری میں عہدِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۳۱) حضرت عمرو بن طلح خزرجی انصاریؓ

ابن عقبہ نے اپنی فہرست بدری صحابہ کرام میں آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا لیکن تمام دوسرے مورخین متفق ہیں کہ آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۳۲) حضرت عمرو بن قیس خزرجی انصاریؓ

بعض مورخین نے آپ کو اور فصل ق میں ذیل میں جو مذکور ہوئے ہیں آپ کے صاحبزادے حضرت قیس بن عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کو شاملین معرکہ بدر میں شمار فرمایا ہے لیکن ابن اسحاق و ابن عقبہ ان دونوں حضرات کی شمولیت معرکہ بدر کے قائل نہیں۔ آپ دونوں باپ اور بیٹے معرکہ احد میں مرتب شہادت سے فائز ہوئے۔ متعلق معرکہ احد سب مورخین آپ دونوں حضرات کی شرکت کے معترف ہیں

(۲۲۳۳) حضرت عمرو بن معاذ اوسی انصاریؓ

اوپر فصل س میں ذکر فرمائے گئے ہوئے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سید الاوس کے برادرِ مکرم بدر واحد کے معرکوں میں اپنے برادرِ عالی مقام کے ساتھ شریک ہوئے اُحد میں بہ عمر تینتیس ۳۳ سال ضرار بن خطاب کی ضرب سے شہید ہوئے۔

(۲۲۳۴) حضرت عمرو بن معبد اوسی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی عمیر بن معبد لکھا ہے۔ آپ کی شرکت باسعادت معرکہ بدر کے سب معترف ہیں۔

(۲۲۳۵) حضرت عمیر بن حرام خزرجی انصاریؓ

آپ کی شمولیت باسعادت کا ذکر واقدی وابن عمارہ نے کیا ہے لیکن ابن اسحاق اور ابن ابومعشر نے بدری صحابہ کرام میں آپ کو داخل نہیں کیا ہے۔

(۲۲۳۶) حضرت عمیر بن حمام بن جموع خزرجی انصاریؓ

میدانِ جنگِ بدر میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سالارِ اعظم مجاہدین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑائی شروع ہونے سے قبل اپنی فوج کی صف آرائی فرماتے ہوئے سنایا کہ آج جو صحابی صابروشا کر حالت میں شہید ہوا اس کے لئے جنت یقینی ہے تو آپ جو اس وقت چند کھجور جلد جلد نوش فرما رہے تھے فوراً کھجوریں پھینک دیں اور کہا مجھے یہ کھجور ضروری نہیں مجھے آج

جنت چاہیے جب لڑائی ہوئی بڑے جوش سے دشمنوں میں گھس گئے اور لڑتے ہوئے خالد ابن اعلم کے ہاتھ سے مرتبہ شہادت پایا اور حسب تمنا جنت کو سدھا رہے۔

(۲۳۷) حضرت عمیر بن عامر خزرجی انصاریؓ

آپ کی کنیت ابوداؤد تھی۔ آپ نے بدر واحد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بقول بعض بدر میں آپ نے ابوالبختری عاص بن ہشام بن حارث کو قتل کیا اور اس کی تلوار لے لی اور بقول دیگر ابوالبختری عاص کا قتل سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کی تلوار سے ہوا۔ بدر میں فرشتوں کا جنگ میں شریک ہونا آپ نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور دیکھا کہ مسلم کی تلوار کافر کی گردن تک پہنچنے سے قبل کافر کا سر کٹ کر گر جاتا تھا۔

(۲۳۸) حضرت عمیر بن عوف مہاجرؓ

آپ سہیل بن عمر العامری کے آزاد کردہ غلام تھے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی، ولایت بحرین کے مجوسیوں سے جزیہ وصول کرنے کیلئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مامور فرما کر روانہ فرمایا تھا ایام خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ آپ کے جنازہ کی نماز سید امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پڑھائی۔

(۲۳۹) حضرت عمیر بن ابی وقاص مہاجرؓ

حضرت سعد بن ابی وقاص عشرہ مبشرہ صحابی رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی اور ازروئے رشتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماموں آپ سیدہ آمنہ علیہا السلام کے چچا کے فرزند تھے ابھی

بچے تھے کہ شوق سے داخل اسلام ہوئے جب لشکر اسلام مدینہ منورہ سے روانہ ہوا تو آپ چھپتے چھپتے اپنے بھائی حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہو گئے بڑے بھائی نے سوال کیا کیوں چھپتے ہو۔ عرض کیا کہ مجھے شوق شہادت ہے لیکن خوف ہے کہ میری کم عمری کے باعث حضور سالارِ اعظم مجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم شاید مجھے فوج سے نہ نکال دیں۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کئے گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کم عمر ہو واپس ہو جاؤ تو آپ زار زار رونے لگے اور مودبانہ عرض کیا مجھے شریک لشکر اسلام رہنے دیجئے مجھے شوق شہادت ہے تب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو لشکر اسلام کے ساتھ چلنے کی اجازت دے دی۔ جنگ میں بے جگری سے لڑتے ہوئے مکہ مکرمہ کے مشہور پہلوان عمرو بن ہادی کے ہاتھ شہید ہوئے اور اپنی مراد پائی۔ وقت شہادت آپ کی عمر شریف فقط سولہ سال تھی۔

تین سال ایک ماہ بعد یعنی شوال سن ۵ ہجری کے غزوہ خندق میں آپ کے قاتل عمرو بن عبدو کو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے واصل جہنم کیا۔

(۲۵۰) حضرت عوف بن حارث خزرجی انصاریؓ

ذیل میں فصل میم میں مذکورہ ہونے والے حضرات معاذ و معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران محترم ہیں۔ یہ تینوں بھائی اپنے باپ سے بھی زیادہ اپنی والدہ عفرابنت عبید کی ولدیت سے زیادہ مشہور ہیں آپ عقبہ اول و دوم میں شرکت سے مشرف ہوئے معرکہ بدر میں آپ اور آپ کے برادر معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما شہید ہوئے تینوں برادران نے اپنے محافظوں میں گھرے ہوئے ابو جہل لعین پر بڑی بے جگری سے حملہ کر کے اس ملعون کو سخت زخمی کیا بعد میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس کی گردن کاٹی۔

(۲۵۱) حضرت عویم بن ساعدہ اوسی انصاریؓ

عقبہ دوم و سوم میں آپ کی شرکت باسعادت رہی بدر احد اور خندق کے معرکوں میں شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔ پینسٹھ یا چھیاسٹھ سال کی عمر میں حضور سید العالمین ﷺ کی حیاتِ دنیوی میں اس دنیا سے عالمِ جاو ادانی کو کوچ فرمایا۔

(۲۵۲) حضرت عیاض بن زہیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام۔ آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی بدر میں شرکت معرکہ کی سعادت حاصل فرمائی سن ۳۰ ہجری میں ملکِ شام میں آپ کا انتقال ہوا۔

..... ❁ فصل - غ ❁

(۲۵۳) حضرت غنم بن اوس خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شامل ہونے کا شرف حاصل فرمایا آپ کے مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

(۲۵۴) حضرت فاکہ بن بشر خزرجی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام کسی مورخ نے لکھا ہے اور کسی نے پیش سے بشر بھی لکھا ہے آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۵۵) حضرت فروہ بن عمر و خزر جی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور رسول کریم ﷺ کے ہم رکاب رہ کر شرکت فرمائی۔ مدینہ منورہ کے کھجور کے باغات کی زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے آنحضرت ﷺ نے آپ کو مقرر فرمایا تھا۔ آپ بہت صحیح حساب سے زکوٰۃ وصول فرماتے تھے خود ہر سال ایک ہزار و سق (یعنی ساڑھے چار من) کھجور صدقہ دیا کرتے تھے۔ جنگِ جمل میں آپ سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہے۔

..... فصل - ق ❁

(۲۵۶) حضرت قتادہ بن نَعْمَان اوسی انصاریؓ

آپ عقبہ سوم میں شریک ہو کر بیعتِ اسلام سے مشرف ہوئے انصار میں آپ بڑے پایہ کے عالم تھے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کے ساتھ تمام بعد کے معرکوں میں سلطان المجاہدین ﷺ کے ہم رکاب رہے۔ فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ قبیلہ بنی ظفر کے علمبردار تھے۔ بدر یا احد یا خندق کے معرکہ میں غالب گمان یہ ہے کہ احد کے معرکہ میں آپ کی چشم مبارک زخمی ہو گئی اور دیدہ باہر آ گیا حضور نبی کریم ﷺ اپنا لعاب لگا کر اپنے دست مبارک سے اس کی جگہ آنکھ میں رکھ دیا تو آنکھ تندرست ہو گئی کوئی نقص نہ رہا۔ ایک سخت اندھیری رات میں جب بھلیوں کے ساتھ آسمان خوب برس رہا تھا حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو دیکھا اور پکارا قتادہ "جوب میں عرض کیا جی حضور میں ہوں" آنحضرت

ﷺ نے فرمایا کہ میں نے آج رات تمہاری نماز بہت چھوٹی دیکھی تب آپ نے بہ رضا و رغبت عرض کیا حضور دھراؤں گا۔ آپ نے فرمایا جب نماز پوری ہو میرے پاس آنا بعد نماز جب آپ خدمتِ انور اقدس میں حاضر ہوئے تو آنحضور ﷺ نے آپ کو ایک کجھور کی شاخ عنایت فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا یہ لے جاؤ یہ آگے دس گز اور پیچھے دس گز تک روشنی دے گی چنانچہ اس شاخ سے مثل مشعل روشنی ظاہر ہوئی۔

۳۳ ہجری میں بہ عمر پینسٹھ سال مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے نمازِ جنازہ پڑھائی اور آپ کے خالہ زاد بھائی مشہور صحابی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے آپ کو قبر میں لٹایا آپ کے پوتے حضرت عاصم بن عمر بن قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم انصار کے بڑے عالم گذرے ہیں۔

(۲۵۷) حضرت قدامہ بن مظعون مہاجرؓ

اوپر فصل ع میں ذکر کئے ہوئے حضرات عبداللہ بن مظعون، عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے آپ برادرانِ مکرم ہیں۔ ان تینوں برادران نے ملک حبش کی طرف ہجرت فرمائی تھی۔ آپ سیدنا عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے سالے بھی تھے اور بہنوئی بھی سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی بہن سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ کی زوجہ تھیں اور آپ کی بہن سیدہ زینب بنت مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیوی تھیں۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ اور والدہ تھیں ام المؤمنین سیدہ حفصہ علیہا السلام کی اور مشہور صحابی و مفسرِ قرآن حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کی۔

آپ نے بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور سید الانبیاء ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۵۸) حضرت قطبہ بن عامر خزرجی انصاریؓ

ابوزید آپ کی کنیت تھی عقبہ اول میں مکہ مکرمہ میں مشرف بہ اسلام ہوئے عقبہ سوم میں بھی حاضری کا شرف حاصل فرمایا۔ معرکہ بدر میں حاضر رہے اور لڑائی کی صفوں کے درمیان ایک پتھر کی ٹھوکر سے زخمی ہوئے معرکہ احد میں بھی تشریف لے گئے اور وہاں نوزخموں سے مجروح ہوئے۔

بعد کے تمام معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرماتے رہے۔ فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ قبیلہ بنی سلمہ کے علمبردار تھے۔

مسلمانوں کے خلاف سازش کرنے والے قبیلہ نضعم کو منتشر کرنے میں مجاہدین کا ایک سریہ صفر سن ۹ ہجری میں آپ کی سرداری میں حضور نبی کریم ﷺ نے روانہ فرمایا۔ یہ سریہ کامیاب رہا کچھ لوگوں کو آپ قید کر کے لائے تھے۔ لیکن حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے قیدیوں کو رہا کر دیا۔

(۲۵۹) حضرت قیس بن عمرو خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ع میں مذکورہ حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ کے آپ فرزند ارجمند ہیں اور مشہور صحابی و راوی احادیث کثیر حضرت انس رضی اللہ عنہ کے خالہ زاد بھائی ہیں۔ معرکہ بدر میں بقول بعض مورخین آپ کی اور آپ کے والد امجد رضی اللہ عنہ کی شرکت ہوئی اور بقول جمیع مورخین آپ دونوں حضرات شاملین غزوة احد ہوئے اور دونوں وہاں شہادت کے مرتبہ سے فائز ہوئے۔

(۲۶۰) حضرت قیس بن محسن خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر واحد کے معرکوں میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۶۱) حضرت قیس بن مخلد خزرجی انصاریؓ

آپ کو معرکہ بدر و معرکہ احد میں شرفِ شمولیت حاصل ہوا معرکہ احد میں مرتبہ شہادت سے بھی آپ فائز ہوئے۔

..... فصل - ک ❀

(۲۶۲) حضرت کعب بن جُمّاز خزرجی انصاریؓ

آپ معرکہ بدر میں شرفِ شرکت حاصل فرمانے کے بعد دوسرے تمام مشاہد میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہے۔

(۲۶۳) حضرت کعب بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شہادتِ شرکت حاصل فرمائی۔ صفر سن ۴ ہجری میں واقعہٴ تبیر معونہ میں جہاں انہتر اصحاب کرام دھوکہ سے شہید کئے گئے۔ آپ اکیلے زندہ بچ کر مدینہ منورہ واپس ہوئے تھے۔ شوال سن ۵ ہجری کے معرکہ خندق میں آپ کو مرتبہ شہادت عطا ہوا۔

..... فصل - ل ❁

(۲۶۴) حضرت لبدہ بن قیس خزرجی انصاریؓ

رضی اللہ عنہ کے برادرِ مکرم ہیں آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل معرکہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

..... فصل - م ❁

(۲۶۵) حضرت مالک بن ابو خولی عمر و مہاجرؓ

اوپر فصل خ میں مذکور حضرت خارجہ بن اوس خزرجی یا عہدِ خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۲۶۶) حضرت مالک بن دُخشم خزرجی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام دُخسن بھی لکھا ہے مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شمولیت سے مزید شرف و سعادت حاصل فرمائی۔ اس معرکہ میں آپ نے سہیل بن عمر کو قید کیا۔

(۲۶۷) حضرت مالک بن ربیعہ خزرجی انصاریؓ

ابو اسید آپ کی کنیت تھی آپ نے معرکہ بدر میں بھی شرکت فرمائی اور بعد کے جمیع دیگر مشاہد میں بھی ہرکاب نبی کریم ﷺ ہوئے تھے یا ایام خلافت ولید بن عبد الملک میں یعنی سن ۸۶ ہجری و سن ۹۱ ہجری کے درمیان یا بمقام مدینہ منورہ سن ۶۰ ہجری میں بہ عمر اٹھتر (۷۸) سال انتقال فرمایا۔ مورخین لکھتے ہیں کہ تمام بدری اصحاب کرام میں آخری انتقال فرمانے والے آپ تھے۔

نوٹ: اوپر فصل ج میں مذکور حضرت جبر بن عتیک رضی اللہ عنہ کا انتقال ۶۱ ہجری ہوا ہے از روئے بیان جمیع مورخین لیکن ان کو کسی نے آخری انتقال فرمانے والے بدری صحابی نہیں لکھا نیز فصل ج میں ہی مذکورہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ جن کا انتقال سن ۷۴ ہجری میں ہوا ان کے متعلق شہادتِ شرکتِ غزوہ بدر نہایت ضعیف ہے اگر وہ شہادت صحیح مانی جائے تو حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بدری صحابہ میں آخری انتقال فرمانے والے ہوئے۔ لیکن مورخین نے انہیں تینوں عقبہ میں شریک ہونے والے صحابہ کرام میں آخری لکھا ہے فقط نہ کہ آخری دنیا سے رخصت ہونے والے بدری صحابی۔ اصحابہ سیر نے جو تاریخیں ان حضرات کے وصال کی دی ہیں ممکن ہے غلط ہوں اغلب یہ ہے کہ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ایام خلافت ولید بن عبد الملک میں ہوا۔

(۲۶۸) حضرت مالک بن رفاعہ خزرجی انصاریؓ

حسب قول ابن سید الناس آپ نے عقبہ سوم میں اور معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی لیکن دوسرے اصحاب سیر و مغازی میں کسی نے بھی آپ کا اسم

گرامی نہ عقبہ والوں کی فہرست میں داخل کیا ہے نہ اصحاب بدر کی فہرست میں احتیاطاً ہم نے یہ نام گرامی داخل کیا ہے۔

(۲۶۹) حضرت مالک بدہ عمرو مہاجرؓ

اوپر فصل ث میں مذکور حضرت ثقف اور ذیل میں اسی فصل میم میں مذکور ہونے والے حضرت مدلاج رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں ان تینوں برادران سعید نے معرکہ بدر میں شرفِ سرکت حاصل فرمایا۔
آپ سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی جنگ میں شہادت سے فائز ہوئے اور حضرت ثقف رضی اللہ عنہ کو مرتبہ شہادت جنگ خیبر میں عطا ہوا۔

(۲۷۰) حضرت مالک بن قدامہ اوسی انصاریؓ

نیچے اسی فصل میم میں ذکر کئے جانے والے حضرت منذر رضی اللہ عنہ آپ کے محترم بھائی ہیں ان دونوں حضرات نے غزوہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۲۷۱) حضرت مالک بن مسعود خزرجی انصاریؓ

اوپر مذکورہ حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کے چچازاد بھائی اور آپ دونوں حضرات ایک دادا بدن نامی کی اولاد ہیں۔
آپ نے غزوات بدر، احد میں شرفِ شرکت حاصل فرمایا۔

(۲۷۲) حضرت مالک بن نمیلہ اوسی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام ثابت ہے نمیلہ (اور یہ نام نملہ بھی لکھا ہے) آپ کی والدہ کا نام ہے۔ آپ اپنی والدہ کی ولدیت سے مشہور تھے۔ معرکہ بدر میں شامل رہے۔ دوسرے سال معرکہ احد میں حاضر ہو کر درجہ شہادت سے سربلند ہوئے۔

(۲۷۳) حضرت مبشر بن عبدالممنذ راوسی انصاریؓ

ذیل میں کنیت والوں کی فصل میں مذکورہ ہونے والے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کے برادرِ محترم معرکہ بدر میں شامل ہو کر شہادت سے فائز ہوئے۔

(۲۷۴) حضرت مجذربن زیاد خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عبداللہ تھا اور مجذربن لقب تھا لیکن آپ اپنے لقب سے ہی مشہور ہو گئے تھے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

آپ معرکہ احد میں بھی شامل ہوئے وہاں حضرت حارث بن سید بن صامت رضی اللہ عنہ نے جو لشکرِ اسلام میں تھے آپ کو ایسے قتل کیا کہ کسی کو خبر ہی نہیں ہوئی بعد ازاں حضرت حارث رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ روانہ ہو گئے۔

اس واقعہ کی خبر سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچی۔ جب حضرت حارث رضی اللہ عنہ مکہ مکرمہ سے واپس ہوئے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیوں اپنے دینی بھائی کو قتل کیا۔ حضرت حارث رضی اللہ عنہ نے اقرارِ جرم کیا اور خود

دین اسلام پر قائم رہنے کا اقرار بھی کیا اور عرض کیا کہ ایام جاہلیت میں حضرت مجذر رضی اللہ عنہ نے حضرت حارث رضی اللہ عنہ کے باپ سوید کو قتل کیا تھا اس لئے آپ نے قصاص میں حضرت مجذر رضی اللہ عنہ کو اب قتل کیا کہ شیطان نے بہکایا اور ورثاء حضرت مجذر رضی اللہ عنہ کو خون بہا دینے کے لئے بھی تیار ہو گئے لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ عذر نہ مانا اور قصاص حضرت مجذر رضی اللہ عنہ میں حضرت حارث رضی اللہ عنہ کو حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ سے قتل کرایا۔ قصاص میں سزا قتل مطابق حکم قرآن شریف ہوئی (حضرت حارث بن سوید بن صامت بدری اصحاب کرام سے نہیں ہیں۔

(۲۷۵) حضرت محرب بن عامر بن مالک خزرجی انصاریؓ

دارقطنی نے آپ کا اسم گرامی **مُحْرِف** (بہ وزن **مُثْبِل**) لکھا ہے۔ باقی سب اصحاب مغازی و سیر نے **مُحْر** لکھا ہے بعض نے آپ کے باپ و دادا کا نام مالک بن عامر کر کے برعکس لکھا ہے۔ آپ شریک معرکہ بدر ہوئے احد کے معرکہ کے لئے تیار لیکن روانگی سے ایک دن قبل قضاء الہی سے فوت ہو گئے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کا شمار شہدائے احد میں فرمایا۔

(۲۷۶) حضرت محرز بن نضله مہاجرؓ

آپ کو بدر۔ احد خندق کے غزوات میں شرف سعادت شرکت حاصل ہوئی سن ۶ ہجری میں غزوہ ذی قردہ میں جو غزوہ غابہ بھی کہلاتا ہے جب عمر شریف سینتیس یا اڑتیس سال تھی مسعد بن حکمہ ڈاکو کے ہاتھ شہید ہوئے۔ اور مسعد اسی معرکہ میں بعد حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جہنم واصل ہوا۔

(۲۷۷) حضرت محمد بن مسلمہ اوسی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر کے بعد تمام دوسرے مشاہد میں شریک ہوتے رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ عالم فاضل صحابہ کرام میں سے تھے۔ اپنے رضاعی بھائی کعب بن اشرف سردار یہود جو مسلمانوں کے خلاف قبائل کو ابھارتا تھا آپ نے بمع چار دیگر اصحاب کے جا کر اس کو قتل کیا۔

غزوہ تبوک کے لئے جب حضور نبی کریم ﷺ عزم فرما ہوئے تو غیر حاضری کے ایام میں مدینہ منورہ کے عوالی میں آپ کو خلیفہ مقرر فرمایا۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے خلاف فتنہ بغاوت میں آپ سب سے الگ رہے۔ جنگ جمل و صفین میں بھی آپ طرفین سے الگ رہے۔

سن ۴۳ ہجری میں جب آپ کی عمر ستر ۷۷ سال تھی۔ مدینہ منورہ میں انتقال فرمایا۔ مروان بن حکم نے جو اس وقت والی مدینہ تھا آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔

(۲۷۸) حضرت مدلاج بن عمرو مہاجرؓ

اوپر مذکورہ حضرت ثقف اور حضرت مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں ان تینوں برادران نے معرکہ بدر میں شرف شمولیت حاصل فرمایا۔ حضرت مدلاج رضی اللہ عنہ بعد کے تمام معرکوں میں بھی ہم رکاب حضور سرور کائنات ﷺ رہے۔ حضرت ثقف رضی اللہ عنہ معرکہ خیبر میں محرم سن ۷ ہجری میں شہید ہوئے اور حضرت مالک سن ۱۲ ہجری میں یمامہ میں شہید ہوئے۔

حضرت مدلاج نے سن ۵۰ ہجری میں وفات پائی۔

(۲۷۹) حضرت مرشد بن ابومرشد مہاجرؓ

ذیل میں فصل کنیت میں ذکر فرمائے جانے والے آپ کے والد امجد حضرت ابومرشد رضی اللہ عنہ کے ساتھ آپ معرکہ بدر میں شامل ہوئے۔ ماہ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ رجب میں آپ نے شہادت پائی آپ بڑے طاقتور تھے۔ کفار قریش جن عاجز مسلمانوں کو قید کرتے تھے آپ دیوار پھاند کر داخل قید خانہ ہو کر ان کو رہا فرمایا کرتے تھے۔ ایک دولت مند زانی عورت نے آپ کو نکاح کا پیام دیا تو آپ نے حضور تاجدار کو نبین صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت طلب کی تو آپ نے اجازت نہ دی بعد سورۃ نور کی تیسری آیت مبارکہ کا اسی کے مطابق نزول ہوا۔

الزَّانِي لَا يَنْكِحُ إِلَّا زَانِيَةً أَوْ مُشْرِكَةً وَالزَّانِيَةُ لَا يَنْكِحُهَا إِلَّا زَانٍ أَوْ مُشْرِكٌ وَحُرْمٌ ذَلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ (پ ۱۸)

ترجمہ: ”بدکار مرد نکاح نہ کرے مگر بدکار یا مشرک عورت سے اور بدکار عورت نکاح نہ کرے مگر بدکار مرد سے یا مشرک سے اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔“

(۲۸۰) حضرت مسطح بن اثاث مہاجرؓ

آپ کا اسم شریف عوف تھا اور مسطح لقب۔ آپ اپنے لقب ہی سے مشہور ہو گئے تھے۔ آپ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خالہ زاد بہن کے فرزند تھے۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت فرمائی۔ آپ قدرے تنگ دست تھے تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کی امداد فرماتے تھے۔ واقعہ افک سیدہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ طاہرہ مطہرہ علیہا السلام

کی تشہیر میں آپ کی شرکت رہی تو بعد نزول آیات مبارکہ سورہ نور کے پہلے دور کو (ع) بحکم حضور نبی کریم ﷺ حسب فرمان قرآن مجید (سورہ نور کی چوتھی آیت مبارکہ) آپ کو اسی کوڑے لگائے گئے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ کی مال مدد موقوف کرنے کی قسم کھائی۔ اس سے اللہ عزوجل سے سورہ نور کی بائیسویں آیت مبارکہ کا نزول ہوا۔

وَلَا يَأْتَلِ أُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولَى الْقُرْبَىٰ
وَالْمَسْكِينِ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلِيَعْفُوا أُولَئِكَ لَا
تُحِبُّونَ أَنْ يُغْفَرَ اللَّهُ لَكُمْ ط وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ (پ ۱۸)

ترجمہ: ”اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم فضیلت و گنجائش والے ہیں نہ دینے کی قرابت داروں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کو۔ اور چاہیے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری بخشش کرے۔ اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔“

☆ تب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قسم کا کفارہ ادا کیا اور پھر امداد جاری فرمائی۔

بعض نے آپ کا انتقال ۳۴ ہجری عہد خلافت عثمانی میں بتایا ہے اور بعض نے سن ۳۷ ہجری میں عہد خلافت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم میں بتایا ہے اور لکھا ہے کہ آپ جنگ صفین میں لشکر سیدنا علی المرتضیٰ میں داخل تھے۔

حضرت حاطب ابن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے اوپر فصل ح میں مذکورہ مناقب میں ہم نے دیکھا کہ ان کا جرم اللہ تعالیٰ کی خیانت و حضور رسول اللہ ﷺ کی خیانت تھا اور امت اسلام کی خیانت بھی تھا۔ باوجود اس کے ان کا عذر گناہ قبول کر لیا گیا اور کوئی سزا نہیں دی گئی۔ ان کا جرم غزوہ مکہ مکرمہ کی تیاریوں کے ایام میں ۸ ہجری میں تھا اور یہ واقعہ افک اس سے قبل شعبان ۵ ہجری میں تھا اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے حق میں فرمان الہی

إِعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ لَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَوَحَيْتُ لَكُمْ الْجَنَّةَ

ترجمہ: ”(اے اصحاب بدر) تم جو چاہو سو کئے جاؤ میں نے تمہیں بخش دیا اور تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے۔“

نزول کب ہوا یہ ہمیں تحقیق نہیں اور اس ارشاد مولائے کریم میں جنت کی بشارت بھی ہے اور اللہ تعالیٰ گناہوں کی بخشش کا وعدہ بھی فرما رہا ہے مگر بندہ کے حق میں گناہ جو بندہ ہی معاف کر سکتا ہے،

اس کا ذکر نہیں اس سے ثابت ہے کہ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کو اسی ۸۰ کوڑے لگائے گئے وہ سیدہ ام المومنین علیہا السلام کی جانب سے گناہ کبیرہ کی سزا تھی کہ انہوں نے ایک جھوٹی تہمت کی تشہیر کی اور وہ سزا مطابق حکم الہی تھی۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے دوسرے گناہوں کی بخشش اور جنت میں مقام کے متعلق کوئی شک کی گنجائش نہیں۔

(۲۸۱) حضرت مسعود بن اوس خزرجی انصاریؓ

ابو محمد آپ کی کنیت تھی معرکہ بدر میں بھی اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی آپ نے شرف و سعادتِ شرکت حاصل فرمائی۔ بقول بعض آپ نے سن ۳۷ ہجری کے جنگ صفین میں سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی فوج میں شرکت فرمائی اور بقول بعض آپ کا وصال عہدِ خلافت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ میں ہوا واللہ اعلم بالصواب۔

(۲۸۲) حضرت مسعود بن خالدہ خزرجی انصاریؓ

آپ کے والد کا نام خالد بھی لکھا گیا ہے آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

ماہ صفر سن ۳ ہجری کے واقعہ بیئر معونہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۲۸۳) حضرت مسعد بن ربیعہ مہاجرؓ

قدیم الاسلام حضور رسول اللہ ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ داخل اسلام ہوئے۔ معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی سن ۳۰ ہجری میں جب آپ کی عمر شریف ساٹھ سال سے کچھ زیادہ تھی آپ کا انتقال مدینہ منورہ میں ہوا۔

(۲۸۴) حضرت مسعود بن زید خزرجی انصاریؓ

غزوہ بدر میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی مزید حالات نہیں معلوم ہوئے۔

(۲۸۵) حضرت مسعود بن سعد بن قیس بن خالد خزرجی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر اور غزوہ اُحد میں شمولیت می سعادت حاصل فرمائی۔ بقول اکثر ماہ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں آپ شہادت سے فائز ہوئے اور بقول دیگر معرکہ خیبر میں سن ۷ ہجری میں آپ کو شہادت عطا ہوئی۔ آخر الذکر قول ضعیف ہے۔

(۲۸۶) حضرت مسعود بن عبد سعد

بن عامر بن عدی اوسی انصاریؓ

آپ کی شمولیت باسعادت معرکہ بدر میں ہوئی محرم سن ۷ ہجری کے غزوہ خیبر میں آپ کو رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(۲۸۷) حضرت مُصعب بن عمیر مہاجرؓ

قدیم الاسلام۔ حضور نبی کریم ﷺ کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے اسلام قبول فرمایا تھا۔ مکہ مکرمہ کے نوجوانوں میں آپ بہت خوبصورت اور بہت دولت مند تھے ہمیشہ معطر پیش قیمت پوشاک زیب تن فرماتے تھے۔ آپ عالم و فاضل بھی تھے المثنوی القاری آپ کا لقب تھا معرکہ بدر میں بھی آپ کو علم برداری لشکر اسلام کا شرف بخشا گیا تھا اور جام شہادت نوش فرمانے تک معرکہ احد میں بھی علم آپ کے دستِ اقدس میں تھا احد میں آپ کی شہادت کے بعد سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے وہ علم سنبھالا۔

بیعت عقبہ اول کے بعد تبلیغ دین اسلام و تبلیغ قرآن مجید و شریعت اسلامیہ کے لئے حضور نبی کریم ﷺ نے آپ کو منتخب فرما کر مدینہ منورہ بھیجا جہاں آپ نے حضرت اسعد بن زارہ رضی اللہ عنہ کے گھر قیام فرمایا اور تبلیغی و تعلیمی فرائض ایسے حسن و خوبی سے انجام دیا کہ حضرت اسید بن حفیر و سعد بن معاذ سرداران خزرج اوس اور کئی دیگر اصحاب آپ کے مبارک دستِ حق پرست پر قبل ہجرت حضور نبی کریم ﷺ مسلمان ہوئے۔ آپ سب سے پہلے مہاجر مدینہ منورہ ہیں آپ کے بعد حضرات عمار بن یاسر، سعد بن ابی وقاص عبداللہ ابن مسعود بلال ابن رباح۔ عمر فاروق اور بیس دوسرے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ہجرت ہوئی۔ اس کے بعد حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت مع سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہوئی۔

ابن قتیبہ اللیبی نے معرکہ احد میں آپ کو شہید کیا اس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال تھی گو مکہ مکرمہ میں دوسو درہم سے کم قیمت کی پوشاک نہ پہنا کرتے تھے۔ جب آپ شہید ہوئے آپ کے جسم کو ڈھانپنے کے لئے آپ کی چادر اتنی لمبی نہ تھی کہ سر سے پاؤں تک جسم ڈھک جائے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ سر کو ڈھانپ دو اور پیروں

کی اذخر کی پتی سے چھپا دو اور بعد آپ کے سر ہانے کھڑے ہو کر آپ کی تعریف میں یہ آیت مبارکہ پڑھی جو اس وقت وہاں نازل ہوئی:

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَن قَضَىٰ نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَن يَنْتَظِرُ مَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا

(پ ۲۱ سورۃ احزاب آیت کریمہ ۲۳)

ترجمہ: ”مسلمانوں میں ایسے مرد ہیں جنہوں جو اللہ سے عہد کیا تھا وہ سچا کر دیا پس ان میں کوئی اپنی مدت پوری کر چکا اور کوئی انتظار میں ہے اور وہ ذرا بھی نہ بدلے گا۔“

شانِ نزول اس آیت کریمہ کا یوں ہے کہ حضرات عثمان غنی و علی ابن ابی طالب و طلحہ بن عبید اللہ و سعید بن زید و حمزہ ابن عبدالمطلب و مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے قسم کھائی تھی کہ اگر جہاد کا موقع آئے تو وہ ثابت قدم لڑتے رہیں گے یہاں تک کہ وہ شہید ہو جائیں۔ یہ آیت کریمہ ان حضرات کے عہد کی پسندیدگی اور ان حضرات کی فضیلت میں نازل ہوئی۔

اس آیت کریمہ کی تلاوت کے بعد حضور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان شہیدوں کی زیارت کیا کرو۔ ان کو سلام کیا کرو قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے اختیار میں میری جان ہے یہ قیامت تک تمہارے سوال کا جواب دیتے رہیں گے۔

(۲۸۸) حضرت معاذ بن جبل خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں بیعت کرنے والے ستر صحابہ کرام سے آپ ہیں آپ کی عمر شریف اس وقت اٹھارہ سال تھی اکیس سال کی عمر میں معرکہ بدر میں شرکت فرمائی اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے ساتھ رہنے کا

شرف حاصل فرمایا۔ آپ نے حضرت ثعلبہ بن عنمہ اور حضرت عبداللہ ابن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ بنی سلمہ کے بت خانے میں داخل ہو کر تمام بتوں کو توڑا۔ آپ قاری القرآن بھی تھے اور عالم فاضل بھی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن شریف سیکھوان چار اصحاب میں کسی سے یعنی (۱) حضرت ابی بن کعب (۲) حضرت عبداللہ ابن مسعود (۳) حضرت معاذ بن جبل یعنی آپ (۴) حضرت سالم مولیٰ ابو حذیفہ رضوان اللہ اجمعین۔ اور فرمایا ہے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قیامت کے دن آپ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ امام العلماء ہوں گے۔ عہد حیات دنیوی حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں جو چھ اصحاب کبار فتویٰ دیا کرتے تھے ان میں آپ ایک ہیں (باقی پانچ مفتیوں میں سیدنا عمر فاروق، سیدنا عثمان بن عفان، سیدنا علی ابن ابی طالب، حضرت زید بن ثابت، اور حضرت ابی بن کعب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین شامل ہیں)

حضور تاجدار کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو ملک یمن کے علاقہ جند میں قاضی مقرر فرما کر دعا کے ساتھ روانہ فرمایا اور ہدایت فرمائی کہ آپ قرآن شریف شروع اسلام کی تعلیم بھی دیں۔ اور فرائض قضاة بھی بجلائیں اور زکوٰۃ بھی عمالوں سے وصول کریں آپ کو رخصت فرماتے وقت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال فرمایا ”اے معاذ! تم قضاة کے فیصلے کیسے کرو گے۔؟“ آپ نے جواب میں عرض کیا مطابق احکام کتاب اللہ اور اگر کتاب اللہ میں حکم نہ ہو تو مطابق سنت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اگر کوئی سنت بھی نہ پاؤں تو عقل سے اجتہاد کروں گا۔ اس جواب پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی تحسین فرمائی اور فرمایا ”شکر ہے اللہ تعالیٰ کا جس نے اللہ کے رسول کو ایسی توفیق عطا فرمائی ہے جو پیاری ہے خود اللہ تعالیٰ کے رسول کو۔ اور دعاوی اللہ تعالیٰ تمہیں انسانوں اور جنات کے ہر شر سے محفوظ رکھے اور تمہارے دائیں بائیں آگے پیچھے اوپر نیچے ہر جہت میں تمہاری حفاظت فرمائے۔“

بہ عمر اڑتیس ۳۸ سال سن ۱۸ ہجری میں ملک فلسطین بمقام عمواس جو ایک قریہ ہے درمیان رملہ و بیت المقدس مرض طاعون سے آپ کا انتقال ہوا۔

عفراء آپ کی والدہ کا نام ہے آپ اور آپ کے دو بھائی یعنی اوپر فصل ع میں مذکورہ حضرت عوف اور اسی فصل میم ذیل میں مذکور ہونے والے حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو بھی شریک معرکہ بدر ہوئے اپنی ماں کی ولدیت سے زیادہ مشہور تھے۔ حضرات عوف و معوذ دونوں معرکہ بدر میں شہید ہوئے۔ آپ (حضرت معاذ رضی اللہ عنہ) نے بعد کے تمام معرکوں میں بھی لشکر اسلام میں شریک رہنے کا شرف پایا۔ آپ نے عقبہ اول میں مکرمہ میں حضور رسول کریم ﷺ کی بیعت کی تھی بعد ازاں عقبہ دوم میں بھی شرکت کی مزید سعادت حاصل فرمائی۔

جنگ بدر میں اپنے محافظوں مصاحبوں کے دائرے میں گھرے ہوئے ابو جہل پر آپ نے مثل شیر بہر حملہ کیا اور ابو جہل کا پاؤں پنڈلی سے کاٹ دیا حتیٰ کہ زخمی ابو جہل اپنے گھوڑے سے گر پڑا عکرمہ بن ابو جہل نے اپنے باپ کے بچاؤ میں جو تلوار ماری تو آپ کے شانہ پر پڑی اور آپ کا ہاتھ کاندھے سے کٹ کر صرف چمڑے سے لٹکتا رہا تو آپ نے اس ہاتھ کو اپنے پیر کے نیچے دبا کر ایسے زور سے کھینچا کہ چمڑا ٹوٹ گیا اور ہاتھ جدا ہو گیا اور آپ ایک ہاتھ سے ایسی زخمی حالت میں آخر تک جنگ لڑتے رہے۔ ابو جہل کے گرتے ہی فوراً آپ کے برادران مکرم حضرت معوذ، حضرت عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ابو جہل پر مزید کاری زخم لگائے اور وہیں محافظین کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ اختتام جنگ پر حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اس مقام پر پہنچ کر اس وقت تک زندہ زخموں سے کراہتا ہوا ابو جہل کا سراپا کے تن سے جدا کر کے اس کو جہنم واصل کیا۔ ایام خلافت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ میں آپ کا وصال ہوا۔ ایک ضعیف روایت یہ بھی ہے کہ آپ معرکہ بدر کے زخموں سے نابینہ ہوئے اور مدینہ منورہ میں لشکر اسلام پہنچنے کے بعد انتقال فرمایا۔

(۲۹۰) حضرت معاذ بن صمہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے فصل خ میں اوپر مذکورہ آپ کے مکرم بھائی حضرت خراش رضی اللہ عنہ کے ساتھ شرف شرکت معرکہ بدر حاصل فرمایا آپ نے بعد کے بھی تمام معرکوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ یوم الحمرہ آپ شہادت سے فائز ہوئے

(۲۹۱) حضرت معاذ بن عمرو جموع خزرجی انصاریؓ

آپ نے اور آپ کے والد حضرت عمرو رضی اللہ عنہ جن کی منقبت اوپر مذکور ہوئی اور آپ کے دو برادران حضرت خلاد و حضرت معوذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے شریک معرکہ بدر ہونے کی سعادت حاصل فرمائی ہے آپ کے بھائی حضرت خلاد اور والد حضرت عمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو احد کے معرکہ میں رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(مورخ ابن اسحاق نے بجائے حضرت معاذ (ابن حارث و عفراء) رضی اللہ عنہ کے آپ حضرت معاذ بن عمرو بن جموع کو ابو جہل پر حملہ کر کے اس کا پیر کاٹنے والے اور اپنا زخمی شانہ پھاڑ کر ہاتھ جسم سے جدا کر لینے والے لکھا ہے۔ لیکن تمام دوسرے مورخین نے حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ کے حق میں یہ ذکر کیا ہے۔

(۲۹۲) حضرت معاذ بن معص خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کے والد کا نام ناعص بھی لکھا ہے بدر و احد کے معرکوں میں آپ کی شرکت باسعادت ہوئی۔ ماہ صفر سن ۴ ہجری کے واقعہ بئیر معونہ میں شرف شہادت پر آپ فائز ہوئے۔

(۲۹۳) حضرت معبد بن عباد خزرجی انصاریؓ

اباحمیصہ یا نخمیصہ آپ کی کنت تھی۔ جنگ بدر میں آپ نے شرکت کی سعادت حاصل فرمائی آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۹۴) حضرت معبد بن قیس بن صخر خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل ع میں مذکور حضرت عبداللہ بن قیس بن صخر رضی اللہ عنہما آپ کے برادر مکرّم ہیں۔ دونوں بھائیوں نے معرکہ بدر اور معرکہ احد میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۹۵) حضرت مُعَب بن عبید اوسی انصاریؓ

آپ کا اسم شریف مُغیت بھی لکھا گیا ہے آپ نے معرکہ بدر میں شرف شرکت حاصل فرمایا۔ آپ کے مزید حالات معلوم نہیں ہو سکے۔

(۲۹۶) حضرت مُعَب بن عوف مہاجرؓ

آپ ابن الحمر کے نام سے مشہور تھے جو آپ کی والدہ تھیں رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ آپ نے مع والدہ ماجدہ ملک حبش کی ہجرت کی تھی۔ معرکہ بدر میں شرکت کا شرف بھی حاصل فرمایا۔ ۵۷ ہجری میں اٹھتر ۷۸ سال کی عمر میں انتقال فرمایا۔

(۲۹۷) حضرت معتب بن قشیر اوسی انصاریؓ

آپ مکہ مکرمہ عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر واحد کے معرکوں میں شرکت فرمائی،

(۲۹۸) حضرت مُعتب بن مُنذر خزرجی انصریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم آپ نے بیعت اسلام کی معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۲۹۹) حضرت معمر بن حارث مہاجرؓ

قدیم الاسلام۔ دارِ ارقم میں داخلہ حضور نبی کریم ﷺ سے قبل آپ داخل اسلام ہوئے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ بدر، احد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام ﷺ کے ہم رکاب ہو کر شریک ہوتے رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۰۰) حضرت معن بن عدی اوسی انصاریؓ

اوپر فصل ع میں ذکر فرمائے گئے حضرت عاصم رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں۔ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں بیعت حضور رسول اللہ ﷺ سے آپ مشرف ہوئے۔ بدر، احد، خندق اور بعد کے تمام مشاہد میں آنحضور ﷺ کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔

(۳۰۱) حضرت معن بن یزید بن احنس مہاجرؓ

اوپر فصل الف میں مذکورہ حضرت احنس رضی اللہ عنہ جو آپ کے دادا اور فصل یا میں آئندہ ذکر فرمائے جانے والے حضرت یزید رضی اللہ عنہ آپ کے والد کے ساتھ آپ شریک غزوہ بدر ہوئے آپ کے گھر کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ کسی دوسرے خاندان کی تین نسل نے اس معرکہ میں شمولیت کا شرف حاصل نہیں کیا۔

آپ فتح دمشق کے وقت حاضر تھے۔ بعدہ دمشق میں ایک فساد میں آپ کا خون ناحق ہو گیا۔

(۳۰۲) حضرت معوذ بن حارث خزرجی انصاریؓ

اوپر اسی فصل میم میں مذکورہ حضرت معاذ بن حارث رضی اللہ عنہ اور فصل ع میں مذکورہ حضرت عوف بن حارث رضی اللہ عنہ آپ کے برادران محترم ہیں۔

آپ عقبہ دوم میں حاضر ہونے والوں سے ہیں۔ آپ تینوں برادران کی معرکہ بدر میں شرکت ہوئی جب آپ کے برادر مکرم حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کے حملہ سے ابو جہل کا پاؤں کٹ کر وہ گھوڑے سے گر پڑا تو آپ نے اس پر بڑی دلیری سے قاتلانہ حملہ کیا اور وہیں رفقا ابو جہل کے ہاتھ شہید ہو گئے۔

جنگ کے اختتام پر جب قریش بدحواس ہو کر بھاگ گئے اور ابو جہل اس مقام پر کراہتا ہوا پڑا رہا حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور اس ملعون کے سر کو تن سے جدا کر کے واصل جہنم کیا۔ آپ کا یعنی حضرت معوذ رضی اللہ عنہ کا قاتل ابو جہل کا باڈی گارڈ ابو مسافع تھا۔

(۳۰۳) حضرت معوذ بن عمرو بن جموح خزرجی انصاریؓ

بقول ابو معشر وواقدی وابن عقبہ وغیرہ آپ نئے معرکہ بدر و احد میں سعادتِ شمولیت فرمائی لیکن ابن اسحاق نے آپ کی شرکت کا کوئی ذکر ہی نہیں کیا ہے۔
 اوپر فصل ع و خ، م میں مذکورہ آپ کے والد حضرت عمر اور برادران حضرات
 غلام و معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بھی معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۰۴) حضرت مقداد بن اسود بن ثعلبہ مہاجرؓ

آپ کے والد کا نام ثعلبہ البہراوی ہے لیکن آپ نے اسود بن عبد یغوث کی طرف
 اس لئے نسبت کر لی کہ قبیلہ بہراء کی ایک لڑائی میں آپ زخمی ہوئے اور بھاگ کر مکہ
 مکرمہ پہنچے تو اسود نے آپ کو اپنی حفاظت میں لیا تھا۔ آپ قدیم الاسلام اور جلیل المرتبہ
 صحابی اور ان اولین مسلمانوں سے ہیں جنہوں نے پہلے قافلے میں ہجرتِ حبش فرمائی۔
 ابوسفیان کی جستجو کے لئے لشکرِ اسلام روانہ ہونے کے بعد جب راہ میں قریش مکہ
 مکرمہ کے لشکر کی خبر پہنچی تو حضور سالارِ اعظم مجاہدین رسول اللہ ﷺ نے اہل لشکر اسلام سے
 مشورہ فرمایا کہ آیا آگے بڑھ کر مقابلہ کریں یا مدینہ منورہ واپس ہوں تو بعد تقاریر سید ابوبکر
 صدیق و سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حضرت مقداد رضی اللہ عنہ نے جوش سے عرض کیا
 یا رسول اللہ ﷺ ہم نے آپ کے دستِ اقدس پر آپ کے ہر فرمان کی تابعداری کی بیعت
 کی ہے ہم مثل قوم سیدنا موسیٰ علیہ السلام نہیں کہ جب جالوت سے لڑائی کا موقعہ پیش آیا
 تو انہوں نے صاف کہہ دیا ”یا موسیٰ علیہ السلام) آپ اور آپ کا اللہ لڑیں ہم لڑنے والے
 نہیں ہم بیٹھے رہیں گے۔ ہم آپ کے صحابہ کے سامنے پیچھے دائیں بائیں ہر طرف جاں

نثار کرنے والے ہیں حضور عالی جہاں بھی تشریف فرما ہوں ہم آنحضرت ﷺ کا ساتھ نہیں چھوڑیں گے۔ اور جو کوئی اس مقام تک حضور عالی کا مقابلہ کرے گا ہم بے دریغ اس دشمن سے لڑیں گے۔ چنانچہ حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کے اس جواب سے اور دوسرے صحابہ کرام سے اسی قسم کے جوابات پا کر حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ بمع لشکر اسلام آگے جانب بدر تشریف فرما ہوئے۔ (برک العماد نام ایک موضع کا ملک حبش میں ہے)

حضور شہنشاہ کونین ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے چودہ وزیروں اور خاص رفقاء میں آپ بھی ایک ہیں اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور نبی کریم ﷺ نے کہ مجھے فرمان آیا ہے اپنے چار صحابہ سے خاص محبت کرنے کا اور ان کے نام بھی بتائے گئے۔ صحابہ کرام حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون چار ہیں فرمایا ”علی، مقداد، سلمان، ابو ذر (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

سن ۳۳ ہجری میں جب آپ کی عمر شریف ستر ۷۰ سال تھی آپ ایک سیلاب میں ڈوب کر واصل بحق ہوئے۔ آپ کا جنازہ مدینہ منورہ میں لایا گیا امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ کو جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

(۳۰۵) حضرت مُلَیْل بن وِبرہ خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر واحد کے دو معرکوں میں شرف و سعادتِ شرکت حاصل فرمائی۔

(۳۰۶) حضرت منذر بن عمرو خزرجی انصاریؓ

عقبہ سوم میں بیعت حضور رسول اللہ ﷺ سے آپ مشرف ہوئے آپ عالم و فاضل تھے اور زبان عرب کے بلند پایہ منشی تھے۔ آنحضرت ﷺ کے مقرر فرمائے ہوئے بارہ نقیبوں سے آپ ایک تھے۔ غزوہ بدر کے بعد غزوہ احد میں بھی سعادت

شرکت سے مشرف ہوئے حضور سالارِ اعظم مجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو میدانِ احد میں فوج میسرہ کا سردار مقرر فرمایا تھا۔ صفر سن ۴ ہجری میں بیئر معونہ کے سریہ کے سردار مقرر ہوئے اور وہاں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سید الشہداء کا ممتاز لقب بخشا اور **الْمُغْنِقُ لِلْمَوْتِ** بھی فرمایا (یعنی موت کا فرحت سے استقبال کرنے والا، معانقہ کرنے والا)

(۳۰۷) حضرت مُنْذِرُ بنِ قُدَامَةَ اَوْسِي النِّصَارِيُّ

اسی فصل میم میں اوپر مذکورہ حضرت مالک بن قدامہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ محترم ہیں۔ دونوں برادران نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۰۸) حضرت مُنْذِرُ بنِ مُحَمَّدِ اَوْسِي النِّصَارِيُّ

ابو عبیدہ آپ کی کنت تھی۔ بدر و احد کے معرکوں میں شرفِ شرکت حاصل فرمایا۔ ماہ صفر ۴ ہجری کے بیئر معونہ کے واقعہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۰۹) حضرت مَجْحُ بنِ صَالِحِ مِهَابِرِيُّ

سیدنا عمر فاروق ابن الخطاب رضی اللہ عنہ کے آزاد کئے ہوئے غلام اور معرکہ بدر میں سب سے پہلے شہید اور باوجود سابق درجہ غلام کے مسلمانوں میں اخوت اور عوام الناس میں مساوات قائم فرمانے والے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے سید الشہداء کا معزز و ممتاز خطاب وہیں میدانِ جنگ میں حاصل فرمانے والے آپ تھے۔ قبل طرفین کے صفوں میں لڑائی شروع ہونے کے جب آپ ایک گڑھے سے پانی پی رہے تھے دشمن کی صفوں

سے ایک مہلک تیر جو عامر بن الحضر کی کمان سے نکلا تھا آپ کے حلق میں آکر لگا۔ آپ فوراً وہیں جاں بحق ہوئے۔

سید المفسرین حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ (حضرت مہج بن صالح) و حضرات بلال، صہیب، عمار، خباب، عتبہ بن غزوآن، عامر بن فہیرہ و اوس بن خولی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں سورۃ انعام کی آیت نمبر باون کا نزول ہوا۔

وَلَا تَطْرُدِ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاوَةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ
ترجمہ: ”جو لوگ صبح و شام اپنے رب کا نام پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہوئے انہیں دور نہ کرو۔“

شان نزول اس آیت مبارکہ کا کچھ اس طرح ہے کہ دو متمند کفار کی ایک جماعت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی جب کہ چند بوسیدہ لباس پہنے ہوئے صحابہ جمع تھے۔ انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں ایسی جماعت میں بیٹھنے سے شرم آتی ہے۔ یہ دور فرمائے جائیں گے تو ہم بیٹھیں گے۔ حضور محبت الفقراء والغریاء والمساکین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات نہ مانی تب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا اور ان اصحاب کو ذاکر اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب ہونے والے کی سند اللہ تعالیٰ سے عطا ہوئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ان حضرات کو قریب سے نہ ہٹایا وہ اللہ تعالیٰ نے پسند فرمایا۔

❁..... فصل - ن❁

(۳۱۰) حضرت نظر بن حارث اوسی انصاریؓ

آپ نے غزوہ بدر میں شرکت باسعادت کا شرف حاصل فرمایا آپ کے مزید حالات نہیں ملے۔

(۳۱۱) حضرت نعمان الاعمرج بن مالک بن

ثعلبہ بن اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی نعمان بن الاعمرج لکھا ہے یہ یقیناً غلط ہے جیسا کہ آپ کی دعا سے ظاہر ہو جو احد کے معرکہ میں شریک ہوتے وقت مانگی تھی۔ آپ نے بدر کے معرکہ میں شرکت فرمائی احد جاتے ہوئے دعا مانگی:

”یا اللہ آج غروب آفتاب سے قبل تو مجھے جنت کی کیاری میں لنگڑاتے ہوئے پہنچا۔ (یعنی شہادت نصیب فرما کہ شہید کو یقیناً جنت میں داخل کرتے ہیں۔)

آپ کی دعا مقبول ہوئی۔ اور لڑائی کے میدان میں صفوان بن امیہ کے ہاتھ شہید ہو کر بامر ادراہی جنت الفردوس ہوئے۔

(۳۱۲) حضرت نعمان بن سنان خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں بھی اور معرکہ احد میں بھی شمولیت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۱۳) حضرت نعمان بن عبد عمر خزرجی انصاریؓ

فصل ض میں اوپر مذکور حضرت ضحاک کے آپ برادرِ مکرم ہیں دونوں بھائی بدر و احد کے معرکوں میں شریک ہوئے حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو احد میں رتبہ شہادت نصیب ہوا۔

(۳۱۴) حضرت نَعْمَانُ بنِ عَصْرٍ اَوْسِي النَّصَارِيِّ

بعض نے آپ کے والد کے نام کو بجائے ع و ص پر زبر کے ع کے نیچے زیر کے ساتھ ص پر جزم لگایا ہے (عِضْر) اور بعض نے ع پر زبر کے ساتھ ص پر جزم لگایا ہے (عَضْر) بدر واحد کے معرکوں میں بھی اور بعد کے تمام معرکوں میں آپ نے ہم رکاب حضور سالارِ اعظم مجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم رہنے کی سعادت و عزت کا امتیاز حاصل فرمایا۔ عہد سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں ۱۲ ہجری کی سخت جنگ یمامہ میں شہادت کا اعزاز بھی حاصل فرمایا۔

(۳۱۵) حضرت نَعْمَانُ بنِ عَمْرٍو بنِ مَسْعُودٍ خَزْرَجِي النَّصَارِيِّ

آپ کو معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف حاصل ہوا۔ بعد ازاں معرکہ احد میں شہادت سے فائز ہوئے ابن اسحاق نے آپ کا اسم گرامی نعیمان بن عمرو اور دادا کا نام نہیں لکھا اس سے بعض کو مغالطہ ہوا ہے کہ آپ وہی نعیمان بن عمرو ہیں جو ذیل میں ۳۱۸ شمار والے ہیں۔ یہ صحیح نہیں۔

آپ (نعیمان بن عمرو بن مسعود رضی اللہ عنہ) کو احد میں شہادت نصیب ہوئی اور حضرت نعیمان بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ معرکہ احد کے بعد دوسرے تمام معرکوں میں شرکت فرماتے رہے۔

(۳۱۶) حضرت نعمان بن مالک بن ثعلبہ بن

وعدین فہرین بن ثعلبہ بن غنم خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت کا شرف حاصل فرمایا اور معرکہ احد میں شہادت سے فائز ہوئے ابن الاثیر اور دیگر مؤرخین کی رائے ہے کہ اوپر مذکورہ شمارہ ۳۱۱ حضرت نعمان الارج رضی اللہ عنہ کا اسم شریف دھرایا گیا ہے جو جدیت کی تیسری پشت میں ایک کے دادا کا نام اصرام لکھا گیا ہے تو دوسرے کے دادا کا نام وعد لکھا ہوا ممکن ہے کہ یہ اختلاف غلطی پر مبنی ہو۔

(۳۱۷) حضرت نعمان بن ابوخرزمہ اوسی انصاریؓ

آپ نے بدر و احد کے معرکوں میں شرکت کی سعادت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۱۸) حضرت نعمان بن عمرو خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ انورِ اقدس پر بیعتِ اسلام سے مشرف ہوئے۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہنے کا شرف بھی حاصل فرمایا۔

آپ بڑے ظریف الطبع تھے۔ آپ کی خوش مزاجی کی گفتار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی تبسم آجاتا تھا۔ آپ نے اوپر فصل س میں مذکورہ حضرت سوہبہ مہاجر رضی اللہ

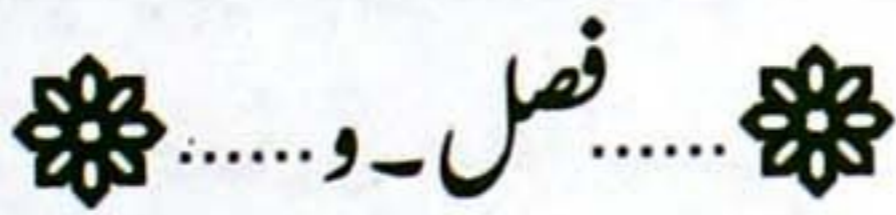
تعالیٰ عنہ کو سن ۹ ہجری میں بصرہ کے بازار میں بہ حیثیت غلام مذاقا فروخت کر دیا تھا۔ آپ دونوں حضرات اس وقت بہ سلسلہ تجارت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ بصرہ گئے تھے۔ کھانے کا انتظام حضرت سوہب کے ذمہ تھا ایک وقت جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ باہر تشریف فرما تھے۔ آپ نے حضرت سوہب رضی اللہ عنہ سے کھانا طلب کیا۔ حضرت سوہب رضی اللہ عنہ نے منزل پر سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی تشریف آوری تک کھانے کا انتظار کرنے کا فرمایا۔ تب آپ بازار بصرہ میں گئے اور اعلان کیا۔ ہے کوئی خریدار جو ایک خوبصورت چالاک و عقلمند عربی غلام خریدے کئی خریدار پیدا ہو گئے۔ بات چیت کے بعد دس جوان باکرہ اونٹنیوں کے دام پر خرید و فروخت طے ہو گئی۔ تب آپ نے خریدار کو سمجھایا کہ یہ غلام بہت ہی چالاک ہے جب میں تمہارے حوالہ کروں گا چینیے گا کہ میں کسی کا غلام نہیں میں آزاد آدمی ہوں۔ اس کی بات نہ ماننا اس کو جکڑ کر لے جاؤ۔ بعد آپ نے حضرت سوہب رضی اللہ عنہ کو بازار کی سیر کے بہانہ سے ساتھ لے جا کر وہاں دس باکرہ اونٹنیوں کے عوض میں ان کو خریدار کے حوالہ کر دیا۔ حضرت سوہب رضی اللہ عنہ نے حیران و پریشان ہو کر چیخنا شروع کیا کہ یہ کیا ظلم ہے میں آزاد شخص ہوں میں کسی کا غلام نہیں خریدار نے یہ کہتے ہوئے کہ ہم نے سنا ہے کہ تم ایسا ہی چیخو گے چلاؤ گے آپ کو رسی سے جکڑ کر کھینچنے لگا۔ اتنے میں سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو کسی نے خبر دی اور آپ فوراً وہاں تشریف فرما ہو کر اونٹنیوں کو واپس کر دیا۔ اور حضرت سوہب رضی اللہ عنہ کو رہائی دلوائی جب مدینہ منورہ واپس ہوئے تو یہ قصہ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم کو سنایا گیا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ سامنے کے دانت نظر آتے تھے۔ (کتب احادیث میں اسی قصہ کی اصل راوی ام المومنین سیدہ ام سلمہ ہیں مگر تفصیل قصہ میں اتنا اختلاف ہے کہ مسند احمد میں یہ قصہ اوپر بیان کے مطابق لکھا ہے۔ ابن ماجہ میں یہی قصہ یوں معکوس بیان ہوا ہے کہ حضرت سوہب رضی اللہ عنہ فروخت کرنے والے تھے بہ حیثیت نعیمان رضی اللہ عنہ کو چونکہ حضرت نعیمان بڑے مشہور مزاح تھے۔ بیان مسند احمد صحیح معلوم ہوتا ہے۔

☆ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کے مذاق کے اور دونوں نے ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔
 جب کوئی گوالا دیہات سے مدینہ منورہ میں دودھ بیچنے آتا تو آپ فوراً دودھ اس سے لیتے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انور و اقدس میں پیش کرتے کہ یہ ہدیہ ہے جب دودھ کا مالک پیسے مانگتا تو آپ اس شخص کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کر کے عرض کرتے سرکار دودھ کی قیمت ادا فرمائیے۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے کہ میں نے سمجھا کہ تم نے دودھ ہدیہ دیا ہے تو آپ عرض کرتے ”ہاں حضور میں نے ہدیہ ہی پیش کیا لیکن میرے پاس پیسہ نہیں ورنہ خود دیتا۔ اس پر حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہنس کر خادم صحابی کو فرماتے کہ دودھ کی قیمت ادا کر دے۔

ایک وقت ایک دیہاتی بدو حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انور و اقدس میں حاضر ہوا جب داخل مسجد ہوا تو باہر ایک نیزہ ٹھونک کے اپنے اونٹ کو باندھا بعض صحابہ کرام نے آپ سے کہا کہ دل چاہتا ہے کہ اونٹ کا گوشت کھائیں کیا خوب ہوگا اگر تم اس اونٹ کو مخر کرو۔ اس کی قیمت تب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ادا فرمادیں گے چنانچہ آپ نے اونٹ کو مخر کر دیا۔ بدو جب باہر آیا اور دیکھا تو چیخنے لگا اور فریاد کرنے لگا۔ یا محمد یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے حال دیکھا اور دریافت فرمایا یہ کس کا فعل ہے۔ حضرت نعیمان رضی اللہ عنہ کا نام بتایا گیا۔ آپ ایک گھر کے صحن میں ایک گڑھے میں چھپ گئے جس پر کھجور کی ڈالیاں پڑی ہوئی تھیں ایک شخص نے آپ کا سراغ لگایا اور انگلی کے اشارہ کے ساتھ پکارا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ یہاں چھپے ہوئے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو وہاں سے نکلوایا آپ کا چہرہ کھجور کی شاخوں سے جو آپ پر گرے ہوئے تھے غبار سے آلود تھا۔ حضور سید العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کیوں اونٹ حلال کیا تو فرمایا میں نے ان اصحاب کے فرمان کی تعمیل کی جو اب چھپ گئے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہنس پڑے اور اپنے دست مبارک سے شفقت کے ساتھ غبار کو آپ کے چہرے سے صاف فرمایا اور اس اعرابی بدو کو اونٹ کی قیمت اپنی گرہ سے ادا فرمائی۔

(۳۱۹) حضرت نوفل بن ثعلبہ بن عبد اللہ خزرجی انصاریؓ

ابن اسحاق نے آپ کے والد کا نام عبد اللہ اور دادا کا نام ثعلبہ لکھا ہے۔ دوسرے مؤرخین نے باپ کا نام ثعلبہ اور دادا کا نام عبد اللہ لکھا ہے۔ آپ غزوہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی اور غزوہ احد میں شہادت کا مرتبہ پایا۔



(۳۲۰) حضرت واقد بن عبد اللہ مہاجرؓ

قدیم الاسلام حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے قبول اسلام فرمایا تھا احد اور بعد کے ہر ایک معرکہ میں آپ کی شرکت باسعادت ہوتی رہی۔

معرکہ بدر سے دو ماہ قبل یعنی ماہ جمادی الثانی سن ۲ ہجری میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت عبد اللہ بن جحش رضی اللہ عنہ کی سرداری میں آٹھ مہاجرین کو وادی نخلہ میں روانہ فرمایا تھا کفار قریش کی مسلمانوں کے خلاف سرگرمیوں کے متعلق معلومات حاصل کریں۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانان مدینہ منورہ کے خلاف ہر قسم کی سازشوں میں مشغول رہنے کی افواہیں تھیں اس قافلہ مہاجرین میں آپ شامل تھے نخلہ کے گاؤں میں وارد ہونے کے بعد قریش کے ایک تجارتی قافلہ جو عراز کی طرف جا رہا تھا مہاجرین کا مقابلہ ہو گیا مسلمان مہاجرین بہت دل جلے تھے کہ ہجرت کرتے ہی ان کے گھر و مال

سب جائداد قریش نے ضبط کر لئے تھے اور ہجرت سے قبل ان پر ہر قسم کے ظلم کئے تھے۔ اس لڑائی میں حضرت واقد رضی اللہ عنہ نے عمرو بن الحضرمی کو قتل کر دیا اور اس لڑائی میں دو اشخاص حکم بن کعبان و عثمان بن عبد اللہ قید کر لئے گئے اور ان کے اونٹ اور سامان بھی مسلمانوں نے اپنے قبضہ میں کر لیا اور مدینہ منورہ واپس ہو کر قیدیوں اور مالِ غنیمت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت انور میں پیش کیا۔

حضرت واقد رضی اللہ عنہ پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے کسی کافر کو قتل کیا۔ عمرو بن الحضرمی پہلا کافر ہے جو کسی مسلمان کے ہاتھ سے مارا گیا اور حکم بن کعبان و عثمان بن عبد اللہ پہلے قیدی ہیں جو مسلمانوں نے گرفتار کئے اور جو مالِ غنیمت اس لڑائی میں حاصل ہوا وہ پہلا مالِ غنیمت تھا۔

خلیفہ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۳۲۱) حضرت ودقہ بن ایاس خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی کسی نے ذسے اور کسی نے رسے بھی لکھا ہے و ذقہ، ورقہ کثرتِ شہادت دسے ودقہ ہونا ثابت کرتی ہے نمبر ۹۲ ربیع اور نمبر ۲۳۴ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما آپ کے برادران مکرم ہیں یہ بھی شریکِ معرکہ ہوئے۔

آپ نے بدر، احد، خندق اور بعد کے جمیع مشاہد میں شرف و سعادت شرکت حاصل فرمائی۔ سن ۱۲ ہجری میں یمامہ کی جنگ میں آپ رتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۲۲) حضرت ودیعہ بن عمرو خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں اور معرکہ احد میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

(۳۲۳) حضرت وہب بن سعد مہاجرؓ

آپ نے بدر۔ اُحد، خندق، خیبر و موتہ کی لڑائیوں میں شرکتِ باسعادت فرمائی۔ بیعت رضوان میں بھی شرکت کا شرف حاصل فرمایا جمادی الاول ۸ ہجری میں جنگ موتہ میں رتبہ شہادت سے آپ فائز ہوئے۔

(۳۲۴) حضرت وہب بن ابوسرح مہاجرؓ

فصل ع میں مذکورہ حضرت عمرو بن ابوسرح کے برادرِ مکرم۔ آپ نے اپنے برادرِ محترم کیساتھ بدر و اُحد کے معرکوں میں شرکت فرمائی۔

..... فصل ❀

(۳۲۵) حضرت ہانی بن نیار اوسی نصاریؓ

ابو بردہ آپ کی کنیت تھی مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں حاضر ہو کر مشرف بہ اسلام ہوئے بدر اور بدر کے بعد تمام معرکوں میں بھی سعادت و شرف شرکت سے ممتاز ہوئے۔

(۳۲۶) حضرت ہبلیل بن حصین بن وبرہ خزرجی انصاریؓ

فصل ع میں مذکورہ آپ کے مکرم بھائی حضرت عضمہ رضی اللہ عنہ اور فصل م میں مذکورہ آپ کے چچا حضرت ملیل رضی اللہ عنہ کے ساتھ معرکہ بدر میں آپ کی شمولیت باسعادت ہوئی۔

(۳۲۷) حضرت ہلال بن مُعلیٰ خزرجی انصاریؓ

حسب قول ہشام ابن کلبی وابن سید الناس وغیرہ آپ بمع اپنے تین برادران مکرم حضرت راشد، رافع، ابو قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے شریک معرکہ بدر ہوئے آپ کے برادر مکرم حضرت رافع رضی اللہ عنہ کو رتبہ شہادت نصیب ہوا۔ ابن اسحاق نے صرف حضرت رافع رضی اللہ عنہ کی شرکت وشہادت کا ذکر کیا ہے۔ باقی برادران کا ذکر اصحاب بدر میں نہیں کیا ہے۔

..... ❁ فصل - ی ❁

(۳۲۸) حضرت یزید بن احنس مہاجرؓ

آپ مع اپنے والد حضرت احنس اور فرزند حضرت معن رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے شریک معرکہ بدر ہونے کی سعادت سے مشرف ہوئے۔

(۳۲۹) حضرت یزید بن حارث بن قیس بن مالک خزرجی انصاریؓ

آپ اپنی والدہ فُحْم کی ولدیت سے یزید بن فُحْم کے نام سے زیادہ مشہور تھے طعیمہ بن عدی کی ضرب سے یوم بدر آپ شہادت سے فائز ہوئے سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے فوراً آپ کے قاتل طعیمہ بن عدی کو وہیں واصل جہنم فرمایا۔

(۳۳۰) حضرت یزید بن خزام خزرجی انصاریؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔ آپ کے والد کا اسم گرامی خزام بھی لکھا گیا ہے اور حرام بھی اور خدا ربھی۔

(۳۳۱) حضرت یزید بن رقیش مہاجرؓ

آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔
(مزید حالات معلوم نہیں ہوئے۔)

(۳۳۲) حضرت یزید بن سکن اوسی انصاریؓ

ہشام ابن کلبی سید الناس نے اصحاب معرکہ بدر میں شمار کیا ہے لیکن ابن حجر عسقلانی و ابو عمر یوسف وغیرہ نے آپ کو اور آپ کے صاحبزادہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ کو شہداء اُحد بتایا ہے۔ آپ کے دوسرے صاحبزادہ حضرت عامر رضی اللہ عنہ یوم الحمرہ شہید ہوئے آپ کی دختر اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا بڑی جلیل المرتبہ صحابیہ گذری ہیں وہ رسولۃ النساء ہو کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت عالی میں حاضر ہوا کرتی تھیں۔ وہ ۱۵ ہجری میں جنگ یرموک میں شمشیر بدست لڑتی ہوئی شہید ہوئیں۔

(۳۳۳) حضرت یزید بن منذر خزرجی انصاریؓ

مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی۔

..... فصل اصحاب کینیت ❁

جن اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر اس فصل میں کیا جا رہا ہے وہ اصحاب کرام اپنی کینیت سے زیادہ مشہور ہوئے۔

(۳۳۴) حضرت ابوالاعور بن ظلام خزرجی انصاریؓ

آپ نے بدر احد کے غزوات میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا آپ کا اسم شریف حارث تھا لیکن صرف کینیت سے آپ مشہور ہوئے۔

(۳۳۵) حضرت ابویوب خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی خالد بن زید تھا۔ تاریخ اسلام میں آپ کو ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے کینیتی نام سے مشہور جلیل المرتبہ صحابی کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ بدر اور بعد کے تمام معرکوں میں حضور نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا شرف باسعادت حاصل فرمایا۔ جب مکہ مکرمہ سے مدنیہ طیبہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی ہجرت مبارکہ ہوئی اور آپ داخل مدینہ منورہ ہو رہے تھے ہر کوچہ میں انصار دورو یہ اپنے اپنے دروازوں پر ادب سے کھڑے تھے ہر ایک انصار نے عجز و انکسار سے عرض کیا آنحضرت ﷺ اس کے گھر میں قیام انوار انجام فرمائیں۔ ہر ایک کو آپ نے جواب دیا کہ میری اونٹنی اللہ تعالیٰ کی ہدایت سے جس مکان کیسا منے بیٹھ جائے اس گھر کے مالک کی دعوت قیام میں قبول کروں گا۔ چنانچہ اونٹنی جس کی مہار کسی نے نہیں پکڑی تھی چلتے چلتے خوش نصیب ابویوب انصاری

رضی اللہ عنہ مکان کے سامنے بیٹھ گئی تو آپ نے خوش نصیب حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان کو خود اپنا مکان تیار ہونے تک قیام گاہ رحمت مقرر فرمایا۔

حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ حضور رسول اکرم ﷺ نے نیچے کی منزل اپنے قیام برکات و انوار انجام کے لئے پسند فرمائی اور عرض کی ان کا بالا خانہ میں رہنا بے ادبی ہے نہ مانی اور فرمایا کہ ہر روز صحابہ کرام اور دوسرے لوگ میری ملاقات کو آیا کریں گے میرا نیچے رہنا افضل ہے ایک روز اتفاق سے ہمارا پانی کا برتن الٹ گیا اور گوہم نے پانی نیچے گرنے نہیں دیا فوراً اپنے لحاف میں کہ وہی لحاف ہمارے پاس تھا اس پانی کو چوس لیا باوجود اس کے کچھ پانی آنحضرت ﷺ کے حجرے میں پٹکا اس کے بعد پھر ہم نے مودبانہ عرض کیا کہ حضور عالی اوپر کے حصہ میں قیام فرمانا پسند کریں آپ نے ہماری عرض سن لی اور حضور نبی کریم کے سامان اوپر پہنچانے کا حکم فرمایا، سامان بہت قلیل تھا ہم اوپر پہنچا کر خود نیچے کی منزل میں پہنچ گئے آپ کے لئے دن میں کھانا حضرت سعد بن معاذ حضرت اسید بن حفیرہ رضی اللہ عنہما حاضر کیا کرتے تھے۔ رات کا کھانا ہم آپ کی خدمت میں لے جایا کرتے اور جو پس خوردہ بچتا وہ کچھ ہم کھاتے کچھ پڑوسیوں میں بانٹتے ایک وقت کسی نے آپ کی خدمت انور اقدس میں کھانا ہدیہ بھیجا جس میں پیاز و لہسن تھے آپ نے پیاز و لہسن کی غذا کو ہاتھ نہیں لگایا تو مجھے اندیشہ ہوا کہ یہ کیوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ان میں ان کے درختوں کی بو ہے اور میں ہر وقت اللہ تعالیٰ کی مناجات میں رہتا ہوں میرے لئے یہ مناسب نہیں کہ یہ کھاؤں تم بے شک کھا سکتے ہو۔ پس ہم نے کھایا اور اس کے بعد ہم نے پیاز و لہسن کے درخت نہیں بوئے۔

حضور رسول کریم ﷺ کی ہجرت اقدس سے ایک ہزار سال قبل بادشاہ ملک یمن تبع حمیری مکہ مکرمہ حاضر ہو کر کعبۃ اللہ شریف پر غلاف چڑھانے کے بعد ایک لاکھ تیس ہزار سوار اور ایک لاکھ تیرہ ہزار پیادہ فوج کے ساتھ مدینہ منورہ کی طرف کوچ کیا تبع ایک متقی بادشاہ تھا اس نے مدینہ منورہ میں منزل کی اور چار سو علماء و فضلاء اور حکماء کو جمع کیا اور

ان کے لئے چار سو مکانات بنوائے اور ہر ایک کو ایک ایک لوٹھی آزاد کر کے بیاہ دی اور ان عالموں، فاضلوں اور حکیموں سے بیعت لی کہ وہ اس مقام سے ہرگز نقل نہ کریں گے جب اس مقام کو یوں آباد کر نیکاراز دریافت کیا گیا تو کہا اس بستی میں اور گھر بنا کر اس خاص مقام میں وہ تشریف فرما ہوں گے جن کا نام درخشاں ہوگا۔ محمد ﷺ اور ایک خط لکھا سونے کے پانی سے اور اس پر اپنی مہر ثبت کی اور وصیت کی کہ جب وہ محمد ﷺ تشریف لائیں تو یہ میرا خط تم ہو یا تمہاری اولاد یا اولاد کی اولاد اس حضور عالی مقام کی خدمت میں پیش کرے۔ اس خط کا مضمون یہ تھا میں ایمان لاتا ہوں آپ پر اور آپ کے دین پر توجہ نے مدینہ منورہ سے جانب ہند کوچ کیا اور وہاں اس کا انتقال ہوا۔

حضور سید الکونین ﷺ کی مدینہ منورہ میں تشریف فرمائی تک وہ خط اسی عالم کی اولاد کے پاس رہا جس کے حوالہ کیا گیا تھا۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ اسی عالم کی نسل سے ہوئے ہیں۔ جب حضور کا نزول اقدس ہوا وہ خط ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آپ کی خدمت میں بھیجا گیا۔ قاصد کو دیکھتے ہی آنحضرت ﷺ نے دریافت فرمایا ”کیا تم ابولیلیٰ ہو؟“ ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ حیران ہوئے انہیں علم نہ تھا کہ محمد ﷺ آپ ہی ہیں۔ ابولیلیٰ رضی اللہ عنہ نے حیرت سے پوچھا آپ کون ہو، میں تو آپ کے ربخ انور پر جادو کا اثر نہیں دیکھتا جیسا کہ لوگ کہتے ہیں ”آنحضرت ﷺ نے فرمایا وہ خط لاؤ خط پڑھا گیا اور حضور انور اقدس ﷺ نے تین دفعہ فرمایا مَرَحَبًا يُتَّبِعِ الْآخِ الصَّالِحِ آفَرِينَ ہے نیک بھائی تُبِيعْ پر مَرَحَبًا يُتَّبِعِ الْآخِ الصَّالِحِ آفَرِينَ ہے نیک بھائی تُبِيعْ پر مَرَحَبًا يُتَّبِعِ الْآخِ الصَّالِحِ آفَرِينَ ہے نیک بھائی تُبِيعْ پر۔

جواہل مدینہ حضور ﷺ پر ایمان لا کر آپ کے اور اسلام کے انصار ہوئے وہ اس خزرج کے قبیلوں سے تھے اور سب ان چار سو علماء و حکما کی نسل سے تھے اور آنحضرت ﷺ کا قیام انوار انجام اسی مبارک مکان میں ہوا جو توجہ نے بنایا تھا اور آپ کا نزول مبارک اس میں ہونے کی پیشین گوئی کی تھی۔

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کا انتقال ۵۰ یا ۵۱ ہجری میں بمقام قسطنطنیہ ہوا آپ کا مقبرہ شہر کی دیوار کے متصل ہے وہاں کے لوگ آپ کے وسیلہ سے بارش کی دعائیں مانگتے ہیں۔

(۳۳۶) حضرت ابو حبیہ بن ثابت اوسی خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامہ ابو حنی (ن سے) بھی لکھا گیا ہے اور ابو حنیہ (ی سے) بھی۔ آپ نے معرکہ بدر میں شمولیت کی سعادت حاصل فرمائی معرکہ احد میں بھی شریک ہوئے اور وہاں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے۔ ذیل میں ذکر کئے جانے والے حضرت ابو ضیل رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں۔

(۳۳۷) حضرت ابو حبیب بن زید خزرجی انصاریؓ

آپ کے والد امجد کا نام بعض نے یزید لکھا ہے ہشام بن کلبی نے آپ کو شامین غزوہ بدر میں بتایا ہے لیکن ابن حجر عسقلانی و حافظ ابو عمر یوسف نے بدری اصحاب کی فہرست میں آپ کا اسم گرامی داخل نہیں کیا ہے۔

(۳۳۸) حضرت ابو حذیفہ بن عتبہ مہاجرؓ

جلیل المرتبہ صحابی شرف و فضل کا مجموعہ تھے اور بلند پایہ عالم تھے۔ آپ اس عتبہ کے فرزند ہیں جو سردران قریش میں سے تھا۔ اور بہ حیثیت سپہ سالار لشکر قریش میدان بدر میں پہنچا تھا آپ کا اسم گرامی مہشم یا ہشم تھا لیکن آپ صرف کنیت سے مشہور تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں داخل ہونے سے قبل آپ نے بیعت

اسلام کی تھی اور اپنی زوجہ محترمہ سہلہ بنت سہیل بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔

بیت المقدس کی زیارت سے بھی آپ شرف یاب ہوئے ملک حبش سے آپ مکہ مکرمہ واپس ہوئے۔ اس کے بعد مدینہ منورہ کی ہجرت فرمائی بدر، احد خندق اور بعد کے تمام معرکوں میں بھی ہم رکاب رسول ﷺ رہنے کا شرف بھی حاصل فرمایا بدر میں ماہین افواج لڑائی شروع ہونے سے قبل آپ کا والد عتبہ اور چچا شیبہ اور بھائی ولید نے آگے بڑھ کر جب لشکر اسلام سے کسی تین افراد سے مبارز طلب کیا تو آپ نے آگے بڑھ کر باپ کی گردن مارنا چاہی۔ مگر حضور رحمۃ اللعالمین ﷺ نے فرزند کے ہاتھ سے والد کا قتل پسند نہ فرمایا۔

رسول اللہ نے ان کو بہ شفقت منع فرمایا
پسر مارے پدر کو یہ نہ رحمت کو پسند آیا

(حفیظ جالندھری)

سیدنا حمزہ ابن عبدالمطلب وسیدانا علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے تب ان تینوں کو واصل جہنم کیا۔

خاتمہ جنگ کے بعد جب حضور سالارِ اعظم لشکر مجاہدین ﷺ نے کشتگان قریش کا معائنہ فرمایا اور ان کو ایک گڑھے میں دفن کروایا اس وقت ان ستر مقتولین کفار میں چودہ منتخب سرداران قریش کے نام لیکر مخاطب فرمایا ”اے ابو جہل، اے عتبہ، اے شیبہ، اے فلاں فلاں۔۔۔ کیا تم نے تمہارے رب کے وعدہ کو سچا پایا میں نے اپنے رب کے وعدہ کو سچا پایا (یعنی لات یا منات یا حبل تمہارے بتوں نے جو تم سے فتح کا وعدہ کیا تھا سچ پایا) اے گڑھے میں پڑے ہوئے اشخاص تم اپنے نبی کے بہت برے قرابتدار تھے۔ تم نے مجھے جھٹلایا اور دوسروں نے میری تصدیق کی تم نے مجھے میرے وطن سے نکالا اور دوسروں نے مجھے پناہ دی تم نے میرے ساتھ جنگ کی

اور دوسروں نے میری مدد کی۔ اس خطاب میں جب حضور انور اقدس ﷺ نے حضرت ابو حذیفہ کے والد عتبہ کا نام لیا تو حضرت ابو حذیفہ کا چہرہ مکدر و متغیر ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے باپ کے متعلق تمہیں صدمہ ہوا ہے۔“ تو جواب میں عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ میرا باپ بڑا عقلمند اور عالم و فاضل تھا مجھے امید تھی کہ ایک دن اس کو اسلام کی ہدایت ہوگی اب مجھے یہ افسوس ہو رہا ہے کہ وہ کفر کی حالت میں فوت ہوا۔“ یہ جواب سن کر حضور سید العالمین ﷺ نے حضرت حذیفہ کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔ آپ طویل قد اور خوبصورت تھے نظر کچھ ترچھی آپ کے سامنے کے دانت باہر نظر آتے تھے۔ ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے عمر شریف اس وقت چون ۵۴ برس تھی۔

(۳۳۹) حضرت ابوالحسن الانصاری خزرجیؓ

آپ نے عقبہ سوم میں مکہ مکرمہ میں شرف بیعت حضور رسول اللہ ﷺ حاصل فرمایا معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ آپ کا اسم گرامی تمیم تھا۔ لیکن آپ اپنی کنیت سے ہی مشہور تھے۔

(۳۴۰) حضرت ابو حذیفہ بن مالک خزرجی انصاریؓ

بعض نے آپ کا اسم گرامی ابو حذیفہ بن مالک خزرجی انصاری بھی لکھا ہے اور حافظ ابو عمر یوسف ”الاستیعاب“ نے آپ کو ابو حذیفہ بن زید بن غزیہ لکھا ہے صرف ابن سید الناس مصنف عیون الاثر نے آپ کو بدری اصحاب میں شمار کیا ہے باقی مورخین متفق ہیں کہ آپ غزوہ احد میں شامل تھے اور ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۴۱) حضرت ابو خارجہ انصاریؓ

معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور معرکہ احد میں شہادت کا رتبہ پایا

(۳۴۲) حضرت ابو خزیمہ بن اوس خزرجی انصاریؓ

اوپر فصل میم میں مذکور حضرت مسعود بن اوس رضی اللہ عنہ آپ کے برادر محترم ہیں۔ آپ نے نہ صرف معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بلکہ مابعد کے تمام مشاہد میں بھی شرکت کا مزید شرف حاصل فرمایا۔ ایام خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

(۳۴۳) حضرت ابو خلدادؓ

آپ کا اسم شریف عبدالرحمن بن زہیر یعنی ہے۔ ابن حجر عسقلانی نے اپنی تصنیف الاصابہ میں آپ کا اسم گرامی اصحاب بدر میں شمار کیا ہے۔ لیکن دوسرے کسی مورخ نے آپ کا کوئی ذکر اصحاب بدر میں نہیں کیا ہے۔

(۳۴۴) حضرت ابو دجانہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم مبارک مالک بن خرشہ تھا مگر آپ صرف اپنی کنیت سے مشہور تھے۔ آپ بڑے بہادر جواں مرد اور اعلیٰ رتبہ کے صحابی تھے۔ معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور نیز معرکہ احد میں جب لشکر مجاہدین احد کی جانب چلنے لگا تو حضو سالار اعظم لشکر صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار دست اقدس میں اٹھا کر فرمایا کون ہے جو آج اس

تلوار کا حق ادا کرے گا؟ وہ آئے اور مجھے سے تلوار لے“ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے آگے بڑھ کر مودبانہ عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم“ اس تلوار کا کیا حق ہے جو ادا کرنا ہوگا؟“ تو فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تلوار سے کاٹے دشمنوں کے سر ایسا کہ وہ سر نیچے گریں“ تب حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تلوار مجھے عطا ہوا انشاء اللہ اس تلوار کا حق میں ادا کروں گا“ تلوار لے کر آپ ناز سے اکڑ کر چلنے لگے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”اے ابو دجانہ رضی اللہ عنہ ایسا تن کر چلنا سبحانہ و تعالیٰ کو ہرگز پسند نہیں۔ الا ایسی جنگ کے موقع پر میدان جنگ میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ عنہ نے اس تلوار کا خوب حق ادا کیا۔ آپ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے جو اس روز شہید ہوئے۔ حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ آوروں کی مدافعت میں ڈٹے رہے گو متعدد زخموں سے گھائل ہوتے رہے۔

محرم ۷ ہجری میں جنگ خیبر میں بھی تشریف فرما تھے۔ وہاں کے قلعہ اُبی پر جب حملہ ہوا اور ایک یہودی پہلوان نے مبارز طلب کیا تو آپ نے مقابلہ کیا اور بے نظیر کمال و شجاعت سے قتل کیا اور فلک بوس نعرہ تکبیر کے ساتھ بڑی دلیری اور پھرتی سے قلعہ کے دیوار پر چڑھ گئے اور قلعہ فتح ہو گیا۔

۱۲ ہجری میں عہدِ خلافتِ سیدنا ابو بکر صدیق میں مسلمہ کذاب کے خلاف

جنگ یمامہ میں شریک ہوئے اور وہاں بمع حضرت وحش بن غرب و حضرت عبداللہ بن زید اس جھوٹے مدعی نبوت کو قتل کرنے کے بعد آپ خود شہادت سے فائز ہوئے۔

آپ کی زندگی کا ایک مشہور دلچسپ واقعہ یہ ہے کہ ایک دن آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ رات بستر پر لیٹنے کے بعد آپ نے مثل چکی پینے کے یا مثل شہد کی مکھی اڑنے کے ایک آواز سنی اور بجلی کی مانند چمک بھی دیکھی تو اپنا سر اٹھا کر نظر دوڑائی تو صحن میں ایک اونچا سا کالا سایہ دیکھا جب اس کے جسم کو ہاتھ لگایا تو مثلِ خار پشت پایا اور اس نے آپ کی جانب آگ کی چنگاریاں پھونکیں تب حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

ﷺ نے فرمایا ”تیرا گھر آباد رہے ابو دجانہ“ اور کاغذ قلم دوات طلب فرمائی اور سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ سے لکھوایا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

هَذَا كِتَابٌ مِنْ مُحَمَّدٍ رَسُولِ رَبِّ الْعَالَمِينَ بِالِي مَنْ فَرَّقَ الدَّارَ مِنَ
الْعَمَارِ وَالزُّوَارِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ أَمَا بَعْدَ فَإِنَّ لَنَا وَلَكُمْ فِي
الْحَقِّ سَعَةً فَإِنْ تَكُنْ غَاشِقًا مَرْلَعًا أَوْ فَاجِرًا مُقْتَحِمًا فَهَذَا كِتَابُ اللّٰهِ
يَنْطِقُ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ إِنَّا كُنَّا تَسْتَسْخِ مَا كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ إِنَّ
رُسُلَنَا يَكْتُبُونَ مَا تَمْكُرُونَ أَتَرَكَ أَصَاحِبِ كِتَابِي هَذَا وَاللَّقُوا إِلَى
عَبْدَةٍ الْأَوْجَهَةَ لَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ حَمَّ لَا يَنْصُرُونَ حَمَّ
عَسَقَ تَفَرَّقَ مَ أَهْدَاءِ اللّٰهِ وَبَلَغَتْ حُجَّةُ اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ
إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ فَسَيَكْفِيكُمْ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ

ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان ہے نہایت رحم کرنے والا ہے۔ یہ مکتوب ہے طرف سے محمد ﷺ کے جو رسول رب العالمین کے اس دروازہ ٹھوکنے والے چور کے نام پس خیریت سے چلا جا سعت کا ہمیں آپ سمیں حق ہے خواہ تو عاشق ہو یا حریص یا بدکار ظالم ہمارے مابین حقوق ہیں اللہ تعالیٰ کا نوشہ تم پر اور تم پر حق بولتا ہے۔ ہم لکھتے رہے تھے جو تم نے کیا ہے بے شک ہمارے فرشتے تمہارے مکر لکھ رہے ہیں اس تحریر والے صاحب کو چھوڑ دے اور بتوں کو پوجنے والے اور اللہ کے سوا دوسرا بھی الہ ماننے والے (یعنی مشرک) کی طرف چلا جا، اس کے (یعنی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی خدا نہیں ہر چیز فانی ہے سوا اس ذات کے اسکا حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے تم ان کی مدد نہ کی جائے حَمَّ عَسَقَ پراگندہ ہوں اللہ کے دشمن پہنچ گئی اللہ تعالیٰ کی دلیل، نہیں ہے کوئی طاقت اور قوت سوا اللہ تعالیٰ کے پس تیرے لئے اللہ تعالیٰ بس ہے اور وہ سننے اور جاننے والا ہے۔

حضرت ابودجانہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ وہ مکتوب اقدس گیا اپنے گھر اور سرہانے رکھارات کا کچھ حصہ امن سے گذرا پھر وہی چیخنے والے نے کہا: اے ابودجانہ رضی اللہ عنہ تب میں نے جواب دیا کہ میں ان کلمات کو ہرگز نہ اٹھاؤں گا بجز حکم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جیسے رات گذرتی گئی اس جن کی آہ زاری میں سنتا رہا تھی کہ فجر ہوئی اور میں نے اپنی نماز فجر ادا کی حضور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور میں نے جن سے گفتگو کا حال سنایا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابودجانہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ قیامت تک یہ جن عذاب میں مبتلا رہیں گے۔

(۳۲۵) حضرت ابوسمرہ بن ابوزہم مہاجرؓ

آپ حضور رسول کریم افضل واکمل اتحیاء والصلوٰۃ والتسلیم کے پھوپھیرے بھائی یعنی سیدہ برہ بنت عبدالمطلب کے فرزند تھے۔ آپ کے والد کا نام ابوزہم تھا۔ آپ سابق الاسلام ہیں۔ آپ نے ملک حبش کی ہجرت فرمائی تھی۔ بدر، احد اور بعد کے تمام معرکوں میں آپ حضور سالار اعظم مجاہدین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شرکت کا شرف بھی حاصل فرمایا آپ کا انتقال عہد خلافت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ میں ہوا۔

(۳۲۶) حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی عبداللہ تھا۔ آپ صرف کنیت ابوسلمہ سے ہی مشہور تھے۔ آپ کے والد کا نام عبدالاسد تھا۔ اور آپ کی والدہ کا سیدہ برہ بنت عبدالمطلب۔ اس طرح آپ اوپر متصل مذکورہ ابوسمرہ رضی اللہ عنہ کے حقیقی بھائی تھے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نہ صرف پھوپھیرے بھائی تھے بلکہ رضاعی بھائی بھی تھے۔ آپ بھی سابقین الاولین سے ہیں

آپ گیارہویں مسلمان ہونے والے تھے آپ نے اپنی زوجہ مطہرہ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ساتھ ملک حبش کی ہجرت فرمائی اور بعد پھر مکہ مکرمہ واپس تشریف لائے۔ حضور سید العالمین ﷺ کی ہجرت مدینہ منورہ کے بعد جب آپ مع اپنی بیوی سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ننھے بچے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مدینہ منورہ کی ہجرت کے لئے نکلے تو ابو سلمہ کے خاندان والوں نے ان کے بچے حضرت سلمہ رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے چھین لیا کہ بچے کو جو ہمارے خاندان کی نسل ہے ہم لیجانے نہ دیں گے تم خود جہاں چاہو جاؤ۔ اسی طرح سیدہ ام سلمہ کے گھرانے والوں نے سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو زبردستی روک لیا آپ یوں بیوی بچہ کی جدائی پر صبر فرماتے ہوئے راہِ الہی اور راہِ رسول ﷺ میں روانہ ہو گئے۔ سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزانہ اس مقام تک تشریف لیجاتی جہاں وہ شوہر سے جبراً جدا کر کے روک لی گئی تھیں۔ اور آہ زاری کرتی تھیں۔ آخر اس بی بی کی روزانہ آہ زاری نے ان کے اور ان کے بچہ کے دونوں خاندانوں کو مجبور کیا کہ ان کو روانگی کی اجازت دیں۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا اور معرکہ احد میں بھی شریک رہ کر صفِ اول میں بڑی شجاعت سے لڑتے ہوئے کئی زخم چکھے آٹھ ماہ بعد یعنی جمادی الآخر ۳ ہجری میں ان زخموں کے اثر سے راہی جنت ہو کے حضور در یتیم نبی کریم ﷺ نے آپ کی زوجہ طاہرہ مطہرہ ام سلمہ بنت ابوامیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح فرمایا اور آپ کی اولاد سلمہ و عمر و فرزند ان اور زینب درہ دختر ان کی پرورش فرمائی۔

جب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمانوں میں ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے بہتر کون ہوگا۔ وہ مع اپنے گھر والوں کے حضور ﷺ کی جانب سے پہلے ہجرت کرنے والے تھے۔

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ ایک وقت اپنے شوہر (حضرت)

ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے باتیں کر رہی تھیں کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ اگر کوئی شخص موت کے بعد جنت میں جاتا ہے اور اس کی بیوہ، دوسرا نکاح نہ کرے اور وفات پائے اور جنت میں جائے تو دونوں کے اللہ تعالیٰ جنت میں ملاتا ہے۔

پس میں عہد کرتی ہوں کہ آپ کے بعد شادی نہیں کروں گی۔ اور آپ بھی میرے بعد شادی نہ کریں تو حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرمایا کہ تم میری ایک بات نہ مانو گی۔ تو جوا یا فرمائیے میں آپ کی بات ضرور مانوں گی تو حضرت ابوسلمہ نے فرمایا اگر مجھے پہلے موت آجائے تو تم ضرور نکاح کر لینا اور دعا مانگی۔

”یا اللہ میرے بعد تو ام سلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کو مجھے سے اچھا شوہر بخش جو اس کو کبھی نہ ستائے اور کبھی رسوا نہ کرے۔“

بعد اس کے جب حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو سیدہ ام سلمہ نے کہا مجھے کون شوہر ملے گا جو حضرت ابوسلمہ سے بہتر ہوگا بعد ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شادی حضور سید اکائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی۔

سیدہ ام المؤمنین علیہا السلام سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر کوئی مصیبت آئے تو اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ پڑھے اور دعائے گے یا اللہ تو مجھے اس مصیبت سے پناہ دے اور اس کے عوض تو مجھے بھلائی سے نواز۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور مخیر صادق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

روزِ محشر اپنے دائیں ہاتھ میں اپنا اعمال نامہ لئے ہوئے سب سے پہلے پیش ہونے والے (حضرت) ابوسلمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) ہوں گے اور اپنے بائیں ہاتھ میں اعمال لئے ہوئے سب سے پہلے پیش ہونے والا ان کا کافر بھائی اسود بن عبدالاسد ہوگا۔

(۳۴۷) حضرت ابوسلیمان خزر جی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اُسیرہ بتایا گیا ہے لیکن آپ کا نسب ذکر نہیں کیا گیا ہے آپ خزر جی قبیلہ بنی عدی سے تھے۔ آپ نے نہ صرف معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی بلکہ بعد کے تمام معرکوں میں شریک ہو کر مزید شرف سے ممتاز ہوئے۔

(۳۴۸) حضرت ابوسنان مہاجرؓ

آپ کا اسم شریف وہب بن مھسن ہے اور آپ اوپر فصل عمر میں مذکورہ حضرت عکاشہ رضی اللہ عنہ کے بڑے بھائی ہیں اور ان سے بیس سال عمر میں بڑے تھے معرکہ بدر میں آپ کی شمولیت باسعادت رہی ۵ ہجری کے بنی فریظ کے محاصرہ میں آپ کا انتقال ہوا۔

اور یہ بھی سب مورخوں نے لکھا ہے مقام حدیبیہ میں بیعت الرضوان میں سب سے پہلے بیعت کرنے والے آپ تھے۔ چونکہ بیعت رضوان ایک سال بعد یعنی ۶ ہجری کے آخر کا واقعہ ہے تو صحیحین کی حدیثوں میں بیعت رضوان میں سب سے اول بیعت کرنے والے جو بدری صحابی ابوسنان بن وہب بتائے گئے ہیں۔ یہ غالباً دوسرے ہیں۔

مؤلف ”اصابہ“ ابن حجر عسقلانی کا قول ہے کہ حضرت ابوسنان وہب بن مھسن (بردار حضرت عکاشہ) و حضرت ابوسنان بن وہب رضی اللہ عنہ عنہم دو جدا صحابی ہیں اور دونوں بدری اصحاب کرام سے ہیں۔

(۳۴۹) حضرت ابو شیخ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اُبی بن ثابت بھی لکھا گیا ہے اور بعض نے آپ کو بن ا
ثابت بھی لکھا ہے۔ آپ مشہور شاعر رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ
کے بھائی یا بھتیجے تھے۔

آپ نے بدر واحد کی لڑائیوں میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔ واقعہ بئیر
معونہ میں ۲ ہجری میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۵۰) حضرت ابو صرْمہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم مبارک قیس تھا آپ نے صرف معرکہ بدر میں سعادت شمولیت
حاصل فرمائی بلکہ مابعد کے تمام مشاہد میں ہم رکاب حضور رسالت ماب صلی اللہ علیہ وسلم
السلام ہو کر امتیازی شرف و سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۵۱) حضرت ابو ضیاح اوسی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عمیر بن ثابت ہے مگر کنیت ہی سے مشہور تھے آپ نے بدر احد
خندق کی لڑائیوں میں سعادت شرکت حاصل فرمائی بیعت رضوان میں بھی آپ کو
حاضری کا شرف ملا۔ ۷ ہجری میں خیبر کی لڑائی میں بھی تشریف فرما تھے۔ وہاں تلوار کی
ضرب سے آپ کے سر کی کھوپڑی شق ہو کر آپ شہادت سے فائز ہوئے۔
اوپر مذکور ابو جبہ رضی اللہ عنہ آپ کے برادرِ مکرم ہیں۔

(۳۵۲) حضرت ابو طلحہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی زید ہے۔ آپ جلیل المرتبہ صحابی گذرے ہیں۔ آپ پکے نشانہ باز اور بڑے شکاری تھے مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں آپ مشرف بہ اسلام ہوئے اور اس شب حضور سید الکونین ﷺ نے جو بارہ نقیب مقرر فرمائے ان میں آپ ایک ہیں۔ آپ سیدہ ام سلیم والدہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے شوہر تھے نہ صرف معرکہ بدر میں آپ نے شرمیت کی سعادت حاصل فرمائی بلکہ بعد کے تمام معرکوں میں ہم رکاب حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام ﷺ رہنے کا مزید شرف بھی حاصل فرمایا۔ جنگ احد میں جب دیکھا کہ دشمن حضور ﷺ پر تیر چلا رہے ہیں تو آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے لئے آپ کے سینہ کے سامنے پہنچ کر وہاں اپنے تیر دشمن کی طرف چلانے لگے اور دشمن کے تیروں سے اپنے سینہ کو ڈھال بنایا اور حضور نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ کا خون میرا خون ہے آپ کی جان میری جان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جنگ حنین کے وقت حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ نے اعلان فرمایا کہ جو کسی کافر کو قتل کرے اس کو مقتول کے تمام اسلحہ جات بخشے جائیں گے۔ حضرت ابو طلحہ نے اس روز بیس کفار کو واصل جہنم کیا اور سب کے زرہ تلوار برچی نیزے تیرکمان وغیرہ انعام میں حاصل فرمائے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت ہے کہ حجۃ الوداع میں جب حضور سید العالمین ﷺ نے سر منڈھوایا تو سیدھے جانب کے آدھے سر مبارک کے بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمائے اور ارشاد فرمایا کہ جا کر ان مبارک بالوں کو تمام صحابہ کرام میں ایک ایک یا دو دو کر کے تقسیم کریں اور باقی آدھے سر کے مبارک بال حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما کیلئے کو بخش دیئے۔

آپ کی وفات ۳۱ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ آپ کی عمر شریف ستر سال تھی۔ امیر المؤمنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے آپ کے جنازہ کی نماز پڑھائی۔

(۳۵۳) حضرت ابو عقیل اوسی انصاریؓ

آپ کا نام جاہلیت میں عبدالعزیٰ تھا جب مشرف بہ اسلام ہوئے تو حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اہلی یوم الدین نے آپ کا اسم شریف عبدالرحمن عدوالادمان رکھا۔ آپ اپنی کنیت ابو عقیل سے مشہور تھے۔ آپ بدر، احد اور مابعد کے جمیع معرکوں میں حضور سالارِ اعظم مجاہدین اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب شریک ہوتے رہے۔ ۱۲ ہجری میں جنگ یمامہ میں شہادت سے فائز ہوئے۔

(۳۵۴) حضرت ابو قتادہ خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم شریف حارث بن ربیع ہے لیکن آپ کنیت سے مشہور تھے فارس رسول آپ کا خطاب تھا بعض مورخین نے آپ کو بدری اصحاب میں شمار کیا ہے ابن اسحاق و ابن عقبہ نے آپ کو اصحاب بدر میں شامل نہیں کیا ہے۔ بعد معرکہ بدر بھی آپ تمام دوسرے معرکوں میں شریک ہوتے رہے۔

خود آپ کا بیان ہے کہ ربیع الاول ۶ ہجری میں غنقوہ ذی قرد کے دن (جو ایک پانی کا مقام ہے مابین مدینہ منورہ و خیبر) حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر مبارک مجھے پر پڑی تو شفقت سے دعادی ”یا اللہ اس کے چہرہ میں برکت عطا فرما اور نیز بالوں میں اور نیکی بخش اس کے چہرے میں“ تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ علیک وسلم) آپ کے چہرہ انور میں بھی نیکی عطا ہو۔ بعد آپ نے مجھے سے دریافت فرمایا ”کیا تم نے مسعدہ

(مسعدہ ڈاکوؤں کا سردار تھا جو مدینہ منورہ کے چراگاہ سے ایک صحابی کو جو اونٹوں کی حفاظت پر مامور تھے۔ قتل کر کے مسلمانوں کے اونٹ چرا کر لے گیا تھا اس کا پیچھا مقام ذی قرد تک خود حضور تاجدار کونین ﷺ نے مع ایک جماعت صحابہ کرام کیا۔ مسعدہ مقابلہ کیا اور مارا گیا اس کے ساتھ ڈاکو فرار ہو گئے۔ سب اونٹ مسلمانوں کو مل گئے) میں نے عرض کیا ”ہاں“

پھر آپ نے فرمایا ”تمہارے چہرے پر یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا ”یہ ایک تیر کا نشان ہے جو مجھے لگا“ آپ نے فرمایا ”قریب آؤ“ میں قریب ہوا تو حضور انور اقدس ﷺ نے اپنا لعاب اطہر و معطر اس پر لگایا اس کے بعد مجھے کوئی مار کا نشان اور کوئی چوٹ نہ رہی۔

شعبان ۸ ہجری میں حضور سید العالمین ﷺ نے پندرہ مجاہدین کا ایک سریہ ملک نجد میں آپ کی سرداری میں روانہ فرمایا تھا کہ بنو عطفان کے ارادوں کی خبر پائیں کہ اس قبیلہ نے اس سے قبل چند بار مسلمانوں پر حملہ کیا ہوا تھا۔

مطابق ایک قول کے ۴۰ ہجری میں بمقام کوفہ آپ کا انتقال ہوا اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی۔ مطابق دوسرے قول کے آپ کا انتقال ۴۵ ہجری میں مدینہ منورہ میں ہوا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

(۳۵۵) حضرت ابو قیس خزر جی انصاریؓ

فصل راء مہملہ وہائے ہوز میں ذکر کئے گئے ہوئے برادران حضرت رافع و ہلال رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ آپ نے حسب قول ہشام ابن کلبی و ابن سید الناس معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی لیکن حسب قول ابن اسحاق ان چار برادروں میں حضرت رافع شریک معرکہ بدر تھے جہاں ان کو شہادت نصیب ہوئی۔

(۳۵۶) حضرت ابو کبشہ مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی سلیم تھا صرف کنیت سے آپ مشہور تھے۔ آپ نبی کریم ﷺ کے آزاد کئے ہوئے غلام تھے نہ صرف معرکہ بدر میں بلکہ بعد کے ہر ایک معرکہ میں نبی کریم ﷺ کے ہم رکاب رہنے کا اعزاز شرف حاصل فرمایا۔ جمادی الثانی ۱۳ ہجری میں جس دن سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے خلیفۃ المسلمین کا حلف اٹھایا آپ کا انتقال مدینہ میں ہوا۔

(۳۵۷) حضرت ابولبابہ بن عبدالممنذ راوی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی اکثر نے رفاعہ بن عبدالممنذ رکھا ہے۔ اور بعض نے بشیر بن عبدالممنذ لیکن آپ کنیت ابولبابہ سے مشہور ہیں۔ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپ معرکہ بدر کیلئے لشکر اسلام کے ساتھ روانہ ہوئے لیکن راستہ میں مقام روحا سے حضور سالارِ اعظم مجاہدین تاجدار مدینہ ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ واپس روانہ فرمایا اور وہاں اپنی غیر حاضری میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔

بعد جنگ بدر آپ کو شاملین جنگ میں شمار فرما کر مالِ غنیمت سے حصہ عطا فرمایا۔ اسی طرح ذوالحجہ ۲ ہجری میں غزوہ سویق کے وقت بھی حضور انور اقدس ﷺ نے آپ کو مدینہ منورہ میں اپنا خلیفہ مقرر فرمایا تھا معرکہ بدر کے بعد بجز غزوہ سویق کے احد اور تمام دوسرے معرکوں میں ہم رکاب حضور رسالت ماب ﷺ رہنے کا شرف حاصل فرمایا۔ فتح مکہ مکرمہ کے دن آپ قبیلہ بنی عمرو بن عوف کے علمبردار تھے اوپر فصل میم میں ذکر فرمائے گئے ہوئے حضرت مبشر شہید معرکہ بدر کے برادرِ مکرم تھے۔

بنو قریظہ کے یہودیوں کی مسلمانوں سے متواتر عہد شکنی کے باعث غزوہ خندق

کے فوراً بعد ارشاد وحی سے حضور تاجدار کونین ﷺ نے ذی قعدہ ۵ ہجری میں بنو قریظہ کا محاصرہ کیا تو عاجز ہو کر یہودیوں نے حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کو جو بنو قریظہ کے حلیفوں سے تھے بلوایا کہ ان کی وساطت سے صلح کی کوشش کریں۔

حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ نے انہیں کہا کہ تمہیں اب صلح نہیں حاصل ہوگی۔ حضور رسول کریم ﷺ نے اپنی گردن پر انگلی پھیر کر بتایا (تمہارے لئے یہ سزا یعنی قتل کی سزا ٹھان لی ہے بعد گھر واپس ہوتے ہوئے دل میں سخت پشیمان ہوئے کہ یہ میں نے کیا کیا۔ حضور رسول اللہ ﷺ کا ارادہ ظاہر کرنا یہ تو میں نے خیانت کی ہے اللہ تعالیٰ سے بھی اور آنحضرت ﷺ سے بھی پس توبہ کی اور مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہو کر مابین مصلیٰ حضور نبی کریم ﷺ و مکان سیدہ عائشہ صدیقہ علیہا السلام اپنے آپ کو ایک ستون سے باندھ لیا اور اعلان کیا کہ جب تک میری توبہ قبول نہ ہو اور قبولیت کی وحی نہ آئے میں ستون سے اسی حالت میں بندھا رہوں گا اور کھانا پانی سب ترک کر دیا۔ قضائے حاجت کے لئے اور نمازوں کے اوقات میں آپ کی بیٹی آپ کو کھول دیتی تھی۔ سات دن بہ حالتِ فاقہ اس طرح بندھے رہے حتیٰ کہ غشی طاری ہو جاتی تھی۔ حضور حبیب رب العالمین ﷺ نے فرمایا کہ ابولبابہ نے اپنا معاملہ براہِ راست اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے اس لئے اس میں میرا دخل نہیں ہو سکتا۔ وہ اگر مجھے کہتے تو میں ان کی توبہ کی قبولیت کے لئے دعا کرتا۔ سات دن کے بعد آپ کی توبہ قبول ہونے کی وحی نازل ہوئی۔

یہ خبر جن اصحاب کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے حضور ﷺ سے سنی وہ دوڑ کر حضرت لبابہ رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچے اور مبارکباد یاں پیش کیں آپ نے شکر الہی بجالاتے ہوئے کہا کہ میں اس ستون سے نہیں نکلوں گا تا وقتیکہ حضور نبی کریم ﷺ تشریف لا کر مجھے اپنی زبان درفشان سے وہ وحی نہ سنائیں اور اپنے دستِ اقدس سے مجھے نہ کھولیں چنانچہ آنحضرت ﷺ نے خود وحی سنا کر ستون سے کھولا۔

جس ستون سے آپ نے خود کو پاندھ لیا تھا وہ اسطوانۃ ابولبابہ (یعنی ستون حضرت ابولبابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے نام سے آج تک مشہور ہے۔ مسجد اقدس کی ہر تازہ تعمیر کے وقت معماروں نے منبر و مصلیٰ نبی ﷺ و حدود روضۃ الجنۃ و جمیع ستون اس مقام پر قائم کئے ہیں۔

جہاں عمارت نبوی ﷺ میں وہ پہلے تھے ترکی سلطان عبدالحمید خاں کی بنائی ہوئی موجودہ عمارت مسجد اقدس کے حصہ میں تاحال اس ستون کا نشان باقی ہے اور اس ستون مصلیٰ کی جگہ جو ستون سنگ سرخ اب موجود ہے اس پر اسطوانۃ لبابہ کے حروف کندہ ہیں۔ اسی ستون مقام قبولیت توبہ عاصیاں مانا گیا ہے۔

حضرت لبابہ رضی اللہ عنہ کے اسم گرامی کو یہ شرف حاصل ہے کہ جمیع صحابہ کرام میں ان کا اکیلا نام ہے جو مسجد اقدس کے روضۃ الجنۃ میں اس طرح چودہ صدیوں سے روشن ہے۔

(نوٹ: یہاں بھی وہی سوال پیدا ہوتا ہے جو اوپر فصل میم میں حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کے مناقب میں ہم نے بیان کیا ہے۔ حضرت مسطح رضی اللہ عنہ کا جرم شعبان ۵ ہجری میں تھا اور حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا جرم ماہ ذی قعدہ یا ماہ ذوالحجہ ۵ ہجری میں تھا۔ اور معرکہ بدر ان واقعات سے تین سال قبل رمضان ۲ ہجری میں تھا۔

متعلق اصحاب بدر ارشاد الہی کی وحی کہ تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے تمہارے لئے میں نے جنت واجب کر دی ہے کب نازل ہوئی تحقیق نہیں اگر واقعہ بنو قریظہ کے قبل ہی یہ وحی نازل ہوئی تھی تو حضرت ابولبابہ رضی اللہ عنہ کا باوجود ایسی مبارک بشارت الہی کے اپنا توبہ پیش کرنا اور اس کی قبولیت تک سخت نفس کشی کرنا ان کی فضیلت اور عبودت پر دلالت ہے۔

اغلب تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسطح اور حضرت ابولبابہ جیسے اصحاب سے متذکرہ لغزش صادر ہونے کے بعد ہی ارشاد الہی متعلق اصحاب بدر نازل ہوا ہوگا۔

(۳۵۸) حضرت ابو مخشی مہاجرؓ

آپ کا اسم شریف سوید بن مخشی ہے۔ آپ صرف کنیت سے مشہور تھے۔ آپ نے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

(۳۵۹) حضرت ابو مرثد مہاجرؓ

آپ کا اسم گرامی کنانہ بن حصین یا حصین بن کنانہ تھا لیکن آپ صرف کنیت سے مشہور تھے۔ آپ نے مع اپنے فرزند دلیند حضرت مرثد رضی اللہ عنہ کے معرکہ بدر میں شرکت کی سعادت حاصل فرمائی۔

حضرت مرثد رضی اللہ عنہ دنیوی عہد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم میں ماہ صفر ۴ ہجری میں یوم رجب شہادت سے فائز ہوئے۔ آٹھ سال بعد ۱۲ ہجری میں عہد خلافت صدیقی جنگ یمامہ میں حضرت مرثد رضی اللہ عنہ مرتبہ شہادت سے فائز ہوئے تھے۔

(۳۶۰) حضرت ابو مسعود البدری خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی عقبہ بن عمرو ہے۔ لیکن آپ فقط کنیت سے مشہور تھے چونکہ کنیت کے ساتھ البدری لگا ہوا ہے۔۔ اس لئے بعض مؤرخین نے آپ کو اصحاب غزوہ بدر میں شمار کیا ہے۔

اکثر مؤرخین نے آپ کو معرکہ بدر میں شرکت کا ذکر نہیں کیا ہے۔ سب متفق ہیں کہ آپ نے عقبہ سوم میں بیعت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شرف حاصل فرمایا۔ اور اُحد اور

مابعد کے تمام معرکوں میں آپ کی شرکت باسعادت رہی آپ کے انتقال کی تاریخ و مقام میں بھی مؤرخین میں اختلاف ہے۔

بعض نے آپ کا انتقال ایامِ خلافت سیدنا عمر رضی اللہ عنہ میں مدینہ منورہ بتایا ہے اور بعض نے بمقام کوفہ ۴۰ ہجری میں ایام امارت مغیرہ میں لکھا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

(۳۶۱) حضرت ابو ملیل بن الازعر اوسی انصاریؓ

آپ نے بدر واحد کے معرکوں میں شرف و سعادتِ شمولیت حاصل فرمائی

(۳۶۲) حضرت ابو بکشم اوسی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی مالک بن بھان ہے آپ عقبہ دوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے عقبہ سوم میں مکرر حاضر خدمت انور صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے اور جو بارہ نقیب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت مقرر فرمائے ان میں آپ بھی ایک ہیں معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا۔

بقول بعض آپ کا انتقال حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دنیوی حیات کے ایام میں ہو ا۔ اور بقول بعض آپ کا انتقال ۲۰ ہجری میں ہوا اور بقول اکثر آپ جنگ صفین میں سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھ رہے اور شہادت نصیب ہوئی۔

(۳۶۳) حضرت ابوالیسر خزرجی انصاریؓ

آپ کا اسم گرامی کعب بن عمرو ہے آپ صرف کنیت سے مشہور تھے آپ مکہ مکرمہ میں عقبہ سوم میں مشرف بہ اسلام ہوئے معرکہ بدر میں شرکت کا شرف حاصل فرمایا کفار

قریش کا علم جو غریب بن عمیر نے سنبھالا تھا آپ نے چھین لیا آپ پست قد تھے اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ (حضور ﷺ کے چچا) موٹے اونچے اور بھاری جوان تھے۔ آپ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو بحالتِ قیدہ حضور سالارِ اعظم مجاہدین ﷺ کے پیش کیا اور عرض کیا میں نے ان کو قید کیا ہے۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انہیں ایک گھوڑے پر سوار سفید پوش جوان نے قید کیا تو حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ عرض کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! میں نے ہی ان کو قید کیا ہے“ تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا چپ رہو وہ ایک معزز فرشتہ تھا جس نے ان کو قید کیا“

آپ ایک دوسرے صحابی کے قرضدار تھے۔ جب قرض خواہ تقاضہ کے لئے آپ کے دروازہ پر آیا اور آواز دی تو آپ نے لوٹدی سے کہا کہ وہ کہے کہ صاحبِ خانہ اس وقت نہیں ہیں۔ قرض خواہ نے آپ کی آواز پہچان لی اور یہ کہہ کر میں نے آپ کی آواز پہچان لی ہے باہر تشریف لائیے۔ آپ کو باہر طلب کیا جب آپ باہر آئے اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا کہ ایسی بات بنائی؟

آپ نے فرمایا کہ تنگی ہے تو قرض خواہ نے کہا ”تشریف لے جائیے آپ پر میرا کوئی قرض نہیں ہے کیونکہ میں نے حضور مخبرِ صادق رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو اپنے قرضدار کو تنگ حالت میں پائے اور وہ قرض معاف کر دے تو یومِ محشر وہ اللہ تعالیٰ کے سایہ میں رہے گا۔ یا اس کو اللہ تعالیٰ اپنی پناہ عطا فرمائے گا۔

اللَّهُمَّ آدَمُ دِيمَ الرِّضْوَانِ عَلَيْهِمْ وَأَمِدْنَا
بِالْأَسْرَارِ الَّتِي أَوْدَعْتَهَا لَدَيْهِمْ (امین)

سخت دشمن پر فتح پانے کا نسخہ

ایک طبق میں بانوے ۹۲ کھجور یا چھوہارے اور دوسرے طبق میں تین سوتیرہ کھجور یا چھوہارے صحیح حساب سے رکھ کر صفحہ میں بتلائے گئے ہوئے طریقہ کے مطابق کھلے جنگل یا میدان یا خشک کھیت میں ختم شریف اصحاب بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پڑھیں۔ اختتام ختم پر کھڑے ہو کر تین بار دشمن کا تصور کرتے ہوئے دشمن کی طرف ایک ایک مٹھی ریت یا خاک جو اس زمین پر ہو:

بفضل رسول اللہ ﷺ وبفضل والذین معہ فی البدر شاہت
الوجوه

کہتے ہوئے زور سے پھینکیں انشاء اللہ تعالیٰ دشمن ذلیل ورسوا ہوگا۔ اگر دشمن پر فتح چاہنے والا خود ختم شریف نہیں پڑھتا مگر دوسرے سے پڑھوایا ہو تو اختتام ختم شریف پر تین بار ریت یا خاک دشمن کا تصور کرتے ہوئے:

بفضل رسول اللہ ﷺ وبفضل والذین معہ فی البدر شاہت
الوجوه

ہر دفعہ کہتے ہوئے خود پھینکے نہ کہ ختم شریف پڑھنے والا کھجور یا چھوہارے اپنے سچے دوستوں میں و معصوم بچوں میں تقسیم کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

نسخہ توسل اصحاب بدر

رِضْوَانُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ وَنَفَعْنَا بِحُبِّهِمْ فِي الدَّارَيْنِ ط
 ایک طبق کھجور یا چھوہاروں کا پیش رکھ کر فاتحہ بروج اقدس واطہر و انور و سید
 العلمین سلطان المجاہدین قاتل المشرکین مبید الکافرین خاتم النبیین شفیع المذنبین
 المؤمنین سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ ﷺ پیش کریں بعد اس کتاب میں غزوه بدر کا بیان
 پڑھیں بعد اعوذ و بسم اللہ پڑھ کر سب حاضرین مجلس استغفر اللہ العظیم تین بار۔
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ تین بار حَسْبِيَ اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ تین بار پڑھیں
 بعد میر مجلس یا کوئی حافظ قرآن سورۃ انفال کی تلاوت کرے بعد سورۃ کافرون ایک بار
 سورۃ اخلاص تین بار سورۃ فلق ایک بار سورۃ والناس ایک بار سورۃ فاتحہ ایک بار سورۃ
 بقرہ کی پہلی پانچ آیات شریفہ (آلَمْ سَعَى الْكٰفِرِيْنَ هُمْ الْمُفْلِحُوْنَ تک) ایۃ
 الکرسی اور سورہ بقرہ کا آخری رکوع (لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ اٰخِرُ سُوْرَةٍ تِک) ایک ایک بار
 پڑھیں بعد سورۃ احزاب کی آیۃ مبارکہ ”مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ
 وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّۦْنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا“ بعد تمام
 حاضرین تین یا پانچ یا سات یا گیارہ بار درود شریف پڑھیں۔ بعد اس ختم شریف کا
 ثواب بحضور معدن نور شافع یوم النور صاحب الجود و الکریم دافع البلاء و الوباء و القحط
 و المرض و الالام سالار اعظم مجاہدین مبید الکافرین قاتل المشرکین خاتم النبیین شفیع
 المذنبین المؤمنین رحمۃ للعالمین بالمؤمنین رؤف الرحیم سیدنا و مولینا محمد رسول اللہ ﷺ
 پہنچکر بعد انبیاء و مرسلین میں آپ کے جمیع آباء و اخوان صلوة اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو پہنچ
 کر آپ کی جمیع آل و اہل بیت و عترت و عشیرت و ازواج طاہرات و مطہرات امہات
 المؤمنین و جمیع اصحاب کرام نجوم اسلام و جمیع تابعین مصابیح ظلام رضوان اللہ علیہم اجمعین

کو پہنچ کر جمیع مومنین و مومنات و مسلمین و مسلمات کو بھی پہنچے اور بالخصوص اصحاب غزوة بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ارواح اقدس کو پہنچے یعنی بہ ارواح اقدس سیدنا ابابکر الصدیق مہاجر ابن مہاجر ابن سیدنا اباقحافہ رضی اللہ عنہما سیدنا اباحفص عمر ابن الخطاب مہاجر رضی اللہ عنہ وغیرہ تا سیدنا ابولیسٰت خزرجی انصاری رضی اللہ عنہ۔

بعد سورۃ فاتحہ پڑھ کر بادب و خضوع و خشوع اپنی حاجات تمنائوں کے لئے یوں دعا کریں یا الہ العالمین یا ذولا جلال والا کرام یا ارحم الرحمین میں تیری بارگاہ میں تیرے حبیب مکرم سالار اعظم مجاہدین بدر صلی اللہ علیہ وسلم اور جمیع اصحاب غزوة بدر رضیت عنہم دعا پیش کرتا ہوں قبول فرمائیں یا حضرات اصحاب بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سب کے وسیلہ سے بارگاہ الہی میں دعا پیش کر رہا ہوں رحم و کرم فرما کر اس دعا کی منظوری کرادیں اور میرے اور حاضرین کے سب گناہوں کو بخش دیں۔

بعد ازاں جو دعا ہو عرض کرے۔

دعا عربی

یہ عربی دعا بھی پڑھ سکتے ہیں

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ خَاتَمِ النَّبِيِّينَ قَاتِلِ الْمُشْرِكِينَ مُبِيدِ الْكَافِرِينَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَوْقِ رَحِيمٍ شَفِيعِ الْمُدْنِيِّينَ الْمُؤْمِنِينَ رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ بَعْدَ كُلِّ ذَرَّةٍ مِائَةٌ أَلْفِ أَلْفٍ مَرَّةٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا اللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ أَسْأَلُكَ بِحَقِّ سَادَاتِنَا غَزَوَاتِ بَدْرٍ وَخُلَفَاءِ رَاشِدِينَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي وَبِحَقِّ سَادَاتِنَا أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ وَعُمَرَ بْنِ

الْخَطَّابِ وَعُثْمَانَ ابْنَ عَفَّانٍ وَعَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ حَبِّبِ اٰيْنَا اِيْمَانًا وَزَيْنَةً فِي قُلُوْبِنَا وَكَرِهْ اِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ رَبَّنَا اِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَاَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلْوَةً تُنَجِّنُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَلَاٰتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيْعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السِّيَّاتِ وَرَفَعْنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَا مَالِكُ يَا مَالِكُ يَا مَالِكُ يَا قُدُوْسُ يَا سَلَامُ يَا مُؤْمِنُ يَا مُهَيْمِنُ يَا عَزِيْزُ يَا جَبَّارُ يَا مُتَكَبِّرُ يَا خَالِقُ يَا بَارِيُّ يَا مُصَوِّرُ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ كَنْزِ بَدْرِ سِتَّةٍ مِنْ عَشْرَةِ الْمُبَشِّرِيْنَ بِالْجَنَّةِ يَعْنِي بِحَقِّ سَادَاتِنَا طَلْحَةَ ابْنَ عُبَيْدِ اللّٰهِ وَزُبَيْرِ ابْنَ الْعَوَامِّ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنَ عَوْفٍ وَسَعْدِ ابْنَ اَبِي وَقَّاصٍ وَسَعِيْدِ ابْنَ زَيْدٍ وَاَبِي عُبَيْدَةَ ابْنَ الْجِرَاحِ اِيْمَانًا كَامِلًا قَلْبًا خَاشِعًا وَعِلْمًا نَافِعًا وَاَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّاتٍ وَاَسْئَلُكَ مِمَّا الْعَافِيَةَ وَاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلٰى الْعَافِيَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنَا عَنِ النَّاسِ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مَلَائِكَتِكَ اَجْمَعِيْنَ مِنْ اَهْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِيْنَ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ يَا اَرْحَمَ الرَّحِيْمِيْنَ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا غَفَّارُ يَا قَهَّارُ يَا وَهَّابُ يَا رَزَّاقُ يَا فَتَّاحُ يَا عَلِيْمُ يَا قَابِضُ يَا بَاسِطُ يَا خَافِضُ يَا رَافِعُ اَسْئَلُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ شُهَدَاءِ بَدْرِ وَسَادَاتِنَا عُبَيْدَةَ ابْنَ حَارِثٍ وَسَيِّدِ اشْهَدَاءِ مِهْجَعِ ابْنِ صَالِحٍ وَعُمَيْرِ ابْنِ اَبِي وَقَّاصٍ وَعَاقِلِ ابْنِ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِ يَالِيْلٍ وَذُوْشَمَالِيْنَ وَعُمَيْرِ ابْنِ عَبْدِ عَمْرِو ابْنِ فَضْلَهُ وَصَفْوَانَ ابْنِ وَهْبٍ وَعَوْفِ ابْنِ عَفْرَاءَ وَمَعُوْذِ ابْنِ عَفْرَاءَ وَحَارِثَةَ ابْنِ سُرَّاقَةَ وَيَزِيْدَ ابْنِ حَارِثٍ وَرَافِعِ ابْنِ مَعْلَى وَعُمَيْرِ ابْنِ الْحَمَّامِ وَسَعْدِ ابْنِ خَشِيْمَةَ وَمُبَشِّرِ ابْنِ عَبْدِ الْمُنْدِرِ اَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَلِوَالِدِيْنَا وَالْاَسْتَاذِيْنَا وَالْمُشَايِخَنَا وَالْجَمِيْعَ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ
 الرَّاحِمِينَ صَلَّى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً دَائِمَةً التَّصَالِ والتَّوَالِي مُتَعاقِبَةً
 بِتَعاقِبِ الأَيَّامِ وَاللَّيَالِي يَا مُعزُّ يَا مُعزُّ يَا مُعزُّ يَا مُدِلُّ يَا سَمِيعُ يَا بَصِيرُ يَا حَكَمُ
 يَا عَدْلُ يَا لَطِيفُ يَا خَبِيرُ يَا حَلِيمُ يَا عَظِيمُ يَا غَفُورُ يَا شَكُورُ اسْأَلُكَ بِحَقِّ سَادَاتِنَا
 غَزَوَاتِ بَدْرِ وَأَبِ ابْنِ كَعْبٍ وَأَخْنَسِ ابْنِ حُبَيْبِ سَلِيمٍ وَأَرْقَمِ ابْنِ أَبِي الأَرْقَمِ
 عَبْدِ مَنْفٍ وَأَسْعَدِ ابْنِ يَزِيدٍ وَأَنَسِ ابْنِ مُعَاذٍ وَأَنَسَهُ مَوْلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ
 وَأَنِيسِ ابْنِ قَتَادَةَ وَأَوْسِ ابْنِ ثَابِتٍ وَأَوْسِ ابْنِ خَوْلَى وَإِيَّاسِ ابْنِ أَوْسٍ وَإِيَّاسِ
 ابْنِ بُكَيْرٍ وَبَجِيرِ ابْنِ أَبِي جَجِيرٍ وَبِحَاثِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَبِرَاءِ ابْنِ المَعْرُورِ
 وَبَسْبَسَةَ ابْنِ عَمْرٍو وَبِشْرَابِ ابْنِ البَرَاءِ ابْنِ المَعْرُورِ وَبَشِيرِ ابْنِ سَعْدِ وَبِلَالِ ابْنِ
 أَبِي رَبَاحٍ وَتَمِيمِ مَوْلَى خِرَاشٍ وَتَمِيمِ مَوْلَى بَنِي غَنَمِ ابْنِ السِّلْمِ وَتَمِيمِ ابْنِ يُعَاذٍ
 وَثَابِتِ ابْنِ أَقْرَمٍ وَثَابِتِ ابْنِ ثَعْلَبِ الجَدْعِ وَثَابِتِ ابْنِ خَالِدِ وَثَابِتِ ابْنِ عَمْرٍو
 ابْنِ زَيْدٍ وَثَابِتِ ابْنِ حَزَّالٍ وَثَعْلَبَةَ ابْنِ عَمْرٍو وَثَعْلَبَةَ ابْنِ عَنَمَةَ وَثَقْفَا بَنِ عَمْرٍو
 وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ رَبَابٍ وَجَابِرِ ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَجَبَّارِ ابْنِ صَخْرٍ
 وَجَبْرَابِ ابْنِ عَتِيكَ وَجَبِيرِ ابْنِ إِيَّاسِ رَبَّنَا احْفَظْنَا مِنْ كُلِّ بَلَاءِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ
 الأَخِرَةِ وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ وَالْحَقُّنَا بِالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ عَدَدَ مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ
 وَعَدَدَ مَنْ يُصَلِّي عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ فِي كُلِّ يَوْمٍ أَلْفَ مَرَّةٍ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ
 يَا كَبِيرُ يَا حَفِيفُ يَا مُقِيْتُ يَا حَسِيبُ يَا رَقِيبُ يَا مُجِيبُ يَا وَاسِعُ يَا جَلِيلُ يَا
 كَرِيمُ يَا حَكِيمُ اللَّهُمَّ بِحَقِّ غَزَوَاتِ بَدْرِ وَسَادَاتِنَا حَارِثِ ابْنِ أَنَسِ ابْنِ رَافِعِ
 وَحَارِثِ ابْنِ أَوْسِ ابْنِ رَافِعِ وَحَارِثِ ابْنِ أَوْسِ بَنِ مُعَاذٍ وَحَارِثِ ابْنِ حَاطِبِ
 وَحَارِثِ ابْنِ خَزْمَةَ أَوْسِي وَحَارِثِ ابْنِ خَزْمَةَ خَزْرَجِي وَحَارِثِ ابْنِ أَبِي خَزْمَةَ
 ابْنِ أُمِيَّةٍ وَحَارِثِ ابْنِ صِمَّةٍ وَحَارِثِ ابْنِ عَرْفَجَجَةَ وَحَارِثِ ابْنِ قَيْسِ أَوْسِي

وَأَبِي خَالِدٍ حَارِثِ ابْنِ قَيْسِ خَزْرَجِيٍّ وَحَارِثِ ابْنِ نَعْمَانَ أَوْسِيٍّ وَحَارِثَةَ ابْنِ
نَعْمَانَ خَزْرَجِيٍّ وَحَاطِبِ ابْنِ أَبِي بَلْتَعَةَ وَحَاطِبِ ابْنِ عَمْرٍو. وَحَبَابِ ابْنِ مُنْدِرٍ
وَحَبِيبِ ابْنِ الْأَسْوَدِ وَحَرَامِ ابْنِ مِلْحَانَ وَحُرْجِ ابْنِ زَيْدٍ وَحُصَيْنِ ابْنِ حَارِثِ
ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَحَمْزَةَ ابْنِ حُمَيْرٍ وَسَيِّدِ الشَّهْدَاءِ أَسَدِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ حَمْزَةَ
ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَخَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ وَخَالِدِ ابْنِ بُكَيْرٍ وَخَالِدِ ابْنِ قَيْسٍ وَحَبَابِ
ابْنِ أَرَثِ ابْنِ تَمِيمٍ وَحَبَابِ (مَوْلَى عُتْبَةَ ابْنِ غَزْوَانَ) وَحَبِيبِ ابْنِ إِسَافِ
وَخِدَاشِ ابْنِ قَتَادَةَ وَخِرَاشِ ابْنِ صِمَّةَ وَخُرَيْمِ ابْنِ فَالِكِ وَخَلَادِ ابْنِ رَافِعِ
وَخَلَادِ ابْنِ سُؤَيْدٍ وَخَلَادِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ الْحَجِّ مَوْعٍ وَخَلَادِ ابْنِ قَيْسٍ وَخَلِيدِ ابْنِ
قَيْسٍ وَخُلَيْفَةَ ابْنِ عَدِيٍّ وَخُنَيْسِ ابْنِ خُدَافَةَ وَخَوَاتِ ابْنِ جُبَيْرٍ وَخَوْلَى ابْنِ
أَبِي خَوْلَى عَمْرٍو أَسْتَلِكَ اسْتَرْنَا بِسْتِرِكَ الْجَمِيلِ وَالْعَفْوَاوَالْعَافِيَةَ فِي الدِّينِ
وَالدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الزَّاهِدِ رَسُولِ الْمَلِكِ
الصَّمَدِ الْوَاحِدِ صَلَوَةٌ دَائِمَةٌ دَائِمٌ مُنْتَهَى الْأَبَدِيِّ بِلَا انْقِطَاعٍ وَلَا نَفَادٍ صَلَوَةٌ
تُنَجِّنَا بِهَا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ وَبِئْسَ الْمِهَادِيَاوَدُودُ يَاوَدُودُ يَاوَدُودُ يَاكْرِيْمُ
يَابَاعِثُ يَا شَهِيدُ يَا حَقُّ يَاوَكِيلُ يَا قَوِيُّ يَا مَتِينُ يَاوَلِيُّ اللَّهُمَّ بِحَقِّ غَزَاتِ بَدْرِ
وَسَادَاتِنَا ذِكْوَانَ ابْنِ عُبَيْدٍ وَرَاشِدِ ابْنِ مُعَلِّهِ وَرَافِعِ ابْنِ حَارِثِ وَرَافِعِ ابْنِ
عُنْجَدَةَ وَرَافِعِ ابْنِ مَالِكِ وَرَافِعِ ابْنِ يَزِيدٍ وَرَبِيعِ ابْنِ رَافِعِ وَرَبِيعِ ابْنِ إِيَّاسِ
وَرَبِيعَةَ ابْنِ أَكْثَمِ وَرُحَيْلَةَ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَرَفَاعَةَ ابْنِ حَارِثِ وَرَفَاعَةَ ابْنِ رَافِعِ ابْنِ
مَالِكِ وَرَفَاعَةَ ابْنِ عَمْرٍو ابْنِ زَيْدٍ وَزِيَادِ ابْنِ سَكْنِ وَزِيَادِ ابْنِ عَمْرٍو زِيَادِ ابْنِ
لَبِيدِ وَزَيْدِ ابْنِ أَسْلَمِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَزَيْدِ ابْنِ حَارِثَةَ وَزَيْدِ ابْنِ الْخَطَّابِ وَزَيْدِ ابْنِ دُثْنَةَ
وَزَيْدِ ابْنِ مُزَيْنِ وَزَيْدِ ابْنِ مُعَلِّهِ وَزَيْدِ ابْنِ وَدِيعَةَ وَسَالِمِ ابْنِ عَمِيْرٍ وَسَالِمِ ابْنِ
مَعْقِلِ (مَوْلَى أَبِي حُدَيْفَةَ) وَسَائِبِ ابْنِ عُثْمَانَ ابْنِ مَطْعُونِ وَسَبْرَةَ ابْنِ ذَاتِكِ
وَسُرَاقَةَ ابْنِ كَعْبِ وَسُرَاقَةَ ابْنِ عَمْرٍو وَسَعْدِ ابْنِ سَهْلٍ وَسَعْدِ ابْنِ عُبَادَةَ

وَسَعْدِ ابْنِ عُبَيْدَةَ وَسَعْدِ ابْنِ عُثْمَانَ وَسَعْدِ ابْنِ مُعَاذٍ وَسُفْيَانَ ابْنَ نَسْرٍ وَسَلْمَةَ ابْنَ
 أَسْلَمٍ وَسَلْمَةَ ابْنَ ثَابِتٍ وَسَلْمَةَ ابْنَ ثَابِتٍ وَسَلْمَةَ ابْنَ سَلَامَةَ وَسَلِيْطَ ابْنَ قَيْسٍ
 وَسُلَيْمَ ابْنَ حَارِثٍ وَسُلَيْمَ ابْنَ عَمْرٍو وَسُلَيْمَانَ ابْنَ قَيْسٍ وَسُلَيْمَ ابْنَ مِلْحَانَ
 وَسِمَاكَ ابْنَ سُوْعَدٍ وَسِنَانَ ابْنَ صَيْفِيٍّ وَسِنَانَ ابْنَ أَبِي سِنَانَ وَسُوْدَانَ ابْنَ رَزِيْنَ
 وَسُوَادَانَ ابْنَ غَزِيَّةٍ وَسُوَيْبَةَ ابْنَ سَعْدِ ابْنَ حَرْمَلَةَ وَسَهْلَ ابْنَ حُنَيْفٍ وَسَهْلَ ابْنَ
 رَافِعٍ وَسَهْلَ ابْنَ عَتِيكَ وَسَهْلَ ابْنَ قَيْسٍ وَسَهْلَ ابْنَ رَافِعٍ وَسَهْلَ ابْنَ
 وَهَبِ اسْتَلْكَ التَّوْبَةَ الْكَامِلَةَ وَالْمَغْفِرَةَ الشَّامِلَةَ وَالْمَحَبَّةَ الْجَامِعَةَ وَالْخُلَّةَ
 الصَّافِيَةَ وَالْمَعْرِفَةَ الْوَاسِعَةَ وَالْأَنْوَارَ السَّاطِعَةَ وَالشَّفَاعَةَ الْقَائِمَةَ وَالْحُجَّةَ الْبَالِغَةَ
 وَالذَّرَجَةَ الْعَالِيَةَ وَفُكَاذِبَاتِنَا مِنَ الْمَعْصِيَةِ وَرَهَا نَنَا مِنَ النِّقْمَةِ بِمَوَاهِبِ الْمِنَّةِ
 بِفَضْلِكَ وَجُودِكَ وَكَرَمِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَوْلَادِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَأَصْحَابِهِ
 وَأَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَمُحِبِّيهِ وَأُمَّتِهِ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ أَجْمَعِينَ يَا حَمِيدُ يَا حَمِيدُ
 يَا حَمِيدُ يَا مُحْصِيُّ يَا مُبْدِيُّ يَا مُعِيدُ يَا مُخِيُّ يَا مُمِيتُ يَا حَيُّ يَا قِيَوْمُ يَا وَاجِدُ يَا
 مَا جِدُ يَا وَاحِدُ يَا أَحَدُ يَا صَمَدُ اسْتَلْكَ بِحَقِّ غَزَوَاتِ بَدْرٍ وَسَادَاتِنَا شُجَاعِ ابْنَ
 وَهَبِ وَشَرِيكَ ابْنَ أَنَسٍ وَشَمَّاسِ ابْنَ عُثْمَانَ وَصَبِيْحِ ابْنَ حَارِثٍ وَطَفِيْلِ ابْنَ
 مَالِكِ ابْنَ عَبْدِ الْبَرِّ وَطَفِيْلِ ابْنَ نُعْمَانَ ابْنَ عَبْدِ الْبَرِّ وَطَلِيْبِ ابْنَ عُمَيْرِ وَعَاصِمِ
 ابْنَ ثَابِتٍ وَعَاصِمِ ابْنَ عَدِيٍّ وَعَاصِمِ ابْنَ عَكْبَرٍ وَعَاصِمِ ابْنَ قَيْسٍ وَعَامِرِ ابْنَ
 أُمِيَّةٍ وَعَامِرِ ابْنَ بُكَيْرٍ وَعَامِرِ ابْنَ رَبِيعَةَ وَعَامِرِ ابْنَ سَعْدٍ وَعَامِرِ ابْنَ سَكَنٍ
 وَعَامِرِ ابْنَ سَلْمَةَ وَعَامِرِ ابْنَ سَلْمَةَ وَعَامِرِ ابْنَ فَهَيْرَةَ وَعَامِرِ ابْنَ مُخَلَّدٍ وَعَبَّادِ ابْنَ
 بَشْرٍ وَعَبَّادِ ابْنَ قَيْسٍ وَعَبَّادِ ابْنَ صَامِتٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ أَنَيْسٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ
 ثَعْلَبَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ جُبَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ جَحْشٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ جَحْشٍ وَعَبْدُ اللَّهِ
 ابْنَ جَدُّو عَبْدِ اللَّهِ ابْنَ حُمَيْرٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ رَبِيعٍ وَعَبْدُ اللَّهِ ابْنَ رَوَاحَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ

ابْنِ زَيْدٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سُرَاقَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَلَمَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ سَهْلٍ وَعَبْدِ اللَّهِ
 ابْنِ شَرِيكَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ طَارِقٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَامِرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَبْدِ مَنَاةٍ
 وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُرْفَطَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عَمْرٍو وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ عُمَيْرٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
 قَيْسِ ابْنِ صَخْرَمِنْ بَنِي رَبِيعَةَ وَعَبْدِ اللَّهِ قَيْسِ ابْنِ خَلْدَةَ مِنْ بَنِي سَوَادٍ
 وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ كَعْبٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَخْرَمٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ
 مَظْعُونٍ وَعَبْدِ اللَّهِ ابْنِ نَعْمَانَ وَعَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ جَبْرِ وَعَبْدِ رَبِيعَةَ ابْنِ حَقِّ وَعَدُوَّ
 ابْنِ حَسْحَاسٍ وَعَايِدِ ابْنِ مَاعِصِرٍ وَعَبَسِ ابْنِ عَامِرٍ وَعُبَيْدِ ابْنِ أَوْسٍ وَعُبَيْدِ ابْنِ
 تَيْهَانَ وَعُبَيْدِ ابْنِ أَبِي عُبَيْدٍ وَعِثْبَانَ ابْنِ مَالِكٍ وَعُتْبَةَ ابْنِ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ ابْنِ
 عَبْدِ اللَّهِ وَعُتْبَةَ ابْنِ غَزْوَانَ وَعُثْمَانَ ابْنِ مَظْعُونٍ وَعَجْلَانَ ابْنِ نَعْمَانَ وَعَدِيَّ ابْنِ
 أَبِي زُعْبَارٍ وَعِصْمَةَ ابْنِ مَحْصِينَ وَعَصِيمَةَ الْأَشْجَعِيَّ وَعَطِيَّةَ ابْنِ نُؤَيْرَةَ وَعُقْبَةَ
 ابْنِ عَامِرٍ وَعُقْبَةَ ابْنِ عُثْمَانَ وَعُقْبَةَ ابْنِ وَهْبِ خَزْرَجِيَّ وَعُقْبَةَ ابْنِ وَهْبِ مَهَاجِرِ
 وَعُكَّاشَةَ ابْنِ مِحْصَنٍ وَعَمَّارِ ابْنِ يَاسِرٍ وَعَمَّارَةَ ابْنِ حَزْمٍ. وَعُمَارَةَ ابْنِ زِيَادٍ
 وَعُمَرَوِ ابْنِ إِيَّاسٍ وَعَمْرٍو وَتَعْلَبَةَ وَعَمْرٍو ابْنِ الْجَمُوعِ وَعَمْرٍو ابْنِ حَارِثِ
 مَهَاجِرِ وَعَمْرٍو ابْنِ حَارِثِ خَزْرَجِيَّ أَنْصَارِيَّ. عَمْرٍو ابْنِ سُرَاقَةَ وَعَمْرٍو ابْنِ أَبِي
 سَرَخٍ وَعَمْرٍو ابْنِ طَلْقٍ وَعَمْرٍو ابْنِ قَيْسٍ وَعَمْرٍو ابْنِ مُعَاذٍ وَعَمْرٍو ابْنِ مَعْبُدٍ
 وَعُمَيْرِ ابْنِ الْحَرَامِ وَعُمَيْرِ ابْنِ عَامِرٍ وَعُمَيْرِ ابْنِ عَوْفٍ وَعُمَيْرِ ابْنِ سَاعِدَةَ
 وَعِيَّاضِ ابْنِ زُهَيْرٍ اللَّهُمَّ إِنَّكَ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي اللَّهُمَّ الْكُفْيُ
 بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ اللَّهُمَّ فَارِجِ اللَّهُمَّ
 فَارِجِ اللَّهُمَّ كَاشِفِ الْغَمِّ مُجِيبِ الدَّعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا رَحْمَنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ
 وَرَحِيمَهُمَا أَنْتَ تَرْحَمُنِي فَارْحَمْنِي بِرَحْمَةٍ مِنْ سِوَاكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَعَلَى
 آلِهِ وَصَحْبِهِ وَوَسَلِّمْ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ

الْغَافِلُونَ • اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الَّذِي آمَنَ
 بِكَ وَيَكْتَابُ بِكَ وَأَعْطَوْهُ عَطِيَّةَ الْفَضْلِ رَحْمَتِكَ وَإِنَّ أَشْرَفَ عَلَى خَلْقِكَ
 يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَاجْرِهِ خَيْرَ الْجَزَاءِ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ • يَا قَادِرُ
 يَا قَادِرُ يَا قَادِرُ يَا قَادِرُ يَا مُقْتَدِرُ يَا مُخْرِجُ يَا أَوَّلُ يَا آخِرُ يَا يَاطَاهُ يَا بَاطِنُ يَا وَالِي يَا
 مُتَعَالَى يَا بَرُّ يَا تَوَّابٌ يَا مُنْتَقِمٌ يَا عَفُوفٌ بِحَقِّ غَزَاتِ بَدْرٍ وَسَادَاتِنَا غَنَامِ ابْنِ أَوْسٍ
 وَفَاكِةِ ابْنِ بَشْرٍ وَفَدْوَةَ ابْنِ عَمْرٍو. وَقَتَادَةَ ابْنِ نُعْمَانَ وَقَدَامَةَ ابْنِ مَظْعُونٍ
 وَقُطَيْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ وَقَيْسِ ابْنِ عَمْرٍو، وَقَيْسِ ابْنِ مِحْصَنٍ وَقَيْسِ ابْنِ مُخَلَّدٍ
 وَكَعْبِ ابْنِ هَمَّازٍ وَكَعْبِ ابْنِ زَيْدٍ، وَلَيْدَةَ ابْنِ قَيْسٍ وَمَالِكِ ابْنِ أَبِي خَوْلِي،
 عَمْرٍو، وَمَالِكِ ابْنِ دُخَسَمٍ وَمَالِكِ ابْنِ رَبِيعَةَ وَمَالِكِ ابْنِ رِفَاعَةَ وَمَالِكِ
 ابْنِ عَمْرٍو، وَمَالِكِ ابْنِ قُدَامَةَ، وَمَالِكِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَمَالِكِ ابْنِ نَمِيلَةَ
 وَمُجَدِّرِ ابْنِ ذِيَادٍ وَمُهَرَّرِ ابْنِ عَمْرٍو وَمُحْرِزِ ابْنِ فَضْلَةَ وَمَحْمَدِ ابْنِ مَسْلَمَةَ
 وَمِدْلَاجِ ابْنِ عَمْرٍو وَمَرْتَدِ ابْنِ أَبِي مَرْتَدٍ وَمِسْطَحِ ابْنِ آثَالَةَ، وَمَسْعُودِ ابْنِ أَوْسٍ
 وَمَسْعُودِ ابْنِ زَيْدِ ابْنِ أَوْسٍ، وَمَسْعُودِ ابْنِ خَلْدَةَ، وَمَسْعُودِ ابْنِ رَبِيعَةَ
 وَمَسْعُودِ ابْنِ زَيْدٍ وَمَسْعُودِ ابْنِ سَعْدِ ابْنِ قَيْسِ ابْنِ خَالِدٍ وَمَسْعُودِ ابْنِ عَبْدِ سَعْدٍ
 وَمُضْعَبِ ابْنِ عُمَيْرٍ وَمُعَاذِ ابْنِ جَبَلٍ وَمُعَاذِ ابْنِ حَارِثٍ وَمُعَاذِ ابْنِ صِبَةَ وَمُعَاذِ ابْنِ
 صَمَّةٍ وَمُعَاذِ ابْنِ الْجَمُوعِ وَمُعَاذِ ابْنِ مَاعِصٍ وَمُعَبِّدِ ابْنِ عَبَّادٍ وَمُعَيْدِ ابْنِ قَيْسٍ
 وَمُعْتَبِ ابْنِ عُيَيْدٍ وَمُعْتَبِ ابْنِ عَوْفٍ وَمُعْتَبِ ابْنِ قُشَيْرٍ وَمُعْتَبِ ابْنِ مُنْدِرٍ
 وَمُعَمَّرِ ابْنِ حَارِثٍ وَمَعْنِ ابْنِ عَدِيٍّ وَمَعْنِ ابْنِ يَزِيدٍ وَمَعُودِ ابْنِ عَمْرٍو وَمُنْدِرِ ابْنِ
 قُدَامَةَ وَمُنْدِرِ ابْنِ مُحَمَّدٍ، اللَّهُمَّ إِنَّ أَسْأَلَكَ الْآخِذَ بِأَحْسَنِ مَا تَعْلَمُ وَالتَّرِكَ
 لِسَيِّئِي مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلَكَ التَّلْفُلَ بِالرِّزْقِ وَالتَّزُهْدَ فِي الْكَفَافِ وَالتَّمْخَرَجَ
 وَبِالْبَيَانِ مِنْ كُلِّ شُبْهَةٍ وَالتَّجَلُّجَ بِالصَّوَابِ فِي كُلِّ حُجَّةٍ وَالتَّعَدُّلَ فِي الْحَضَبِ
 وَالتَّرَضَاءَ وَالتَّسْلِيمَ لِمَا يَجْرِي بِهِ الْقَضَاءُ وَالتَّقِيَّةَ فِي الْفَقْرِ وَالتَّغْنَى

والتواضع في القول والفعل والصدق في الجِدِّ والهزل . اللَّهُمَّ إِنَّ لَنَا ذُنُوبًا
فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَكَ وَذُنُوبًا فِيمَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ خَلْقِكَ . اللَّهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا
فَاغْفِرْهُ وَمَا كَانَ مِنْهَا لِخَلْفِكَ فَتَحْمَلْهُ عَنَاوَاغْنِنَا بِفَقْلِكَ إِنَّكَ وَاسِعُ
الْمَغْفِرَةِ . اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِالْعِلْمِ قُلُوبَنَا وَاسْتَعْمِلْ بِطَاعَتِكَ أَبْدَانَنَا وَخَلِّصْ مِنَ الْفِتَنِ
سِرِّنَا وَاشْغُلْ بِالْإِعْتِبَارِ أَفْكَارَنَا وَقِنَا شَرَّوَسَاوِسَ الشَّيْطَانِ وَأَجْرِنَا مِنْهُ يَا رَحْمَنُ
حَتَّى لَا يَكُونَ لَهُ عَلَيْنَا سُلْطَانٌ يَا مُجِيبُ الدَّعْوَةِ الدَّاعِ إِذَا دَعَاكَ . اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ . اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ أَبَدًا أَبَدِينَ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاهِرِ الدَّاهِرِينَ . اللَّهُمَّ صَلِّ
عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ لِأَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ
صَاحِبِ الْتَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْحِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْكَرْمَةِ وَالْمَغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ
صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمِنَنِ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْآيَاتِ وَالْمُعْجَزَاتِ
وَالْعَلَامَاتِ وَالْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُودِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُودِ وَالشَّفَاعَةِ
وَالسُّجُودِ لِلرَّبِّ الْمَحْمُودِ . يَارَوْفُ يَارَوْفُ يَارَوْفُ يَا مَالِكَ الْمَلِكِ يَا
ذَالِ الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ اسْأَلُكَ بِحَقِّ غُرَاتِ بَدْرِ وَآسَادَاتِنَا نَضْرَابِنِ حَارِثِ
وَنُعْمَانَ الْأَعْرَجِ ابْنِ مَالِكٍ وَنُعْمَانَ ابْنِ سِنَانٍ وَنُعْمَانَ ابْنِ عَصْرٍ وَنُعْمَانَ ابْنِ
عَمْرٍو وَنُعْمَانَ ابْنِ عَبْدِ عَمْرٍو وَنُعْمَانَ ابْنِ مَالِكٍ وَنُعْمَانَ ابْنِ أَبِي خَزْمَةَ،
وَنُعِيمَانَ ابْنِ عَمْرٍو نَوْفِلِ ابْنِ ثَعْلَبَةَ وَوَأَقْدَابِنِ عَبْدِ اللَّهِ وَوَدْقَةَ ابْنِ إِيَّاسِ
وَوَدِيعَةَ ابْنِ عَمْرٍو وَوَحْبَابِنِ سَعْدِ وَوَهْبِ ابْنِ أَبِي سَرَجٍ وَهَانِي ابْنِ نِيَّارِ
وَهَبِيلِ ابْنِ حُصَيْنٍ وَهَلَالِ ابْنِ مُعَلَّى، وَيَزِيدِ ابْنِ أُخْنَسِ وَيَزِيدِ ابْنِ حَارِثِ
وَيَزِيدِ ابْنِ خِزَامٍ وَيَزِيدِ ابْنِ رُقَيْشٍ وَيَزِيدِ ابْنِ شَكْنِ وَيَزِيدِ ابْنِ الْمُنْدِرِ اللَّهُمَّ،
اجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا نُورًا وَفِي بَصَرِنَا نُورًا فِي سَمْعِنَا نُورًا وَ عَنِ يَمِينِنَا نُورًا وَعَنْ
شِمَالِنَا نُورًا وَمِنْ خَلْفِنَا نُورًا وَمِنْ أَمَامِنَا نُورًا وَ جَعَلْنَا مِنْ فَوْقِنَا نُورًا وَمِنْ تَحْتِنَا

نُورًا اللَّهُمَّ اعْطِنَا نُورًا وَاجْعَلْنَا نُورًا وَفِي اعْصَابِنَا نُورًا وَفِي لَحْمِنَا نُورًا وَفِي
دَمِنَا نُورًا وَفِي شَعْرِنَا نُورًا وَفِي بَشْرِنَا نُورًا وَفِي لِسَانِنَا نُورًا وَاجْعَلْ فِي نَفْسِنَا
نُورًا وَاعْظِمْ لَنَا نُورًا وَاجْعَلْنَا نُورًا اللَّهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ لَنَا
أَبْوَابَ رِزْقِكَ اللَّهُمَّ اصِمْنَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ بِفَضْلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَبَارِكْ عَلَى
سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ فِي الْعَالَمِينَ إِنَّكَ حَمِيدٌ
مَجِيدٌ عَدَدَ خَلْفِكَ وَرِضَاءِ نَفْسِكَ وَزِينَةِ عَرْشِكَ وَمِدَادِ كَلِمَاتِكَ وَعَدَدَ
مَا ذَكَرَكَ بِهِ خَلْقِكَ فِيمَا مَضَى وَعَدَدَ مَا هُمْ ذَكَرُونَكَ بِهِ فِيمَا بَقِيَ فِي
كُلِّ سَنَةٍ وَشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَيَوْمٍ أَوْ لَيْلَةٍ وَسَاعَةٍ مِّنَ السَّاعَاتِ وَشَمِّ وَنَفْسٍ وَ
طَرْفٍ لَمْحَةٍ مِّنَ الْأَبْيَالِي الْأَبَدِ وَأَبَادِ الدُّنْيَا وَأَبَادِ الْآخِرَةِ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ لَا
يَنْفَدُ آخِرَةٌ يَا غَنِيُّ يَا غَنِيُّ يَا غَنِيُّ يَا مُقْسِطُ يَا جَامِعُ يَا مُغْنِيُّ يَا مُعْطِيُّ يَا مَانِعُ يَا
ضَارُّ يَا نَافِعُ يَا نُورُ يَا هَادِيُّ يَا بَدِيعُ يَا بَاقِيُّ يَا وَارِثُ يَا رَشِيدُ يَا صُبُورُ اللَّهُمَّ
بِحَقِّ غَزَاتِ بَدْرِ وَسَادَاتِنَا أَبِي الْأَعْوَرِ حَارِثَ وَأَبِي أَيُّوبَ خَالِدَ وَالْأَبِي حَبِيبَ
وَأَبِي حُدَيْفَةَ وَأَبِي الْحَسَنِ الْأَنْصَارِيِّ وَأَبِي حُنَّهَ وَأَبِي خَارِجَةَ وَأَبِي خُزَيْمَةَ
وَأَبِي خَلَّادَ وَأَبِي دُجَانَةَ وَأَبِي سَبْرَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ وَأَبِي سَلِيطَ وَأَبِي سِنَانَ وَأَبِي
شَيْخَ وَأَبِي صِرْمَةَ وَأَبِي ضِيَّاحَ وَأَبِي طَلْحَةَ خَزْرَجِيَّ وَأَبِي عَعِيلَ وَأَبِي قَتَادَةَ
وَأَبِي قَيْسَ وَأَبِي كُبْشَةَ وَأَبِي لُبَابَةَ وَأَبِي مَخْسِيَّ وَأَبِي مَرْثَدَ وَأَبِي مَسْعُودَ
الْبَدْرِيِّ وَأَبِي مُلَيْلَ وَأَبِي الْهَيْسَمَ وَالْأَبِي الْيَشَرَ رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ
وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَكَبِّثْ أَقْدَامَنَا
وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا
تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ
لَنَا بِهِ وَغُفْرَانَكَ وَأَرْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ
رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِعْيَادَ رَبَّنَا إِنَّا أَمْنَا
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا آمْنَا بِمَا أَنْزَلْتَ وَتَّبِعْنَا الرَّسُولَ فَكُتُبْنَا مَعَ
الشَّاهِدِينَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَأَسْرَأْنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبَّتْ أقدامَنَا وَأَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَهُدَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ
تُدْخِلُ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ رَبَّنَا إِنَّا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي
لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمْنَا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ
الْأَبْرَارِ تَبْنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَى رُسُلِكَ وَلَا تُخْذِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ
الْمِيعَادَ رَبَّنَا أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَثَدَةً مِنَ السَّمَاءِ تَكُونُ لَنَا عِيدًا لِأَوْلَانَا وَآخِرِنَا وَآيَةً
مِنْكَ وَارزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّازِقِينَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا
لَنَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ رَبَّنَا فَتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَا قَوْمَنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ رَبَّنَا
أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَتَوَفَّنَا مُسْلِمِينَ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَآخِ وَأَدْخِلْنَا فِي رَحْمَتِكَ
وَإِنَّا أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ وَنَجِّنَا
بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ رَبِّي إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَسْأَلَكَ مَا لَيْسَ لِي بِهِ عِلْمٌ
وَإِنْ لَمْ تَغْفِرْ لِي وَتَرْحَمْنِي أَكُنْ مِنَ الْخَاسِرِينَ فَاطِرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنْتَ وَلِي
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ تَوَفَّنِي مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ
وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا تَقَبَّلْ دَعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدِي وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ
الْحِسَابُ رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا رَبِّ أَدْخِلْنِي مُدْخَلَ صِدْقٍ وَ
أَخْرِجْنِي مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ سُلْطَانًا نَصِيرًا رَبَّنَا إِنَّا مِنْ لَدُنْكَ
رَحْمَةٌ وَهِيَ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشْدٌ رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي
رَبِّ زِدْنِي عِلْمًا رَبِّ إِنِّي مَسْنِي الضُّرَّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ
سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ رَبِّ لَا تَدْرِنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِينَ رَبِّ

احْكُم بِالْحَقِّ وَرَبَّنَا الرَّحْمَنُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ رَبِّ اَنْزِلْنِىْ مُنْزِلًا مَّبَارَكًا
 وَاَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِىْ فِى الْقَوْمِ الظَّالِمِيْنَ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ
 هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنَ وَاَعُوْذُبِكَ رَبِّ اَنْ يُّحْضِرُوْنَ رَبَّنَا اَمِنْ فَاغْفِرْ لَنَا وَاَرْحَمْنَا
 وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ رَبَّنَا اَصْرِفْ عَنَّا
 عَذَابَ جَهَنَّمَ اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا اِنَّهَا سَاءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمَقَامًا رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ
 اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّالْحَقِيْقَى
 بِالصَّالِحِيْنَ وَاَجْعَلْ لِّىْ لِسَانَ صِدْقٍ فِى الْاٰخِرِيْنَ وَاَجْعَلْنِىْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيْمِ
 وَاغْفِرْ لِاَبِيْ اِنَّهٗ كَانَ مِنَ الصَّالِحِيْنَ وَلَا تُحْزِنِىْ يَوْمًا يُبْعَثُوْنَ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا
 بَنُوْنَ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ رَبِّ نَجِّنِىْ وَاَهْلِىْ مِمَّا يَعْْمَلُوْنَ رَبِّ اَوْزِعْنِىْ
 اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَ عَلٰى وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضَاهُ
 وَاَدْخِلْنِىْ بِرَحْمَتِكَ فِى عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ رَبِّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ فَاغْفِرْ لِيْ
 رَبِّ اِنِّىْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَى مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٌ رَبِّ النُّصْرُنِىْ عَلٰى الْقَوْمِ الْمُفْسِدِيْنَ
 رَبِّ اَوْزِغْنِىْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا
 تَرْضَاهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِى ذُرِّيَّتِيْ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِلٰىى مِنْ الْمُسْلِمِيْنَ رَبَّنَا
 اغْفِرْ لَنَا وَاِخْوَانَنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِى قُلُوْبِنَا غِلًا لِلَّذِيْنَ
 اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّا رَوْفٌ رَّحِيْمٌ رَبَّنَا عَلَيكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَيْكَ اٰنَا وَاِلَيْكَ
 الْمَصِيْرُ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ
 الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ رَبَّنَا اَتَمِّمْنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا اِنَّا عَمَلْنَا كُلَّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ
 اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيْ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَمُؤْمِنَاتٍ سُبْحَانَ
 رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰى الْمُرْسَلِيْنَ وَلِحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
 الْعٰلَمِيْنَ وَسَلٰى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ
 وَاٰهَالِهِمْ ذِيَّ الشَّوْكَاهِ اِنَّهٗ اَحَدُ الطَّاهِرَاتِ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَبَارِكُ وَسَلِّمْ

ضمیمہ اول

أَسْبِقِ الظُّفَرَ

۱۳۷۲ھ

ترجمہ نظم پاکیزہ برزنجی

ہدیہ راقم:۔ حامد حسن قادری جماعتی

۱۳۷۵ھ

۷۸۶

نظم اسمائے اہل البدر

۱۳۷۵

اب بھی ہے روشن گر بزم جہاں
 شمع نور سینہ اصحاب بدر
 نظم اسمائے مبارک ہو گئی
 بے بہا گنجینہ اصحاب بدر
 تم بھی سال نظم اردو قادری
 کہدو نظم آئینہ اصحاب بدر

صاحب تحریر منظوم

۱۹۵۵

حامد حسن قادری

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

اَسْبَقُ الظَّفَرُ

۱۳۷۲ھ

راز قلم حامد حسن قادری

ترجمہ نظم عربی

جَالِيَةَ الْكَدَرِ

تصنيف علامہ سيد جعفر المدنی قدس سرہ



بدریہ احدیہ نظم لطیف تر

وہ لڑی ہے جس میں ہیں سب ہی بیش بہا گر

برزنجی کی ہے یہ نظم جا لیتے الکر

جو بس ایک معجزہ شاعری کا ہے سر بسر

اسے قادری نے لکھا ہے اپنی زبان میں

بہ ہدایت وہ دعائے بخشی مقدر

شرکائے بدر کے نام نظم کئے ہیں سب

شہداً احد کے بھی اس میں آئے ہیں مختصر

فقط ان صحابہ کے نام آئے ہیں متن میں

ولدیت ان کی لکھی حواشی نظم پر

یہ مہاجرین کرام ہیں کہ جنہیں رہا

زر و جاہ و جاں سے بھی دین اپنا عزیز تر

یہ وہ جاں نثارِ نبی ہیں اوسی و خزرجی

انصار جن کا لقب جہاں میں ہے مشہر

یہ وہ قوم ہے کہ فضیلت ان کو خدا نے دی

ہے تمام قوموں کا پلہ ان سے خفیف تر

یہ وہ ہیں کہ جن سے ہوا ہے وعدہ نجات کا

یہ جو کچھ عمل کریں خطائیں ہیں مغفّر

اور انہیں کے ساتھ ہیں کل صحابہ و تابعین

سبھی اہل بیت و تمام ائمہ مفسّر

ہیں انہیں کے دامنوں سے تمسک قادری

جو وسیلہ ان کا تو تکیہ ذات کریم پر
 یارب بجاہ نبی سید کل بشر
 وہ حبیب جن کے لئے ہے خلق بحر و بر
 وہ رسول سیدنا محمد ﷺ مصطفیٰ
 خیر المریہ کہ جن سے ہے شرف مضر
 وہی جن کے بعد نہیں جہاں میں کوئی نبی
 جو بزرگ سب سے ہیں تیرے بعد المختصر
 بطفیل ان کے دعائے بخشی وقادری
 تو قبول کر کہ تیرے کرم پہ ہے بس نظر
 بطفیل ان کے صدیق اور رفیق کے
 یعنی ابوبکر خلیل بزرگ تر
 بطفیل ناطق حق و فاروق کفر و دیں
 فاروق اعظم یعنی سیدنا عمر
 بطفیل ذی النورین سیدنا الغنی
 عثمان کہ وارد جن کی مدح میں ہے زمر
 بطفیل سیدنا اتقی علی ولی
 باب مدینہ علم و صاحب کزو فر
 بطفیل طلحہ و ابن عوف سعید و سعد
 بہ زبیر وہم بہ ابی عبیدہ پرجگر
 بطفیل عم رسول حمزہ شیر دل
 وہی جن کے حملے سے کفر کو نہ ملے مفر
 بطفیل حارث وہم سلیم شجاع جنگ
 بطفیل مالک وہم بہ سلام باخبر

بہ جبیر و جابر و ثقف و جابر نزر جی

بہ انیس ابن قتادہ جنگ میں شیر ز

بطفیل عامر وہم بہ عابد جنگ جو

کہ عدو کوان کا بھی آب تیغ تھا تلخ تر

بہ حریث و عامر وہم بہ حارث ابن اوس

بطفیل عتبہ ، بکف ہمیشہ تھا جن کا سر

بہ صہیب و عاصم و کعب و حارث ہم بلال

جو مؤذن نبوی تھے ، شام ہو یا سحر

بہ خبیب و عاصم وہم جبیر و بشیر و سعد

بہ سلیم وہم بہ تمیم خزرج باہنر

بطفیل ربیع و سعد اوس و ایاسہم

بہ تمیم وہم بطفیل ارقم ذی اثر

بطفیل خادم و جاں نثار حبیب حق

وہ انس رہے جو اسیر عشق ہی عمر بھر

بہ عدی و عجلان و طفیل سرا قدہم

کہ رفیع شان ہے جن کی اور بلند سر

بہ سان و سمہ و سہل ، فارس تیغ زن

وہی دے رہے تھے جو داد جنگ سمند پر

بطفیل نعمان وہم نصر فدائے حق

بطفیل نعمان ، تھے جو جنگ میں بے خطر

بطفیل زید و زیاد و معبد ذی ہم

بہ ابی خزیمہ کہ تیغ زن تھے وہ مشتہر

بطفیل سہل و زیاد و صفوان شہید

جنہیں جا کے بدر سے خلد میں ملا متفر

بہ قتادہ و بطفیل سلمہ وہم انس
بطفیل عقبہ و عقبہ ذی حشم واثر

بہ خدش و سہل و خراش حملہ و رتوی
کہ جو بھاگا اس کو انہوں نے رکھ دیا چھید کر

بطفیل عامر و مالک اہل جہادِ حق
بطفیل مرشد و مالک شرف و ہنر

بطفیل مہجج بندہ عمر جری
جو شہید اول اہل بدر ہیں نامور

بہ معتب و بطفیل معبد وہم معاذ
بطفیل معقل وہم معتب باہنر

بہ قدامہ و بہ رفاع ، بدر میں اہل قدر
بطفیل خالد و ثابت اؤج کمال پر

بہ معاذ معمر و مالک دل باصفا
بہ محرر و بہ رفاع پاک دل و نظر

بہ سہیل وہم بہ ملئیل و مسطح نیک دل
بطفیل عبداللہ قاصع کفر شر

بطفیل زید و بہ منذر ابن قدامہ ہم
بطفیل رافع رافع سرمد ہنر

بہ ابی عقیل و ابی سلط و ابی حسن
بطفیل عبداللہ قاہر زور ور

بطفیل عبداللہ و عبداللہ ہم
بطفیل خلاد مجاہد مشتہر

بطفیل حارث و ذی اشمالین شہید

کہ جنہوں نے راہِ خدا میں دیدیا اپنا سر

بطفیل رافع کشتہ رہ دینِ حق

جو شہید ہو کے بہشت کے ہوئے رہ سپر

بطفیل حارث شہید وہ بسبہ

بہ مجید واخس و عومہ اشجع بے خطر

بہ براء واسعد وہم تمیم و ابی کعب

نہ تھا جن کو نصرتِ دینِ حق میں کس کا ڈر

بہ محمد و بطفیل محرز و وہب سعد

بہ زخیلہ ہم بطفیل ثابت مقدر

بطفیل زید و یزید کشتہ جنگ بدر

کہ شہادت ان کو تھی مثلِ گنجِ زر و گہر

بطفیل مسعود و عبید اللہ نیک

بطفیل عقبہ و خارجہ کہ تھے پر جگر

بطفیل زید و طفیل مقداد دلیر

بطفیل ثعلبہ غصنہ حملہ و

بہ عمارہ و بطفیل اوس و حصین پاک

بہ عمارہ بہ ابو حذیفہ خوش سیر

بطفیل خلاد وہ مسعود شریف

بطفیل عکاشہ قمر سے جمیل تر

بہ حباب و حاطب عمر حق گزریں

کہ نبیؐ نے عذر کو جن کے سمجھا تھا معتبر

بہ یزید و ثابت و فروہ اشجع تیغ زن

یوم النقی الجمعان عازم قطع سر
 بہ سان و حارث وہم سواد صبیح ہم
 وہی بدر میں رہے سینہ کو جو کئے سپر
 بہ عبادہ وہ خلیفہ حامی دین حق
 بہ ابی لبابہ عدوے فاجر خیرہ سر
 بہ معوذ وہ عمیر ہم بہ سلیط ہم
 بہ معاذ وہ تھی کتاب جن کی زبان پر
 بطفیل سعد ویزید وثابت جنگ جو
 کہ جو ہر جگہ رہے دشت و شہر میں معتبر
 بطفیل جبر و عویم و عبدہ پاک دل
 بہ عیاض وہم عمارہ قاصع کفر شتر
 بطفیل شماس وہ جبار و عا
 بہ باب الجنۃ و عمر و خوش خبر و اثر
 بہ ایاس و عمر و حنیس، جن کی مدد سے واں
 ہوئے قید ستر اور اتنے ہی کے اڑے تھے سر
 بطفیل زید و زیاد و سعد کہ جو کریں
 باغی کو طمغہ شیر سے بھی ذلیل تر
 بہ مجذّر بہ غنام حملہ و قوی
 ایضاً نعیمان جری حسن السیر
 بطفیل حارث و عاقل ایسے شہید بدر
 کہ ہے جن کے واسطے خلد احسن مستقر
 بطفیل بغاث و ابی ایوب ہم
 بہ معتب و بطفیل لبدہ ذی ظفر

بطفیل صفی و ہم عطیہ نیک طبع

ایضاً ابو داؤد اشجع بے خطر
ایضاً ابو محشی و عبداللہ ہم

ایضاً سواد البدر مرد مک بصر
بطفیل بو مشخ و طفیل خزیم ہم

بطفیل خباب و بہ ذکواں ذی نظر
بطفیل عبداللہ و بوقیس قوی

بطفیل حارث حملہ و یوم المفر
بطفیل عبداللہ و رافع جاں نثار

بطفیل عبداللہ با ہنر واثر
بطفیل بوسبرہ بہ عبداللہ ہم

بطفیل حمزہ جو نادر حرب سے تھے نڈر
ایضاً بہ مسعود و بہ عبداللہ و نیز

بطفیل شہمی جو کرے تھے شب کو گریہ ہی میں بسر
بہ ابی قتادہ ہم بہ عبداللہ نیک

بطفیل عباد و بہ حارث دیدہ و
بہ معاذ و بوسلمہ کہ دونوں تھے ذی شرف

بہ ودیعہ ہاتھ تھا جن کا دامن امجد پر
بہ یزید و نعمان و عمیر حق آشنا

ایضاً بہ عبداللہ ذی شرف غمہ
بطفیل بوکبشہ بہ عبداللہ کہ تھے

اسد جری کہ ہوں جب صفوف تترتر
بطفیل عبداللہ و وہب کہ تھے غنی

بطفیل فاکہ جو تھے صاحب مال و زر
 ایضاً بہ عامر عامر بہ طفیل ہم
 اعدا کے سینوں سے تیر جن کے گئے گزر
 بہ عصیمہ و خلد و عبس و ہلال ہم
 جو عدو کو جنگ میں زیر کر کے رہے زیر
 بطفیل واقد و ہبانی اسد و غا
 بہ یزید و حارث جن کا دم رہا تازہ تر
 بہ یزید و ہم و دتہ بہ عبداللہ نیز
 بطفیل سائب جو تھے قاہر حملہ ور
 بطفیل قیس و عمیر و کعب و ابی سناں
 کہ بھڑکتے جن سے تھے شعلے جنگ کے اور شرر
 بہ عبید و عبداللہ و حارث جنگ جو
 بہ عمیر، رکھدیں صفیں عدو کی جو چیر کر
 بطفیل بوہیم غنفر پر غضب
 بطفیل عبداللہ جن میں سخت تر
 بہ یزید و عبداللہ و عمر و فدائے حق
 حارث کہ جن سے تباہی دشمن خوار پر
 بہ عمیر و ہم بہ عبید عبداللہ ہم
 بطفیل سلمہ کہ جو تھے جنگ میں ذی اثر
 ایضاً بہ عبداللہ و ہم بہ عبید اوس
 جن کو شہادت ہر ذخیرے سے خوب تر
 بہ تصدق بو خارجہ کہ جنہیں ملی
 رفعت جہاں میں جبال عزت و فخر پر

بطفیل عبد رب وہ قیس و طفیل ہم
 ”بطفیل عقبہ کہ تھے جو قاتل کفر و شر“
 بطفیل بو اعور بہ بو مرید بہ قیس
 بطفیل عمرو نہ پائے جن سے دعویٰ مفر
 بطفیل ضمہ ، بحق بو خلاد ، جو
 نیزے سے اپنے گرائیں مر کے شیر ز
 بطفیل سعد وہ سہل و سعد طفیل ہم
 بطفیل عامر اہل نصرت و پر جگر
 ایضاً و نعمان وہ نعمان دلیر
 ایضاً نعمان وہ سلمہ ذی ظفر
 بطفیل بو حبہ بہ عبد اللہ نیز
 بطفیل قطبہ صاحب شرف و ہنر
 بطفیل عبد اللہ و عمر و فراخ دل
 بطفیل بوطوہ ، وعا میں سلیقہ ور
 بہ معاذ عبد اللہ غازی ذی ہم
 بطفیل عمر جو حملہ ور رہے کفر پر
 بطفیل منذر و منذر قوی و جری
 بطفیل سعد کمال سے جن کی نہ تھا مفر
 بطفیل عبد اللہ جنھوں نے اک آن میں
 بوجھل بد کو کیا روانہ سوئے سقر
 بطفیل عمرو بہ مصعب اہل صواب و حق
 بطفیل سعد و رفاعہ ذی اثر و خبر
 بہ عبیدہ و طفیل ثعلبہ دلیو

کہ جنہوں نے جیش کو مستعد کیا جنگ پر
 بہ ربیع و مالک و مالک ظفر آشنا
 بہ خلید و زافع ذی شجاعت و نامور
 بطفیل خولی وہم بہ مسعود شجاع
 خوات وہم مسعود اکرم ذی ہنر
 بطفیل خباب وہ ثابت وہم سماک
 ایضاً بہ خالد بہ خالد مشتہر
 بہ معوذ وہ شریک و مالک وہم شجاع
 ایضاً بہ ضحاک حسین صفت قمر
 بطفیل عبداللہ و عوف و ابی ملیل
 طلب جنگ میں جو نہ رکھیں کوئی کسر
 بہ سہیل وہم بہ حرام و سعد بہ ثعلبہ
 جو مثال شیر صفوف پر گریں ٹوٹ کر
 بطفیل عامر و عبدالرحمن جری
 بہ سراقہ قتل اہل کفر و فجور و شر
 بطفیل مدلاج وہ حارث تیغ زن
 بہ سہیل وہم بہ سلیم جنگ میں بے خطر
 بہ سویط و بطفیل بو مسعود و سعد
 بطفیل عمر ، وغامیں سب کا سر بلند
 بطفیل عتبان وہ عقبہ و تحسب
 اعدا کو سب نے گڑھوں میں پھینک دیا کاٹ کر
 بطفیل نوفل و راشد جری و قوی
 بطفیل بو ضیاح قتل کفر و شر

بطفیل بوسرمہ بہ عبداللہ ہم
 بطفیل عمروکہ انتقام میں پُر جگر
 بطفیل معن وہ سالم وسفیان ومعن
 بطفیل عامر اہل وقار و فخر
 بطفیل عامر ، فضل و اجر میں بیش تر
 بہ رفاعہ وہ ربیعہ و بطفیل عمرو
 بہ عمیر ، وہ جو شہید ہوئے ہیں مقتدر
 بہ ابی دجانہ و حارثہ قوی و جوان
 بطفیل عتبہ ، لاسفا کا جنصیں شمر
 بطفیل مسعود بہ نعمان و ہبیل
 بطفیل عثمان مہاجر ذی اثر
 بہ مبشر و بطفیل سعد وہ بشر ہم
 ایضاً بہ ضحاک و بحق ابی الیئر

نظم اسمائے مبارکہ اصحاب بدر رضی اللہ عنہم ختم

أُحَدِيَّة



نظم اسمائے مقدسہ شرکائے جنگِ اُحد



شرکائے جنگِ اُحد کا بھی تجھے واسطہ ہے
تو ہی کریم دعا ہماری قبول کر
کر بطفیل اُن کے جو غازیان و غار ہے
جو شہید ہو کے ہیں تیرے فضل سے زندہ تر

بہ ابی عمارہ کہ سید الشہدا ہیں جو
وہ امیر حمزہ، کیا ثار جنھوں نے سر
بہ حُیل و خلد و بہ حارث ذی حشم
بطفیل رافع و عبدہ غازی نامور

بطفیل عبداللہ و سہل فدائے حق
بطفیل عبداللہ و سہل قوی اثر

بہ ابو صمیرہ و بو حرام شہید پاک
بطفیل بوسفیان مجاہد معتبر

بطفیل مالک ہم یار بہ عمرو نیز
عاشق نبی کے کلام جن سے کریں حجر

بطفیل ابویمن بہ عبداللہ ہم

جو شہید ہو کے اُحد میں گر پڑے خاک پر

بطفیل ثابت ہو ہم مجذر وہم ایاس

بطفیل عبداللہ نور سے بہرہ ور

بطفیل عامر وہم رفاعہ شیر دل

بطفیل کیسان وہ عمر وہ کہ خوں میں تر

بہ حبیب و رافع و حارث قوی و جری

بفیل مالک ، صبر جو کریں جبر پر

بطفیل عبداللہ و ذکوان دلیر

بطفیل بو حنہ کریم نکوسیر

بطفیل حارث و مالک و حارث کہ جو

ہوئے زندگی ہی میں فائز اجرِ جزیل پر

بہ رفاعہ وہم عبدالرحمن ذکی

بہ خدائش ، سب سے جو رزم میں رہے پیش تر

بہ یزید و عامر و سعد ، سب شہدائے دیں

رہ حق میں جو ہوئے جاں بحق بین الضحیٰ

بہ انیس و اوس وہ ثابت اہل شرف تھے جو

بطفیل حارث و ثقف ، اشجع حملہ ور

بطفیل عبداللہ و ثابت ذی حشم

کہ شرف ہے جن سے نصیب وادی و دشت و در

بطفیل ثعلبہ زعیم وہ سہل قیس

بطفیل کُظَلَّہ وہ عُبَّہ پاک تر

بہ سیح و حارث وہم سلیم ثقب ہم
ملا جن کو اجر بفضلِ ربِ رؤف و بر

بطفیل عباد وہ ہقربہ جواں
بطفیل صیفیو بہ ضمیرہ مقدر

بطفیل بوزید وہ شماس شجاع
بطفیل نعمان وہ نعمان ذی ہنر

بطفیل عمرو بہ قیس وسعدِ حق آشنا
ناصر نبی کے، رواں ہوں جن کی طرف شجر

بطفیل عبداللہ وسلمہ وسعد ہم
بطفیل نعمان وہ خیشمہ نیک تر

بہ سلیم و حارث وہم نجاب عزیز خلق
جو سخی تھے اور سخا کو کرتے نہ مشتہر

بطفیل خارجہ جواد وہ اوس و عمرو
بطفیل عسیرہ اغر نکو سیر

یہ عبید و عامر وہم عبید رفیع شاں
ہے خدا کے فضل سے اجر جن کا کثیر تر

بطفیل رافع و مالک بہ طفیل قیس
کہ جو اہل خیر تھے ذی سعادت و خوش خبر

بطفیل قیس وسعید و نوفل وہم ایاس
کہ بہت ہی نیک ہے جن کا مہوی و مستقر

بطفیل وہب و عمیر و عمرو و زیاد ہم
 کہ اُحد میں پھیلا تھا جن کا نور ادھر ادھر
 بہ انس بہ قرہ بہ زید وہم عباس نیک
 کہ تھا عاقبت ہی کا شکر جن کی زباں پر

ایضاً



التوسل بالسادات و اهل البيت والائمة



بطفیل فاطمہ بنت خاتم الانبیاء
 خیر النساء ، وہ نساء خلق میں مفتخر
 بہت تصدق حسین سبط رسول حق
 کہ جنھیں عباس میں نبی کے کر لیا ستر
 بطفیل عم رسول عباس نیک
 کہ جہاں میں بعد وفات بھی رہے نامور
 بطفیل عبداللہ بن عباس ہم
 فقیرہ اعظم دین و فاضل و مقدر
 بہ تمام ال صحاب ہم ازواج پاک
 بطفیل عثمان نبی بزرگ تر

بطفیل سجاد وہ باقدیں پناہ
بطفیل صادق و کاظم حسن الپتر
بہ رضا کہ جن سے بقائے دین و بنائے علم
وہ امام جن کا لقب ہے صمن معتبر
بہ تقی مشرع و تقی دین وہ عسکری
بکمال زہد ائمہ اثنا عشر
بطفیل ختم ائمہ مہدی مہدی
کہ مجاز والوں کو ہیں حقیقت منظر
بطفیل باقی تابعین اولی الثانی
بہ تصدق اموی سید ناعمر
بہ ابوحنیفہ و شافعی فقہائے دین
بطفیل مالک و احمد اعلم معتبر
بطفیل اپنے عباد خاص کے یا الہ
کہ عروج ہے جنہیں قطب و غوث کے اوج پر
جو ہوئے ہیں شوق میں تیرے تارک ماسوا
جو شراب عشق کے نشہ میں رہے بے خبر
جنہیں تیری دید جمال میں وہ مزہ ملا،
کہ رہے وہ غرق اسی سرود میں عمر بھر
جنہیں تیری طاعت و بندگی کا وہ ذوق تھا
کہ تمام شک گئے آکھوں ہی میں سدا گزر
بطفیل ان کے دعا ہے بخشی و قادری

ہے تجھیء سے بس کہ ہے تو ہی مالک خیر و شر

تو کرم سے اپنے، عطا کر احسن عاقبت

تو کرم کی اپنے ہمارے حال پہ رکھ نظر

تو گمان نیک دے اپنے ساتھ ہمیں سدا

کہ کریں بھروسا ہمیشہ تیری ہی ذات پر

تو گناہ عفو کراپنی رحمت خاص سے

کہ نہ تو کرے، تو ہے کون جو کرے درگزر

تو پناہ دے ہمیں ہر بلائے عظیم سے

رہے دشمنوں کا ہمیشہ دور ہراک ضرر

ہمیں حاسدوں سے اور اہزمن سے رکھ امن میں

رہیں طاغیوں کے ہر ایک کید سے بے خطر

تو ہمیں بچا فتن حیات و ممات سے

رہیں دور ہم سے یہاں وہاں کے تمام شر

تو ہی اپنے فضل سے ہم کو حسن ختام دے

اجل آئے جب ہمیں، اور مریض ہوں مختصر

تو نجات دے ہمیں سوزِ نارِ حجیم سے

وہ دن آئے جب کہ محیط ہو ہول و حر

تو جگہ دے خلد میں ساتھ اپنے حبیب کے

یہی آرزو ہے، اسی پہ اپنی ہے بس نظر

ضمیمہ دوم

صدائے تسخیر

۱۳۷۵

یا

تنویرِ رحمانیت

۱۳۷۵

طبعزاد
فیاض بلکوڈی

منظوم دعائے توسل



موسوم بہ



صدائے تسخیر یا تنویر رحمانیت

طبعزاد حقیر و کترین عاصی خطا آگین،
بندۂ مُرتاض، فیاض بلکوڈی غفر اللہ
مصنف تذکرۂ شاہ جماعت

ریاست میسور

۶ ماہ ستمبر ۱۹۵۵ء

مطابق ۱۸ ماہ محرم الحرام ۱۳۷۵ھ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ



حمد زیبا ہے تجھی کو اے خداوند کریم
تو ہے رب العالمین ، اور تو ہے رحمان و رحیم
تو خلاقِ دو عالم ، مالکِ روزِ حشر
تو ہے رزاقِ حقیقی ، ناکِ ہر خیر و شر
ہم کریں تری عبادت تو ہے معبودِ اے صمد
حالِ دل تجھ سے کہیں ، اور تجھ سے ہی مانگیں مدد
ہم ہوئے برباد مولا تیرا رستہ چھوڑ کر
اہرمن کی خود سری سے اپنا رشتہ جوڑ کر
کر مکِ شبِ شعلہ بیباک سے محروم ہے
قلبِ مسلمِ جلوۂ لولاک سے محروم ہے
پھر پرستارانِ حق پر کفر کی یلغار ہے
کوندتی ہر اک طرف پھر ظلم کی تلوار ہے
از طفیلِ سیدِ اکوان و سرتاجِ بدر
سرورِ عالم سپہ سالارِ افواجِ بدر
تاجدارِ انبیاء ، ختمِ الرسل ، خیرالوری
رحمتِ عالم محمد مصطفیٰ ﷺ کہفِ الوری
جسدِ مسلمِ میا خدیا قلبِ بے وسواس دے
بہرہ مندِ عشقِ کر اور ضعفِ کا احساس دے

دل میں ایما کی تپش ہو پھر جلے شمع یقین
 حادثاتِ غم سے ہرگز ہوں نہ ہم اندو گیس
 مسکرا دیں جو مصائبِ منیں ان ہونٹوں کی قسم
 پیش باطل جو نہ جھپکیں ان پوٹوں کی قسم
 بو بکر صدیق اکبر کی صداقت دے ہمیں
 اٹھتے فتنوں کو دبا دیں ایسی جرأت دے ہمیں
 گھر کا گھر کنبہ کا کنبہ کامل اسلام ہو
 صدق و ایثار و محبت حاصل اسلام ہو
 ناز کرتی ہے شجاعت جس گرامی ذات پر
 حضرت فاروق اعظم افضل الدرجات پر
 گونج اٹھا صحن کعبہ جن کی اک تکبیر سے
 حل ہوئے عقدے ہزاروں جن کی خوش تدبیر سے
 جامع قرآن، بن عفان عثمان ذی نشان
 جہل و بدعت کے اندھیرے میں تھے مہرِ ضوفشاں
 صدقہ ذوالنورین کا ایمان میں کامل بنا
 جملہ احکام شریعت کا ہمیں عامل بنا
 مرد حق شیرِ خدا حضرت علی روحِ بتولؑ
 گوہرِ کان شجاعت، مطلعِ اوجِ رسول
 مصطفیٰؐ تھے شہرِ علم اور مرتضیٰؑ اک بابِ علم
 غازی خیرِ شکن تھے سرورِ اربابِ حلم
 جلوہ گاہِ نورِ عرفانِ قلبِ طلحہ بن عبید
 جیتے جی مولانے دی تھی جن کو جنت کی نوید

آئے تھے جن کی دلالت پر ملائک وہ زبیر
حق سے تھی جن کو محبت اور تھا باطل سے بیر

تھے امین ارض و فلک کے عبد رحمان ابن عوف
جنگے دل میں تھا نہ بالکل کثرت باطل کا خوف

تھے سعد ابن ابی وقاص مرد کامیاب
بارگاہِ حق میں جن کی تھیں دعائیں مستجاب

چھپ چھپا کر گھر میں جو پڑھتے تھے قرآن مجید
جن کے صدقے میں عمر ایمان لائے وہ سعید

تھے امین امت کے حضرت بو عبیدہ بن جراح
لا تجد قوماً سے ظاہر جن کی ہے شان و فلاح

یہ گرو خاص ہے منظور رب العالمین
جن کو کہتا ہے زمانہ سابقین الاولین

اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ انک ایک ادنیٰ شان ہے
خلدان کے واسطے، ان کے لئے غفران ہے

کر عطا ہم کو بھی مولانا کے فرخندہ صفات
روشنی میں جن کی ہم بھی تاکریں تکمیل ذات

زندگی کی راہ میں ہیں مرحلے سخت آپڑے
اسکی راتیں ہیں بھیانک اور ہیں دن بھی کڑے

نشہ توحید سے سرشار ہوں ہم اس قدر
جز ترے راغب کسی جانب نہ ہوں قلب و نظر



شہدائے بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین



رخمی اول عبیدہ ابن حارث کا مگار
 ہو گئے جو تھے عتبہ بن ربیعہ کا شکار
 یادِ حق میں رات دن رہتے تھے جو سینہ گزار
 سید الشہداء مہجج ابن صالح حق نواز
 مستی شوقِ شہادت میں عمیر نوجوان
 داخل لشکر ہوئے اور پاگئے باغِ جناں
 دامنِ باطل میں یکسر حق سے جو غافل رہے
 دارِ ارقم میں نبی کے فیض سے عاقل بنے
 عاشقِ دین محمد ذوشالین خوش لقب
 حق کی اک برہان تھے صفوان فرزندِ وہب
 عوف بطن حارث معوذ ابن حارث کے طفیل
 ہاتھ سے چھوٹے نہ یارب شتر ایمان کی نکیل
 حارث ابن سراقہ صاحبِ بختِ سعید
 مجمعِ انصار میں کہلائے جو پہلے شہید
 گھائل تیغِ طعیمہ ابن حارث تھے یزید
 انکے صدقے میں ہمارا شوقِ ایمان ہو مزید
 ہر مسلمان کو مبشرِ کاملے قلبِ سلیم

اور رافع بن معلیل کی شہادت دے کریم
 حضرت عمیر نے پھینکی ہاتھ سے اپنے کھجور
 گھس گئے دشمن کی صف میں پہنچے مولا کے حضور
 سعد ابن خیشمہ کا رنگ ہر بیٹے کو دے
 باپ پرے جائے سبقت راہِ مولا میں کٹے
 کشتگانِ خنجرِ باطل شہیدانِ بدر
 خون سے جن کے ہوارنگین میدانِ بدر
 جان دے کر دے گئے اسلام کو جو زندگی
 قصرِ حق کو خون سے جن کے ملی پائندگی
 جتنکے زخموں کے درخشاں آج تک فانوس ہیں
 صدقہ ان کا حق سے ہم جو اب تک مانوس ہیں
 کود پڑتے تھے جو میدانوں میں بے تیغ و تفلنگ
 جو صفِ دشمن میں گھس جاتے تھے بے خوف و ہنگ
 صدقہ ان بیباک انسانوں کا اے جل و علا
 تیرگی میں کفر کی پھر مشعل ایمان جلا
 دے سکون! دنیا میں پھر ہے اک تلاطم ہر طرف
 کروٹیں لینے لگے ہیں ظلم اور غم ہر طرف
 سید الانصار تھے حضرت ابی ابن کعب
 حافظِ قرآن گرامی مفتی والا نسب
 عاشقِ توحیدِ اخس یعنی فرزندِ خُیب
 اور پھوپھی زاد مولائے مدینہ کے طلیب

دارِ ارقم اک منزہ گلشنِ سلام تھا
 مرکزِ توحید تھا اور مامنِ اسلام تھا
 اسعد و اوس و انس کا صدقہ اے پروردگار
 کرانیں و انسہ کی طرح ہم کو کامگار
 اوس بن خولی خزر جی اور ایاس ابن بکیر
 بسببہ براء لجاٹ اور عاصم بن عکیر
 بو بکیر خزر جی کے لختِ دل حضرت بکیر
 عاشق زار محمد مصطفیٰ حضرت بلال
 صبر و استقلال کی دنیا میں اک روشن مثال
 ثابت ابن اقرم و ثابت بن عمرو اور تمیم
 حضرت خلاد بن رافع بن فاتک خزیم
 سلمہ ابن ثابت و حضرت تمیم ابن یعار
 اور سلمہ ابن اسلم اور تمیم ذی وقار
 ثابت ابن ثعلبہ ضحاک ابن حارثہ
 ثابت ابن خالد و زیاد ابن اسلم ثعلبہ
 اک بن ہزال ثابت اک سعد ابن عبید
 حضرت جابر بن عبداللہ و مسعود ابن زید
 ثعلبہ بن عمرو اور فرزند حاطب ثعلبہ
 حارث ابن اوس و عبداللہ ابن مخزمہ
 ثقف بن عمرو ثعلبہ ابن عنہم اور عمیر
 حضرت جابر بن عبداللہ بن عمر اور جہیم

حارث ابن اوس و حارث ابن حاطب اور سعد

عاشقان صادقان جلوۂ رب الصمد

حضرت جبار بن صخر اور جبیر ابن عتیک

حضرت شماس بن ثابت اور حضرت شریک

سعد فرزند عبادہ اور سعد ابن سعد

حارث ابن انس جاں دادۂ جنگ احد

سعد ابن زیداوسی اور حارث ابن قیس

حارث ابن خزیمہ اوسی اور لبدہ ابن قیس

حارث ابن قیس و حارث ابن خزیمہ خزرجی

حارث ابن عرفجہ زید ابن دہنہ خزرجی

خارجہ بن زید و حارث ابن صمہ ذی وقر

حارث ابن ابو خزیمہ عبادہ ابن بشر

سختیاں جھیلتے رہے ہر حال میں ثابت قدم

برگزیدہ جملہ یاران رسول محترم

قاری خوش لحن تھے اک حارشہ سائل نواز

زید ابن حارثہ پروردۂ شاہ حجاز

کی محمد کی غلامی اور آقا ہو گئے

انعم اللہ علیہ کا تقاضا ہو گئے

حضرت حاطب بن عمرو اور بن منذر حجاب

ابن نعمان حضرت حارث معتب خوش خطاب

ہم سے گر تقصیر کچھ ہو جائے اے مولا مرے

حضرت حاطب کا صدقہ کر معاف اور بخش دے

ایہ من کان یزجوا سے مشرف تھے حسین

حارث ابن مطلب کے گرامی نور عین

جون حرام ابن ملحان کو شہادت مل گئی

ہر مسلمان کو عطا کراں کا مقصد دلی

صدقہ حضرت خریث و صدقہ حضرت حبیب

قلب پر تنویر ایمان ہم کو کر ملا نصیب

حمزہ ابن حمیر اور خالد بن بکیر

خالد ابن قیس اور خواث فرزند جبیر

عابد وزاہد مجاہد عم ختم المرسلین

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب شیردیں

صدقہ اس مرد بہادر کا شہید صدق کا

ہوکشادہ ہم پہ دروازہ الہی رزق کا

حق کی خاطر کلفتیں جھیلیں بڑی خواب نے

گرم ریت اور آگ پر بھی صابر و ثابت رہے

زید فرزند مزین اور خبیب ابن اُساف

حضرت خباب کے صدقے خطائیں ہوں معاف

حضرت خلاد و رافع اور خلاد ابن قیس

حضرت ذکوان خلیفہ ابن عدی اور حنیس

رافع فرزند مالک اور ربیع ابن ایاس

جان سے اپنی زیادہ جن کو تھا ایمان کا پاس

حضرت خلاد بن عمرو رافع اور خدائش

رافع ابن عنجدہ اور راشد اور حضرت خراش

حضرت خولی رفاعہ ابن رافع اور خلید

حضرت ربیع بن رافع بن احنس یزید

سعد بن خولہ مہاجر اور زیاد ابن سگن

اور رفاعہ ابن حارث اور بن عدی معن

سالم ابن معقل و حضرت ربیعہ اور زیاد

سعد بن عثمان، رحیلہ بن ثعلبہ خوش نہاد

پی لیا جام شہادت حملہ کذاب سے

بے زرہ مرد مجاہد زید بن خطاب نے

یزید فرزند معلیٰ اور سراقہ بن کعب

حضرت سائب بن عثمان و عقبہ بن وہب

حضرت سبرہ بن فاتک و سفیان بن نسر

اور رفاعہ ابن عمرو اور فاکہ بن بشر

حضرت سلام بن عمیر اور زیاد ابن لبید

یزید فرزند ودیعہ اور منذر بن یزید

سعد بن خولی سراقہ ابن عمرو اور طفیل

سعد فرزند ربیع و جلوہ نعمان طفیل

زیب تخت اجتہاد و صاحب سیف و جہاد

سعد فرزند معاذ انصاری والاثراد

حضرت منذر بن عمر اور شجاع بن وہب

اور سلمہ بن سلامہ اور عقبہ بن وہب

حضرت عمار بن یاسر بن حارث سلیم

اک سلیم ابن ملحان اک بن عمرو سلیم

حضرت عمر بن معبد و عمرو ابن قیس

اک عمیر ابن حرام اور اک مخلص ابن قیس

حضرت مالک بن عمر اور سلیط ابن قیس

اور ضحاک ابن سعد اور اک سلیم ابن قیس

حضرت سہل ابن رافع صاحب الصاعین لقب

اک سہیل ابن رافع اور سہیل ابن وہب

اک اویبط بن سعد اور اک سنان بو سنان

اک سواد ابن غزیہ اک بن صغنی سنان

سہل بن قیس اور صہیب رومی ابن سنان

حامل فضل و مراتب صاحب والانشان

اک سہل ابن حنیف اور اک سواد ابن زرین

اک سہل ابن عتیک و ایک عصمہ بن حصین

صغنی و ضحاک و ضمیرہ اور صبیح متقی

ابن نعمان حضرت عجلان عصیمہ الاشجعی

عامر ابن ربیعہ اور عامر بن بکیر

عامر ابن سکن و عبداللہ فرزند جبیر

ابن عدی حضرت عامر عمرو محترم

اور طفیل ابن مالک اور عمارہ بن حرم

عامر ابن سلمہ عامر بن فہیرہ اور عمیر

ایک عامر بن امیہ اور بن عوف اک عمیر

حضرت عبادہ بوسلمہ بن عبدالاسد

ایک عامر بن مخلد ایک عامر بن سعد

اک عبادہ ابن صامت ایک عمرو بن ایاس

اور عبداللہ بن سلمہ تھے حق ہیں حق شناس

ایک عبداللہ بن جحش، عبدالرحمان بن جبیر

اور عبداللہ بن مطعون و قیس ابن عمر

ایک عبداللہ فرزند انیس اور اک معن

حضرت فروہ بن عمرو اور یزید ابن سکین

ایک عبداللہ فرزند ثعلبہ اور عبید

اور عبداللہ بن جد اور عبید بو عبید

ایک عبداللہ فرزند عمیر، مرد حق

عابد ابن ماحسن اور اک عبدالربہ ابن حق

ایک عبداللہ فرزند ربیع خزرجی

اور عبداللہ فرزند رواحہ خزرجی

ایک عبداللہ بن زیدو بن عمار عبس

جن کا نعر تھا فقط اللہ بس باقی ہوس

اور دو عبداللہ تھے دونوں فدائے لا شریک

ایک فرزند سراقہ اور اک ابن شریک

ایک عبداللہ بن سہل اور حانی اور ہبیل

ایک عبداللہ بن سلمہ اور اک ابن سہیل

ایک عبداللہ بن طارق اور عمرو بن معاذ

ایک عبداللہ بن قیس اور حارث بن معاذ

مفتی والا مناقب آل معاذ ابن جبل؛

قاری قرآن، امام عالمان ذوالفضل

حضرت عبداللہ بن عامر کا صدقہ اے خدا

اور عبداللہ بن عمیر کا صدقہ اے خدا

از طفیل حضرت عبداللہ بن عبد مناف

شاد رکھ دنیا و دین میں وسوسوں سے دل ہوصاف

حضرت عبداللہ ابن قیس ابن عرفط

حضرت عبداللہ خزرجی کا مبارک واسطہ

حضرت عبداللہ بن عمرو نقیب مصطفیٰ

عاشق حق مرتبہ جن کو شہادت کا ملا

سید الکونین کی تھی جن پہ نظرِ مرحمت

حضرت عبداللہ ابن قیس، عیاض ابن زبیر

اور عبداللہ بن کعب و حرام ابن عمیر

حضرت عبداللہ بن نعمان عمارہ بن زیاد

اور عتبہ بن ربیعہ اور مجذر بن زیاد

حضرت عتبہ بن مالک و مسعود ابن زید

ابن تیمہان اک عبید اور المقرن اک عبید

فاتح بصرہ تھے عتبہ ابن غزوہ ان اک خطیب

اور عقبہ ابن عبداللہ خزرجی خوش نصیب
 مرد صالح حضرت عثمان اک پرہیز گار
 اور عدی بن ابوزعبا خزرجی کامگار
 حضرت عقبہ بن عامر اور عصمہ بن حصین
 اور عقبہ ہیں جو عثمان خزرجی کے نور عین
 حضرت عکاشہ اک فرزند مہسن مرد نیک
 جن کی خاطر شاخ خرمہ بن گئی تلوار ایک
 تھے عطیہ بن نوریہ اور عمرو بن جموع
 اور عمرو بن ثعلبہ صاحب خوف و خشوع
 حضرت عمرو بن سراقہ اور عمرو بن سرح
 جن کو کہنا چاہئے عشق و محبت کی شرح
 حضرت عمرو ابن حارث اور عویم ساعدہ
 حضرت مقداد ابن اسود ابن ثعلبہ
 تھے قتادہ ابن نعمان اک علم برادر دین
 شاخ خرمہ بن گئی جن کے لئے مشعل حسین
 قیس بن مہسن قدامہ ابن مظعون ذی قدر
 حضرت معبد بن قیس ایک فرزند صحرا
 حضرت عمرو بن حارث اور معتب بن عبید
 ہے معن بن زید بن احنس کو جنت کی نوید
 اک معمر ابن حارث ایک عمرو بن معاذ
 اک معوذ ابن عمرو ابن صمہ اک معاذ

حضرت معبد جو اک فرزند تھے عباد کے

بوسلیط و بودجانہ عابد وزہادتھے

آن امام اول اسلام مصعب بن عمیر

قانع فیض حرم اور قاطع برہان دیر

حضرت مالک بن مسعود و مسعود ابن اوس

کعب ابن زید و حضرت بوخزیمہ ابن اوس

حضرت مالک بن دشتم و مالک اور کعب

اور مالک بن ربیعہ اور نعیمان و وہب

حضرت مدلاج بن عمرو و نعمان بن سنان

نضر بن حارث و مالک بن رفاعہ ذی نشان

اک محرز ابن عامر اور نعمان بن عصر

اک محرز ابن نھلہ اور حضرت بوایسر

ایک مالک بن قدامہ اور منذر اور ملیل

ایک مالک بن نمیلہ ابن از عمر بو ملیل

عالم و فاضل محمد یعنی ابن مسلمہ

اور مسطح بن اسامہ، نوفل ابن ثعلبہ

حضرت مرشد و بو مرشد ہیں شہدائے ربیع

باپ اور بیٹے یہ دونوں پائے جنات بقیع،

حضرت مسعود ابن سعد و حضرت بو عقیل

اور مسعود ابن خلدہ لائق اجر جزیل

حضرت مسعود بن عبد سعد مرد شہید

اور منذر بن محمد عاشق رب مجید
 حضرت نعمان اعرج ابن مالک بن غنم
 بوقنادہ اور ابوضیاح شہید محترم
 حضرت نعمان ابن عبد عمرو اور ہلال
 اور نعمان ابن بوخزمہ وھب فرخ خصال
 حضرت واقد بن عبداللہ عالی مرتبہ
 قتل اک کافر کا پہلے آپ کے ہاتھوں ہوا
 ابن عمرو تھے وہ پہلے میزبان
 مرکز رشد و ہدایات بن گیا جن کا مکان
 خود بخود ناقہ محمد کی گئی اس گھر طرف
 جب مدینے کو ملاپائے محمدؐ سے شرف
 اور ابوالاعور بن ظالم و حضرت بوالحسن
 بوجیب اک ابن زید اک بو حذیقہ خوش چلن
 اک ابو حبہ بن ثابت اور اک بو خارجه
 تھے ابو حنہ بن مالک بھی اک مرد خدا
 صدقہ بو کبشہ و بو قیس اور ابو صرمہ کا دے
 بو لبابہ اور ہشیم کا ابو طلحہ کا دے
 صدقہ حضرت عبدہ اک نور دل حساس کا
 دے ہمیں انعام یارب فرض کے احساس کا
 اور ابو مخشی کا صدقہ دین میں محمود کر
 عشق میں تیرے الہی ہم کو بو سعود کر

حفظ حق کی راہ میں ہم کر دیں خود سینوں کو ڈھال

راہ حق چھوڑیں نہ ہرگز تانہ ہو جائیں نڈھال

صدقہ مولائے مدینہ غازیانِ بدر کا

صدقہ سرکارِ دو عالم کشتگانِ بدر کا

چہرہ حق پر ہے اب تک عشق کے جنکے نکھار

گلشنِ اسلام پر ہے جن کے دامن کی بہار

تھی وفا جن کے لئے، جو تھے وفا کے واسطے

جن کا مرنا اور جینا تھا خدا کے واسطے

بے نیازی کا نمونہ، خاکساری کی مثال

عزم اور ہمت کی صورت بردبائی کی مثال

بے جھجک کھلتی تھی درباروں میں بھی جن کی زباں

جن کے دل میں تھا نہ کچھ اندیشہ سودوزیاں

زندگی جن کی بظاہر تنگ تھی دلسوز تھی

قلب تھے ان کے کشادہ، آہ باطل سوز تھی،

جہل کی تاریکیوں میں جو چمکتے چاند تھے

مہر و ماہ کفر و باطل جن کے آگے ماند تھے



سلام بہ ارواح غازیان بدر

رضوان اللہ علیہم اجمعین



اے فداکاران امت اے مہمان رسول
 یہ ہمارا اک سلام حسن الفت ہو قبول
 السلام اے حاملان فتح و نصرت السلام
 السلام اے کاملان شوق و الفت السلام
 السلام اے تاجداران صداقت السلام
 السلام اے کامگاران شہادت السلام
 السلام اے غازیان حق پرست و حق نواز
 السلام اے عظمت انسانیت کے جلوہ باز
 السلام اے معرکہ آرائے میدان بدر
 السلام اے منزلت پیر اشہیدان بدر
 السلام اے سپہ سالار عساکر السلام
 السلام اے مصطفیٰ سردارِ محشر السلام
 السلام اے ہادی کونین ختم المرسلین
 السلام اے سروردین رحمتہ للعالمین

التجاء بدرگاہ مجیب الدعوات



اے مرے معبود! اے خلاق اے پروردگار
 اے خدائے کارساز اے واقفِ سروجہار
 عرض گستر باادب ہیں تجھ سے سرمست دعا
 مانگنے کو تیری رحمت ہیں اٹھے دستِ دعا
 تو معین اہل حق ہے قاضی الحاجات ہے
 دستگیر بیکساں مولائے دین کی ذات ہے
 غیرتِ حق سورہی ہے، جلوۂ حق ماند ہے
 پھر گہن میں آگیا روحانیت کا چاند ہے
 عام ہوتا جا رہا ہے جذبہ لادینیت
 دل میں اب خوفِ خدا ہے وار نہ خوفِ عاقبت
 دیر سے نزدیک مسلم ہے، حرم سے دور ہے
 اس ہوتو دوریہ تیرے کرم سے دور ہے
 شدتِ آلام سے مسلم ہے اب اندوہ گیں
 ہیں ہزاروں آفتیں اور اس کی ایک جان حزیں
 ہیں ڈالا ہے اسے پھر گردشِ ایام نے
 مفلسی نے اور ہجومِ رنجش و آلام نے،
 روئے مسلم پر نہیں ہے زندگی کی دلکشی

بن گئی ہے اک حریف زندگی فرح و خوشی
 از طفیل شہ طیبہ رحمۃ للعالمین
 از طفیل غازیان بدر مردان یقین،
 جرأت و ہمت کے پھر اوصاف سے کر کامگار
 تابدل دیں قہر کو ہم مہر سے اے کردگار
 نورِ حق سے ہوں منور اے خدا قلب و جگر
 آشنائے جلوئے تصدیق ہو جائے نظر
 پھر ہمارے دل میں رقصاں ہو جمال معرفت
 جان لینا ہی تجھے ہے بس کمال معرفت
 پھر ہمارے دل میں پیدا حرمت قرآن ہو
 جزبہٴ غیرت ہو زندہ ، الفت ایمان ہو
 کامیابی ہو مقاصد میں ، تجارت میں فروغ
 کاروباروں میں ترقی ہو زراعت میں فروغ
 مرض کی تکلیف سے ہو غم کے ماروں کو نجات
 قرض سے مل جائے مولا ، قرضداروں کو نجات
 کر عطا ہر ایک مردِ حق کو توفیقِ نماز
 تاکرے اپنے عمل سے روز توفیقِ نماز
 جلوئے تاب دل فیاض کو پیکر بنا
 بادۂ توحید کا لبریز ایک ساغر بنا
 حج اکبر کی سعادت ہو ہمیں مولا نصیب
 وہ بھی دن آئے مرے محبوب کے ہوں ہم قریب

شاعر کی تمنا

حضرت بخش کی خواہش اور کوشش ہے مری
یہ مری نظم عقیدت وجہ بخشش ہے مری
بخشش والا قدر کا دے نصیباً اے خدا
تاکہ حاصل ہو مجھے بھی قرب مولائے ہدیٰ
سر کے بل پہنچوں کسی دن میں بھی ارض پاک میں
باادب با چشم پر نم حضرت لولاک میں
جذب اور مستی بداماں گرد کعبہ گھوم لوں
ڈرتے ڈرتے آستانِ شاہِ طیبہ چوم لوں
یوں تو اک مدت سے ہے دل میں مرے عزم سفر
وہ بھی دن آئے کہ ہو جاؤں میں سرگرم سفر
میرے ہدم ساتھ ہوں ، اور میرے رفقاء ساتھ ہوں
میرے مخلص اور مرے شفق اجناب ساتھ ہوں
ساتھ ہو میرے مری مونس رفیق زندگی
ہے حقیقت میں جو اک میری شفیق زندگی
میری کبریٰ میری عذرا اور میرا بھی ممتاز
میری ذکرئی، میری نذری اور مرا اعجاز بھی
میرے گھر کا بچہ بچہ صادق الایمان ہو،
عاشق قرآن ہو، تیرا تابع فرمان ہو،

ہوتی نظر عنایت ایک میرے بھائی پر
ان کے بچوں پر بھی میری ایک بہن ماں جانی پر
سایہ اقلن ہوں مرے ماں باپ بھی بن کر ہما
جن کے حق میں ہے تر فرماں ولا تھکر ہما
روضہ اقدس دکھادے بندہ مرتاض کو
اک سگ درگاہ سردار جہاں فیاض کو

عاصی پُر معاصی، امیدوار مغفرت

بندہ مرتاض فیاض بلگوڈی

دادو ہامن (ریاست میسور)

مورخہ ۶ ستمبر 1955ء بروز دوشنبہ

تقاریظ و قطعات تاریخی

از بزرگان دین مبین و مجتهدین مخلصین جزاھم اللہ خیر الجزاء
تقریظ لطیف و عزیز قدوة السالکین و العارفين زبدة المحققین و والمدققین عالم العامل
الکامل ابن العالم العامل الکامل ابن علم العامل الکامل افاضل الاجل شیخ الطرقة رسولیه صدیقیہ
نقشبندیہ مجددیہ ملینا و اولینا حضرت ملا قاری محمد ابراہیم الخنسی ثمالمدنی دام برکاتہ و فیوضہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله وكفى وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اسْطَفٰی لَا
سِیْمَا عَلٰی حَبِیْنِهِ الْاَعْظَمِ الْمِصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ اَوْلِیْلِ الْوَفَا وَالصَّفَا
وَبَعْدُ فَلَا یَخْفٰی عَلٰی الْلِیْبِ الْمَوْفِقِ الْمَطَّلَعِ عَلٰی اَكْتَابِ وَاَسْنَةِ
وَأَسْرِ النَّبِیَةِ وَالصَّحَابِیَةِ اِنَّ رَبَّنَا وَمَوْلَانَا الْحَقُّ سَبْحَانَهُ وَتَعَالٰی بِمَحْضِ
فَضْلِهِ وَكَرَمِهِ وَلَطْفِهِ اَنْزَالَ اِلَیْنَا كِتَابًا مَّقْدَسَةً وَاَرْسَلَ اِلَیْنَا اَنْبِیَاءَ وَّرَسَلًا
مُبَشِّرِیْنَ وَمُنذِرِیْنَ وَخَصَّنَا مَعَاشِرَ الْاِمَّةِ اَمْرَحُومَةً اُمَحْمَدِیَّةً بِهٖ فَضْلُ كِتَابِ
الْقُرْآنِ الْكَرِیْمِ وَبِافْضَلِ رِسَالِهِ بَلْ سَیِّدِ خَلْقِهِ قَاطِبَةً سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا وَشَفِیْعِنَا
مُحَمَّدِ (د) ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ﷺ وَاَصْطَفَاةً مِنْ بَیْنِ سَائِرِ خَلْقِهِ وَرَسَلَهُ عَلَيْهِمُ
السَّلَامَ وَاَسْطَفٰی لَهٗ قُرَابَتَهُ وَصَحَابَتَهُ كَالنَّجْمِ بَلْ كَالشَّمْسِ وَمِنْهُمْ مَنْ
شَرَفَهُی اللّٰهُ تَعَالٰی بِزِیَادَةِ الْفَضْلِ وَالْكَرَامَةِ كَالْخُلَفَاءِ اَرْشَدِیْنَ وَبَاقِی
الْعَشْرَةِ اَمْبَشْرَةَ وَاَصْحَابِ بَدْرِ الْكِرَامِ الْمُبَشِّرِیْنَ بِقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی فِیْهِمْ
اَعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ قَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ وَقَدِ اَنْتِی اللّٰهُ سَبْحَانَهُ عَلَيْهِمْ فِیْ غَیْرِ اٰیَتِهِ فِی
كِتَابِهِ الْمَجِیْدِ وَاَنْتِی عَلَیْهِمْ حَبِیْبُهُ الْمَعْظَمُ ﷺ فِی كَثِیْرٍ مِنَ الْاِحَادِیْثِ

الصّححة والحسنة وهنيئاً تهم ما ذكّان الله واصفهم ورسوله ﷺ مثنيا عليهم فكان من اللازم الواجب المحتم ان تجتهد نحن ايضائى بيان مناقبهم وفضائلهم اسوة لله سبحانه ورسوله ﷺ وقد قاملا لاوائل من علماء السلف والخلف واصالحين بهذه الخدمة العظيمة وقليل من الاواخر خير القيام شكر الله الجميع بمسعاهم الجميل ثماقتدى بهم فى هذه الخدمة المهمة واهتدى بهديهم فى هذه النعمة فى زماننا هذ زمان التنزيل الدين والكدر وفتن العالم العامل افاضل الكامل والسنى الصلح والنقشبندى الفالح مولينا الشيخ بنحشى مصطفى على خان اميسورى المهاجر الى باكستان عم الى دار الهجرة انبوية مدينه احبيب المصطفى ﷺ فالف فهونى تلك البلدة الطاهرة المطهرة فى مناقب اصحاب بدر الكرام وراجمهم كتاباً مفيداً حافلاً باللغة الاردوية اليستفيد منها اخوانه المسلمون من اهل الهند والباكستان وكل من يعرف هذه اللغة ويفهمها رسماه كوكبة غزوة بدر وسمّاً بالاسم اتاريخى شوارق فتح جنگ بدر ففرحنا بهذه التاليف معاشر اهل السنة والجماعة تفريحاً ليس له نهاية ولا غاية فجزاه الله سبحانه عنا وعن سائر المسلمين والسنيين خير الجزاء واكثر الله من امثاله ونفع الامة المرحمة بهم وصل الله على سيدنا محمد وعلى اله وصحبه وسلم.

قاله بلسانه ورقمه بننانه عجلأ خجلأ عبيد الله الراجى الطاف ربه الريم الحافظ محم(د ابراهيم بن الملا سعد الله بن الملا عبدالرحيم الفضلى الحنتى ثم المدنى اصلح شؤنه ربه الولى الغنى.

٣٥ شعبان المكرم ١٣٤٢ هـ

ترجمہ: سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اور بس، اور درود سلام اس کے برگزیدہ بندوں پر خصوصاً اس کے بہت بڑے برگزیدہ حبیب پر اور ان کے آل و اصحاب پر جو خالص دوست و فادار ہوئے، بعد اذان یہ پوشیدہ نہیں ہے ارباب توفیق پر اور قرآن شریف و سنت و سیرۃ نبوی و صحابی سے واقف رہنے والوں پر کہ ہمارے رب اور آقا حق سبحانہ تعالیٰ نے اپنے خالص فضل و احسان سے نازل فرمائیں ہماری جانب مقدس کتابیں اور بھیجا ہماری طرف نبیوں اور رسولوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے اور خصوصاً عطا فرمائی امت مرحومہ محمدیہ کو سب سے افضل کتاب قرآن کریم اور سب سے افضل رسول بلکہ ساری خلقت سے مطلقاً افضل ترین ہمارے پیشوا و حبیب و سفارش فرمانے والے محمد فرزند عبد اللہ ﷺ اور برگزیدہ فرمایا ان کو تمام مخلوق سے اور تمام رسولوں سے جن سب پر سلام پہنچے اور جن لیا اللہ تعالیٰ نے حضور کے قرابت والوں کو اور اصحاب کو جو مثل ستاروں کے بلکہ مثل آفتابوں کے ہیں اور ان میں ان کی زیادہ فضیلت و بزرگی کے باعث شرف بخشا ہے جیسے خلفاء راشدین اور باقی اصحاب عشرہ مبشرہ اور غزوة بدر کے بزرگ اصحاب کو جن کو بشارت دی ہے اللہ تعالیٰ نے کہ تم جو چاہو سو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے اور تعریف فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے ان کی اس کے علاوہ آیات قرآن مجید میں اور تحقیق تعریف فرمائی ہے ان کی حضور حبیب اعظم ﷺ نے اکثر احادیث صحیحہ و حسنہ میں۔ پس مبارک باد ہے ان کے لئے جن کی تعریف فرمائی ہے اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے پس لازم اور واجب ہوا ہم پر کہ ہم اجتہاد کریں بیان کرنے میں ان کی فضیلتیں، مناقب جو طریقہ ہوا اللہ تعالیٰ پاک کا اور اس کے رسول ﷺ کا۔ اور تحقیق شروع ایام سے علماء سلف و خلف و صالحین نے اس خدمت عظیم کو ادا کیا ہے۔ اور اس آخر زمانہ میں اس کام کا قیام کرنے والے ان کی تمام سعی جمیل کے مشکور ہیں پھر امتدائی کی اس خدمت اہم کے لئے جو ہدایات کا ہدیہ ہے اور اس زمانہ میں جو ایک نعمت (الہی) ہے

کہ یہ زمانہ دین کے تنزل اور تاریکی اور فتنہ کا زمانہ ہے عالم و عامل و فاضل و کامل
 دینی پرہیزگار و نیک نقشبندی مولانا شیخ بخش مصطفیٰ علی خاں میسوری اول مہاجر
 پاکستان بعد مہاجر جانب دار الحجۃ نبوی ﷺ یعنی جانب شہر مدینہ حبیب مصطفیٰ ﷺ
 اور تالیف کی اس نے اس پاک ترین شہر اقدس میں مناقب اصحاب کرام بدر اور ان
 کے حالات میں مفید مجموعی کتاب زبان اردو میں تاکہ فائدہ حاصل ہو اس سے
 مسلمان بھائیوں کو جو ہندو پاکستان میں ہیں اور ان کو بھی جو اردو سمجھ سکتے ہیں اور نام
 رکھا اس کا کو کہہ بدر اور رکھا دوسرا تاریخی نام شوارق فتح جنگ بدر مجھے اس تالیف سے
 بہت فرحت ہوئی ہے کہ یہ اہل سنت و الجماعت کو نفع پہنچانے والی ہے۔ میری خوشی کہ
 نہ نہایت سے نہ فایت ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ ان کو (یعنی مؤلف کو) ہم سے اور جمیع
 مسلمین اہل سنت و الجماعت سے جزاء خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ زیادہ کرے ان
 کے مثل اصحاب کو کہ امت مرحومہ کو فائدہ پہنچانے والے ہیں اور درود پہنچے ہمارے
 پیشوا حضور محمد اور ان کے آل و اصحاب پر درود سلام بھی۔

کہ زبان سے اور لکھا اپنے دست سے جلدی سے اور ساتھ خجالت کے اللہ تعالیٰ
 کا بندہ اس کے گناہ بخشنے والے پروردگار کی مہربانیوں کا امیدوار حافظ محمد ابراہیم بن ملا
 سعد اللہ بن ملا عبدالرحیم فضلی ختنی ومدنی، پروردگار جو ولی (دوست) اور غنی (بے
 پرواہ) ہے اس کے اعمال کو نیک فرمائے۔

تقریظ لطیف و رشیق رئیس العلماء زعیم الفضلاء قدوة ارباب تذکیر زہدہ اصحاب
 التقریر ناقد بصیر مجاہد ملت مولانا الحاج علامہ شاہ محمد عبدالحامد صاحب قادری بدایونی صدر
 جمعیت علمائے پاکستان دام برکاتہ رحمہ اللہ تعالیٰ۔

تاریخ اسلام میں غزوہ بدر ایک وہ معرکہ حق و صداقت ہے جس نے دنیا پر ثابت
 کر دیا کہ ایک خدا پرست قوم توحید و رسالت کی علم بردار جماعت جس کے پاس نہ
 ظاہری دولت تھی نہ مادی طاقت مال و اسباب کا فقدان، سامان حرب کی قلت، عدوی

اعتبار سے ایک طرف تین سو تیرہ، مقابلہ میں ایک ہزار تجربہ کار بہادر نامور آزمودہ کار سپاہی جو ہر قسم کے سامان سے آراستہ پیراستہ، ادھر غلامانِ بارگاہ رسالت فاقہ مست عشاق جنہیں نہ دشمن کی اکثریت کا خوف، نہ سامانِ جنگ کی بہتات کا خیلا، وہ رضائے الہی و اشارۃ نبوی ﷺ پر اپنا سب کچھ قربان کرنے پر کمر بستہ، زمانہ مادی طاقتوں ظاہری سامانوں پر بساطِ جنگ بچھاتا ہے۔ لیکن دین کے غازی سرکار مدینہ و ابطحی آقا کے غلام ایک مختصر سی فوج کا سامان کر کے ہنسی خوشی اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے شہادت کی موت کے خواہاں اس طرح کہ روئے نبی آنکھوں کے سامنے ہے جس کی تجلیات حسن سے ان کے قلوب کو گرمیاں بڑھ بڑھ کر اپنے سے سہ گنی طاقت کے مقابلہ پر آمادہ کر رہی ہیں اور اس فلسفہ کا اظہار ہو رہا ہے کہ مٹھی بھر گروہ جب اپنے خالق پر بھروسہ کر کے حق و صداقت کے لئے سردھڑکی بازی لگانے کا مصمم ارادہ کر لیتا ہے تو خدا کی نصرت اقلیت کو اکثریت پر کس طرح غالب کر دیتی ہے۔

بدر کا واقعہ اس وقت ظہور پذیر ہوا جبکہ ہجرت کا صرف دوسرا سال تھا اور مسلمان یہودیوں مشرکوں اور دوسرے دشمنوں کے زرعے میں پھنسنے ہوئے تھے، ان کے پاس ظاہری ساز و سامان کا فقدان تھا، مگر یہ خدائی گروہ ماہتاب رسالت کے پروانے تین سو تیرہ کے چھوٹے سے عدد کو لے کر اٹھے اور دنیا کے عسکریت میں وہ مثال قائم کر گئے جس کی یاد ہمیشہ باقی رہے گی۔

غزوة بدر ہمت و استقلال صبر ثبات عزم توکل علی اللہ، تنظیم ڈسپلن اور حضور انور ﷺ کی کامیاب عسکری قیادت کا وہ عدیم النظیر کا نامہ ہے جو رہتی دنیا تک اسبق آموز ہے اور فلسفہ اسلام کی زندہ جاوید حقیقت کا بیان ہے حضرت محترم جناب بخش مصطفیٰ علی خاں صاحب حقیقتاً یہ محنت و خدمت پر لحاظ سے قابل ستائش ہے اور مسلمانوں کے لئے ایک بہترین شاہکار ہے آپ نے بدر کے عنوان پر جو تفصیل پیش فرمائی ہیں وہ حضرت موصوف کی قابلیت محنت و جانفشانی کا روشن ثبوت ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ حضرت

موصوف کی یہ نادر تالیف ملت اسلامیہ کے لئے کامیاب ثابت ہو۔
 حضرت بخشى صاحب موصوف کا مدینہ طیبہ میں اس تالیف کا تیار کرنا جہاں سے
 مجاہدین کا قافلہ بدر کے لئے روانہ ہوا اور جہاں مسلمانان عالم کے ہادی و مولیٰ ﷺ
 اپنے عشاق و احباب بدر و احد کو لئے ہوئے آرام فرماہیں یہ تالیف میں خاص کشش
 رکھتا ہے اور پڑھنے والوں کے قلوب کو مسخر کرتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا غزوة بدر
 ہماری آنکھوں کے سامنے ہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت بخشى صاحب دامت برکاتہم کا سایہ مبارک تادیر سلامت رکھے
 اور عامۃ المسلمین کو آپ کے علمی و روحانی برکات سے مستفید ہونے کا موقع عطا
 فرمائے۔ آمین

محمد عیدالحامد القادری البدایونی

۲۶ شعبان المعظم ۱۳۷۴ ہجری

تقریظ از رشحات خامہ نقاد سخن نازک خیال صاحب فضل و کمال لسان الحستان
قدوہ سداکان حضرت الحاج مولانا شاہ محمد یعقوب حسن صاحب ضیاء القادری البدایونی
صدر جمعیتہ المشائخ و مجلس شیدا بیان نبی ﷺ کراچی زادہ مجددہ۔

خالق موجودات نے جس طرح عالم انسانیت کو اپنے انعام خصوصی کے لئے
چار طبقوں یعنی انبیاء و صدیقین و شہداء و صالحین میں تقسیم فرمایا اور تمام انبیاء و مرسلین
میں اپنے حبیب حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین خاتم النبیین سید یا المرسلین سیدنا و مولانا
احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کو فضیلت کاملہ عطا فرمائی اسی طرح تمام امتوں میں حضور کی
امت کو خیر الامم کا خطاب عطا فرمایا اور حضور کی امت میں اصحاب حضور کو بعد انبیاء و رسل
تمام مخلوق سے برگزیدہ قرار دیا تو حضور کے تمام صحابہ کی شان بالا و برتر ہے، مگر صرف
اصحاب کے اندر بیعت الرضوان میں جو چودہ سو اصحاب شریک تھے وہ افضل سمجھے گئے
اور ان چودہ سو میں مقدم تر تین سو تیرہ ۳۱۳ اصحاب بدر تسلیم کئے گئے اگرچہ ان تین
سو تیرہ میں عشرہ مبشرہ اور عشرہ مبشرہ میں چاروں خلفاء راشدین خلاصہ موجودات مانے
گئے ہیں تاہم اس وقت چونکہ اصحاب بدر کی عظمت و عزت کا اظہار مقصود ہے اس لئے
رسالہ مبارکہ کو کہہ غزوہ بدر جس کا تاریخی نام ”شوارق فتح جنگ بدر“ ہے ناظرین کے
آئینہ نگاہ ہے۔ اصحاب بدر کے فضائل و مناقب میں اگرچہ علماء متقدمین و متاخرین کے
بکثرت رسائل موجود ہیں تاہم ہمارے فاضل مؤلف حضرت مولانا بخش مصطفیٰ علی
خاں صاحب نے جن کی روحانی نسبتوں کے لئے اتنا ہی اشارہ کافی ہے کہ آپ نے
دنوی تزک و احتشام کو یک لخت ترک کر کے میسور اپنے وطن سے ہجرت کی اور مدینہ

طیبہ میں حاضر رہ کر خدمتِ روضہ حضور پر نور ﷺ کی سعادت کو اپنا جزو زندگی بنا لیا اور اس حاضری میں امت حضور خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استفادہ کے لئے یہ مبارک کتاب تصنیف و تالیف فرمائی، تمام خانوادوں کے مشائخ حلِ مہمات اور دفاع مشکلات کے لئے اپنے یہاں کے معمولات کے مطابق اسمائے گرامی حضرات اہل بدر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو وظیفہ اجابت دعا کے لئے خاص خاص اوقات میں اہل حاجت کو تعلیم و تلقین فرماتے ہیں، اس رسالہ میں اعمال و وظائف بھی ہیں اور اصحاب بدر کے محامد و مناقب بھی اللہ تعالیٰ بطفیل رسول پاک صاحب لولاک روحی فداک مؤلف کو اجر عظیم اور ناظرین کو فیض عمیم سے بہرہ اندوز فرمائے۔ آمین

کراچی جٹ لینڈ لائن فقیر ضیاء القادری البدایونی

۲۸ مارچ ۱۹۵۵ء دو شنبہ ۳ رمضان المبارک ۱۳۷۴ھ

تقریظ لذیذ شیخ الجیب الحسیب العالم اللیب الادیب مولینا بالفضل اولنا حضرت مولوی عبدالغفور صاحب عباسی نقشبندی مجددی مہاجر مدنی زاد فیضہ۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ

بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر عبدالغفور عباسی نقشبندی عرض کرتا ہے جناب فاضل محترم الحاج بخش مصطفیٰ علی خاں صاحب کے رسالہ مؤلفہ موسوم بہ کوکہ غزوہ بدر کے چند مختلف مقامات جناب موصوف سے سنے، نہایت جامع اور مفید معلوم ہوئے، اللہ تعالیٰ جناب موصوف کو اور جن حضرات نے حضرت مؤلف کی مساعدت فرمائی ہے ان کو بھی دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے اور بندگان خدا کو رسالہ مذکورہ کے مطالعہ سے مستفید اور مستفیض فرمائے۔

دعا گو دعا جو عبدالغفور عباسی نقشبندی مہاجر مدنی

بتاریخ ۲۶ شعبان المعظم ۱۳۷۴ ہجری

عقد سخن سفتہ کلک گھر سلک شاعر شیریں بیاں لسان الحساں قدوہ ساکاں

حضرت الحاج مولانا ضیاء القادری

البدایونی زاد قبالیہ فی الدارین

مرحبا ذورق سلیم ”خان بخشى مصطفىٰ رحمت حق نے بنایا آپ کو عزت مآب آپ نے پائی ہیں دینی دنیوی سب برکتیں نورایماں طور عرفاں آپ کے سینہ میں ہے ابتدا سے آپ کا اعلیٰ ہے معیار حیات طاعت و تقویٰ شریک زندگی ہر دم رہے آپ کے پیر طریقت آپ کے خضر طریق حضرت پیر جماعت کا کرم ہے آپ پر پیر والا شاہ علی پوری محدث ذی وقار دنیوی اعزاز پائے آپ نے دنیا میں سب بارک اللہ آپ پنشن یاب جب سے ہو گئے چھوڑ کر گھر دردیار مصطفیٰ میں آگئے اللہ اللہ آپ کی یہ شان ہجرت مرحبا خود شہہ دیں نے مدینہ میں بلایا آپ کو چومتی ہیں آپ کا منہ روز خوش اقبالیاں آپ کا ہر دن مدینہ میں ہے رہک روز عید آپ کا حسن عقیدت کس قدر ہے لاجواب بدر کے اصحاب کی لکھی فضیلت آپ نے

آپ ہیں منجملہ عشاق محبوب خدا آپ کو حاصل ہوا خاں بہادر کا خطاب آپ کے دامن میں ہیں دونوں جہاں کی نعمتیں زندگی کی ہر لطافت آپ کے جینے میں ہے راہ حق میں گامزن پیہم رہے پائے ثبات آپ افکار جہاں سے مستقل بنے غم رہے ہر قدم پر آپ پائے گئے ہر جارفتی خاص احسان حضور محترم ہے آپ پر آپ پر جن کی رہیں ہر دم نگاہیں جلوہ بار فیض مرشد سے رہے ہر آن مجویا درب اور زائد متصل محبوب رب سے ہو گئے اے خوش قسمت پناہ کبریا میں آگئے آپ ہیں اب اور در شاہ رسالت مرحبا بلدہ فردوس منزل میں بسایا آپ کو سامنے ہر دم ہیں روضہ کی سنہری جالیاں آپ ہیں اور ہر سحر ہے گنبد خضراء کی دید آپ نے حالات اہل بدر پر لکھی دی کتاب خوب دی سرکار میں نذر عقیدت آپ نے

مرحبا اے بیخودِ جوش دلائے اہل بدر
فتح جنگ بدر کے نغمے سنائے آپ نے
کاش یہ تصنیف ہو سرکارِ والا میں قبول
مجھ سے ہے ارشاد لکھوں میں بھی تاریخ کتاب
میں کہاں حضرت کہاں وہ آپ کا ذوقِ لطیف
چونکہ ہیں افضل ترین اصحاب بدرِ محترم

ہے عجب کیف آفریں رنگِ ثنائے اہل بدر
تاجدار بدر کے جلوے دکھائے آپ نے
دیں صلہ میں آپ کو سلطان دیں جنت کے پھول
فرض ہے تعمیلِ حکمِ مصطفیٰ عالیجناب
ہے نشانِ نصرتِ حق غزوة بدر شریف
سال اس تصنیف کا جانِ فضیلت کر رقم

کر ضیا تاریخ ثانی سے نمایاں شانِ بدر

کو کب خورشید بدر و ”غزوة سلطان بدر“

گلدستہ بہار از گلشنِ سخن گلچینِ جہل حضرت الفاضل المکرم والمحترم

پروفیسر حامد حسن صاحبِ قادری دامت برکاتہم

باسم اللہ الوہاب الحکیم العظیم

لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ

سورة ہود رکوع ۱۰

سورة توبہ رکوع ۱۵

سورة يوسف رکوع ۱۰

آئینہ تواریخ طبع

۷۴ ۵ ۱۳

ترجمہ و تالیف حسن طبع

۷۴ ۵ ۱۳

بخشی عالیشان منبع الطاف مصطفیٰ علی خاں صاحب

۷۴ ۵ ۱۳ ۱۳ ۷۴ ۱۳ ۷۴

(۱)

شائع یہ ہوا کوکہہ غزوہ بدر آج شان اس کی بڑی منزلت و قدریں دیکھی
تاریخ ہے اس آئینہ بدر کی موزوں شمشیر ہلالی کی چمک بدر میں دیکھی

(۲)

یہ تالیف ہے بخشی صاحب کی خوب دل اہل ایکان میں ہے اس کی قدر
یہ ازروئے الہام تاریخ ہے یہ ہے لمحہ فیض اصحاب بدر

(۳)

یاد اصحاب غزوہ بدر بندوں پر رب کا فیض ہے یہ
ہے ازروئے ادب یہ تاریخ بخشی صاحب کا فیض ہے یہ

تحریر کلک حامد حسن قادری

کلام برکت انجام عالی جناب فضیلت مآب مرجع شیخ و شباب حامی سنت ماحی بدعت
ہادی شریعت مرشد طریقت واقف اسرار حقیقت

حضرت مولانا الحاج سید قادر علی شاہ صاحب

قادر شہمیری چشتی قادری دام برکاتہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ

شہ میریہ بمقام کڈپہ ریاست آندھرا (ہندوستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد خدا و نعت نبی قطعہ لکھتا ہوں ایک تاریخی
غزوۂ بدر کا مفصل حال مندرج اس میں ہے تمام و کمال
کیا دلچسپ یہ مقالہ ہے بخشی صاحب نے خوب لکھا ہے
قوم کے واسطے مفید ہے یہ پسند اور بے نظیر ہے یہ
کیا عجب ہے کہ اس اشاعت سے بڑھیں رہتے جناب بخشی کے
بخشی بخشی کو حق نے وہ خدمت جس کے باعث بلند ہو قسمت
نیک کاموں کا خوب چسکا ہے چپکے رہنا کبھی نہ آیا ہے
زہاد و متقی و زندہ دل ہیں سلوک و حضور میں کامل
غرض ایک مصرع تاریخی نذر احباب ہے بعد خوبی

کہو قادر یہ سال باایقان

غزوۂ بدر کو کب ایماں

دُرِ مکنون سخن سفته کلک گمہر سلک غواص بخور لسان فصیح و بلیغ البیان طیب حاذق سخنور

فائق حکیم سید محمود صاحب المعروف روشن میاں مہمدوی

زاد فضیلۃ متوطن کڈبہ ریاست آندھرا (ہندوستان)

مصطفیٰ یک صحیفہ ایماں
ہند بگذاشتہ مدینہ نورد
شان کردار ذات خیرانام
حیط تحریر خود در آورده
کرد تالیف آن در و مرجاں
غزوة بدر ، معرکہ اطہر
اہل دل رابضاعت دارین
سرمہ چشم بہر صدیقاں
بعد تفتیش و جستجوئے مزید
سال دوم چو آماز ہجری
جنگ بدر است اعظم غزوات
سید المرسلین بحکم جہاد
باصحابہ و شرکت یاراں
عزمہائے نبی گرفت اقبال

مصطفیٰ ^{صلی اللہ علیہ وسلم} را چوندرخواست میجاں
خدمت مالک مدینہ گرد
فاتح دین مفر اسلام
از صدف ہجو دُر بر آورده
منسک باعقیدت و ایماں
بہر عشاق می نہد خوشتر
عارفاں را صداقت کونین
خنجر و لنگار زندیقان
ساختہ بدر را بشوق و زید
رونما گشت غزوة بدری
از سریات و جملہ عرصات
گشت مامور از خدائے عباد
تاخت بر فور زشت کفاراں
زعمہائے عدد شدہ پامال

در حیاتِ نبی ازین شہ کار
پس مرتب نمود این نسخہ
ظلمتِ اندرون شود زان دور
ملہم غیب ہدام محمود
نیست مافوق در جہاں طومار
کرد شکر الہ در سجدہ
معنی اش زنگِ دل کند کافور
راز سربستہ را بلطف کشود

سال ہجری بہ عیسوی تضمین
می درخشید بدر طبع متین

۵۸۱ ۱۳۳۷ھ

۱۹۵۵

زکلك گوہر سلک ادیب لیب

عالی جناب پرفیسر مغیث الدین صاحب فریدی جماعتی نقشبندی

ایم، اے اکبر آبادی

جزاک اللہ کس صحت سے لکھا بدر کا قصہ
عروق مردہ مسلم میں خون گرم دوڑا کر
یہ تصنیف لطیف آئینہ ایمان مومن ہے
جو اپنے خون سے آب بقا اسلام کو دے کر
ہلال پرچم اسلام بن کر بدر چمکا ہے
یہ دستاویز حق پیغام بیداری ہے مسلم کو
پرانے راگ میں اب تک ہے یہ تاثیر، یہ گرمی
کہ نقشہ پھر گیا آنکھوں میں اگلی شان و شوکت کا
سبق اک بار پھر دہرایا ذوق شہادت کا
ہے اس میں عکس ان مردانِ غازی کی شجاعت کا
ستارہ اور روشن کر گئے ملت کی قسمت کا
فروغِ جلوہ ایماں نتیجہ ہے شہادت کا
سبق بھولا ہوا پھر یاد آتا ہے صداقت کا
دلوں میں کروٹیں لینے لگا جذبہ شہادت کا

پیام حریت ہے یہ بقول شاعرِ مشرق

سبق پڑھ پھر عدالت کا صداقت کا شجاعت کا

لیا جائے گا تجھ سے کام دنیا کی امامت کا

دُرر، روشن بر آوردہ غواص سجو رخن شاعر بے نظیر عالی جناب
نظیر الدین صاحب فائق قریشی نقشبندی جماعتی اکبر آبادی

کلام فائق فائق الکلام
تقریظ فائق بے ساماں

تصنیف ہے یہ نائب مرشد کی لاجواب
حمزہ کا نعرہ اور وہ لکا رکی صدا
حق الیقین بشارت گم من فیئہ پہ ہے
کچھ اس طرح یاد کو ہے تازگی نصیب
تصنیف پاک حضرت بخشی ہے بے نظیر
اے کاش آج مسلم خوابیدہ چونک اٹھے
فائق یہ مل گیا لب ہاتف سے سال طبع
واللہ جنگِ بدر کا نقشہ نظر میں ہے
کانوں میں گونجتی ہے وہ حملہ نظر میں ہے
ایمان کا وہ کفر پر غلبہ نظر میں ہے
جیسے کہ آج بدر کا غزوہ نظر میں ہے
ملت کے عزم و جزم کا جذبہ نظر میں ہے
دورِ رواں کا یہ بھی تقاضہ نظر میں ہے
کہ یہ نادر نفیس صحیفہ نظر میں ہے
ہجری حساب مد نظر تھا کہ عرش سے
ہاتف نے دی ندامدینہ نظر میں ہے

از احقر نظیر الدین فائق جماعتی اکبر آبادی

رشحات قلم معجز رقم شاعرِ نوجوان ساحرِ بیان جناب غلام صابر

صاحب صابر

قریشی نقشبندی جماعتی اکبر آبادی

تقریظ بر تصنیف مقتدر

کیوں تقریظ ہو یہ آئینہ غزوہ بدر
فیض بخشی ہے مرے قبلہ عالم کی عجب
جبکہ پروانوں میں تھے شمع کی مانند حضور
حلقہ اصحاب کا گرد اور تھے سجدے میں حضور
سامنے حق کے تھا باطل کا شہرنا مشکل
یا الہی یہ تمنا ہے مسلمانوں کو
کفر و الحاد پہ اک بار مسلط کر دے
اہل ایمان کو وہ پھر عظمت رفتہ حاصل
میری تقریظ ہے منظوم مگر بے جوہر
رکھتا ہوں پیش نظر کو کہہ غزوہ بدر
بحر کوزے میں ہے یا واقعہ غزوہ بدر
عزم والا سے تھا سب حوصلہ غزوہ بدر
ملتی حق سے پے فیصلہ غزوہ بدر
نصرت حق تھی یقیناً صلہ غزوہ بدر
بخش دے آج وہی ولولہ غزوہ بدر
اسی انداز سے پھر دبدبہ غزوہ بدر
کاش لوٹ آئے وہی طنطنہ غزوہ بدر
ان کی تصنیف ہے اک کو کہہ غزوہ بدر
فکر تاریخ طباعت تھی کہ صابر دل نے
کہہ دیا ”لیجئے اک آئینہ غزوہ بدر“

از صابر قریشی جماعتی اکبر آبادی

از شاعر شیریں بیاں فصیح اللساں عزیز الملک آفتاب الشعراء

عبدالستار خاں صاحب خلیل سیمابی کولاری

تلمیذ حضرت علامہ سیماب اکبر آبادی محرر جنگلات بلدہ کولار مرکز مشہور معدن طلا

ریاست میسور ذاد قدرہ

تو نے جنگ بدر پر لکھی کتاب
مرکز فکر و نظر ہر ایک باب
فائدہ حاصل ہو جن سے بے حساب
تھی زمانے میں کہاں ایسی کتاب
واقعی بے مثال ولا جواب
ہے مشاہیر ادب میں کامیاب
مخزن اسرار ہوگا دستیاب
جس کا دنیا میں نہیں کوئی جواب جس کا
جس کا ہر ہرزہ ہے رشک آفتاب
تو مقام عشق میں ہے باریاب
قبلہ عالم شہ عظمت مآب
صرف ہوگی یہ درکار ثواب
تجھ پہ ہوں دن رات الطاف و وہاب

مرحبا اے مصطفیٰ صد مرحبا
ہے سکونِ قلب ہر عنوان نو
اس میں وہ تحقیق کے مضمون ہیں
واقعات فتح جنگ بدر پر
آج کل تصنیف تیری دہر میں
یہ تری طرز نگارش اور زباں
اس کے جو طالب ہوں دینا میں انہیں
طبع موزوں تو نے کیا پائی عجب
تو ہے ایسی سرزمین پاک پر
تیری کیا تعریف ہو اے مصطفیٰ
چاہتے تھے تجھ کو دل سے ہر نفس
جو رقم حاصل ہو اس تصنیف سے
رہتی دینا تک رہے تو شادماں

یوں لکھو سال اشاعت اے خلیل

پڑھے جذبات سحر سے یہ کتاب

از نقاد معدن سخن عالی نژاد

الحاج سید عبدالقادر صاحب آزاد نقشبندی جماعتی

سیکرٹری انجمن اسلامیہ کولارز ادا مجدہ

تری تصنیف ہے صد وجہ برکت
کہ جن سے دل کو ہوتی ہے مسرت
رموز دل و اسرارِ حقیقت
جہاں کودے رہا ہے درسِ فطرت
جو کوئی ہے پرستارِ محبت
حکیم دہر میر قوم و ملت
ہے ظاہرِ حُسنِ پنہاں کی حقیقت

او میرے مصطفیٰ بخشی علی خاں
ہیں اس میں واقعاتِ بدر ایسے
بڑی خوبی سے اس میں جلوہ گر ہیں
کتاب نوکا ہر عنوان دلکش
وہی کرتا ہے اس کی قدر دل سے
تری مقبولیت کے قدرداں تھے
تری تصنیف کے ہر اک ورق سے

اشاعت کا لکھو آزاد سن یوں
نہال گلشنِ اقبال و حشمت

۱۳۵۷۲

از ادیب با کمال سخنور نازک خیال
 مولوی روشن خاں صاحب جمیل
 معلم اردو ادب گورنمنٹ ہائی سکول کولار زاد فیضہ

جانِ اسلام ہے یہ کو کبہ غزوة بدر
 محفلِ عشقِ محمد کی نہ کیونکر ہو یہ صدر
 نورِ ایماں حقیقت میں جمیل ہے یہ کتاب
 ہر مسلمان کے دل سے نہ کیوں اسکی قدر

ولہ

غزوة بدر کی حامل ہی نہیں ہے یہ کتاب
 مہر گردون رسالت کی بھی ہے آپ و تاب
 اس کو آنکھوں سے شب و روز لگاؤ اے جمیل
 سینکڑوں نیکیوں کا تاکہ ملے تم کو ثواب

رسماتِ روشنی شاعرِ روشن خیال بی، اے

سید روشن صاحب روشن سیمابی (دکن حیدرآباد)

مصطفیٰ بخش علی خاں کی کتاب مستند تصنیف جنگِ بدر پر اس کا ہر ایک باب اہل علم کو کیوں نہ ہم اس کو کہیں جامع کتاب زندگی سوجان سے اس پر فدا آدمیت کا سبق مل جائے گا دور کیوں اپنی نگاہوں سے رہے شاد و خرم ہیں جوانانِ چمن واقعاتِ بدر ہیں اس میں تمام

سب سے دلنشین ہے واقعی ہم نے دیکھی ہی نہیں ایسی کبھی دے رہا ہے درس ہائے طبی اس میں باتیں ہیں سراپا راز کی اس سے حاصل ہے مالِ زندگی جب اسے پڑھتا رہے گا آدمی دیکھتے ہیں اس میں دل کی روشنی کیا انوکھا ہے ریاضِ جعفری بات کوئی بھی نہیں باقی رہی

اس طرح روشن لکھو سال طبع

اک ہزار اور نو سو پچپن عیسوی

نتیجہ فکر سخنور با کمال شاعر شیریں مقال عالی

جناب غلام جیلانی صاحب

کلیم نقشبندی حیدرآبادی ثم علی پوری زاد اقبالہ

سربکف جنگِ بدر میں تھے شریک کتنے اے اسلام تیرے جاں نثار
حضرتِ بخشی نے کی ان کی تلاش اور محنت سے کیا ان کا شمار
کی مرتب یہ کتاب مستطاب کاشفِ حالاتِ اصحابِ کبار
ہے سن ہجری طباعت اے کلیم
یک ہزار و سہ صد ہزار اور چار

ولہ

کیا اسے فیضِ مصطفیٰ لکھتے یا بیانِ مجاہدہ کہتے
ہے یہ تصنیف اے کلیم ایسی جس کو خضرِ مشاہدہ کہتے

طبعزاد ادیب با کمال سخنور نازک خیال بلبل شیریں مقال
جناب مولوی قاضی عبدالقادر صاحب فیاض بلگو ڈی نقشبندی

جماعتی

نزیل ہاسن ریاست میسور زاد فضلہ

تاریخ جذبہ دل

۱۹۵۵ء

وجہ صد ناز ہے اے حضرت بخشی
ظلِ رحمت ہو سرکار مدینہ کا نصیب
نگہ فیض نے جب جوہر قابل پایا
خوب تالیف ہے یہ کوکہ غزوہ بدر
سعی پر شوق کا اتمام مبارک باشد
دین عرفاں کو ہوا بدر سے غلبہ حاصل
لئے بیٹھا ہوں مدینہ کی تمنا دل میں
نام مرشد پر ہوا ہے انتساب
خوب ہے فیاض یہ تاریخ بھی

آپ کو حق نے ہے دارین کی دولت بخشی
جیتے جی طالع بیدار نے جنت بخشی
شہ جماعت نے بھی خوب اپنی نیابت بخشی
آپ نے حسرت دیرینہ کو صورت بخشی
جذبہ حسن عقیدت نے سعادت بخشی
زعم باطل کو ملائک سے ہزیمت بخشی
دیکھئے کب ہواے فیاض اجازت بخشی
ہے یقین مقبول ہوگی یہ کتاب
معلم عرفاں کا فیض اکتساب

طبعزاد حضرت المکرم فاضل المحترم سید شاہ اسد پیراں صاحب اسد قادری میسوری
متولی سرکاری جامع مسجد میسور زاد مجدد بنیرہ عالم یکتا فاضل اجل بے ہمتا

مولوی سید شاہ درویش پیراں قادری رحمۃ اللہ علیہ جاگیر دار میسوری

تھے جماعت علی شہ ذیشاں سید با صفا بلند مکاں
تھا علی پور آپ کا مولد ہے وہی مدفن ولی جہاں
تھے وہ حافظ بھی اور محدث بھی واقف رمز و ہادی عرفاں
آپ بیشک امیر ملت تھے ماننا تھا تمام ہندوستان
ہیں خلیفہ جناب اقدس کے مصطفیٰ علی وصاحب و خاں
ان کی تصنیف یہ شوارق ہے غزوة بدر کا ہے جس میں بیاں
اس میں تحقیق سے لیا ہے کام نہیں صحبت میں جس کی شبہ و گماں
واقعات اس میں صاف ہیں روشن خود ہے اپنی دلیل اور برہاں
کیوں سلامت نہ ہو عبارت میں ہے عبارت سلیس اور رواں
اس کی تاریخ میں نے لکھی ہے کیوں نہ کر دوں اب اس کو سب پہ عیاں

سال تالیف اس کا ہے یہ اسد

غزوة بدر کو کب ایماں!

انہی مصرع تاریخ حضرت قادر شہمیری کڈ پوری کا بھی مصرع تاریخ ہے۔ یہ عجیب
تطبیق ہے کہ دونوں حضرات کو ایک ہی مصرع القا ہوا گو یہ حضرات باہم بھی نہیں اور گو
کڈ پہ میسور کے مابین تین سو میل سے زیادہ فاصلہ ہے۔

نتیجہ طبع عند لیب بستانِ سخن نازک خیال بلند اقبال

حضرت علامہ الحاج نقشبندی محمد عبداللہ صاحب

بیدل بی اے پنشنرز ڈسٹرکٹ جن بیکانیر

ارشاد تلامذہ حضرت امتیاز الشعراء افتخار الملک بیخود دہلوی مرحوم

جانشین

حضرت فصیح الملک داغ دہلوی مرحوم

بخشی صاحب کو مبارک ہو یہ اپنی تصنیف سارے مضمون جو اس کے ہیں بصیرت افروز آنکھیں خیرہ ہوئیں ایسی کہ کوئی جم نہ سکا نصرتِ حق ہوئی افواج میں آ کر شامل اِذْرَمِیْتُ کا کنایہ ہے کلام برحق زندہ ایمان ہوا کرتے ہیں ذکرِ حق سے صرف تاریخ نہیں ہے یہ جہادِ اکبر فیض ہے شاہ علی پور کا بیدل اس میں واسطہ صاحب لولاک کا اللہ کرے غزوہ بدر کی کیا خوب کھچی ہے تصویر جذبہ صدق و صفا کی ہے یہ ان کے تاثیر چمکی کفار پہ اس شان سے حق کی شمشیر لِلّٰہِ الْحَمْدُ کہ اسلام کی ایسی تقدیر قول احسن کی ہوئی کیسی یہ احسن تفسیر مٹ کے رہ جاتی ہے اصنام کی جھوٹی تقریر بدر کی یاد اسے کہئے کہ ننگی شمشیر کھچ گئی حضرت بخشی سے جو ایسی تصویر روز افزوں رہے ایمان کی ان کے تنویر

کیجئے مصرع تاریخ پہ اب ختم کلام

ہے یہ اعجاز مسیحا کہ ہے روشن تحریر

رشحات کلک گہر سلک شاعر شیریں مقال

جناب عمرالدین صاحب

شیدانقشبندی جماعتی وکیل ریاست بیکانیر راجپوتانہ

تاریخ لکھی حضرت بخش نے لاجواب ایمان کی تو یہ ہے کہ ایماں کی ہے جلا اس میں لکھا ہے غزوہ خیرالورا کا ذکر دارومدار قلت و کثرت پہ کچھ نہیں شوقِ جہاد گرمی ایماں کی ہے دلیل دل میں کسی کا ڈرنہ ہو اللہ کے سوائے جس سے یقین قوی ہو یہ ہے معرکہ وہی

دنیاے آرزو میں نیا انقلاب ہے لکھنا ثواب اس کا ہے پڑھنا ثواب ہے اپنا جواب آپ ہے یہ لاجواب ہے جس کا خدا پہ تکیہ ہے وہ کامیاب ہے یہ شعلہ ہی نقطہ رُخ مومن کی آب ہے نسخوں میں ایک نسخہ یہی انتخاب ہے محکم ہو دین جس سے یہی وہ کتاب ہے

شیدا سے کیا صفت ہو بھلا اس کتاب کی

تاریخ بدر - بدر نہیں آفتاب ہے



علا غلام مصطفیٰ امجدی ایم کے

مدیر سٹول مجد الحقہ پاکستان



تحقیق

کنج بکشن
لاہور

قادی رضوی کتب خانہ

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

پہلے میرا دل ہی میرا دل

جہان اولیاء

خزینہ معرفت

بزم الاسرار

تحفۃ القادریہ

تفویح الخاطر
مناہج الشیخ عبدالقادر

تذکرہ

علاقہ محبت

لمن
الطالبین

تذکرہ
مجددین اسلام

مجموعہ شہزادہ

سیرت
خطبات حضرت محمد

شان حبیب المعتم
روایات المسلم

مولانا نورانی
بارہ تفسیریں

نورانی

تفویح الخاطر
مناہج الشیخ عبدالقادر

عظیم الشان

ایمانی کنویں
اولیاء کمال

تذکرہ
اولیاء کمال

بزرگ

قادر رضوی لکھنؤ

گنج بخش اولیاء

فتح العجب

کیا پتہ جانے ہیں